

بِعَوْنِ صَنَائِعِ كُتُبِكَ فَضْلَ خَلَامِ زُورِ

زَكَرِيَّا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُعْتَمِدِ الْأَشْعَارِ

مَطْلَعِ مَشْرِقِ نُورِ شَرْكَائِهِ زُورِ

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U31456

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای غر و جل و نعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ نبی مرسل و مقبوت
شیر خدا علی مرتضیٰ علیہ النجۃ و الثناء و محدث آئینہ ہدی اراکین شریعت نعر اکتاہے حق تعالیٰ
مظفر علی اسیر کہ در نیولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان بامصدق و صفا فقیر غانی
میں جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور بیات فارسی کا اور مسائل علم عروض
کا یا لکھ دیکر ہا چنانچہ صحیفہ شیعہ یعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر امامجد و
رئیس المحکمات اسناد الکلماء محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ ایسی صناعت ہیں، اور اوں میں بعض کلام
خلعت و براعت نے یعنی مولوی سعد اللہ صاحب حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالاطاق رکھ کہ حاجی
اعتراف کیے ہیں اور شرح شیخ مدنی علی زکی شہر بہ ملک الشعر کی بھی ہر بار ہا صحبت میں پڑھا گیا
بعض مطالب نے بارہ حاشیہ اور شرح سے دوہن میں آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
صحیح سے بھی ہیں لہذا یہ تکلف بعض اصحاب نے یہ قیاد و کان تھا علیہا نصر اللہ منین حق العباد
مطالب نے دیکھ عبارت اردو میں بطریق ترجمہ لکھے اور نام اسکا زکریا عیار و ترجمہ معیار الاشعار

اور کین کین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھی اس لیے کہ دریافت کرنا اور سکا تبید یوں تو سہل ہو
 اور جس جس مقام میں عبارت تن چھپوہ اور حاشیہ و شرح میں بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہو
 ہو مینوں پر حال اور سکا نکشف ہو جو جطر تحریر یہ ہے کہ سیم اشارہ عبارت تن کی اور سے عبارت
 اپنے ترجمے سے اور سے نشان عبارت حاشیہ کا اور شین عبارت علامت شرح کی و بالنتیجہ
 الحمد للہ خدا شاکرین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین والہ الطاہرین ت سب تعریفیں ہوتا
 ہیں واسطے خدای تعالیٰ کے تعریفین نکر کر نیوالو کی اور دور و کامہ نازل ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے جو سرور انبیاء مرسل کے ہیں اور ابراہیم ذکی اولاد کے جو طاہرین معلوم ہو کہ خدا شاکرین
 مقبول مطلق ہو اور منصوب و حمد میں مقابلہ نعمت کا ضرور نہیں ہے اور شکر میں مقابلہ نعمت کا ضرور
 ہے پس جو کہ مقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت آگاہی سے کسی وقت خالی
 نہیں علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت الہی ہے حمد ستودن اور ستایش
 اور صلوة دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد و زغان تینوں لغت منتخب سے ماما بعد
 این محققہ است در علم عروض و قوافی شعرتاری و فارسی کہ بالتماس بعضی دستان مرتب کردہ شد و ترا
 میا و الاشعار نام نہادہ آمد سہ ایک رسالہ مخفف علم عروض و قوافی شعری و فارسی میں ہے
 کہ بالتماس بعضی دوستوں کے مرتب کیا گیا اور نام اس کا معیار الاشعار رکھا عروض بالغن نام ایک
 علم کا ہے کہ میزان شعری و وزن اور ناموزون ہے منتخب اور عروض کر سول یعنی معروض اور صلہ اس کا
 مخدوف یعنی معروض علیہ واسطے کہ اشعار کو اس پر عرض کرتی ہیں اور موزون اور ناموزون
 سے جدا ہو کذا فی القاموس اور جوہر سیمہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہای عروض میں بہ کثرت
 لکھ ہیں مگر بہتر سب سے یہی ہے جو کما ذکر ہو اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ یعنی از پی رونندہ ہے
 اور اس کو قفہ سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن جو ہمیشہ قافیہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ یا پیچھے اکثر باقی الفاظ
 کو واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح میں عبارت سے ہے
 اس سبب سے جو کما در پائی الفاظ متشابهہ الاول و آخر میں یا ایک لفظ متعابر المعانی یا بی آخر مصلحت
 یا ایات کذا فی الغنیۃ اور رسالہ عطای دو دیگر رسائل قافیہ اور محیار یا لکسر پیانہ و اندازہ و
 جاشنی کہ مقلن در و سیمہ آہ راست کہ مقلن ترا و مقلن در کثرت و سیمہ و این مختصر مشتمل بر مقلن و مقلن

مقدمه در بیان مابیت شعر و ذکر صناعتی که شعر را بدان املتی باشد و آن سه فصل است فصل اول
 حد شعر و تحقیق آن است و ادراک مختصرین ایک مقدمه اور دو فن بن مقدمه بیان مابیت شعر بن اور
 صناعت بن که شعر سے تعلق رکھتے ہیں اور سین تین فصلیں بن اول تعریف اور تحقیق شعر بن مقدمه
 بالضمیم و کسر ال شد و پیش روند ہے یا وہ مطلب جو بیشتر کما کیا واسطے آسانی مطالب آئید کے
 کذا فی المدار والمود والمنجب والفیث اور مابیت بکسر یا و تشدید تحتانی بمعنی حقیقت شئی مستعمل ہے
 اور یہ مصدر جلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اعلی حکمت کا اور معنی لفظی مابیت کے جلالت
 این شدن بن مرکب ما موصولہ اور لفظ ہی سے بکسر یا اور فتح یا منیر موند واحد اور یا باشد
 علامت جعل ہے اور تار مصدری مگر یا لفظ ہی بحیث اجتماع یا ارات خدمت ہوتی ہے کذا فی الفیث
 اور صناعت بکسر اول پیشہ و کام اور اصطلاح میں اطلاق اوسکا علم پر شامل ہے کذا فی الصراح والمنجب
 والکشف اور حد فتح و تشدید وال عامل بیان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح
 منطق میں تعریف شئی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بجو ان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ
 تعریف ہے بر عنایات جیسے کہ تعریف انسان کی باشی ضایح عبارت کم شعر و منطقیان
 کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام موزون تعریف است شعر و نزدیک طبعیوں کلام مخیل متبدل ہے
 و در عرف جمہور تین نزدیک شعرا کے کلام موزون بوزن عروضی اور مقفی و کلام سخن گفتن و سخن گفتن
 اور مخیل خیال کردہ شدہ جس سے تخیل ہو مقفی وہ کلام جو قافیہ بکھتا ہو اور معنی ان لفظوں کے آئید
 میں مفصل مرقوم ہیں اس جگہ صاحب شیشے یہ شبہ کیا ہے کہ قول مخیل موزون یا بدانت کہ وزن
 از اسو و مقصودہ بالذات نیست از اسو مقصودہ بالعرض است کہ معین و مفید نحو اول
 باشد کہ مقصود بالذات است و ادنیجاست کہ شیخ در منطق اشفا آورده کہ نظر المنطقی فی شئی من لک
 الا فی کوہ کلاما فیملا و دیگر گفتہ انما یطر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و اند بعضی قدما وزن
 را داخل جملہ نکرده اند خفا کہ تحقق خود را اساس الاتباس می گوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفته اند
 اگرچہ وزن تحقیقی نداشته باشد چنانکہ بعضی اشعار بچنان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری سب
 و فرس ہوزن تحقیقی اعتبار کردہ اند و اعتبار وزن تحقیقی اول عرب را بودہ و دیگر اہم صاحب الفیث
 کردہ اند و نظر خاص است بہ مخیل و وزن از ان اعتبار کنند کہ بعضی قضا جمیل و صناعت منطق بابا بالذات

از تخیل شعر است و بالعرض از دیگر احوال تم کلام اور صاحب شرح فرمود کہ جواب یون لکھا ہوا کہ شاید
 کہ شعر جزوی از اجزای منطق است زیرا کہ قیاس را از علم منطق بر مبع نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم جزوی
 از همان اجزای بیگانہ است و این بہجت مناسبت تخیل است تم کلام پس کہ نسبت جواب کی ظاہری
 اسوہ سے کہ یہ عبارت خارج از بحث ہوا اور اعتراض سے بالکل تعلق نہیں رکھتی بہر کیف فقیر
 اس باب میں رقمہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت میں لکھا اور مولوی صاحب ہوجو
 نے جواب ادسکا یون لکھ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقین کلام تخیل کہ باعث انبساط
 یا انقباض باشد بہت پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی لکھنے کے فتنہ نہ ستعارت صرفاً ان و فیض
 پس میں شبہہ شہبہ مفضل است و میں اور عبارت علی محمد رضا خاں الرشید جناب قبلہ و کعبہ محمد العصر و الزمان
 ادامہ السرفو ضمیمہ میں اس جگہ یہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخیل کا اور مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شے
 انسان کے خیال میں گزری چنانچہ یہ معنی لغوی ہیں اور کبھی تخیل سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کے سخن
 نفس میں اثر کے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہ معنی اصطلاحی ہیں اور وزن کے معنی لغت معین کے
 بھی اس کے ہیں چنانچہ کتاب مجمع البحرین میں تفسیر آریہ وافی ہدایہ و انتہا نیاس کل شے موزون لکھی ہیں اور
 عرف عام میں کہتے ہیں کہ قبور موزون اور بنابر اصطلاح جمہور شعر کے ایک ہیات ہر تاج نظام حرکات
 سکناات وغیرہ کی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوگا جب یہ محمد ہوا پس معلوم ہو کہ یہ شبہہ جب ہوتا
 ہے کہ تخیل اور وزن کے معنی اصطلاحی ہوں اور اگر تخیل سے مراد معنی لغوی ہوں اور موزون
 سے مراد معنی لغوی تمام عبارت کے یہ کہیں کہ شعر بنابر اہل منطق کے کلام تخیل یعنی خیال کردہ شعر
 اور مستقل ہے چنانچہ اجمالاً فقیر نے فقیر نے طالب میں اور یہ کلام التہ اتر کر کمال نفس میں یہ انقباض
 یا بہر انبساط یا یہ کہ تخیل کے معنی اصطلاحی ہوں مگر تحریر میں اس کے معانی کو بعد از ان ادس لفظ کو
 کرین و دلالت کرے اور ان کے چنانچہ و شعر منہ جلد الدین الایہ میں تحریر کی ہے پس براہین اعتراض مذکور
 موقوف اور شبہہ سطور موقوف ہر مثال محل التحدیث بعد ذلک امر انتم اور فقیر کے ذہن میں یہ آتا ہے کہ اس
 محکف اور تاویل کی حاجت نہیں شعر کو اسطے وزن ضروری اور یہی وزن فارسی و درمیان
 شعر و نظم کے وزن کلام تخیل و وزن میں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی بنیاسوہم غیر
 علی الدلیل و الدلیل شعر شک نہیں کلام خدا میں بھی شعر و کلام موزون ہے اور منطقی کہ

سید علی ہاشمی
 ہشتاد و ہجرت
 اسطے موزون
 ہجو و شعر
 خشیار احمد جوی
 باغات ہلالہ
 خاں کا کتب خانہ
 صفت و وزن

عرض اور بحث مضامین کا یہ نظم ہو خواہ نہ مگر تعریف نظم اور شعر کی اس کے نزدیک بھی علاحدہ تھا
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل سوزون جو اہل عروض کے نزدیک ہر مگر بحث وزن کا کام اہل عروض کا ہوتا ہے
کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً تعریف ذکر اس کا علم فقہ میں ہو گا فقہ کو عرض اور بحث اس کی حلال اور حرام
ہوگی مگر بحث تعریف نعمہ کی فقہ سے پوچھی وہی تعریف نعمے کی کرے گا جو اہل موسیقی نے کی ہے اگرچہ اس کو
عرض اور بحث اس کے نہیں ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمۃ تعریف شعر میں فرماتے ہیں
کہ شعر نثر و منطقیان مخیل سوزون ہے عرض اور بحث منطق بیان نہیں کرتے اور شک نہیں کہ اگر قیہ سوزون
کی نثر نثر بھی نظم بھی داخل ہو جائے کہ کوئی کلام مخیل سے خالی نہیں نظم ہو خواہ نہ نثر اور حال اہل منطق کا
اس باب میں یہ ہے کہ متقدمین اور محققین دو فرقے ہیں بعضوں نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے اور دیگر
اپنے مطلب کے مطابق اور نثر و ثنائی نے وزن کو مقبہر جانا ہے تا فارسی ہو در میان نثر اور نظم
چنانچہ یہ دعویٰ ہمارا عبارت معترض ہے کہ لہذا بعض قدما وزن را داخل حد شعر مکررہ اند اور عبارت اس کے
الاعتباس کے کہ بعض قدما کلام مخیل را شعر کہتے اند اگرچہ وزن حقیقی ہشتہ باشد صاف پیدا ہے کہ بعض
کہ بعض قدما نے اعتبار نہیں کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور تاخرین اہل منطق کا یہ حال
ہے کہ حل او کے وزن کو اعتبار کرتے ہیں بلکہ فانیہ کو بھی چنانچہ عبارت شرح تجرید کی ہے ہے متن
والشعر من الضمائم وهو عند القدماء کل کلام مخیل وعند المتأخرین کلام سوزون متساوی الارکان
المقتفی شرح الشعر من الضمائم وهو عند القدماء کل کلام مخیل نقیض للنفس مطاوع وقبضاً ما
المحدثون فالشعر عند ہم کل کلام سوزون متساوی الارکان متفادوسر حکم شرح مذکور میں یوں لکھا ہے
والشعر التام سجا کی بالکلام المخیل وبالوزن وبالمنعۃ المناسبتہ ان قایتما والکلام سجا کی اما بالانفا
او بالمعانی او سجا اور وزن کی بھی کئی صورتیں ہیں وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی
اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہ ہے و اما فی الامم القدمیہ
الیونانیہ والبرانیہ والیرانیہ فلم یقلوا عنہم شیئاً من شعر سوزونابندہ الا وزن العروض
بل باوزان کے، بالشرائستہ وقوافیہا غیر متفقہ اسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جس کے نزدیک شعر فقط
کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل سمجھتے ہیں وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دیونوں کے نزدیک تمام
کے پیدا کہ شعر کو وزن کا چارہ نہیں اور اہل منطق بھی اس کو داخل سمجھتے ہیں چنانچہ عرض اور بحث ان کو

تجسس سے جس قول محقق صحیح ٹھہرا شامل ماما کلام الفاظی باشد مولف از حروف کہ بحسب وضع
 بر معنی مقصودہ دال باشد و شعر بے الفاظ تصور نہ توان کرد اگر کسی بہ تکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی
 از دست یا چشم مثلاً جزدی از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد از ان جهت کہ متصل
 باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی دال بر مرادی است پس کلام الفاظ ہین مولف از حروف کہ
 بحسب وضع معنی مقصودہ پر دال ہوں اور شعر بے الفاظ نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی بہ تکلف ایک
 فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا
 حکم لفظ کا ہے کہ حدوث یا خیال صوت اوس میں ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق
 آئے گئے اور اصطلاح اہل نحو میں لفظ و تفہیم دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم
 کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہوا اس طرح کہ فایزہ نام سے جیسے زید قائم اور تمام زید منتخب درغیا کے
 اور مراد حدوث سے حروف تہجی ہن اور شامل فعل غیر ملفوظ کی جبکہ حکم لفظ میں کہا ہے یہ ہے مثلاً کہ
 کوئی یہ مصرع سے مردی از خانہ بروں آمد و گفتا۔ اور اشارہ آئندہ سے کرے معنی اوسکے یہ ہے کہ
 کہ آیا یا ہاتھ ہاتھ پر ہمارے معنی اوسکے یہ ہے کہ زبن پس یہ حدوث صوت یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارتا
 اور یہ خیال صوت یعنی آئندہ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر حکم لفظ میں ہے مگر یہ بھی تکلف سے
 خالی نہیں چاہیہ کا مطلب یہی قبیل سے ہے مگر شارح فی اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہ ہے
 ش مطلب تین از فہم صاحب نیران ہو گرفتہ و ہر نعم مصنف براہ دو را د معالی زلفہ اللہم ازنی تھا
 الاشیاء کماری باید دانست کہ مراد مصنف انیت کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بخت اشتہار
 بر حدوث صوت یا خیال صوت کہ دال بوجہ مرادی در حکم لفظ باشد اما حرکت دست حدوث صوت چنانکہ
 درین مصرع مع مردی بدرخانہ ماز و دستک پس لفظ و دستک ذکر نہ سازد دست بردست زدہ
 مفہوم مراد گیرند و خیال صوت ب حرکت دست یعنی آوازی پیدا باشد چنانکہ درین مصرع مع کہ مرابانو
 بیج کارخانہ دست را دو بار حرکت دهند کہ لفظ بروں و از ان مراد بود اما ب حرکت چشم حدوث صوت
 راست نیاید بخیال صوت می شاید چنانکہ درین مصرع مع گفتم کہ محالم نگری گفت و پس از لفظ گفت اشارہ
 ب حرکت چشم نماید کہ لفظ چشم خیالی در آید و دلالت انحرکات بر مولات وضعی غیر لفظی باشد ہین مراد خلاف
 خیالی نہایت چنانکہ مصنف ہم اشارہ بان نموده ہم کلام ظاہر ہو کہ حاصل دون عبارتوں کا ایک ہے

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شاعر کا کچھ اور تھا مگر بیان درست ہو سکا ہر کیفیت یہ مقام خیران وقت طالبین
 ہم و ہمیں الفاظ مہل یعنی ناؤ اگرچہ مستحق وزن و قافیہ باشند اقبیل شعر فشرندت یہ فقرہ عطف
 اوس قول پر کہ شعری الفاظ تصور نہ تو ان کر دینی جیسے شعر بے الفاظ نہیں ہوتا اس طرح الفاظ مہل
 یعنی کو اگرچہ موزون اور مقفی ہوں قبیل شعر سے نہیں کہتے مہل لغت میں لغت اول اور سیم ثانی سے
 فرد گذشتہ شدہ اور متروک اور بیکار مدار اور کشف اور غیاث سے اور اصطلاح میں جو کلام کہ معنی کھٹا
 ایک تذکرے میں لکھا ہے کہ کسی میر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے کہو کہ فقط الفاظ جمع ہوں
 اور معنی اونسے کچھ نہ ہوں تامل اشتباہ میں پڑیں اوس بزرگ نے اتباعاً للامرنی الیہ یہ تین شعر کہے
 اور نیز کے یہ ہے روزی کہ در بد نشان منخ بر چار بند و نہ فالودہ و مشتق خلخال مار گرد و پس ایسے
 کلام معنی کو شعر نہ کہا جائے م و حکم نہ یانات اہل مجون و ہنر کہ ہر الفاظ مہل شمل باشند و در نظم اور
 کثرت علم الفاظ معنی دار باشند ازان حبت کہ مراد ایشان بحسب قصد ایشان ازان الفاظ حاصل آئیں
 کلام شعرا و غیر شعرا بجا جنس است اور حکم مہودہ گویند اہل مجون و اہل ہنر یعنی مہاکون اور
 گستاخو کا کہ شمل الفاظ مہل ہوں اور نظم میں وار د کریں حکم الفاظ معنی دار کا ہر اس حبت کہ مراد او کی ہو
 اور کہ قصہ کے الفاظ سے حاصل ہو سکیں شعرا و غیر شعرا بجا جنس کے ہر بیان لغت میں یقیناً و زوال معنی
 بیوہ کہنا بیوشی مرض میں کنزانی المستحب المعراج والغیاث اور مجون لغت میں بالضم کالذول یعنی مہاک
 پس اگرچہ ہر بیان کلام بیوشی اور نرل سخن بیوہ ہے عداً الا اصطلاح میں ہنر اور نہ بیان دونوں
 کلام سنوگی کو کہنے میں جیسا کہ کلام جعفر زلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشا السرخان کے
 جو مولوی فایق میں شعر چہ خوش گفت فایق شاعر غرابہ کہ چون دہن من دہن رسا باشد
 بتمام شعر جو ضرورت افتد تشدید صمیم چرنا باشد نقل اسکی زبانی مولوی فایق کے یوں
 ہے کہ میں نے ایک شعر کئی وزنوں میں کہا تھا اوس میں لفظ یہ مشہور تھا میر انشا
 السرخان کے اعتراض کیا اور مرزا قلیل ہی اس میں مشہد یک ادسے ہوئے میں نے
 سند قاسوس وغیرہ کتب لغت سے لکھ بھیجی انشاء اللہ سرخان نے خفیت ہو کر چند شعر
 سیری بچو میں کے نیسے بھی ایک سال اون دنوں کی بچو میں لکھا کہ جواب ترکی ترکی شعر آخر
 سیم ہی شعر چون این رسالہ دفع و نقل و دو شاعر است و زین و بیام او شدہ یک گرد و قافیت

صاحب میزان بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرعہ کہیں کا اور ایک مصرعہ کہیں کا آدم
برسر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمۃ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو سب سے جنس ہے یعنی
معنی جنس کے صادی ہیں مگر جنس حقیقی نہ کہا جاسکتا ہے اس واسطے کہ مرکب بین دریافت کرنا معنی جنس
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب سلم العلوم میں مویدا کے یہ عبارت ہے لکن فی المركب تفصیل
دستوار ۱۱ ^{۱۱} یعنی مرکب کے حاصل کرنا
معنی جنس عسیر و دقیق و فی البسیط منقطع المادہ تنعیر و شکل فان ابہام المعین قیضین البسیط عظیم البسیط البسیط
معنی جنس کا اور دستوار اور جنس کے دریاخت کرنا لغو کا شکل ہے ۱۱ میں تحقیق کیا ہم لکھیں گا اور جنس ہونا سب کا ایک ہے جنس کو
مصرف علیہ الرحمۃ نے احتیاطاً کلام کو سب سے جنس کہا قائل ح قولہ بجا و جنس معنی جائیداد بجا و جنس بجا
نمائید پس مراد ازان عین جنس است اما تحمیل تاثیر سخن باشد در نفس بروحی از وجوہ مانند بسیط با قبض
و شبنیت کہ غرض از شعر تحمیل است تا حصول آن در نفس سبب صدور فعلی شود از و مانند اقدام بر کار
یا استئلاع ازان یا سبب حدوث میلانی شود و در و مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد
الآنکہ تحمیل للاحکامی یونان از اسباب ماہیت شعر شمرده اند و شعرا ی عرب و عجم از اسباب لذت
ادبی شمرند پس بقول یونانیان از بقول شعر باشد و بقول این جماعت از اعراض و ثبات غایت است
ست لیکر تحمیل تاثیر کرنا سخن کا نفس میں کسی وجہ سے مانند بسیط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جائے
یا زردہ جائے اور شک نہیں ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اور سکا نفس میں نشا
صدور ایک فعل کا ہوشل اقدام کے ایک کام پر یا استئلاع کی اس کے یا سبب پیدا ہونے ایک ہیئت کا
نفس میں مانند رضا کے یا ناخوشی کی یا کسی طرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تحمیل کو حکم سے یونان
اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہیں اور شعرا سے عرب و عجم اسباب جن شعر سے سمجھتے ہیں میں بقول
یونانیان یہ تحمیل فصول شعر سے ہے اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت شعر سے یہ معنی تحمیل
کے لغت سے قبل زمین کھ گئے اور بسیط بالفتح بمعنی روانی صراح سے اور یعنی گستر دن غیث سے اور
اوس کے انبساط نفس سے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی کہ فتن اور گرفتگی غیث سے اور مراد اس کے انقباض
انقباض نفس سے اور سبب بفتح صیغہ اسم ظرف ملانی مجروری جگا غار کرنے اور آشکارا کرنے کی اور ہم اور در حال
مکسودہ و ریدہ سے نیز صیغہ اسم فاعل کا یا بالفعال سے آغاز کرنا و ال اور پیدا کرنا و ال اور یقین دال ہونا و ال
صیغہ اسم ظرف کا یا بالفعال سے جگا آغاز و آشکارا کرنے کی کذا فی انبیاء اور اقدام کی پیشروی کرنا کسی کام
میں غیث سے اور مہیات بروزن غیر نجانا اور شکل اور صورت کشف اور عیان کے اور رضا یا لکھ خوشنودی اور

نہایت
عالمی کی
جہ

لفتح خوشنود ہوتا کشف اور صراح اور مرلی سے اور صاحب منتخب کے دونوں لفظ بافتح لکھے ہیں غیاث
 سے اور خطا بغیر تین اور رخا مع چشم اور غضب مدار اور موسیٰ اور منتخب میں بالغم اور یحییٰ ہے اور صراح
 میں بالغم اور لفتح اور سکون ثانی اور جودت لفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب اور کشف مؤخر
 انصاف غیاث سے اور فصل بافتح جدا کرتا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق میں وہ چیز کہ تیز و سہ ایک ہے
 کہ مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شئی ہونی ذاتیہ میں جیسے کہ لفظ ناطق تیز و تیار انسان
 کو اور حیوانوں کے کہ شریک اسکے ہیں حیوانیت میں غیاث سے مثال اس کے جو نفس میں انسا طہ پیدا
 کرے مصحح شراب سرخ چون یا قوت سیال و مثال اس کی جو نفس میں انقباض پیدا کرے مصحح
 تلخ و موع چون مگس یا نہ مثال اس کی جو نفس میں منشا و اقدام کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت
 خواہی کہ خداے بر تو بخشد + با خلق خدا ی کن نکوئی + یا اشعار ریز وقت جبک نظامی کہتا ہے
 بیت رزاجہ ہم مل فولاد خای + کہ بر پشت پیلان کشم پیلپایے + درم پہلوی پہلوانان
 بہ تیغ نہ خورم گردہ گردان بیدریغ + مثال اس کی جو نفس میں باعث امتناع کار کا ہو سعدی
 کہتا ہے بیت الا ناخواہی بلا جسد و نہ کہ آن نخت برگشتہ خود در بلاست + چہ حاجت کہ باو
 کنی دشمنی + کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست + مثال اس کی جو نفس میں بیدر رضا ہو سعدی
 کہتا ہے بیت شکم آید چو کسے سیزنگہ در تو کند نہ باز گویم کہ کسے سرخواہر بون یا اشعار مع جہا کہ
 نامر علی نے مع ذوالفقار خان میں ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپے صلہ میں
 مطلع ای شان حیدری ز جبین تو اسکار نہ نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار + مثال اس کی جو
 نفس میں باعث نخط ہو سکے کناری بیت بہ تیشہ کس نخواستہ ز کدو خارا کل نہ خیالکہ بانگ درشت
 تومی خراشد دل + یا اشعار سچو کہ باعث نخط ہیں اس کو کہ جکی سچو ہے جیسے یہ بیت نامیر آفتاب
 ترا خواند روز گاہ خورشید سر بر نہ بر آئرز کو ہزار نہ مثال اس کی کہ جس کے نفس کو لذت حاصل ہو
 اور لذتیں بہت سی ہیں از انجملہ ذکر عبث و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت ساقیا بر خیز در وہ
 جام را + خاک بر سر کن غم آیام را + م و اما وزن سنیاتی ست تابع نظام تربیت حرکات و
 سکناات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیات لذتی مخصوص یا بد کہ آنرا در
 موضع ذوق خوانند و اما وزن ایک شکل ہے تابع نظام تربیت حرکات اور سکناات کی

اور اسکے مناسبت کے عدد میں اور مقدار میں کہ نفس اسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
 پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہ فوق کہتے ہیں پس مناسبت عدد کی یہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات اور
 سکانات دونوں مصرعون میں برابر ہوں اگرچہ حرکات مختلف ہوں اور کین ایک ساکن اور
 کین دو ساکن ہوں اور مناسبت مقدار کی یہ ہے کہ مثلاً عروض میں فعلن ہوا اور ضرب فعلان
 یا عروض میں فعلن ہوا اور ضرب میں فعلن یہ مناسبت سے خارج نہیں جو قوت ایسی حرکات
 اور سکانات مناسبت کہیت اور کیفیت میں واقع ہونگی اونسے ایک شکل مبرا ہوگی کہ اوسکات نام
 ہے اور اوس وزن کے ادراک سے نفس لذت اٹھائے گا اوسکو ذوق کہتے ہیں م و موضوع
 آن حرکات و سکانات اگر حروف باشند آرا شعر خوانند والا آرا القیاع خوانند چنانکہ قوت نفس اور
 ادراک آن بیات مطلق عظیم است و باین سبب بعضی مردم در ہر یک از شعریا القیاع بحسب فطرتہ مناسبت
 ذوق باشند بعضی نباشند و از صنعت دوم بعضی را امکان تحصیل آن با کتب ابجد و آراء و عادات
 راہم در ان باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و القیاعات مستعمل بحسب اختلاف اہم
 است اور محل عرض اوزان حرکات اور سکانات کا اگر حروف ہوں اوسکو شعر کہتے ہیں اور
 اگر سوا حروف کے یعنی اصوات غیر ہوں اونکو القیاع کہتے ہیں و فطرت نفس کو اوسکے ادراک
 میں دخل تمام ہے اسی سبب بعضی آدمی بحسب فطرت شعریا القیاع میں صاحب ذوق ہوتے ہیں اور بعضی
 ہوتے ہیں اور قسم دوم یعنی جو مذا ذوق نہیں ہوتے اونسے بعضی کو امکان تحصیل با کتب ابجد اور بعضی کو
 امکان تحصیل با کتب ابجد بھی نہیں ہے اور عادت کو بھی اس میں دخل تمام ہے اور اسی باعث سے
 اوزان شعر اور القیاعات مستعمل موافق اختلاف اہم کے مختلف ہیں مثلاً اکثر اوزان عرب میں
 مستعمل اور خوشنما ہیں بحسب مستعمل اور خوشنما نہیں اور بیشتر اوزان عجم میں مستعمل اور خوشنما ہیں عرب
 متروک ہیں القیاع لغت میں واقع کرنا اور جگہ میں والنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی میں
 مال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت عربی ہو یا غیر عربی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہ بیان و
 شعر منظور ہے نہ تعریف القیاع لہذا وزن کو ششم کی طرف شعر اور القیاع یعنی مال کے م و وزن اگر
 چہ از اسباب تحصیل است و ہر سوزون بوجہ از وجود مجمل باشند و اگرچہ نہ ہر مجمل سوزون باشند
 اما اعتبار تحصیل دیگر است و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن اوزان بہت کہ وزن سست و دیگر

۲

ایضاح

موسکون و

حرکات دار

و ازان جہت کہ انتفا تحمیل کند دیگر ت اور وزن اگرچہ اسباب تحمیل سے ہے کہ واسطے کہ وزن کے
 بھی ایک وزن جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کی وجہ تحمیل ہے یعنی ہر کلام موزون
 رضا اور غلط وغیرہ تاثرات سے خالی نہیں اگرچہ ہر تحمیل موزون نہیں ہے کہ واسطے کہ تحمیل بشرط
 بھی حاصل ہے مگر اعتبار تحمیل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثر سخن ہے نفس میں اور اعتبار وزن کا اور ہے
 کہ یہ تابع نظام ترتیب حرکات و سکناات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی
 ہے اور اس جہت سے کہ انتفا تحمیل کرتا ہے اور یہ کہ بوجہ وزن و سکون موزون کہتے ہیں اور
 بوجہ تحمیل کلام تحمیل میں وزن خاص اور تحمیل عام کی کوئی کلام موزون تحمیل سے خالی نہیں کلام
 تحمیل شعر بھی ہر دم و اتفاق وزن از فصول ذاتی شعراست الا انکد سیما شاید کہ مناسب آن تام
 نباشد و نزدیک باشد بنام مانند اوزان خسروانیہ و بعضی لاسکویہا و شاید کہ بعضی امم انرا بسبب
 مشابہت از اوزان شعر شمرند و بعضی بسبب عدم تناسب حقیقی شمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن
 باشد کہ خلاف افتد اور اتفاق حکما و شعرا کے وزن فصول ذاتی شعرا سے ہے یعنی شعر کو قیاس
 دیتا ہے اور جدا کرتا ہے شعر سے مگر اوس وزن کی صورتیں ہیں کہ نسبت اوسکی تام نہوا و نزدیک ہو
 ساتھ نسبت تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان اوزان لاسکوی کے اور کبھی بعضی کو
 اور سکون و شبہت کے اوزان شعر سے جانتے ہیں اور بعضی بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن
 شعر سے نہیں جابیل اس جہت سے کہ بھی اعتبار وزن میں اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بعض
 سین و کات و کسر و اداریای موزون نام ایک چھو کے جانور کا ہے اور خوش دار و ہوا ہے جہانگیری
 اور برہان اور خسروانی ایک محن و مصنفات بارہ مطرب کے کہ شریع ہے مع خسروانیہ میں جہانگیری
 سے اور برہان قاطع سے شخس خسروانی عبارت ازان ست و نقیبان پیش سلاطین ہر اندو
 لاسکوی منسوب باشد لاسکوی نام شخص ہے کہ از قوم ترک رندانہ وضعی بود کہ تصنیف ہای جاہلانہ
 و بنام سوجدان طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہے کہ باشد انرا لاسکوی اندازی آخر تم کلام ہر
 یہ معنی ایجاد ہی ہیں کہ جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت میں پائین جام و اما قافیہ شاید کہ
 دو بار باشد و مراد از قافیہ اینجا اتحاد حرف خاتماست یا اختلاف کلمات قاطع یا آنچه حکم قاطع باشد
 در لفظ یا در معنی و اما قافیہ شاید و آخر صایع کا ہے اور از قافیہ شعر متحد و موافق خاتمہ کا یعنی

ہوں تین قافیے جدا گانہ اور چوتھا موافق نوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سہمی کتاب سے
 من ماندہ ام بھو رازو در ماند و رنجور رازو گو یا کہ نیشی دورازو دراستخوانم می رود
 اور کبھی چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہیں مثال بیت چہ یاری شوخ بر کاری نگاری خاطر
 آزاری بہماری حسن گلزاری بطن وقتہ قناری ح در تحت عبارت وغیر آن نوشتہ عجائز و
 وشتش خانہ یعنی محسن مسدس فاقہم ہم و اگر در غیر شعر اعتبار کنند آن راسخ خوانند و باشد کہ انجا
 اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہ کنند و بر تقارب آن در مخارج قصار نمایندت اور اگر غیر شعری
 نثر میں اعتبار نافہ کرین او سکو سجع کہتے ہیں اور کبھی نثر میں اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہیں
 ہیں حروف قریب المخرج پر اقصا کرتے ہیں پس سجع لغت میں بالفتح یعنی آواز طویل خوش آواز
 ہے مثل بلبل اور قمری کے اور اصطلاح میں برابر ہونا وہ لفظ او آخر فقر میں کا اور سجع میں قسم پر
 اول متوازی اوس میں جن ف ر و اور وزن اور عدد میں برابری چاہیے جیسے گل اور دل اور بیا
 اور قرار اور صوری اور دوری اور مجوری اور مخوری اور نظر اور تکرر دوم مطرب بہ تشدید یا اوین
 موافقت و لفظوں کی سجع ر و چاہیے اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار و اطوار و اما
 اور مثال در بود اور وجود سوم متوازن اوس میں موافقت و لفظوں کی وزن اور عدد حروف
 چاہیے اور سجع مختلف جیسے اعمار اور از راق اور مراتب اور اسام اور تحریر اور تسوید یہ قسم مرغوب نہیں
 پس اطلاق لفظ قافیہ کا اطمینان کرتے ہیں اور نثر میں او سکو سجع کہتے ہیں غیات اللغات اور قضا
 لغت میں بالکسر صا و ممل کو تا ہی کرنا ایک چیز پر پھرناسنخ ہے اور اصطلاح اہل معنی میں کلام کثیر
 اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہیں جیسے یہ فقر کن سبعا خابا
 و دیا فاسا او کلبا عا دسا و لا کن الیانا قضا یہاں ر و قریب المخرج ہی معنی پہنچتے ہیں کہ مود زندہ قاتل
 یا اگر رہا بندہ یا سنگ نگیناں در نہوا دی ناقص م و در یکے در اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد
 تقدیر و دہری دیگر با آن ست اور ایک مصرع اور فرد میں اعتبار قافیے کا ممکن نہیں الا بعد فرض کرنی
 مصرع یا فرد م کے معنی جب تک فرد و فردوں کے قافیہ مقبر ہو گام و چنین گوئید کہ در اشعار لونیانیاں
 قافیہ مقبر ہوئے است و حشوئی نربان فارسی کتابی جمع کردہ ست شتاہر اشعار غیر مقفی و ان را
 یونہ نام نہام نہادہ است اور ایسا کہتے ہیں کہ یونانیوں کے اشعار میں قافیہ لازم اور ضروری

۴
 قافیہ
 سجع
 ۵

نہ تھا اور شغنی شاعر کے زبان فارسی میں ایک کتاب جمع کی ہے کہ اس میں اشعار غیر مقفی ہیں
اور اسکا یونہی نام رکھا ہے م میں اذین بحث با معلوم میشود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی
شعر نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر است مانند
قصیدہ و قطعہ و مانند آنست پس ان بحثوں سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیہ کا فصول ذاتی
شعر سے نہیں ہے بلکہ اس کے لوازم سے ہے بحسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضی انواع شعر سے ہے
مانند قصیدہ و قطعہ کے اور جو مثل قصیدہ اور قطعہ کے ہے جسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور
لوازم جمع لازم کی اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہوں ذاتی منتخب اور قطعہ یکسر
اور سکون ثانی مگر اہر چیز کا اور اصطلاح شعرا میں دو بتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہ ہو گویا وہ ایک
مگر ان غزل کی یا قصیدہ سے بریدہ ہوا ہے مدار اور کثرت اور بار عجم سے اور اس معنی میں بالفتح
خطا ہے مگر بعضے فصحا میں متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارتہ کا یہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ
اور غزل اور رباعی اور مثنوی جہین دو مصرع یا دو بتین یا زیادہ ہونگی اور ان میں قافیہ فصول
ذاتی ہے اور ایک مصرع یا ایک فردا و سین فصول ذاتی سے نہیں بلکہ اسکو موزون کہنے کے
اور اعتبار قافیہ نہ ہو گا م وحدہ شعر بحسب عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد
ولیس اگر اعتبار قافیہ در حد شعرا واجب شعر مذکور کلام موزون باشد بروہی کہ چون قوانین زیادت
از یکے شود ان قوانین مقفی اباحت اور تعریف شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس
تحقیق کے کلام موزون ہے اور میں اگر اعتبار قافیہ تعریف شعرا میں واجب جائین کلام موزون
ہو اس طرح کہ جب مصارع یا ابیات ایک سے زیادہ ہوں مقفی ہوں حاصل ہے کہ کلام موزون
میں قافیہ کی قید ضرور نہیں اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا میں کہتا ہے لا یجاء ان یسمی عندنا
بالشعر ما لیس مقفی اور واجب جائین تو اس طرح جانا چاہیے کہ مصرع اور فردا و سین ضرور نہیں زیاد
میں ضرور ہے م فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوانین در لغات لغت
در رزانت و خفت مختلف است چہ تازی مثلاً بقیاس یا پارسی پر زانت و ثقل نزدیکتر
باشد و پارسی بخت مائل تر است فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوانین میں رز
انوات کے زبانین گرانی اور سبکی میں مختلف ہیں اسلئے کہ تازی نسبت فارسی کران ہے اور

فارسی بکیر لغت بضم اولی فتح غین معجز بان قوم کو کہتے ہیں اور عربی اصطلاح میں ہا الفاف کہ معانی لغت
مشہور ہوں غیاث اور منتخب سے رزانت لغت آہستگی اور گراہی اور آراہی کی بجائے ابراہی اور
سے اور کشف اور مدارین معنی استواری غیاث سے م واسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد
وآن چنان بود کہ حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج و شوار باشد مانند ضا و ثا و طا و ز و تادی و در بعضی
بعضی آن است اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہیں یعنی عین حروف اور اسکی صورت یہ ہے
کہ حروف مستعمل بعضی زبانوں میں مخارج بہر شوار سی نکلتے ہیں مثل ضا و معجز اور ثا سی شلشہ اور طا و مٹھ
کے تازی میں اور بعضی زبانوں میں برخلاف اسکے ہے یعنی حرف مخارج سی تازی نکلتے ہیں جیسے
ز سے اور فارسی میں م و یا ہیئت حروف باشد و آن چنان بود کہ حرکات حروف در بعضی لغات
بکثرت پیشتر بود مانند لغت تازی کہ اکثر مقاطع کلمات در ان لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات بخلاف
آن دیا کیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی کہ حرکات حروف در وی در تمام باشد بخلاف پارسی
کہ بعضی حرکات در کچھ مختلین و مانند حرکت را در لفظ پارسی است اور یا سبب اختلاف زبانوں کا صوت
حروف کی ہوا و سکی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ حرکتیں حروف کی بعض لغت میں مقدار میں زیادہ
ہوتی ہیں مانند لغت تازی کے اکثر او آخر کلمات او میں متحرک ہوتے ہیں مثل ماضی اور مضاعف
اور اسکا معرب اکثر مہیات مگر بعضے ساکن الاخر بھی ہوتے ہیں مثل امر و نہی کے اور بعض مہی کے
مثل عتہ کی اور اکثر زبانوں میں برخلاف اسکے ہے یعنی او آخر کلمات ساکن ہوتے ہیں مثل فارسی اور
ہندی و ترکی کے اور دوسری صورت یہ کہ حرکتیں حروف کی در میان بعض لغت کے کیفیت میں
زیادہ ہوتی ہیں مانند لغت تازی کہ حرکتیں حروف کی او میں م ہوتی ہیں بخلاف فارسی بعضی حرکتیں
او میں مختلین ہوتی ہیں یعنی تمام مانند حرکت حروف کے لفظ پارسی میں پس اختلاف اس معنی رہوون ہر
سے اور حرکت مختلف یعنی حرکت رہوونہ کہ ایک ثلث و ثلث حرکت کو کہ کہیں ہم و اذان ہم و زانت مختلف
چہ اختلاف و اتفاق اجزائی دور ہا و چہ جب کثرت و قلت حرکات در ضروری است اور او
ہی لغات و لغت میں مختلف ہوتے ہیں کبھی بحب اختلاف و اتفاق ارکان معرب کے یعنی وہ بحرین کہ
جکی وضع ارکان مختلف ہے پیشتر عربی میں مستعمل میں مثلاً فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن
جکی وضع ارکان متفق ہے پیشتر فارسی میں استعمال او کا ہر مثلاً فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن فاعولن

پس یہ وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع میں
 کہ فعلوں مفاعیلین میں حرکتیں زیادہ ہیں اور فعلوں فعلوں میں اوس کے کم م و لامحالہ وزن گران تر
 ملتے مانند آن خاص تو اندہ بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بروزنے کہ دامن
 دار آن وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و برانچہ حرکات کمتر باشند کلفت تر پس بعضی اوزان مناسب بعضی
 لغت باشند و بعضی بہ طبع و باین سبب بہ بحر ہست کہ خاص شدہ اب بعضی لغات و در لغات دیگر اگر
 بران شعر گویند و بہایت نظر از امور وزن نہ شمرندت اور لامحالہ وزن ثقیل لغت ثقیل میں خاص ہے
 مثلاً عربی میں کہ حرکات بیشتر ہوتے ہیں شعر کسنا اوس وزن میں کہ اوس کے مصرعون میں حرکات زیادہ ہیں
 تر ہو اور جن زبان میں کہ حرکات کمتر ہیں بہ کلفت پس بعضی اوزان مناسب بعضی لغت کے ہیں سو
 بعض کی طبیعت میں اور اسی سبب اکثر بحرین خاص ہیں بعضی زبانوں میں اگر اوزانوں میں
 اوس وزن پر شعر کہیں بہایت نظر میں ناموزون معلوم ہوں شک نہیں کہ اکثر اوزان عرب میں
 مانوس اور فارسی میں غیر مانوس ہیں م و ہمہرین قیاس در توانی چہ باشد کہ اندک تشابہی و لغتی
 گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب سلب تازی قافیہ را شاید و در پارسی از جهت اختلاف
 را و لام نشایدت اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیوں میں اس واسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران
 تر ہے یعنی عربی میں محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر یعنی فارسی میں نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب
 سلب گران عربی میں چاہے اور فارسی میں بسبب اختلاف را و لام کے چاہیے کہ واسطے اختلاف رو
 کا باوصف قریب الخرج ہونے کے لغت سبک ترین زبان فارسی میں جائز نہیں اور اگر کسی
 نے جائز رکھا ہو داخل عیب ہر ح قول اندک تشابہی یعنی در لغت بدین و گران تشابہ فیلیم ہم
 میان دو لفظ محسوس مقبہ میشود مثل تناسب و تشابہ بیان ضرب و سلب اگر روسی را و لام
 را قرار دہند می تواند نیز کہ ہر دو حرف نہ کو رجبت قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تمام
 و کامل نیست الی آخرہ ش عجب ست از صاحب میزان کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را
 رد کے قرار دادہ زیرا کہ باتفاق جمہور رک و حرف آخر اصلی از کلمہ مقررہ قافیہ
 جی باشد پس اگر لام و را و کے باشد بای ضرب و صلب چہ باشد و کہ قرار داد
 حرف میانہ لفظ یکدم تغریب تو اندہ شد تم کلام را در حق بجانب شارح ہر کہ محقق علیہ الرحمۃ

رسالہ قافیہ میں جس بیان کو ہے یہ عبارت لکھی ہے رومی حنفی است مگر کہ قافیہ تمام قافیہ برکت
 و ہر قصیدہ کہ لقا فیہ منسوب باشد نسبتش بجن رومی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب سلب قافیہ با بائی اند
 ہم فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بیان تعلق باشد چون ابن قواعد مہر شہد گویم
 اما کلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان وارد و از معانی آن
 تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علماء است اور جب یہ قاعدے مقرر ہو اب کہتے
 ہیں ہم کہ کلام جو بجا جنس ہے اس کے نفس الفاظ سے بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی
 اہل لغت اس کو جاننے ہیں اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے یعنی عموم
 علماء پس محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجا سے جنس لکھا اس کی وجہ مجملہ پہلے اس کے تحریر ہوتی ہے
 اور پھر لکھا جاتا ہے کہ فایدہ بجا جنس لکھنے سے یہ ہے کہ جنس کلی ہر اور بحث اس کی مفہوم سے ہوتی
 ہے ذہن میں اور یہاں کلام سے مراد الفاظ ہیں اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہ کلام
 لفظی جنس حقیقی نہیں بلکہ مفہوم اس کا جنس حقیقی ہر اور لغت زبان قوم کو کہتے ہیں اور زبان قوم
 میں تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیبی دونوں شامل ہیں یعنی شعریں احتیاج صرف خود دونوں
 کی ہوتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے سہیح مناسب آن بود کہ بعد ہی فرسودہ و از ہیا
 کلماتش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف از ترکیب آن بعلم نحو بل عبارت شیخ نیز کہ این کلام
 محقق ترجمہ است احتیاج من خود کوراست ش ایراد صاحب نیز ان بہت ذکر نکردن علم صرف
 منو کہ بر محقق علام است محض بجا است کہ لا بخفی تم کلامہ مگر فقیر نے یہ شبہ صاحب نیز ان کا
 مولوی عبدالرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی بحث میں لکھ بھیجا مولوی صاحب نے یہ عبارت جواب میں
 کہ نزد فقیر در صفت خود اصل است زیرا کہ بحث لغویان نہ ہیئت کلمہ است و بحث نحو از اعراب آں ہم از
 کلامہ است و ہم بیتواند شد کہ در صفت ارباب معانی داخل شود کہ ہر ذی اعراب نہ ہیئت لفظی است اما استغاضہ عنی
 از ان پیشو فقط اب کہتے ہیں ہم کہ منشأ اس امر عرض کا یہ ہے کہ اطلاق علم خود صرف پر نہیں ہونا وادیہ با
 ہر آئین سے کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت میں واقع ہر چنانچہ کتاب تحفہ المعانی میں
 یہ عبارت ہے و اما قال من اللغة یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغة اعم من ذلك و اولیٰ من
 عبارت ہے و اما قال من اللغة یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغة قد يطلق علی مجموع اقسام العلوم

تھے اور یہ عبارتیں دلالت کرتے ہیں مطلوب پر ہم و از تحینات و تزیینات ہر دو کے از عبارت
کلام باشد تعلق بصناعات کے بیان خاص است اور تحینات اور تزیینات لفظ و معنی کی
کہ عوارض کلام سے ہیں تعلق اوکا بصناعات خاص کے کہ محقق علیہ الرحمۃ خود بیان فرماتے ہیں
صمانند علم خطابت و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن بدائع سخن کہ آنرا علم صنوت خوانند و علم کثرت
معانی و خللہا سے آن کہ آنرا علم نقد خوانند مانند علم خطابت ایک علم ہے کہ اوس میں اشخاص
مستفید میم سے مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہیں کہ کس آیت اور کس حدیث اور کس قول کے
کون سا کو ہیں اور جس کے راوی سقیم پاتی ہیں او سکو ترجیح دیتے ہیں اور مانند علم بیان کہ اور علم بیان
ایک علم ہے کہ اوس میں ایراد معنی و احد بطریق مختلفہ و موضح دلالت میں بحث کرتے ہیں اور عرض حقیر تفسیر
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ایک علم ہے کہ اوس میں حال کاتب در مکتوب ایسے سے
من حیث الادب و المناجات بحث کرتے ہیں اور مانند علم محاسن و بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقہ تمجید کلام کے حاصل ہے مثل ترجیح و تخریس کہ اوس
علم صنعت کہتے ہیں اور مانند علم معرفت اور شناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہیں کہ اوس میں
سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہیں غرض یہ کہ شاعر کون سب علموں میں دخل چاہیے ہم در ان میں
بحث از ان تعلق یعنی خاص از علم منطق و ادوات و ما یخیز تعلق اوسکا علم منطق سے ہے یعنی
قبیک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخیل سے نہیں ہو سکتی ہم و اما وزن بحث از ماہیت ان
و از استعمالش در ایقاعات تعلق یعنی خاص از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار و مطلقا تعلق
بوضع خاص از ان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل از ان شعر و از استعمالش در اشعار
بحسب اصطلاح خاص ہر نفی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند و اما وزن
بحث اوسکی ماہیت میں اور اوسکے استعمال میں یعنی حرکات و سکانات میں از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار میں جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہو جائے از ان اشعار پر مثلاً موسیقی
کہتے ہیں فن فن میں بروزن مستقلین اور استعمال اوسکا اشعار میں بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
میں متعلق صحت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہیں جاننا چاہیے کہ عروض نسبت کا بوضع علاحدہ

موضوعی و عروضی و قیاسی بین بایک دیگر التبعیہ سبب است کہ اما قافیہ بحث از ان ہم بصناعت
مفرد تعلق دارد کہ از علم قوافی خوانند و اما قافیہ بحث ادس بھی ساتھ صناعت مفرد یعنی
علی کے تعلق رکھتی ہے کہ او سکون علم قوافی کہتے ہیں م و این دو صناعت یعنی علم عروض و علم
توانی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم سبب اسباب مذکورہ و این جملة تعلق باہیت شعر دارد و بعد
از ان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتها و بدایع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملة صناعاتی بود کہ تعلق
بمعروض شعر داشته باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض و کتب شروع کنیم و بالکمال التوفیق
اور یہ دو صنعتیں یعنی علم عروض و علم قافیہ زبان میں مختلف ہیں یہ سبب اسباب مذکورہ کے یعنی
بحث ثقلات اور خفت کے جیسا کہ بیان او سکا ہو چکا اور یہ سبب یعنی کلام اور تخیل اور وزن
اور قافیہ تعلق باہیت شعر سے رکھتے ہیں اور علم اقسام اور انواع شعر کا جیسے مثنوی اور غزل
اور قصیدہ اور مسمط اور قطعه اور ترجیع بند اور رباعی اور فردا و ستزاد وغیرہ اور علم صنائع اور بدایع
کہ شعر میں آتا ہے اور علم نقد شعر یہ سبب صنعتیں تعلق عوارض شعر سے رکھتے ہیں اور جب یہ معانی
مقرر ہو شروع کرتے ہیں ہم علم عروض میں ح قولہ این جملة تعلق باہیت شعر دارد می گویم کہ
اگر مراد از جملة علم سابق الذکر است از لغت و بلاغت و غیر جمالیات قول صحیح نیست زیرا
کہ سبب علم مذکورہ علم محاسن و بدایع سخن و علم نقد باہیت شعر تعلق ندارد بل بمعروض ان کما
سوا الظاہر و عجیب است کہ علم صنایع و نقد را اولاً ہم ذکر ساختہ و متعلق باہیت گفتہ و من بعد ان کہ
را متعلق بمعروض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملة علم عروض و قافیہ است این سخن صحیح است لیکن
لغت نیز تعلق باہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع میشود و مادہ ہر خبر داخل در ان خبر
یہاں شد مگر آنکہ گوئید چون تعلق عروض و قافیہ باہیت شعر اہم است از تعلق دیگر لہذا ان ہر دو
را سبب اللہ باہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلاماً سہ قایل کہ قدر مطلب نمن او بطلب حاشیہ میں یہ
ہے اور قطع نظر اعتراض کے تمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمۃ نے علم صنائع اور
کو کما ان باہیت شعر سے کہا ہے م فن اول در علم عروض و ان وہ فصل است فصل
اول در اشارت یا خبر اسے ادلی شعر و ان عروض و حرکات است در علم القیاس از صناعت
موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث و زمان از فقرات متتالیع باشد و از سکونات

متناسب کہ بیان آن فقرات افتد فن اول علم عروض میں آوردہ دس فصلیں ہیں فصل
اول اشارت اجزای اولی شعر میں کہ وہ حروف اور حرکات ہیں پس حروف و حرکات ثانی
جز اول ہیں اور جز ثانی جو اون کے مولف ہو ہیں یعنی سبب آوردن و فاصلہ ادب کا بیان
ہو گا بیان بیان حروف و حرکات کا ہے کہ علم اقیاع میں فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن فقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہیں فقرات وہ آوازیں ہیں
ماخوذون کے پرپے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ در میان اون فقرات کے واقع ہوں
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا در میان میں برابر در ہم مقدار ہو پس یہی در پی ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکونات کا شعر میں وزن ہے اور موسیقی میں اقیاع اور علم اقیاع ایک علم
ہے کہ اوس میں آوازیں معروضۃ الحركات والسنات سے بحث کرتے ہیں اور موسیقی نام
علم مہرود ہے اور یہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحدت چارم کہ یا سے تختانی سے استعمال
کرتے ہیں اور موسیقی کہتے ہیں بہار عجم اور مصطلحات اور زبان اذانی میں یعنی سخن ہے
اور تہذیب موسیقی کی حکیم فیساغورس سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آواز مرغ تقدس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہیں بھارنے استخراج کیا ہے کذا فی الغیث اور فقرات جمع فقرہ یعنی
ماخوذون چوب وغیرہ پر کہ اوس آواز کلی اور تقریبا نفع یعنی انگشک زدن سے منتخب ہے
م و چون خواہند کہ اذان عبارت کنند باز آئی فقرات حروف متحرک ایراد کنند خاصہ ہر
کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا و طات جو چاہیں
کہ اون فقرات متتابع اور سکونات متناسب عبارت کریں بقابلے فقرات کے حرف
حروف متحرک لایین علی الخصوص ہ حرف کہ اپنے مخرج سے بکشتش کثیرہ کے پیدا ہوں
مثل تے اور طوے کے کہ ان میں تحرک زیادہ ہے از ایراد بکسر اول یعنی مقابلہ و برا کشتن
اور کینز سے اور ایراد بکسر اول یعنی فرد آورون صراح اور منتخب سے اور اطلاق بالکسر
کرنا اور رہا کرنا قید سے کسر اور منتخب سے اور نفس لغتین دم آوردہ ضرب نسیم سے
راہ بینی سے یا سونہ سے واسطے ترویج قلب اور دفع بخار کے اور بھراوہی راہ بخار کھانا اور
اور یہ اندھانا اور باہر اندام ایک نفس ہم و بازار سکونات حروف ساکن خاصہ حروف

غنے و انچه تحمل درازی و کوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گوئید تن تن تن اور بمقابل سکناات
 کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنے وغیرہ چہین احوال درازی اور کوتاہی زمان سکون
 کا ہو سکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین و از کرن چاہین کوتاہ مثلاً گکین تن تن تن پس لفظ
 تن تن تن دونوں حرف تاجا فقرات اور دونوں نون بجای سکناات ہین غنے بالہضم
 و تشدید نون اور زبنی غیاث سے اور حرف غنے جو ہیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور ہم ساکن کے
 کہ اور احوال رازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہوم داماد وزن شعر حروف متحرک از ہر جنس کے باشند
 بجای فقرات باشند و حرف ساکن سجا سکناات ت داماد وزن شعر ہین حرف متحرک جسطح کے
 ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ کسور سجا فقرات ہین اور حرف ساکن سجا سکناات م و در علوم دیگر تفسیر
 کردہ اند کہ حروف دراصل دونوع است یکے مصوت و یکے مصمت و مصوت یا مقصور راست
 یا محدود و مقصور حرکات باشند مانند غمہ و فتحہ و کسرہ و محدود حروف مدکہ اخوات آن حرکات
 باشند چہ ہر یکے از اشباع یکے از ان حرکات نولہ کند و حروف مصمت باقی حروف ست
 ت اور علوم دیگر ہین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح ہر ہین مصوت اور مصمت اور
 مصوت کی بھی دو قسم ہین مقصور اور محدود پس مصوت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبیریہ
 پیش اور مصوت محدود و حروف مد کہو کہتے ہین کہ اخوات اد کے حرکات ہین کو واسطے کہ اشباع
 غمہ سے و او اور اشباع فتح سے الف اور اشباع کسرہ سے ی پیدا ہوتی ہے اور سوا ان کے
 سب حرف مصمت ہین پس مصوت تشدید کسرہ و اد یعنی آواز دہندہ اور ظاہر کما و از تلفظ مین
 حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بغم میم اور سکون صاد و فتح میم دوم اور تہای
 فوقانی آگندہ بیان خلاف فجوت سنتیہ اور شرح لہاب زکفر سے کذا فی الغیاث اور ب
 استکام اور اقلال کے کہ حروف مصوت سے انہین زیادہ ہے مصمت تام رکھا اور حرف
 مدہ حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر
 خود متحرک ہون جیسے صور اور سیر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہ ہو جیسے
 یعنی گردش اور دیر یعنی تمانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اخف مراد مناسبت ہر سوا سطلے کہ
 بہائی ہین مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہے

کہ ادنیٰ سے پیدا ہوتی ہیں باشباع م و واو و الف و یا ہر ایک با مشترک بر دو حرف افتد کے مصوت
 کہ حروف مد مذکور است و ان حروف خبر ساکن نہ ہوں تو ان کو دیکر مصمت کہ ہم متحرک بود و ہم ساکن انا
 در و او یا طاہر است و ا و الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند و اور و ا و الف اور یا ہر ایک
 با مشترک حرکت دو قسم ہر پہن ایک مصمت کہ حروف مد ہیں اور وہ سوا ساکن کے نہیں ہو سکتے
 دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہیں اور ساکن بھی لیکن و او اور یا میں متحرک اور سکون طاہر ہے
 مگر الف میں مشکل پس اس جگہ الف مصمت کو ہمزہ کہیں کے حاصل مطلب یہ کہ الف اور و او
 لیے دو طرح پر ہیں مصوت اور مصمت پس مصوت جبکہ مدودہ کہتے ہیں جیسے نور اور و اور و اور و اور و
 اور و اور زار بہ سوا ساکن کے نہیں ہوا اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہیں ساکن اور متحرک پس
 مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ یہ بیہم نہایت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہوں مصمت ساکن
 ہیں اور ماقبل الف ہمیشہ فتح ہو یا غیر مدہ ممکن نہیں اور مصمت متحرک و ا و جیسے ولد و لدان و و و اور یہ
 جیسے یسر یا سایش اور الف میں مشکل یہ کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے پس اگر متحرک ہو گا او سکون
 کہننگے اصل میں اور نت میں معنی الف کے یون بھی ہیں کہ الف بفتح اولیٰ کہ کسر لام بنی و ج و
 اور بنی اور بقولے مرد بے زن اور نام ایک حرف کا حروف بھی سے اور وہ ایک خط استقیم ہے
 کہ در میان لفظ کے آیا آخر لفظ میں ساکن واقع ہوتا ہے بے ضغظ زبان اور اگر وہ خط مستقیم
 ابتدا لفظ میں متحرک ہو یا در میان یا آخر لفظ میں بلفظ زبان واقع ہوا او سکون ہمزہ کہتے ہیں مگر
 عرف اور محاورہ عربی اور فارسی میں ساکن اور متحرک دونوں کو الف کہتے ہیں کذا فی الغیث
 م و بحر مصمت تمنا ابتدا متوان کر دگر بعد از انکہ حرف مصوت مقارن او شود و مجموع
 را حرف متحرک خوانند و اور حرف مصمت سے ابتدا کے کلام نہیں ہو سکتی اور
 کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر انکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور جبکہ حرکت کہتے ہیں
 اوس کے لئے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے ہیں م پس اگر
 مصوت مقصور باشد حرف متحرک را ایک حرف بیش فشر نہ و آخر انقطع مقصور خوانند مانند
 چہ ت پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت میں حرف
 متحرک کو زیادہ ایک کہتے ہیں کہین گے اور او سکون قطع مقصور کہننگے مانند چہ یعنی جب مصوت

سے ملے اور سبکی دو صورتیں ہیں ایک مقصورہ اور دوسرے محدود ہیں جب مصمت مقصورہ سے ملے گا
ایک گنا جائیگا جیسے چہ کہ اس میں ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا نقطہ واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف میں اور جب محدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اس کا آگے ہی مذکور ہے
محدود باشد مقدار فصل محدود را بر مقصورہ حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن
شمرند و آن را قطع محدود خوانند و ہر حرف مصمت کہ از مقصورہ پیرو باشد ہم ساکن شمرند تا وہ
اگر محدود ہو یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فصل محدود کو ایک حرف ساکن گنتی ہیں اور
مجموع کو ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہیں پس حقیقت میں یہ حرف تین ہوگا ایک
مصمت اور ایک مصو مقصورہ کہ وہ بچا ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع محدود کہتے ہیں جیسے ااا وای کہ حرف مدہ ہیں اور جو حرف مصمت کہ مقصورہ
خالی ہو وہ ساکن ہے کہ واسطے کہ حرف بدون حرکات کے پڑھے نہیں جاتے و چون تحقیق حرف
متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف
مصوت شش سے مقصورہ کہ از حرکات سہ گانہ گوئید از حرف نمی شمرند و سہ محدود کہ از حرف
مد خوانند اور جب تحقیقات حروف متحرک و حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہیں ہم کہ عربی
میں حروف مصمت اٹھائیس ہیں اور حروف مصو چھ ہیں اور جن مقصورہ صمۃ فتحہ کثیر کہ شمار
حرف میں نہیں ہیں اور تین محدود کہ انکو حروف مد کہتے ہیں یعنی الف اور و او یا حرکت قابل
موافق پس اگر مدہ نہ ہوں وہ بھی شامل مصمت ہیں اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک
ہوگا او سکو نمبر کہینکے مگر حرف واحد ہی بحالت سکون مقصورہ و بحالت تحرک داخل مصمت نہ خارج
اٹھائیس کے جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے یہ قول بست و ہشت حرف است باید و اخذ
کہ ہمگی حروف ہی بست نہ حرف است لیکن چون مصنف علامہ در نجما کلام در حروف مصمت
و الف مصمت نباشد مگر بعد آنا نکہ نمبر گرد پس الف را از آنها ساقط ساختہ آری ہاں نمبر
کامی مجازاً الف گوئید و ازین امر خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل
است در صحت تم کلام ہمہ در زبان پارسی از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف
ساقط باشند و آن تا واحد صمد و ضاد و ط و ظ و عین و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر ہیں

لوت زیادت شود و آن پادشاه و فرزندانش و کاتبان است و اورپاری بین ان احماس مع ویت
سے آئے حرف ساقط ہیں تے اور حے اور صا د اور ضا د اور ط و اور ط و ی اور عین و حاف شہ

پشت حرف است آنکه ناید و زبان ناسی

اور سبب یہ ہے کہ زبان فارسی میں یہ حرف مجالوح سے اور انہیں ہو سکتی اور پانچ حرف فارسی میں زیادہ ہیں اور بے اور جمیع یعنی اور ترے اور تے اور گات ہے انہیں چار حرف منقسم ہیں اور تے کے اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ میں لہجہ اوسکا درمیان بار فارسی اور فاکے لکھا ہے اور شرح میں لہجہ اوسکا درمیان فاو او لکھا ہے الا حق یہ ہے کہ لہجہ اوسکا سوا زبان انا فارسی کے غیر ہے اور انہیں ہو سکتا ہے دو حرف مصوت ممد و کہ یکے ازان حرفی است کہ تیا ضہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شورانند کہ تازی مالح باشد دیگر حرفی کہ میان کسر و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شیرانند کہ تازی اسد باشد و این حرف تبادلی نیز کجا دارند و آن رانا کہ خوانند انا اصل لغت شمرند و اور دو حرف مصوت ممد و کہ اون میں سے ایک حرف ہے کہ در میان منو اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور میں کہ تازی میں اوسکو مالح کہتے ہیں اور دو حرف در میان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر میں کہ تازی میں اوسکو اسد کہتے ہیں اور یہ حرف تازی میں بھی مستعمل ہے اوسکو مالہ کہتے ہیں مگر اصل لغت سے نہیں جاسطاب کہ جب و او زیادہ واقع ہوں در حرکت ماقبل کو پڑھیں اوسکو سورو کہیں گے یہ عربی اور فارسی و دونوں زبانوں میں واقع ہوتی ہیں جیسا کہ لفظ شور میں یعنی شور اور لفظ شیر میں جو دو کے معنی بری اور جب و اس حرکت کو پڑھیں اوسکو مجوول کہیں گے یہ فارسی میں واقع ہے جیسا کہ لفظ شور میں یعنی کیل در لفظ شیر میں اسد مگر ایسی حرکت یا معنی تازی میں بھی ہے اوسکو مالہ کہتے ہیں جیسا کہ رکاب کے رکب لیکن یہ اصل لغت میں نہیں ہے بلکہ تصرف ہے ہم داز قبیل این دو حرف حرفے ثالث باشد در میان ضہ و کسر کہ رد دیگر لغت ہا کجا دارند و تازی در لفظ قیل و اشال آن استعمال کنند و گونہ کسر است با شام ضہ نا فارسی تیفند است اور میں قبیل ان دو حرفون کے حرف تیسر بھی ہے در میان منو اور کسر کے کہ اور زبانوں میں مستعمل ہے مثل سندسکرت کے اور زبان تازی لفظ قیل میں اوسکی اشال میں مثل مع کے استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسرہ ہے اور

ہونے کی دیتا ہے ہم و حرف کا دیگر باشد کہ ہم از ترکیب صوت حادث باشد مثلاً چنانکہ از ترکیب از حرف
 ندر باغٹہ نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد کہ بردن دو و دو و دوا و دوا و دوا و دوا
 اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف ہد کی حرکت ساتھ غے کے
 نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور او کی امثال ہین اور خوان اور زین اور
 زبان مین کہ بردن دو اور دا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین اور افتد عبارت مین ہین
 واقع شود ہے ہم و چنانکہ از ترکیب کے از حرفنی کہ نخرج آن آخر کام باشد با حرف و ا باشد و لفظ
 خوش در بعضی لغات عجم در لفظ در غویش کہ بجای در ویش گوئید و در لفظ کوس کہ بجای گوئید
 باشد و دلیل برانکہ ہر کہ ازین حرف ایک حرف است آنست کہ بردن بجای یک حرف است
 مثل خوان کہ در کتابت کبر چار حرف است و در لفظ مرکب برد و حرف است چہ بردن خاص است
 از صیغہ کہ ترکیب ایک حرف سے پنچل حرف کہ نخرج او کا آخر کام ہے ساتھ حرف و او کے
 لفظ خوش مین اور ہج بعضی لغات عجم کے لفظ در غویش مین کہ بجائے در ویش کہتے ہین اور لفظ کو
 مین کہ بجای ہس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونوں حرفوں کے
 ایک حرف بہ ہے کہ وزن مین بجای ایک حرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین مشتمل چار
 حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفوں کے اس واسطے کہ بردن خاص ہے مطلب یہ کہ جب یہ
 نئے اور غین کہ نخرج انکا شروع حلق سے ہے اور کاف کہ نخرج اسکا آخر کام ہے اور شروع
 حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہیں جب ساتھ واو کے ترکیب پائینگے ایک حرف شمار کیے
 جائینگے اور اس واو کو واو معدولہ کہینگے اور اس حرکت کو فتح مائل بضرب مثل خود واو غولہ اور خوارم
 او خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل کہیہ در غویش مین لہذا قافیہ خود ساتھ شداد در مدد و نون
 کے درست سے آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند امثال مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف
 حرف حلق نہیں ہے اور اسی جگہ یا حرف واد باشد کو یا حرف واد باشد لکھا ہے اور خیال
 معنی کا نہیں کیا ہے ہم و چہ نہیں حرکتی باشد از ترکیب حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب ز خوش کہ
 مرکب از ضمہ و فتح است حرکت حرف مرکب در غویش کہ مرکب از ضمہ و فتح است دلیل برانکہ ہر کہ ازین حرکت
 ایک حرکت است آنست کہ ایک حرف را ایک حرکت بیش تو اندر بودت اس طرح ایک حرکت ہر کہ حرکتی کہتوں

پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش میں کہ وہ حرکت مرکب سے اورتے سے حرکت
 حرف مرکب کی درعوض میں کہ مرکب معنی اور کسی سی سی اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان حرکتوں سے
 ایک حرکت ہے یہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہیں ہو سکتے مرکب ہو وہ حرف یا مفرد
 و درپارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا بہ پہنچ کہ ام ازین حرکات سے گانہ یعنی منہ وقتہ و کسر نسبت ان
 کہ اکثر حرکت مجہول و حرکت مختلہ خوانند مانند حرکت حرف را و لفظ پارسی کہ بروزن فاعل است
 و باثبات کہ این حرکت در ابتدا کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات ثمر و سبک نہ بکے از حرکات
 مذکور منسوب یا اور عبارت مضایقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات یا بیشتر و بدلیل وزن
 است اور پارسی میں ایک حرکت اور ہے کہ او سکو حرکات سے گانہ سے یعنی منہ فتح کسرے
 سے نسبت نہیں دیکھتے او سکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلہ یعنی بلوہ کہتے ہیں مثل حرکت
 حرف را کے لفظ فارسی میں کہ بروزن فاعل ہے اور کبھی یہ حرکت ابتدا کلمات میں آتی ہے
 اور اگر کوئی او سکو من قبیل حرکات شمار نہ کرے اس سبب کہ فتح کسی حرکات سے گانہ کے منہ
 نہیں ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ میں کے مضایقہ نہیں ہے ورنہ شعر میں یعنی تظہیر میں او سکو
 من قبیل حرکات شمار کیا جائے بل و زن کہ وزن میں وہ حرف کہ جس پر یہ حرکت ہوتی ہے
 متحرک واقع ہوتا ہے جسے کہ را لفظ پارسی کے عین متحرک فاعل ہے اور اختلاس کے معنی بقا
 میں لکھے گئے ہیں اور ابتدا میں واقع ہونا حرکت مختلہ کا مثل ابتدا بسکون کہ البتہ ادا
 ہونا او سکا زبانا تو کے ممکن ہے ہم و عرض ازین تفصیل آست کہ تاہر حروف مفردہ و مرکبہ
 فرق میان ہر دو در حرکت متحرک ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم کہ حرکت
 حرف بمشا یا بصما مر فیست با و ت اور عرض اس تفصیل سے کہ ہر لوگ حروف مفردہ و
 حروف مرکبہ سمجھیں اور ان دونوں میں فرق جانیں اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھیں
 اور ان دونوں میں فرق جانیں اور معلوم کریں کہ حرکت کی بنا کہ ملنے ایک حرف کے اور حرکت
 سے ہے وقوف یعنی تنہا جانا اور آگاہی اور شادہ ہونا کشف اور منتجبہ و لطافت اور طرح
 سے کہ انی البیاض پس مطلب حرف مرکب سے یہ کہ کتابت میں دو حرف ہوں اور قطع میں ایک حرف
 جیسا کہ لفظ خود اور خوش میں اور مفردہ حرف سے جو ایسا ہوں میں حرف مرکب پر یہ عبارت

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہیں کہ کبھی سکون وقت سے اور کبھی تصرف اور تعلیل کی
 سے اور کبھی نظر و شعاع لفظی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروصینوں کے حرف متحرک کی مطلقاً ایک علامت
 ہے اس واسطے کہ عروصی کو اختلاف حروف حرکات سے کام نہیں اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
 اس شکل پرہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا و ا لہ علم
 جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اس واسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور کچھ ہوز کو
 علامت متحرک اس واسطے ٹھہرایا ہے کہ ہازبان عرب و فارس میں علامت متحرک ہے عربی میں کمال الشرح
 تعالیٰ نا اعی اعی مایہ ملک عنی سلطانہ پس یہ علامت فتوہ ماقبل ہے اور خود حالت وقت میں
 اور فارسی میں جے رمد اور ہمہ اور کہ اور پچہ میں کہ ہے محض برا اظہار حرکت ہے اور لفظ میں دخل
 نہیں جس جگہ اشباع ہو اور معنی رسالوں میں علامت متحرک شکل میم بھی ہے کہ خط فہم میں سر
 میم شکل صفر میانہ می لکھا جاتا ہے م فصل دوم در کیفیت اعتبار حرف متحرک ساکن و شروع
 اشارت بہ تقطیع شعر و فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای ادبی شعر حروف متحرک و ساکن است
 اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک و ساکن حروف ملفوظہ است نہ حروف مکتوبہ و سایر
 حروف است کہ مکتوبہ است و ملفوظہ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو و اسماء و پسند
 و واو کہ در آخر اسم عمر و نو پسند و ہمزہ وصل کہ در اسکا کلمات متصل یک دگر افتد و الف در آخر لفظ
 اناد و غیر حالت وقت و در پارسی مانند واو عطف کہ در میان دو کلمہ نو پسند و حرف یا و ہا کہ در آخر
 کے وچہ و نہ نو پسند و واو در آخر و دو تو و اشال آن ت فصل دوسری بہ کیفیت اعتبار حرف
 متحرک و ساکن کے شعر میں اور تقطیع شعر میں فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزای شعر کے حروف
 متحرک اور حروف ساکن ہیں اب کہتے ہیں ہم کہ اس جگہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے حروف
 ملفوظہ ہیں نہ حروف مکتوبہ اور بہت سے حروف ہیں کہ مکتوبہ ہیں ملفوظہ نہیں مانند الف و ک کتابت
 تازی میں کہ بعد از واو و اسماء کے لکھتے ہیں اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمر و دین لکھتے ہیں اور مانند
 ہمزہ وصل کے کہ در میان کلمات کے وصل و اتصال کے متصل یک دگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے
 آخر لفظ اناد میں جب متوقف ہو اور فارسی میں مانند واو عطف کے کہ در میان دو کلمہ کے لکھتے ہیں
 اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور پچہ اور نہ میں لکھتے ہیں اور مانند واو کے کہ آخر دو تو و غیرہ میں

لکھتے ہیں یا غلط ہے کہ عربیہ لکھنے میں اول حرفوں کا کام جو تلفظ میں آتے ہیں صرف مکتوبی
 غیر ملفوظی سے علامت نہیں پس یہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں مثل الف آخر اموا کے ہے اور اس الف کو
 اس واسطے لکھتے ہیں کہ فارق ہو در میان واد جمع اور واد عطف کے اور جن جگہ صیغہ میں ملا ہوا ہوتا ہے
 وہاں اگر خیال التباس نہیں مگر واللہ اب لکھتے ہیں پس واد ملا ہوا صیغے میں جیسے آمنوا میں
 اور علاحدہ جیسے فاعلہ و امین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں واد آخر لفظ عمر ہے اور وید اس
 واد کے لکھنے کی یہ ہے تا یہ عمر و منفرد عمر لغیم عین و فتح سیم جو غیر منفرد ہے اس کے ملتئم
 اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں تہرہ وصل ہے کہ در میان کلمات کے واقع ہوتا ہے جیسے واقلمو ہم میں
 مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف میں جیسے نظری کتاب ہے مصرع
 دعویٰ انا صدیق اکبر آوردہ اور حالت وقف میں یہ الف ملفوظ ہوگا اور فارسی میں مکتوبی
 غیر ملفوظی واد عطف کا ہے در میان دو کلموں کے جیسے آمد و شد اس مصرع میں مصرع کو چار
 میں روز آمد و شد رہتی ہے اور یا اور یا لفظ کی اور چاروں میں شاید زمانہ قدیم میں کتابت
 اس کا ان کی بصورت کے متقی ورنہ اس زمانے میں کوئی اس طرح نہیں لکھتا اور واد لفظ
 اور تو میں جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بہ لطف بگو آن غزال رعنا را کہ سر بکویا
 تودادہ نارام و ہمچنین بسیار حرف است ملفوظ است و مکتوب نیست مانند واد و یا بر درازی
 و الف اللہ و سموات و ہمزہ جبرئیل و تنوینات و تشدیرات چہ حرف تشدد مرکب زد و حرف باشو
 ساکن دوم متحرک و دربارسی مانند الف مد و آب و آس و تشدید اہ و ت اور اس طرح بہت
 حرف ہیں کہ ملفوظ ہوتے ہیں مکتوب نہیں ہوتے ہیں مانند واد و یا کہ عربی میں میان
 کہ خاقانی نے مخففہ العراقین میں قافہ کیا ہے شعر گرد و الف لب در ایوان ہو تخت لواء آدم
 من دودہ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد سیم کے اور حمزہ جبرئیل کا اور
 کتابت جبرئیل کی یوں ہی صحیح ہے ہر چند بعض ایک شوشہ ٹہا کہ لکھتے ہیں اور تنوینات اور
 تشدیرات اس واسطے کہ حرف مد مرکب و حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوم متحرک اور
 نون تنوین بحقیقت حرف جدا گاشے اور بارسی میں مانند الف مدودہ کے لفظ آب اور
 ہیں اور مانند حرف تشدد کے ارے میں کہ ان سبب میں ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ است که بنام ویدانکه تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمه چنانکه در لفظ غنمده و بران
گویند دیگر آنکه میان دو کلمه افتد چنانکه در صفت اول از معطوفات یا مضاف الیه یا کلمه که بای امر و سیم
نمی بر و سابق بود چنانکه در لفظ کین لکن یا حرفی بر و سابق بود که در لفظ نیاید مانند او و دو و دو و دو
سودنه که وجه دلالت و پرده و در غیر اشغال این مواضع تشدید قسیم بود و در هیچ کدام از این مواضع
تشدید واجب نبود اگر چه بار نهم رد او بود و بر جمله چندان که در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بهتر باشد
چون تشدید در ان لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف با مقفوط و مکتوب ظاهر شد اجزای شعر معین
است و معلوم بود که تشدید پارسی بین دو جمله لایق است یکی اصل کلمه بین جبا که لفظ غنمده و بران
بین کتے بین مثال لفظ غنمده کتے نظامی کتایه شعر بهتره بنفیدن آمد چو ابر + نغیر هر سو چو ابر
نیرینه بیره بر وزن کبیره یعنی نقاره به برهان مثال لفظ بران کی نظامی کتایه شعر
را بفرموده و تازان گرفته به بیره هر سو چو یک پاره کوه به اسی طرح بی تشدید لفظ پریدن کی نظامی کتایه
به شعر چو پرنان شو و نامه با سوی مردی من آن نامه را بر کتایم نورد به او را سیطرح بی
تشدید لفظ دریدن کی نظامی کتایه شعر به دریدن زره پاره کرد به عمل بین که قول
باخاره گردید و دیگر تشدید دو کلمه در میان من لایق است بین جبا که حرف اول بین معطوف
سے و معطوف علیه کا آخر حرف کھر حرف عطف سے کچھ کام نہیں ہے بی و سیم اور دو گوهر اور
چپ راست نظامی کتایه شعر ز پیرانه دگوهر در دو سیم + بدان جانور داند زنی غطیم + او
خسیر کتایه شعر تحفه آورد همه کرد راست + شد و وصف آراست از چپ است به او حرف
اول بین مضاف الیه سے وہ صفات کا حرف آخر مھر اچھے و سخن اور سیم اسب و زخم کنند
نظامی کتایه شعر نخل زبان را طبعش داد به و سخن را صدف گوش داد - اور نظامی کتایه شعر
زخم ستوران دران بین دشت به زمین شش شد و آسمان گشت بهت + اور نظامی کتایه شعر
نیروی باز و زخم کنند به در آرد گردن کشان را به بند + او را سیطرح صفت موصوف بین
سعدی کتایه شعر وجود مردم دانا مثال زر طلاست + که هر کجا که رود قدر و قیمتش داند به
اشرف کتایه شعر در فراق یکدیگر می دردم خود نوز نظر + اشک از چشم چو در شب چراغ آمد
برون به یاوه کلمه که به امر کے اور معنی کا اوس پروردگار بھی تشدید آجاتی ہے جبا که لفظ

مکن و مکن میں شمال اور کی یہ بیت ہے شعر مکن دکن کے امت خوشخام بن مکن و غیر مکن
یہ بھی دو کلموں کی شمال پر یا ایسا حرف اوس کلمے سے سابق ہو کہ لفظ میں آئے مانند و او
دو او تو میں اور مانند یا کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور لا اور پردہ میں شمال اسکی وہی مصرع
محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ مستبدہ میں لکھا ہے مصرع یادہ میں وہ تو تباہم کیا بار بوزن میراج
مستعملین مقولات بہ تشدید یا لفظ میں اور لفظ تباہم میں یہ بھی دو کلموں کی شمال ہے اور ان
مقاموں کی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام میں ان مقاموں کے تشدید واجب نہیں ہے اگر ان
کو رد اسے اور بالجمہ تشدید جتنی فارسی میں کتر لائیں بہتر ہے اس واسطے کہ تشدید لغت فارسی
میں اصلی نہیں ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہو اور جماعت کے
معین ہو تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہیں ہم کہ اس جگہ شرح اور حاشیے
میں تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتیں اوکی بغیر لکھ دین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر
جائیں ح زیر لفظ غرندہ اور بران لکھا ہے کہ چھین دی زخم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ان مو
تشدید چاہیں لائیں نہ لائیں پس لفظ خرم بدون تشدید نہیں دیکھا اور اس عبارت میں کہ یا ح
برو سابق بود کہ در لفظ نیاید منہدی کی طرف بای امرادیم نمی کی پھیری ہے اور خیال معنی کا
نہیں کیا ہر چند وہ منہر طرف کلمے کے پھرنی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از
معلوم یا مضاف الیہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قول چنانکہ در حرف اول از معلوف یا مضاف
الیہ این قاعدہ در کتابے بنظر فقیر نرسیدہ و شائش نیز بہت نیا مدہ ہر کہ پرین قانون
شائش لفظیابہ در ہواش کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان ہند اما شاید مرادش از حرف
معلوم حرفی از و باشد یعنی حرف عطف و از اول مضاف الیہ خبر ماہلش و مثال آرزو و تمنا
نہید او و قرار دادہ آید لیکن بمعنی ہم و منیت نہ محقق اور اس عبارت پر کہ کلمہ بای امرادیم نمی
سابق بود چنانکہ در لفظ مکن و مکن یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو بار بکن و
حرام خورد لیکن مخفی نماند کہ تخصیص بامرنا یا بل و یا ہواش نیز یافتہ میشود مثل شب و شباد و صلحا
شب بود شب بازل دو یا عربی فارسی ہم و عام دیدہ شد مثل شبہ اصل شب پہ بل در غیران نیز
مثل شبہ اصل بہتر ہم کلامہ بگذارش حقیقت تشدید در حرف اول از معلوف یا مضاف الیہ است

کہ وہ عطف را بہ حرف اول معطوف بہ حرف آخر مضان الیہ بہ تبت شدہ بیامیزند اما مثال نشدہ در معطوف
 چنانکہ درین شعر کہ از شنوی است ہمیت مرد دانشمند و نادان یکاست بہ فرق اندر ہر دو ان پس
 است و اما در مضان الیہ چنانکہ گویند غلام زید بہ تیغ تازی بہ طریقہ غلام الرجل و با امر و ہم نمی
 بحر ف مابعد نہ عم سازند چنانکہ درین شعر مولوی روم سے کہ کن گرتو ہستی آدمی نہ زانکہ شیطان را
 بود کبر و منی نہ تم کلامہ پس یہ شعر لمحات شنوی سے ہے قابل اعتبار اور اگر ہو تو مثال نشدہ
 در میان کلامہ کے ہے م و از فضل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب ارد و حرف را یکے
 بیش نباید گرفت م و از فضل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرف مملوۃ اقل فہ کو
 مثل خود او مثل دغولیش ایک حرف سے زیادہ نہ لیا جاسیے ہم و بدانکہ اول شعر حرفی ساکن نہ ہو
 چہ ابتدا بہ ساکن ممتنع یا مستغز بودت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہیں ہو سکتی
 اس واسطے کہ ابتدا بسکون زبان بعمین بالاتفاق محال ہے کہتے ہیں کہ لغت سنسکرت اور شہو
 اور انگریزی میں ابتدا بسکون ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانوں میں کلام کر نیگے ادا
 کرنا اونکے لیے کائناتے مستغز ہوگا اور مستغز بکسرال مجہودہ یعنی دشوار ہے منتخب اور کفر او
 غیاث سے م و در میان شعر زیادت از یک ساکن نیست چہ حرف ساکن چون متوالی شوند
 سخن از یکدیگر بریدہ گردانند و وزن باطل شود و نیز در لفظ آوردن آن در اشعار سخن
 آفتنہای کلفت کنندت اور در میان شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہیں واقع ہوتا اس واسطے کہ
 حرف ساکن متوالی سخن کو یک دگر سے بریدہ کرتے ہیں اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اور نکاح
 کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی میں در میان شعر کے دو ساکن نہیں آتے اور اگر آتے ہیں ایک
 متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون بہ لکرا مصرع میں م و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نہ شود
 و در اشعار سخن انتہای ساکنین بیشتر از اجتماع کلی از حروف مد با و نعام افتد چنانکہ در ساریا
 چنانکہ آندرتہم و یکپہ ام در اشعار جابر نبوت اور کلمات عربیہ میں زیادہ دو ساکن سے جمع نہیں
 ہوتے اور اشعار سخن میں انتہای ساکنین اکثر جمع ہوا ایک حرف کے ساتھ ادغام کے ہوا جیسا کہ لفظ
 سار میں جامع ہوا ایک حرف کے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ آندرتہم میں اور یہ کوئی انتہای
 سخن یعنی وزن عروضی میں جائز نہیں بل انتہا بالکسر ہم ہونا اور با ہم ملنا ایک دو سکر کو دیکھنا

کذا فی المنتخب الکثر الفیات اور اوغام بالکسر کھانا ایک چیز کا سبب چبانے کے اور لگام دنیا گھوڑی کو
 اور ایک حرف کو دس حرف سے ملانا کذا فی المنتخب الفیات تصریح یہ کہ عربی میں دو ساکن جمع
 ہوتے ہیں اتنا ہی سخن میں نہ وزن عروضی میں اور وہ دو مقام ہیں ایک یہ کہ بعد مدہ کے اوغام
 واقع ہو جیسے لفظ سارین الف مدہ کے بعد رار مشدودہ واقع ہوتی ہے اول ساکن دس
 متحرک پس دو ساکن جمع ہو اول الف ساکن دوسری ساکن اور دوسرا مقام یہ کہ بعد مدہ کے
 عند واقع ہو جیسا کہ لفظ آندز تسم میں اصل اسکی اندز تسم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن
 چڑھا گیا دو ساکن جمع ہو اول الف دوم ساکن دوسرا نون عند ساکن ح قول آندز تسم اصل آندز تسم
 چون در ہمزہ ثانیہ تفسیل یعنی بین بین گیر دای بیان مخج ہمزہ و افش خواند پس کہ یا کہ ساکن شد
 دسکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلاس پس جو لفظ گویا ساکن
 شد خلوات مقام نظر آیا کہ واسطے کہ میان عین ساکن چاہیے انداز ہے رقم مولوی عبدالرزاق متا
 کی خدمت میں لکھا مولوی صاحب نے اسکے جواب میں یہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرآء آندز تسم سرخند
 وجہ مرقوم است اول تقیل ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزہ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزہ ثانیہ باقیام حرکت
 چارم زیادت الف میان ہزیمین و تخفیف ثانیہ بین بین نیم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش
 ششم حذف ہمزہ استفہام و نقل حرکتش بیوتی میں سوارم داماد پارسی اجتماع دو ساکن بسیار
 و باشد کہ زیارت از و ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی اذان بحقیقت ساکن نبود لکن مجہول الحرف
 باشد انار و ساکن چنانکہ در کارم و افتد و اما فارسی میں یعنی اتنا ہی کلمات فارسی میں جمع
 ہونا دو ساکنوں کا بہت سے مثل کار و با کے کبھی زیادہ دو ساکنوں سے بھی جمع ہوتے ہیں
 یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور پوست میں اور چار ساکن جیسے خواست میں لیکن حق یہ
 ہے کہ داد اور الف مخلوط التالف لفظ خواست میں بجائے حرف واحد کہ ہیں زیادتی
 ساکن سے ممکن نہیں اور کبھی اون تین سکونوں میں بھی بعض بحقیقت ساکن نہیں ہوتے تا مجہول الحرف ہوتا
 مثل لفظ پارس کے سے پر حرکت رہودہ ہے لیکن دو ساکن جیسے کار و مدین میں وجہ اسکی یہ ہے کہ بنا
 لفت فارسی کی اعراب پر نہیں لندا جمع ہونا ساکنوں کا بھی اس میں جب کلفت نہیں مگر وزن میں
 بوقوف موزون یا ایک ہر ساکن رہے گام و چون الین و را ثنائی و شعرا فترت اول ساکن و متحرک بنا

شمار چہ در وزن و در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا مرد زن بر وزن فاعلین باشد بے پنج تفاوت
 و اما سہ حرف چنانکہ در لفظ راست و نجبت و مورد باشد و ہمیشہ حرف اول از امثال این کلمات از حروف
 مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سہ حرف را بجای دو حرف بکار دارند یک ساکن دیگر
 متحرک و یک حرف در عبارت بر وزن مثلاً راست گو بر وزن فاعلین گویند و بعضی ہمہ حروف در عبارت
 آرنده تار است گو بر وزن مفتعلن شود اگر چہ بر وجہ اول از گرائی خالی نبود اما دوم گران تر باشد و
 شعر بیشتر بر وجہ اول استعمال کنند و در جب امثال انکی انشائی شعرین واقع ہونی ہن یعنی
 وزن عروضی ہن حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہن اس واسطے کہ وزن ہن
 مقابل متحرک کے متحرک جا ہیے مثلاً کارکن یا مرد زن کو بر وزن فاعلین کہتے ہن بے
 تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہوں جیسے لفظ راست اور نجبت اور مورد ہن ہن
 اور حرف اول انکا ہمیشہ حرف مد سے ہوتا ہیے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان بیوزن حرف کو
 مقام دو حرفوں کے استعمال کرتے ہن ایک ساکن دوسرے متحرک اور ایک حرف کو عبارت میں حذف
 کرتے ہن مثلاً راست گو کو بر وزن فاعلین کہتے ہن حرف تا کو حذف کرتے ہن اور بعض
 حرفوں کو عبارت میں لاتے ہن اور راست گو کو بر وزن مفتعلن کہتے ہن ہر چند پہلی وجہ ہی
 یعنی راست گو بر وزن فاعلین تفاوت است خالی نہیں مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
 بر وزن مفتعلن نقل تر ہے اور شعرانے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس فعل محقق مرد زن
 یا یعنی بر وزن کہیے یا نجف عاطف یعنی مرد زن کہیے اور مورد و بنم اول اور سکون ثانی
 بخوبی و ثانیات اور دال ایچ نام ایک رخت کا ہے کہ اس کو آس کہتے ہن اور سہ اس کے
 نہایت سنبھوتے ہن اور طروت کہتے ہن اور دوا و ہن کام آتے ہن اور بہ سبب برمی اور
 اور طروت کے اونکو وزن اور کیسو کے محبوب کے نسبت دیتے ہن اور بعضی مردان گین بھی آیا ہے
 لہذا فی البرہان م و اگر حرف آخر متحرک نہو خالی نہو از انکہ بعد از وسے متحرکی دیگر آید یا
 ساکنے آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلاً راست و گز در تصورت در دیدن یک حرف در عبارت
 گران تو دا از آوردن ہمہ بخلاف صوت اول و سبب اکثر صورت اول دو حرف با زای حرفے
 متحرک افتاد و حرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف است اما اینجا دو حرف با زای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

از ان بروزن مفتعلن ہر چند اگرانی خالی نیست مگر بروزن فاعلن بسیار اگران تر باشد در نہ صورت شعر
 اوجہ اول را اختیار کردہ اندست اور اگر حرف آخر انما متحرک ہو اس میں دو صورتیں ہیں کہ بعد اس
 متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً گمیں است و کز کہ واد عاطفہ بجای حرکت
 کے ہے تے بروز بعد اس ساکن متحرک کے کاف کز کا متحرک آیا ہے اس صورت میں حرکت کرنا ایک
 ایک حرف کا عباتین ثقیل تر ہے کہ قائم رکھنے سے یعنی اس کو بروزن مفتعلن کہنے کے نہ بروزن
 فاعلن اور یہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بروزن فاعلن بہتر تھا اور راست گو
 بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اس کا یہ ہے کہ صورت اول میں یعنی راست گو کو بروزن فاعلن کہنے
 میں دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین اور تے کہ دونوں ساکن ہیں بمقابلے
 عین متحرک فاعلن کے واقع ہوتے اور حرف متحرک بھی حقیقت میں دو حرف ہیں، ایک حرف
 مصمت اور ایک حرف مقصور یعنی حرکت عین کی پس دونوں بلے میں برابر بٹھہرے اور اس جگہ
 یعنی راست و کز کو بروزن فاعلن کہنے میں دو حرف بمقابلے ایک حرف ساکن کے پڑتے
 ہیں یعنی الف اور سین راست و کز کا بمقابلے الف فاعلن کے پڑتا ہے پس راست و کز کو بروزن
 مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہیں مگر وزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کہ واسطے کہ حال بروزن
 فاعلن کہنے کا بنیان ہو چکا اور بروزن مفتعلن کہنے میں دو حرف ساکن یعنی الف اور سین
 و کز کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے او وہ نے اور تے
 مفتعلن کی ہے اس صورت میں شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کز کو بروزن
 مفتعلن کہتے ہیں اور یہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے ہم و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن
 آید رنگو نہ کہ لفظ راستی مثلاً حکمش ہماں بود کہ دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد در نہ صورت
 کلفت زایل شود و این حکم جملہ حکم وقوع این حرفماست در میان شعرا مگر اگر در آخر شعرا و غیرہ
 مجہول الحرحہ بود ساکن شمرند و یک ساکن دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت بود نرا
 اعتبار نہ بود و حکم مخدوف باشد انیت حکم حروف ساکن ت اور اگر بعد اس حرف متحرک
 کے جو راست اور نجبت وغیرہ میں بالفعل متحرک ہو، ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی
 میں، حکم اس کا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی میں بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہو گا اور

راکن رینگا و دیگر حرف ساکن کو متحرک کر نیکی اور کلفت باقی بیجا اور سببہ حکام و فنون جو بیان
تب جاری ہونے جب یہ حرف در بیان شعر کے پڑیں مگر جو حرفت یہ حرف آخر شعر میں پڑے یعنی یہ
حرف آخر شعر میں پڑیں یا وہ سکے کہ جن میں یہ حرف ہوں آخر شعر میں پڑیں جو حرفت کہ مجبول لکھ
ہوگا اور سکوا ساکن شمار کر نیکی جیسے اسے لفظ پارس میں مجبول لکھتے ہیں اور سکوا ساکن شمار
کر نیکی اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار میں اعتبار کرتے ہیں ایک ساکن جیسے لفظ
شود اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد میں ہیں اور جو ساکن آگے زیادہ ہوگا
اعتبار نہیں خود ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس میں یہاں تک
بیان حرف ساکن کا تھا اب حال حرف متحرک کا سنو م اما حرف متحرک متوالی در شعر تازی
زیادت از چهار متصل نداشتند و چارم بطریق زحمت افتد و اگر ان شمرندت لیکن حرف متحرک
متوالی شعر تازی میں زیادہ سے چار متصل نہیں جا اور چوتھا بطریق زحمت کے پڑتا ہر مثل
فعلن کے کہ مستفعلن سے ایچہ میں اور طے کے نشان ہے مگر اور سکوا بھی فعلن جاتے ہیں زحمت بار فسخ
چلنا کو دک کا بزانو اور چلنا جوان کا بشکر راحت وہ تیر کہ زمین پر گر کے نشانے پر ہوئے
زحمت بالکسر کرنا اور ساقط ہونا شعر میں ایک حرف کا دو حرفوں سے کذنی لہذا در اشعار
میں زحمت بہت سے م و در شعر فارسی زیادت از مستعمل نیست و سے متحرک متوالی پہلی تبا
و بطریق زحمت افتد و تخفیف را کہیں اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ادین گفتہ آید و آخر شعر
نہ تازی و نہ فارسی متحرک نشاید چنانکہ اولش ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشند تا در تقطیع اشعار
اعتبار کردہ شود و شعر فارسی میں زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہیں ہر سبب
زحمت زبان فارسی وہ بھی اصلی نہیں بطریق زحمت کے پڑتے ہیں مثل فعلن کہ فاعلان
بعد میں کہنتا ہے اور اس میں بھی تخفیف کے واسطے کیکن اوسط جائز ہے جیسا کہ بعد کے
بیان ہوگا چنانچہ اشعار میں جان وزن فعلن کا بحر کت عین واقع ہوگا و جان ساکن
کرنا اوسط کا رد ہے اور اس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لاتا و درست ہے اگر وزن میں
خلل نہ پڑے شبہ نہ ہو کہ ہر جگہ کیکن اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر کیکن اوسط
جائز نہیں جیسا کہ رمضان کو سکون بیچ نہ کہنے کے اور آخر کسی شعر فارسی اور تادی کا متحرک نہ جائے

جیسا کہ اول شعر ساکن چاہیے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہوں تا تقطیع میں کام آئیں اور
مقبض ہوں ہم و تقطیع شعر عبارت است از تحلیل شعر بارگانی کہ از ان مولف باشند و برابر کردن
حروف ہر یک کئی با حروف اصلی آن رکن بحدت زواید غیر ملفوظ و اگر چه مکتوب باشد و اثبات
انچہ ملفوظ باشد و اگر چه مکتوب نباشد است اور تقطیع شعری عبارت ہے بکلیل شعر سے اور سکے
از کان مولف پر یعنی برابر کرین الفاظ شعر کو اسکے رکنوں کے اور مقابل کرین حروف ہر ملفوظ کو ساتھ
حروف اصلی اس رکن کے اور حذف کرین زواید غیر ملفوظ کو اگر چه مکتوب ہیں اور ثابت رکھیں
ملفوظ کو اگر چه مکتوب نہ ہوں تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی سکہ و ترنا اور فانی کرنا کسی چیز کا اور ناسے کرنا
اور اصلاح معنایں دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیث ہم مثلاً تقطیع این بیت بنیام و
جان و خرد و کرین بر تر اندیشہ بر بگذرد و نہ بدینوال نوشتہ اند بنامی خداون و جان و خرد و کزی بر تر
خبرنگ و زرد فوولن فوولن فوولن فعل فوولن فوولن فعل فوولن فوولن فعل فوولن فوولن فعل فوولن فوولن فعل
لکھی ہے بنامی فوولن خداون فوولن و جان فوولن خرد فعل کزی بر فوولن ترندی فوولن خبرنگ فوولن
زرد فعل ہم و ازینجا معلوم میشود کہ تا بحر ہا و وزن ہا و ارکان آن نہ اسد تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت
ہمچنانکہ برین وزن کہ فوولن فوولن فوولن فعل و یا تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن
فعلن و یا تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن و یا تقطیع توان کرد برین
وزن نیز کہ فوولن مفاعیل مستفعلن و یا رسم تقطیع توان کرد تا نہ اند کہ کہ ہم بجا است و ارکان آپ بیت
سیان انچہ تقطیع حقیقی بود و انچہ وزن بود آمانہ تقطیع بود اختیار ممکن نباشد است اور میان معلوم ہوتا کہ
کہ جب تک بحر و مکر و اردنیکہ از ان اور ارکان کو بجا نین تقطیع ممکن نہیں ہر اس واسطے کہ بیت کی تقطیع جیسے
بر وزن فوولن فوولن فوولن فعل و یا کہ بحر متعارف کرتے ہیں بر وزن مفاعیل مستفعلن فاعلن و یا بھی
تقطیع کر سکتے ہیں بر وزن فوولن مفاعیل مستفعلن و یا بھی تقطیع ہو سکتی ہے جبکہ بجا نین کہ یہ کو
بحر و ارکان اس کا کیا ہیں اختیار تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہر ہم فصل سوم در استخراج
شعر کے بحر و حرکت ساکن و لغت شود فصل تیسرا اثر ثانیہ شعر میں کہ حروف متحرک و حروف ساکن سے
تالیف کیا ہیں ہم کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ اگر اولی شعر حروف اور حرکات ہیں اس
میں سے ہم کہ بحر و حرکت ساکن ہیں اور تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چار حرفی اور پنج حرفی انداز فرماتے ہیں اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزائی ثانیہ یعنی باعتبار لغت والا باعتبار عروض ہیں اسباب
سادہ اجزائے اولیٰ ست و لہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ مقابل م اول تالیفی کہ حروف ممکن
شود تالیف از دو حرف بود و آن مولف را سبب خوانند و لا محالہ حرف اول متحرک باید پس اگر
حرف دوم ساکن بود آثر سبب خفیف خوانند و آن سادی مقطع محدود باشد و اگر متحرک بود
آثر سبب ثقیل خوانند ت پہلی تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے
اور اس مولف کو سبب کہتے ہیں اور لا محالہ حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا سکون محال ہے
پس اگر حرف دوم ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے اور مساوی مقطع محدود کی ہے یعنی حرف
باندہ مثل او اور کے اور اگر حرف دوم متحرک ہو اسکو سبب ثقیل کہتے ہیں کسوا سطے کہ
حرف متحرک و ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونوں متحرکوں کا ملنا بربستہ اس کے البتہ
ثقیل ہے اور سبب ثقیلین رسن کذا فی المختار اور وہ تیسرہ یہ ہے کہ عرب بیت شعرو گھر نسبت
دیتے ہیں اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پیشی ہوتا ہے کہ رسن اور پنج سے قیام پذیر ہوتا ہے لہذا
اجزا کا سبب اور دینام رکھا کہ قیام شعر کا اسے ہے م و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست
از جهت آنکہ چون سبب ثقیل بحر و دیگر موبہ دسہ متحرک باز یارہ متوالی شود وقوع آن در شعر فارسی
چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است و در اصل شعر فارسی میں یعنی ارکان عروض فارسی میں کچھ نہیں
اور فاعلاتن اور فاعیل اور متفعان اور مفعولات میں سبب ثقیل مستعمل نہیں ہے اس جهت سے کہ
جب سبب ثقیل کسی بحر اور سے دیگر گاتین متحرک متوالی باز یادہ تن صحیح ہونگے اور وقوع اسکا
شعر فارسی میں جیسا کہ کہا ہے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے حکم اور شود و غیرہ میں
اوسط کر لینے ہیں صاحب میزان لفظ اصول سے چشم پوشی کی اور اپنے زعم میں یہ سنی ٹھہرتے کہ
لغت فارسی میں سبب ثقیل نہیں آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست
محفی نامہ کہ اہل فن گفتہ اند کہ مادر آخر لفظ ہمہ در مد اشال آنا بکتابت محض کے اظہار حرکت است
و بلفظ داخل ندارد پس کیسا کہ انا محض از دو حرف متحرک است آن سبب ثقیل است بل بعضی اوقات ضیاع
نیز مثل خمس قس صا صاعیا ہمہ دسولا ما جامی بر بعضی تصریح کہ نہ در انچہ مصنف علامت وجہ عدم استعمال سبب

می فرماید که وقوع حرکت متوالی که از اجتماع سبب لقیل و متحرک دیگر تصور از اعتدال خارج است و حال
 با قبل ساخته عجیب است چه آنچه سابق آورد و همین دست که در شعر فارسی زیاد از سه متحرک متعلق نیست و این
 کلام خود مجوز حرکات ثلثه است و آنچه گفته است سه متحرک متوالی هم اصلی نباشد پیش آنست که در
 الفاعیل و فاعیل یعنی در وزن یافته نمیشود و الا بعد زحمت و تفریق شافی وقوع سبب لقیل نیست یا اگر گفته
 که ام کلمه منفرد متساوی حرکات ثلثه متوالیه یافته نمیشود اما انتفاع اجتماع سه حرکت از ترکیب با کلام دیگر
 از آن لازم نمی آید الا بسیاری از کلمات مثل دل من و کلمه بحرکات ثلثه موجودند کلامه و شرح من
 حتی اس قول کو مرد و دکیا ہے چنانچه یون لکھا ہے ش عجب است از فهم صاحب میران که اتفاقاً
 سه متحرک متوالی را از مقوله مصنف نسبت با فاعیل و فاعیل خود می گوید و باز راه کمی میرد و آلی خود
 هم و تالیف دوم از سه حرف بود و آنرا در خود خوانند و هر سه متحرک نشاید چنانچه گفته آمد و حرف
 اولی لا محاله متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود سوم متحرک باید چه دو ساکن نشاید که در انشائی
 جمع شود و آن سولفت را در متفروق خوانند و اگر دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا در مجموع خوانند
 است و در دوسری تالیف تین حرفون هوتی ہوا سکو و تہ کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچا ہے
 کہ کیا گیا کہ توالی سه حرکات اصول فاعیل میں نہیں ہر حرف اول لا محاله متحرک ہوگا لا ابتدا ساکن
 محال ہے پس اگر دوم ساکن ہو تیسرے متحرک چاہے اسو اسطے کہ دو ساکن انشائی تین میں جمع
 نہیں ہوتا و در سولفت کہ در متفروق کہتے ہین اور اگر دوم ساکن ہو تیسرے ساکن سکو و تہ کہتے ہین
 ہین و تہ تیسرے تہ کہتے ہین چنی ہے مثل و تہ تیسرے سبب کہ بیان اسکا ہو چکا اور وہ تیسرے
 متفروق مہیہ کہ فرق در میان دو متحرکوں کی پس سبب ساکن ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفته اور تہ
 کے اور وہ تیسرے مجموع مہیہ کہ دو حرکتیں متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دو کی اور اس جگہ
 جانا ہے کہ بعض عروضیان پارسے سبب کو تین قسم پر کیا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب
 متوسط ایک حرف متحرک و ساکن جیسے کار و بار سبب طح و تہ کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور متفروق
 اور کثرت و تہ کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاعیل کو بھی تین قسم پر کیا ہے
 عنبری اور کبری اور عظمی فاعیل عظمی یا پنج متحرک ایک ساکن جیسے یکنہنش مگر دافین پر ظاہر ہے
 کہ حاجت اعتبار زیادہ کی نہیں ہر قسم و تالیف زیادہ ازین متعلق باشند تالیف از دو و یا سے

تاما و ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر یا باشد از اسباب شعر یا اقواتاد و شمال ہر چارہ پارسی نیست پس
 خفیف سبب ثقیل عمد و تہ مفروق منی و تہ مجموع و علامات ہر یکہ درد وائر برقیاس انچہ گفتیم معلوم
 باشد و اسباب اقواتاد و اجزای خوانیم چہ اجزا اولی کہ حروف و حرکات اند بہ شعر خاص نیستند
 ت او تالیف زیادہ اس کے فارسی محل اور بحر ہوتی ہے طرف دو دو اور تین تین کے یا طرف
 دو تین کے یعنی طرف اسباب با طرف اقواتاد کے یا طرف سبب کے پس اول تالیف کہ شعر میں ہوتی
 ہے اسباب یا اقواتاد سے ہوتی ہے اور تالیف چاروں کی یعنی سبب خفیف اور سبب
 ثقیل عمد و تہ مفروق کی فارسی میں نون میں ہر سبب خفیف سبب ثقیل عمد
 و تہ مفروق منی و تہ مجموع اور علامت ہر ایک کی دو دائر میں جیسا کہ کہا ہے معلوم ہوگی یعنی کہا
 ہے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چپک مقابل متحرک کے پس جس جگہ کہ دو دائرے
 اور بعد اسکے الف ہو و تہ مجموع ہے اور اگر الف در میان دو دائروں کے ہو و تہ مفروق ہے
 اور اگر فقط دو دائرے ہوں سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف سبب خفیف ہے
 اور ہم اسباب اقواتاد کو اجزا کہتے ہیں اس واسطے کہ اجزا اولی کہ حروف و حرکات ہیں شعر کہلیے
 خاص نہیں ہیں لغات اور قرأت میں بھی کہتے ہیں پس حقیقت میں بھی اسباب اقواتاد
 اجزای شعر شعر کے محل لفہم اول و حارہ مملکت مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونیوالا کذا فی المنتخب
 الغیث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ اذین قول النحر فاصلہ معلوم
 میشود چہ مقبر بنش از اہم در اجزا اولی شمار کردہ اند ہم کلام معلوم ہو کہ یہ غلط فہمی ہے کہ سوسطے
 کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان کیا احوال مولفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی میں فاصلہ
 نہیں اور بعد اسکے جب لغات تازی بیان کیے دونوں فاصلہ کو تازی میں لکھ کر لکھا کہ ہر دو
 تہ ازان تالیفات اول باشند یعنی فاصلوں کی تالیف تازی میں مولفات فارسی جیسا کہ تہ
 اور تالیف ثانی ہے ہم دو عدد من تازی مولفی را کہ از چارہ حرف بودہ متحرک و چارہ ساکن فاصلہ
 منفری خوانند مثالش فعلن و آن مولف از دو سبب د اول ثقیل و دوم خفیف و سولفی را کہ از پنج حرف
 بودہ چارہ متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کہری خوانند مثالش فعلن و آن مولف از سبب ثقیل و تہ منفری
 بودہ ہر دو تہ ازان تالیفات اول باشند اور عدد من تازی میں وہ مولف کہ چارہ حرف

ہو نہیں متحرک اور چوتھا ساکن اور سکوفاصلہ صغریٰ کہتے ہیں ل و سکی فعلین ہے اور تالیف وہ سب سے
 حتیٰ فارسی میں اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مولف کہ پانچ حرف سے ہو چار متحرک اور پانچواں ساکن
 اور سکوفاصلہ کبریٰ کہتے ہیں شمال اور سکی فعلین ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک تہ مجموع
 سے حتیٰ فارسی میں اور عید و دون تالیف فاصلہ لکی تالیف اول سے نہیں ہیں یعنی تالیف
 فاصلہ مولفات فارسی علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہ کہ بعض عروضیوں نے فاصلہ کو
 مقبہر جاتا ہے اور بعض نے نہیں جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہ قول فیصل لکھتے ہیں کہ تالیف تین
 میں ایک و حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان تینوں
 کی دو قسمیں ہیں اول تالیف اول دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی اور دوسری قسم تالیف
 چارم فی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی میں پس اعتبار فاصلہ کا فارسی میں نہ چاہیے
 کہ جہاں اصول فارسی میں سبب ثقیل نہیں ہے تین حرکتیں کیونکہ ہو سکتی اور اتنا ہی شعر فارسی
 میں جو آجاتی ہیں اعتدال سے خارج ہیں یعنی اصول فارسی سے باہر ہیں اور اعتبار فاصلہ کا
 تازی میں چاہیے کہ اصول تازی میں فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلاتین کہ اس میں
 متفا اور علتین فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی میں مقبہر
 ہے بعضوں نے فاصلہ کو فاصلہ بضاد بھی لکھا ہے اور بعضوں نے فرق در میان دون فاصلوں کے
 بضاد و مملاد بضاد مع کیا ہے اور بعضے قائل بقاصلہ ثالث ہو ہیں اور اسکو فاصلہ غلطے کہتے
 ہیں پانچ متحرک اور ایک ساکن مگر یہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب نے ان
 یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ و بعض فیصل اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم
 نے خود بل بسیاری از عروضیان بحکم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضے مشککہ آری فرق اعتقادات
 کہ در اصل انا حیل فارسی فاصلہ صغریٰ بہم مستعمل نیست لاجلایں عربی کہ در ان فاصلہ صغریٰ مستعمل
 مثل متفاعلاتین در متفاعلاتین اما بقدر کافی نیست چہ بہرین تقدیر اعتبار فاصلہ کبریٰ را
 جہی بہم نمی رسد مگر کلام در انقباض نسبت سوز و ناث است و مشککہ نیست کہ اعتبارا سباب
 و ادوات معنی از فاصلہ است و سبب از وزن ہمہ پوزومات کافی است و لہذا بعضی بعد از تحلیل وجوہش را متکرر
 کردہ دیدہ گفت کہ فاصلہ صغریٰ بحقیقت سبب ثقیل خصوصیت است و فاصلہ کبریٰ سبب ثقیل و تہ مجموع است

پس صراحتاً اولیاً قرار دادن معنی تدار و دعایت با ینقال از جانب قبیل و پیر دانش که قابل بود
 کامل بوده اند اگر چون قبیل یک اوزان عروضی بطور وزن صرف تداوه و بلندافا و عین و لام و
 همه و زان بکار برده دور کلام عرب کلمه چهار حرفی با سه حرکت متوالی پنج حرفی یا چهار حرکت متوالی
 نیز یافته میشدند زیاده اوزان مثل فرس و صبط المند ابر و زان این هر دو را فاصله قرار دادند و اینجا
 است که در دایره متوله در لفظ متقاعلن و متاعلن شروع از سبب خفیف کرده سبب ثالث بر تدار
 یعنی اذ فاقن و زان تن مفاعل و فاعلن است بحرکت آخر قرار نداده اند اما این قول مخدوش است
 باینکه اگر بد اعتبار خبر اولیه شعر بر اوزان مختلفه اصلیه عرب است پس بسیار است از تملاتی
 و رباعی و خماسی مثل جعفر و برغن و دریم و قسط که خبر آن ذکر کرده و دانش نمیتواند شد و عدم الف کاک
 بحر و خفیف مذکور نیز دلیل عدم ترکیب از پسین نیست چه آن بحسب عدم استعمال است بل
 علام از بعضی عروضیان انشکاکش را بهم نقل کرده و دانش فاعلا تکا و ده کما سیاتی او و در
 حاشیه بیه کلامی ح قولی هر دو نه اوزان تالیفات اول اشارت است بعد هم احتیاج اعتبار
 هم کلام پس عاقل بصیر بر ظاهر است که این خفیه کو مطلب است و کما واسطه او را یک جگه گفته پس که این
 قول انکار فاصله معلوم نمیشود و در و کمر جگه گفته پس که در خفیف فاصله در و و من نازی سماع
 تیسری جگه گفته پس او خود قائل است پس که در عربی فاصله مغربی عمل است چو جگه گفته پس اعتبار
 فاصله کبری را در جی هم نیمه سپانچون جگه گفته پس که حرکت متوالی و چهار حرکت متوالی و عرب
 چو جگه گفته پس که فاصله را از اجزاء اولیه قرار دادن معنی ندارد و حال آنکه محقق علیه الرحمه
 فاصله تالیفات ثانی کما بی سالوین جگه گفته پس که وجه عدم انشکاک بحر از سبب خفیف و دایره
 عدم استعمال است لیا بحر غیر متعل و اژرے سے متین کالے بلکہ کمال کر غیر متعل جگه
 ایک حاشیه کاید حال ہے لیل کے کلام بخودانہ معلوم ہے و این اور یہ عبارت دو کمر حاشیه
 کی کہ هر دو نه اوزان تالیفات اول باشند اشارت است بعد هم احتیاج اعتبار فاصله اوسن قبیل
 سے ہے کہ کوئی کے فلان کسل کلمہ نہیں کہتا دوسرے کے یہ اشارہ سے طرف بنیاتی کے برعکس
 نامزدگی کا فورم و عادت عروضیان آن باشند کہ درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا ایراد کنند
 برین ال از سبب تمانی بیت اسع منی یا ابن الدنیا: اعمل غیراً تزود حسنا و رکض مجنون

یا رجز مطوی مسکن یا رجز مکفوف مخفق و بیاری بیت یاری کز من دوری جو
 عشقش ز من تا کے پویدہ و از سبب لقیل تناسخ حال است اما نثر تباری چنین بود
 و لک یک و جدا از ہم یک مجید و طلب برکت شیک بیاری چنین : پسر تو زہ نشدہ ز بی ہنر
 کہ ہنر تو بدہ ز برکت پدر تو است اور عادت عروضیوں کی یہ ہے کہ اس جگہ آیات مرکب
 ان اجزائے دار و کرتے ہیں یعنی مناسب و متناسق و متناسق و متناسق و متناسق و متناسق
 خفیف کا عربی میں یہ ہے سے اسع منی یا ابن الدنیاء اعلیٰ خیراً تزد و حسنات ترجمہ یہ
 سن مجھ سے اسے فرزند دینا کے کرنیکی کہ زیادہ ہو تو از روی نیکی تزد و اصل میں تزد
 تھا باب الفتحال سے تے کو دال سے بدل کیا بعد اسکے و متحرک ماقبل اسکے مفتوح و
 کو الف بدل کیا اتھاع ساکین کا ہو اور در بیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسوسطے
 کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے کہ مضارع جواب امر میں ہوا اور جو مضارع جواب امر میں پڑتا ہوا
 ادسکا ساکن ہوتا ہوا اور یہ کھن مجنون مسکن جو یعنی متدارک مجنون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا
 الف گر گیا فعلن تحریک عین رہا بعد اسکے تسکین عین ساکن ہو فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس
 شعری ہوا اور اس شعری تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مجنون مسکن اور ہنرچ مکفوف مخفق سے بھی
 ہو سکتی کسوسطے کہ رجز مطوی مسکن مخذوف العوض والفرب یہ وزن و مفتعلن مفتعلن
 جب کو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو چکا پس وہی وزن ہوا اور بیان رجز میں محقق علیہ
 الرحمہ نے لکھا کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
 ہو چکا ہے اور رمل مجنون مسکن مخذوف العوض والفرب یہ وزن ہے فعلاتن فعلاتن
 فعلن جب کو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
 رمل میں داخل ہے اور ہنرچ آخر بحدس مخذوف والفرب والعوض والفرب یہ وزن
 اور بیان اوزان میں داخل ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
 ہو چکا پس وہی وزن ہوا اور بیان رجز میں محقق علیہ الرحمہ نے ہنرچ مکفوف مخفق کہا ہے اسکی صورت یہ ہے
 کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
 رکن سیم دل کر کے تو یہ وزن ہو چکا مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
 رکن سیم دل کر کے تو یہ وزن ہو چکا مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن

صاحب شرح کے ذہن میں یہ مطلب نہ گذرا لہذا یہ کھاشاں لفظ ملفون یا نہج غلطی کا تلب است ہوا
کہ فقط محقق فاعیلین مفعولن است و ملفون آن فاعیل باشد لہذا بر وزنش مفعول آید و در نہج مفعولین
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تحقیق اول رکن میں نہیں آتا تحقیق کو مفعول نے مجازاً و نہج میں لکھا ہے
اور مفعول کے مجازہ محلہ اور باموجودہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تحقیق ہم خرم است لیکن حکم
آنکہ در اشعار عرب خرم خبر و ابتدای مصارع رواند از نزد چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائزہ داشتہ
اند از نزد غیر ابتدا تحقیق خوانند تم کلامہ در فارسی میں شعر سبب خفیف تنہا کایہ ہر بیت
یاری کر سن دوری جویدہ عشقش ز می من تا کی تیر ز می من اطراف من اور قطع چار بار
فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اس واسطے کہ فارسی میں حرکتیں تین
سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں اور عربی میں زیادہ چار سے پس گنجائش تحریک تمام حروف کما
مگر تکرر مثال اسکی عربی میں یون ہے و لدک یک و جد اثر ہمک فجد و طاب ہے کتہ شیک معنی یہ ہے
کہ تیرے فرزند نے مجھے پائی نشان تیری ہمتوں کی پس سعی کی اور طلب کی برکت تیری
خصلتوں کی اور فارسی میں نثر یون ہے پس تیرے چہ شدہ ز پی ہنر تو کہ ہنر توبہ ز برکت پیر
تو ترجمہ یہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا پیر دیرے ہنر کا کہ ہنر ترا ہے برکت سے تیرے باپ
کی اور دادا اور ہے کہ اسطے اطار حرکت کے ہے مقبرہ نہیں رکعن بالفتح و ضاد معجہ یادون
ہلانا گھوڑ کا اور دوڑنا کشت سے اور صراح سے اور گھوڑ کا دوڑنا بجا الجواہر سے گذانی
الغیاث شیم کبیرول و فتح ثانی عادتین اور خوجیم شیم ہکذانی الغیاث ہم و از دہ مجموع تیار
شعر فطالما و طالما و طالما ہستی بکف خالد و اطعماء رجز مخبون و بیاری چنین شعر چراغ عین
از جگہ میں ہے کہ بگینہ بردن شد از کنار من و رجز مخبون یا نہج مقبوضات اور و تہ مجموع تنہا
شعر عربی میں یون ہے شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اسکی یہ ہیں پس راز ہوا اور دزار ہوا اور
ہوا یہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مخبون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی میں شعر و تہ مجموع تنہا کایہ ہر بیت جو مرقومہ متن ہے پس نگار میں شعر
مذکور میں معنی نگار خود ہے رجز مخبون جیسا کہ بیان کیا گیا یا نہج مقبوض رکن اصل مفاعلین ہے تبصرت
پانچوان حرف کر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو رجز مقبوض کیون

دکھا اس واسطے کہ عربی میں نزع سند کی تسلسل نہیں ہے ہمیشہ مجزواتی ہے یعنی مرسلہ بخلاف فارسی
 میں وازوہ و تفریق تنہا بتازی شعر لاری من القوادنداراک : ان میل بخوشا دن سواک
 رمل مکفوف و بیاری شعر انچہ از ہم بر دمن کسیدہ هیچ آفریدہ در جهان ندیدہ رمل مکفوف
 حروف او آخر لامحالہ ساکن گرد و تا شعر تو اند بود چنانکہ گفتیم ت اور شعر و تہ تفریق تنہا عربی
 میں یہ ہے جو مرقومہ متن ہے معنی او کے یہ ہیں نہیں دیکھتا ہوں میں دل سے جو وقت دیکھتا
 ہوں میں تجھ کو کسیل کے وہی دل طرف کسی آہو برہ کے سوا غیر کے رمل مکفوف ہے رکعت
 فاعلاتن ہے گفت سے فون کر گیا فاعلات یعنی تار با پس زن اس شعر کا چھ بار فاعلات ہے
 اور فارسی میں یہ شعر ہے جو مرقومہ متن ہے اور لفظ تب شعر مذکور میں معنی مشتوق ہے رمل
 مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حروف او آخر عروض و ضرب میں لامحالہ ساکن ہون کے
 ہما شعر کہ سکیں جیسا کہ ہم نے کسب سے کہ او آخر ابیات ہمیشہ ساکن ہوتی ہیں اور اسکا بیان فصل
 میں ہو چکا ہے کمال آخر یہ شعر نہ بتازی و نہ بیاری متوک نشاید ہم وازو فاصلہ صغریٰ بتازی
 شعر ارایت بجا ضرب اثر اب و سمیت لافیم خبر ا : رکعت مخبون و بیاری بیت بہری صناد
 و جان رہی نہ لیکن بری ندی نری رکعت مخبون ت اور شعر فاصلہ صغریٰ تنہا کا عربی میں
 ہے جو مرقومہ متن ہے معنی او کے یہ ہیں آیا دیکھتا تو نے واسطے او کے حاضر کی کوئی اثر اور
 تو نے واسطے او کے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تو نے واسطے او کے غائب کی کوئی خبر رکعت مخبون
 ہے یعنی فعلن تحریک عین چار بار قطع اس بیت کی ہے اور فارسی میں بیت فاصلہ صغریٰ
 سے یہ ہے جو مرقومہ متن ہے معنی یہ کہ لیے جاتا ہے تو ای معشوق دل بندہ کا اور جان نہ
 کی بوسہ ہو ٹھونکا اگر بندہ کیوندرے گا تو چھوٹے گا تو رکعت مخبون ہے معنی فعلن چار بار ہر کسب
 علام اور عبید شفت اور عبید سے اور بہان میں لفتح اول اور سراج میں بھی لفتح اول کذا فی الغیث
 و لیکن البہام وازو فاصلہ کبریٰ بتازی شعر و نقل منع غیر طلب : و عمل منع خیر تو وہ
 رجز مخبول و بیاری شعر حتم من زبر من نبرد : دلک من نبری نبشوی : رجز مخبول و بشیر
 ایشانا خوش آخا صبت اخیر ت او بیت مثال فاصلہ کبریٰ تنہا کے عربی میں یہ ہے جو مرقومہ متن ہے
 شعر مذکور میں فعلن بر وزن غنبت معنی انکو رمل بر وزن نرس رتو و بضم تا و فتح ہمزہ ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ

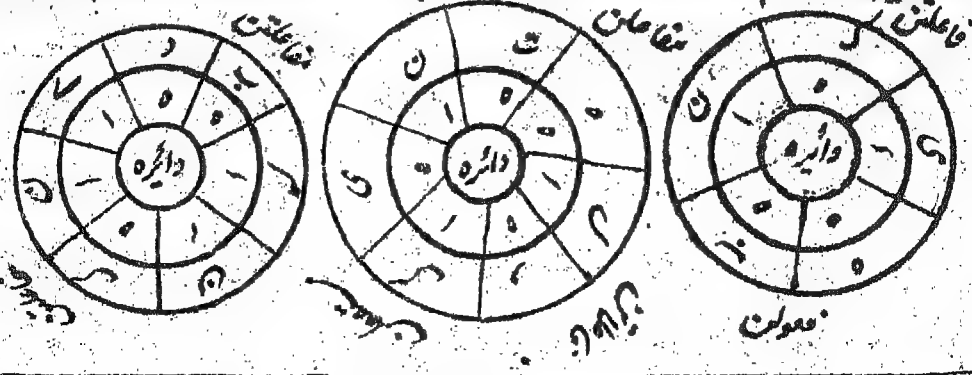
کہ بہت سی گراں ریاں اور مستحبات ہیں کہ منع کرتی ہیں خبر مطلوبہ اور بہت سی جملہ بیان ہیں کہ
 منع کرتی ہیں خبر درنگ کو ریزہ بخوبی ہے رکن اصلی متعلقین جن کے سین گرا اور طے سے فی گری
 متعلقین با فاعلتین اور کے مقام پر گرا اور فارسی میں مثال اوسکی ہے جو بہت ہر قسم سے منفی اور
 یہ ہیں اس وقت پر کے نزدیک سے بجا تو دل میرا نہ بجا تو اور بجا تو مشنوی آخر میں واسطہ
 تاکید مضمون ماقبل کے ہے اور یہ ریزہ مجہول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان میں نا خوش بین
 خصوصاً بہت آخر م فصل چارم در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اخبار اعلیل احمد کہ عروض
 مازنی استخراج کردہ است عبارت از ارکان شعر بالفاظنی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق ہوا
 چنانکہ اہل سہیقی بقضی کہند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب کان شعر افعیل و فاعیل
 خوانند و ارکان شعر یعنی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی پنجان و از ان فروغ خوانند و فاعیل ان
 احمد نے کہ عروض مازنی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت نہائی ہے اور ان لفظوں کے کہ سب لفظوں
 سے مشتق ہیں جیسے اہل سہیقی مثلاً تا اور تونی وغیرہ کوتا اور نون یعنی تین سے عبارت کرتی
 ہیں اور اسی سبب ارکان شعر کا نام افعیل اور فاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہیں اور ارکان
 شعر کے بعض موافق طبیعت کے ہوتی ہیں اور انکو اصول کہتے ہیں اور بعض ایسے نہیں ہوتے
 یعنی موافق طبیعت کے نہیں ہوتے ظاہر ہے کہ جب زحاف سے رکن اصلی تیسرہ ہوگا الفا نا طبع
 نکلے گا و نکو فروغ کہتے ہیں ہم دہر رکن کہ از تکرار خبر و باشد ملز بود باین سبب رباعی و سداسی
 را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از او تا و تنہا بود از اصول فشر دہر رکن کہ دراز شود ہم ملز بود از
 آنکہ اقتضا کالت کند ازین سبب یادہ از سباعی و اصول متعل نسبت پس اصول یا خماسی بود
 یا سباعی و خماسی لغت از سببی و تندی بود اگر سبب خفیف بود و وند مجموع ازان دو بالیف
 ممکن باشد کہ آئندہ و تہ مقدم بود و مرکب بردزن فاعلین بود و ودم آئندہ سبب مقدم بود و مرکب
 بردزن فاعلین بود و این ہر دو در شعر مازنی از اصول اند و در شعر فارسی و دم متعل نسبت
 و دیگر تالیفنا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول فشر نہت اور جو رکن کہ
 تکرار از ایک خبر سے بنے گا ملز یعنی لذت بخشندہ ہوگا اس سبب کہ رباعی کو جسے فعل اور سداسی
 کو جسے مقول اور مضاعف کہ تکرار اسباب یا او تا و سے بنتے ہیں اصول شعر سے

نہیں کہتے ہیں اگرچہ اشتقاق فعل سے یہ بھی ہیں اور جو رکن کہ دراز ہو وہ بھی ملزموں کا است
 سے کہ اشتقاق کثرت کرتا ہے لہذا زیادہ سبب سے اصول میں متعلق نہیں کیا پس اصول یا
 خماسی ہونگے جیسے فعل اور فاعل یا سبب ہونگے جیسے مفاعیلین اور فاعلاتن وغیرہ خماسی
 مولف ایک سبب ایک و تد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور و تد مجموعہ اوس کے دو
 تالیفین ممکن ہیں ایک کہ و تد مجموعہ مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعل ہونگا اور دوسرے کہ سبب
 خفیف مقدم ہو وہ مرکب وزن فاعل اور یہ دونوں یعنی فعل اور فاعل شعر تازی میں اصول
 سے ہیں و شعر فارسی میں دو سبب یعنی فاعل متعلق نہیں ہے پس اصول شعر فارسی سے بھی نہیں ہے
 اور تالیفین اور بھی ایک سبب ایک و تد سے ممکن ہیں کہ خماسی میں واقع ہوتی ہیں وہ سبب آئندہ
 ہیں اور نہیں چہ تالیفین جو اور ممکن ہیں انکو اصول سے نہیں جانتے نہ عربی میں نہ
 فارسی میں پس از روی احتمالات عقلی کے بنامی خماسی میں اسباب اور اوتاد سے آٹھ صورتیں
 ہو سکتی ہیں چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے و تد مجموعہ یا مفروق پر اور چار تقدیم و تد مجموعہ
 یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس و تد میں دو صورتیں جیسا کہ معنی نے بیان کیا
 متعلق میں باقی چہ متعلق اس واسطے کہ تالیف و تد مجموعہ ساتھ سبب ثقیل کی بہ تقدیم و تاخیر
 دونوں میں ناخوش ہیں کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل میں تو الی چار حرکت لازم آتی ہے اور
 تاخیر سبب ثقیل میں حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہ دونوں راہیں اور تالیف سبب ثقیل
 کے ساتھ و تد مفروق کی بھی ہر کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونوں میں آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے
 پس یہ دونوں بھی روا ہیں اور تالیف سبب خفیف کے ساتھ و تد مفروق کی پس تقدیم
 سبب میں وہی قباح ہے تحریک آخر کی اور تقدیم و تد مفروق میں بعینہ صورت فاعل کے
 ساتھ فاعل کی ہے اور تکرار نازبہا ہے ح قولہ دین ہر دو در شعر تازی از اصول اندنی
 من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ اسی جگہ داخل ہونا فعل
 کا اصول فارسی میں ثبت ہے پس حاشیہ تحقیق حاصل ماما سبب سولت از دو سبب یک و تد
 باشد و از اسباب ہر دو ثقیل شاید پس اگر ہر دو خفیف بود و تد مجموعہ تالیف از ان سبب
 ہو و اول انکہ و تد ہر دو سبب م بود و این بروزن مفاعیلین بود و دوم انکہ میان ہر دو سبب بود

و آن بروزن فاعلاتن بود سوم و تان ادھر دو سبب بخبر بود و آن بروزن متفعلن بود و
 اما کن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک و تدر سے ہوتا ہے اور پنجاسے کہ درون
 سبب ثقیل ہون بہ سبب توانی حرکات اربعہ کی ابتدا اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف ہو
 مضائقہ نہیں جیسے شفاعلن اور شفاعلتن میں اگر دو سبب خفیف ہوں اور ایک و تدر مجموع
 تالیف اونسے تین طرح پر ہو سکتی ہے اول تقدم و تدر مجموع دو سبب خفیف پر یہ بروزن متفعلن
 ہو اور دوسرا تدر مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہ بروزن فاعلاتن مثلاً انیسر تاخیر ویرجوع
 کے دو سبب خفیف سے یہ بروزن متفعلن قرار پایا م و اگر دو تدر مفروق ہو دوسرے تدر و دیگر تالیف
 تواند ہوا اول بروزن فاعلاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات و اول دوم
 اس صنف در لفظ مانند دوم و سوم صفت گذشتہ است و در کتابت بعضی فرق کنند باء کلمہ آخر
 صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و شہرہ تالیف دیگر سباعی
 ممکن ہے کہ دو تدر فاعلی از اصول شمرند بہ سبب گرانی آن ت اور اگر دو تدر مفروق ہو اس سے بھی تین
 طرح کی تالیفیں ہو سکتی ہیں اول بروزن فاعلاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات
 و تان پہلا اور دوسرا اس قسم کا لند و تان دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے ہے لیکن کتابت میں
 بعض فرق کرتے ہیں اس طرح کہ اگر اس قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور جدا لکھتے ہیں اور یہ چھ رکن
 اصول سے ہیں اور اٹھارہ تالیفیں اور اس سباعی کی ممکن ہو سکتی ہیں کہ شرفاری میں انکو
 اصول سے نہیں گنتے بہ سبب گرانی اور ثقالت کے پس زروی احتمالات عقید کے بنائے سباعی
 میں تقدم اور تاخیر اور توسط اسباب اور اوتاد سے جو میں تالیفیں ہو سکتی ہیں مثلاً دو سبب خفیف
 جب و تدر مجموع سے مقدم ہوں یہ ایک صورت ہوتی اور جب و تدر مجموع دو سبب خفیف
 مقدم ہو یہ دو صورتیں ہو ہیں اور جب و تدر مجموع درمیان دو سبب خفیف کے وضع
 ہو تین صورتیں ہوتیں اور جب و تدر مفروق بجای و تدر مجموع کے ان تینوں صورتوں میں آیا
 چھ صورتیں ہوتیں اور جب دو سبب ثقیل سبب دو سبب خفیف کے ان چھ صورتوں میں آئے
 بارہ صورتیں ہوتیں اب دو صورتیں ان اسباب کی اور ہیں ایک سبب خفیف مقدم اور ایک
 ثقیل مؤخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف مؤخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب

تفصیل جب نون متروک کے بارہ صورتیں نکالیں گے یہی ان دونوں کے انضمام سے ساتھ دونوں
 و متروک کے بھی بارہ صورتیں اور نکالیں اور یہ بارہ اور بارہ جو بیتین انہیں سے تازی
 اور فارسی میں اصول ہیں باقی اٹھارہ تمام فارسی میں اصول سے ہیں یہ سب نکالت کے
 مگر عربی میں ان اٹھارہ سے دو تالیف اور عمل اور اصول سے ہیں جیسا کہ محقق علیہ الرحمہ فرماتے
 ہیں ہم اما در تازی دو تالیف از جملہ انچہ مولف بود و تدری مجموع و سببی تفصیل و سببہ خفیف
 یا مولف از تدری مجموع و فاصلہ صغریٰ ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلتن است
 پس ارکان اصلی در پارسی ہفت بحقیقت و پنج در لفظ و آن فعلون مفاعلتن و متفاعلتن و متفعولون
 است و در تازی وہ بحقیقت دہشت در لفظ چہ فاعلتن مفاعلتن و متفاعلتن ہم از اصول اند
 مگر عربی میں دو تالیف نکو او ن تالیفون جو ایک تدری مجموع اور ایک سبب تفصیل اور ایک سبب خفیف
 سے ہیں یا مولف ایک و تدری مجموع اور فاصلہ صغریٰ سے ہیں اصول سے گنتے ہیں اور وہ دونوں
 مفاعلتن اور متفاعلتن ہیں پس ارکان اصلی پارسی میں سات ہیں بحقیقت فعلون فاعلتن مفاعلتن
 متفاعلتن و متفعولون مفعولات اور پنج تلفظ میں کسواسطہ کہ فاعلتن اور متفعولون
 متصل اور متفصل متحد ہیں تلفظ میں اور تازی میں دس ہیں بحقیقت فعلون فاعلتن مفاعلتن
 مفاعلتن متفعولون فاعلتن مفعولات مفاعلتن متفاعلتن اور آٹھ تلفظ میں کہ یہاں
 فاعلتن اور متفعولون متصل اور متفصل متحد ہیں تلفظ میں م و ع و ح و ض و یاء و عادت باشند کہ استخراج
 این ارکان از یکدیگر لفظ ترکیب بیان کنند و در دائرہ وضع کنند گئے اثرہ جب فعلون فاعلتن
 و برد لو بسند علامات متحرک ساکن و باز آن حروف این کلمہ کہ یہی کن تا اگر آغاز از یا کنی
 یہی کن بر حوالی دائرہ بگرد و بردن فعلون و اگر آغاز از کاف کنی کنی بھی باشند بردن فاعلتن
 اور عادت عروضیوں کی یہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بہ فک و ترکیب بیان کرتی
 ہیں یعنی پہلے جدا کرتے ہیں حروف کو پھر لگا ہیں اور یہ فک ترکیب و دائرہ میں وضع کرتے ہیں
 ایک دائرہ واسطے فعلون اور فاعلتن کے اور ادس میں لکھتے ہیں علامتین متحرک اور ساکن کی علامت
 متحرک کے دائرہ کو چپ اور علامت ساکن کی الف اور مقابیل حروف کے یہ کلمہ
 لکھتے ہیں یہی کن تا اگر بے سے شروع کرے تو بھی کن حوالی دائرہ پر پھرے بردن فعلون

اور اگر کان سے شروع کرے تو کن بھی حوالی دائرہ پر پھرے بر وزن فاعلن ہو فاعل لیکن و
 جدا کرنا و چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطافت اور صراح سے کذا فی الغیث صم و دیگر دائرہ حجت
 مفاعیلن مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و ہر دو باید نوشت علامات تحركات و ساکنات این
 کلمہ و تن یکدل تا ابتدا از ہر تحریک کہ کنی یکے ا دین ارکان در تمامی و در حاصل آید و کیفیت
 انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ اور نہ یکے حجت و
 مجموع و دیگر حجت و تہ مفروق تا اجزای اولی از حال خود بگرد و سبب جزوی از وقت نشود
 و یا بر عکس دائرہ دیگر حجت متفاعلتن متفاعلن تہند و ہر دو نویسند بدی نہ کہ تہا ہر دو رکن از دو
 حوانہ شود و صورت دائرہ این است اور دو سر دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
 مستفعلن فاعلان کے ہے اوس میں لکھا جائیے علامات تحركات اور ساکنات اس کلمہ کے
 و تن یکدل بدون تلفظ واد کے لفظ و دین اسلئے کہ جس تحریک سے شروع کرے تو ایک
 ان ارکان کے تمامی و در میں حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یک و دیگر سے ظاہر ہو
 بہتر نہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرنے ایک واسطے و تہ مجموع کے اور ایک واسطے و تہ مفروق
 کے تا اجزای اولی یعنی سبب اور و تہ اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو و تہ کا اور و تہ
 جزو سبب کا نہ تو مثلاً مفاعیلن مفعولات بین اگر فاعل مفاعیلن سے شروع کریں مفعولات
 کہیں فاعل مفاعیلن جزو و تہ تھا اب سب ہو گیا اور لں کہ سبب خفیف تھا اب جزو و تہ مفروق
 ہو گیا و تہ علی ہذا پس انقلاب سبب او تا دین لازم آیا مگر عرضی ایسا نہیں کرتے چاروں ارکان
 کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہیں اور ایک دائرہ واسطے متفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہو اور اوس میں
 لکھتے ہیں بدی نہ کہ تہ اس واسطے کہ و تہ رکن اوس کے پڑھے جائیں و صورت دائرہ کی یہی ہے



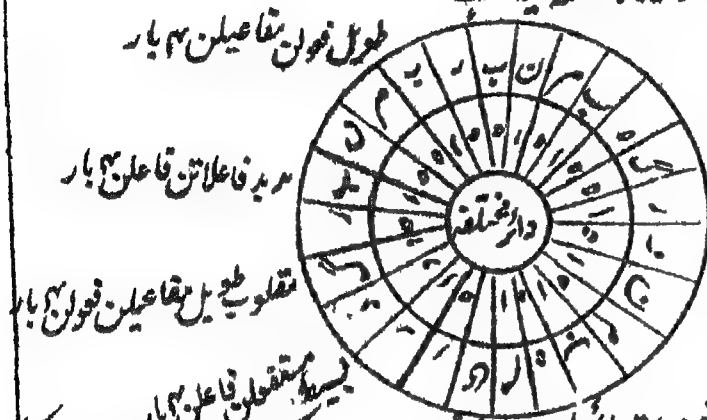
مفصل چہم در بحر باو و دائر و فک بحر با از یکدیکر بحر با از مکرار ارکان خبر و دارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطیکہ معتدل بودند در ارمحل و نہ بس کوتاہ محل وزن مصرعی حاصل آید از دو مصرع
بینے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کثرین عدد مکرار را دو باشد و چار و زیادت ازین
بسیب در ادسی مستعمل نباشد پس ہتی از چار رکن بود یا از شش رکن یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ
کرده شود متفصل با پنجون بحر دین میں اور دائر و فک میں اور فک بحر دین میں یکدیکر سے بحرین
مکرار ارکان سے پیدا ہوتی ہتی یعنی تعداد ارکان اور ارکان کو جب کسی بحر مکرار کرین بشرطیکہ
مکرار معتدل یعنی مرغوب طبع نہ در ادمل یعنی ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ محل یعنی خلل اندازند پس
وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعوں کے ایک بہت ہوتی ہے اور تینوں کے قطعہ یا قصیدہ کا
ہوتا ہے یا مثل اس کے جسے مثنوی اور رباعی اور کثرین عدد واسطے مکرار کے دو ہیں اور متوسط ہیں
اور اکثر چار اور زیادہ اس کے بسیب در ادسی کے مستعمل نہیں ہے پس ایک بہت چار رکن سے ہوگی
یعنی برج یا چہ رکن سے سدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثنیٰ جس جگہ کہ بیان اور نکاح آئے
کا معلوم کیا چاہیے کہ یہ قول اکثر یہ ہے اور یہ اوزان مرغوب طبع ہیں اور ابیات
اور مثنیٰ عربی میں اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی میں اگر چہ کبھی کہی ہیں مگر مرغوب طبع نہیں
ہیں مل لقصیم ہیم اول و کسریم ثانی و کشید لام طول کنندہ نغیثات سے بحر بفتح اول و سکون ثانی
در یکا شوا اور جو بزرگ اور مجازاً یعنی وزن شعری بہت یہ کہ جیسا دریا شامل ہے با انواع
جو اہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے با انواع شعر یا یہ کہ جیسا کوئی دریا میں حیران اور
سیرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض میں پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے یہ جہت
نغیثات ارکان کے کثرانی النغیثات اور مصرع بدون الفت یعنی تختہ و رکہ اور سکون تختہ در اور طبقہ
بھی کہتے ہیں اور اصطلاح میں نیمہ بہت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقوں کا کہنے اور داڑھ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعوں کا ایک بہت منتخب اور رباعی اور رسالہ عروض سنی سے اور قصیدہ یعنی نثر
سطر اور اصطلاح شعرا میں وہ نظم کہ دونوں مصرع کہ بہت اول کے مضامین ثانی ابیات سے
ہم قافیہ ہوں اور وہ نظم کہ تیرہ تینوں کے نغیثات سے اور قطعہ یکسر اول اور سکون ثانی
مکرار اہر خبر کا اور اصطلاح شعرا میں دو بیتین یا زیادہ دون میں مطلع ہو یا نہ ہو پس گویا ایک مکرار

تفصیل کا ہے مراد و کشف اور ہمارے علم سے اور بعض قصائے متاخرین نے قطع کو بافتح ہی کہا ہے کہ فی
 النیات م دخل اركان متشابهة بالکیر بشبہ لودہ تکرار پس بحر یا از تکرار رکنی بسیط بود یا از خلط دو
 رکن متشابهة خلاف میان دو رکن متشابهہ یا بہ کم شود یا بہ کیفیت اما بہ کم چنانکہ فاعلن را با مفاعیلن یا
 چہ ہر یک مفعولت از وتری مجموع و سبب خفیف است الا انکہ یکے از دیگر پستی خفیف بیشتر است
 و همچنین فاعلاتن فاعلن و متفعّلن فاعلن اما بہ کیفیت چنانکہ متفعّلن را با مفعولات باشد چہ
 چہ تالیف ہر یکے از دو سبب خفیف و یک و تداست الا انکہ دندہ کے مجموع است و در سبب کے
 مفروق و همچنین مس تفعّلن را با فاعلاتن و همچنین فاعلاتن را با مفاعیلن و تحلیل احمد تدا
 بخلط خماسی و سباعی کردہ است پس بسباعیات بسیط پس خلط سباعیات یا یکدگر و ضم نہجیات
 بسیط کردہ است و دخل اركان متشابهہ کا ایک دوسرے سے خل تکرار ایک رکن کے ہے
 یعنی جیسے تکرار فاعلن فاعلن کی ہے ویسی ہی تکرار فاعلن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبہ فاعلن
 کی ہے پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنوں متشابهہ
 سے اور خلاف در میان دو رکن متشابهہ کے یا کم ہوئے ہیں ہوتا ہے یا کیفیت میں یعنی ایک رکن کی
 حروف دوسرے کم ہوں یا حرکات میں دو رکنوں کے فرق ہو لیکن تشابہ بہ کمی حروف جیسے
 فاعلن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل میں اسواسطے کہ دونوں و تدر مجموع اور سبب خفیف سے
 مفعولت میں البتہ دوسرے میں ایک سبب خفیف زیادہ بسیط و تشابہہ فاعلاتن کا ساتھ فاعلن کے ہے
 بحر مدید میں اور تشابہہ متفعّلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط میں فاعلاتن تشابہہ بہ کیفیت جیسا کہ
 تشابہہ متفعّلن کا ہے ساتھ مفعولات کے بحر و تدر و تدر متغیب میں اسواسطے کہ تشابہہ
 انکی دو سبب خفیف اور ایک و تدر ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک میں و تدر مجموع ہے اور
 ایک میں و تدر مفروق اور بسیط و تشابہہ بہ کیفیت مس تفعّلن منفصل کا ہے ساتھ فاعلاتن
 کے بحر محبث میں اور تشابہہ بہ کیفیت فاعلاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
 میں اور تحلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے ہے ائیرہ مختلفہ میں ابتدا
 سباعیات بسیط کو ملا یا ہے دائرہ متوائفہ میں بعد اسکے خلط سباعیات کا یکدگر کیا ہے
 دائرہ متغیبہ میں اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیط پر دائرہ متفقہ میں بسیط یعنی تجای فرج

و گسترده شده و در ده چتر که فراع بود و اصطلاح من جو چتر که غیر مرکب بود یا ده چتر که خرد و سکا
 مشابه کل بود جیسا که آب در آتش و در خاک در هوا علاحدہ علاحدہ کذائی الغیث خلط بالشیخ
 ملان المستحب سے ہم انما خماسی و سباعی مانند فاعولن و مفاعیلن مولف از پنج خرد و باشد و این را کوتاہ
 شمر و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ چنان از ارکان طبعی نشد کہ تفر با و راہ نیافتہ باشد و بعد
 ازان لعل و تفریات ارکان غیر طبعی از انجا برانگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین دخی ایراد کنند
 تا بخد فاعولن ازان دیگر و جودہ مشتمل برانگیزند ت لیکن خلی و سباعی کا خلط مانند فاعولن
 اور مفاعیلن کے کہ دونوں مولف پانچ خرد سے ہیں فاعولن میں د خرد و مفاعیلن میں
 او مفاعیلن میں تین خرد و تدر مجموع اور دو سبب خفیف اور اسکو عروہی کوتاہ جانتے ہیں
 یعنی خلط خماسی اور سباعی خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروہیون کی سبب ہے
 کہ بحر دائرے میں جیسے ارکان طبعی سے یعنی ارکان سالم سے مقرر کرتے ہیں کس واسطے کہ تفریات
 ارکان سالم میں راہ بغین پائی ہے اور بعد کے بسبب علل و تفریات یعنی زحافات کے ارکان
 غیر طبعی یعنی مراحف اوان ارکان سالم سے پیدا کرتے ہیں دیے ہی عدد ارکان کے بھی تمام
 و کمال دائرے میں ایراد کرتے ہیں اسلئے کہ بعض کو اوان میں سے دور کر کے اور اوان متصل
 پیدا کریں یعنی مجزوا در شطو او مشوک مجزوا یک رکن کم مشطو و دو رکن کم مشوک ثلاث و دن کا قی
 رہتا ہے علل مکسر اول دفع لام سباب و بنیاد ان جمع علت اور اصطلاح میں زحافات کذائی
 المنتجب الغیث ہم فاعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصرع شمرده و لامحاله بنیش شمن باشد
 و چون مصرع ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر بادل متصل شود شاید کہ بہر کے از اجزای پنجگانہ انجا
 کنند پس ازین دائرہ پنج بحر بر خیزد برین وزن فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام
 کردہ و در لغت تازی ازین دراز تر بحر نیاید پس فاعولن مفاعیلن مکرر کیا و اور اسکو ایک مصرع
 گناہی اور یقیناً بیت اوسین شمن ہوگی اور جب ایک مصرع اسکا دائرے میں وضع کرتے ہیں
 اسواسطے کہ آخر اول و متصل ہو جائے کہ ہر ایک اجزای پنجگانہ کے ابتدا کریں پس اس دائرے
 سے پانچ بحر بن گاتے ہیں پہلی اس وزن پر فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام تھا
 ہے اسواسطے کہ لغت تازی میں اس دراز تر بحر نہیں ہے ہاں مدید اور بیط اگر ہن کے

برابر ہیں ابتدا و کما بھی نام مدید اور بسط رکھا مگر بسط سے دراز تر نہیں طویل دراز اور نام
ایک بحر کا ہے اور یہ بحر اشعار کے تعلیق رکھتی ہے شعور فارسی اس بحر میں کیا ہے اس واسطے
کہ فارسی میں بطوع نہیں ہے اور اصل اس بحر کی فعلن مفاعیلن ہے چار بار در اس بحر کو
اس بحر کے طویل کہتے ہیں کہ واضح علم عربی نے مختلف اس بحر کے بعض بحر کو سدس وضع کیا
اور بعض کہ شش ہیں یہ سدس رعافات کے کوتاہ بھی ہو ہیں اور مجز و بھی آتے ہیں اور بعض کہ سہز
کہ اس بحر کی ارکان ہیں او تا و مقدم ہیں اسباب پر اور در طویل ہے نسبت سبب کے اور
کہ بحر مل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہیں خطا ہے کذا فی الغیث م س ج انچه ابتدا از جزو
دوم باشد از وزن مذکور بر یکو نہ لن معانی لن فعلن مفاعیلن فعلن وزن کہ فاعلا
فاعلن فاعلاتن فاعلن دایں را مدید نام کردہ است دوسرہ کہ ابتدا جزو دوم سے کریں
یعنی فعلن کہ رکن اول ہے اس کے لن سے شروع کریں اس طرح لن معانی لن فعلن
مفاعیلن فعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے
اور چون معانی لن فعلن مستعمل تھا اسکی جگہ پر فاعلاتن فاعلن مستعمل لائے مدید اس واسطے
نام رکھا کہ یہ بھی کتیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیث م س ج انچه ابتدا از جزو
سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعلن مفاعیلن فعلن و برین وزن بتمازی شعر
نیافتہ اند و ہر اچھی گوید بیاری بر وزن اند کہ شعور دیدہ ام این را مقلوب طویل نام کرہ است
است قیسرے وہ کہ ابتدا اسکی جزو سوم سے کریں یعنی معانی کہ جزو اول رکن دوم ہے
اس وزن پر فاعلن فعلن مفاعیلن فعلن اس وزن پر تمازی میں شعور بین پایا اور اگر کسی
نے بطریق مثال کوئی شعر کا حکم اسکا حکم اندا رکال بعدوم کا ہے چنانچہ امر العتیس نے یہ
شعر لکھا ہے شعور الایا عن فایک علی نقدی المکی و اطلاق کمانی بلا جود و بعد و تحطیت بلا واد
وضیعت تلا واء و مدکت قدما اخا غر و مجد + اور ہر اچھی کتا ہے کہ فارسی میں غیے اس بحر
چند شعر دیکھے ہیں ادنین سے ایک یہ ہے شعر نگار دلربائی ربود از من دل من بیدل
چگونہ از و بوسہ ستانم + اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے کہ عکس
طویل ہے م س ج انچه ابتدا از جزو و چارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

بر وزن مفاعیلن فحولن مفاعیلن فحولن اور بر وزن بسیط یون ہے مصرع ای مہین درنگر گہ
گہ مہین بر گزرتہ بر وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بر وزن عیق جبکو بحر مہمل کہا ہے یون کہ
مصرع مہین درنگر گہ مہین بر گزرتہ ای بر وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل
مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر بنیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہ مصرع کتاب میں نہ لکھا اگرچہ وزن
دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہ ہے -

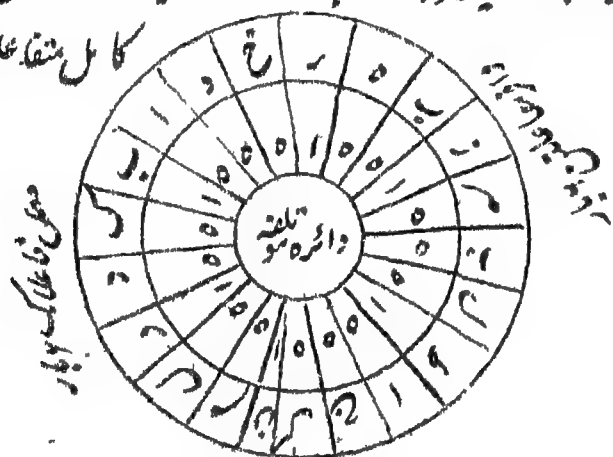


م انچہ از سبایات بسیط خیز و ابتدا بمولف از و تہ مجموع و فاصلہ کردہ است و مصرعی از و تہ
یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لا محالہ بیت سدس باشد پس اگر ابتدا بوقتہ کنند برین وزن آید
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بہ فاصلہ کنند برین
متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا
ب سبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست و برین وزن باشد فاعلات فاعلات فاعلات
و این وزن ہم مہمل است و اما جو بحرین کہ سبایات تنہا سے پیدا ہوتی ہیں خلیل بن
احمد نے ابتدا و ن مین اوس مولف سے کی ہے کہ جبکی تالیف و تہ مجموع اور فاصلہ سے
اور ایک مصرع اوس میں تکرار ایک رکن سے تین بار عدد و تہ سے استعمال کیا ہے جو
سبب میں تین رکن ہو بیت لا محالہ سدس ہوگی پس اگر ابتدا و تہ سے کریں یہ وزن ہوگا
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام زر رکھا ہے اس واسطے کہ اس بحر میں حرکات اور بحر
سے زیادہ ہیں اور اگر ابتدا فاصلہ سے کریں یہ وزن ہوگا متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن اور اسکا
نام کامل رکھا ہے اس واسطے کہ اس میں بھی حرکات اور بحر و تہ سے زیادہ ہیں اور بحر و تہ سے
کامل پر مقدم ہونی کہ و تہ اوس میں مقدم ہے اور پارسی گویوں نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف

محمی کہ اس ترکیب میں ہے ممکن ہے اس وزن پر فاعلانک فاعلانک فاعلانک خواہ فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلاتن یہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہ قول باری
 گویوں کا ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ تنفاد
 علقن دونوں ادنیٰ نزدیک فاصلے ہیں نہ مرکب و سببوں کے ح قول و فارسی گویان آہ ازین
 موام شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلہ صغری قرار
 دادہ اند نہ مرکب از سببین و الا شروع از سبب خفیف نیز می کردند و کذا قال لیسر من المحققین
 سابق محقق شد کہ اعتبار فاصلہ راجحہ در فارسی و چہ در عربی اصلاً و حبی ہم غیر سرد و عدم شروع از
 سبب خفیف بحجت نامستعمل بودن بجزند کو راست نہ از حجت عدم امکان و الہ اعلم ثم کلام سبب
 عدم اعتبار فاصلہ عربی میں سابق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا بلکہ
 محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہیں کہ فاصلہ عربی میں مقبر ہے ایک جگہ لکھا کہ تازی میں
 تین شجر اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغریٰ کہتے ہیں اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبر
 کہتے ہیں اور دوسرے جگہ لکھا کہ یہ ونا لیفرن مفاعلتن اور تنفاد علن مثل تالیقات اول نہیں ہیں
 یعنی اسباب اور اقاد سے نہیں ہیں تیسری جگہ لکھا کہ یا مولف از وند مجموع و فاصلہ صغریٰ
 بسبب محشی نے غلط پڑھا اور بجایا حرف تردید کے نار تافید لکھا اور اس جگہ بھی محقق علیہ الرحمہ
 فرمایا کہ یہ سبب اعیاد مولف وند مجموع اور فاصلے سے ہیں اور ابتداء سبب خفیف اس اثر
 میں ممکن نہیں نزدیک اہل عرب کے واسطے کہ مفاعلتن اور تنفاد علن فاصلہ ہے سبب نہیں
 مگر باری گواہتہ ابتدا سبب کر سکتے ہیں کہ اصل عروض فارسی میں فاصلہ نہیں ہے اور جو
 عدم شروع بسبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہ بھی غلط فہمی ہے کہ بجز استعمال کو
 دواثر سے محال کر متروک لکھ دیتے ہیں جہاں چہ بیان بھی اس وزن کو محال لکھ دیا مگر سبب
 ازین دائرہ بروزن و از چہین بودع بگودل من کجا طلیم زہر ضارم و بروزن کامل چنین
 ع دل من کجا طلیم زہر ضارم بودع من کجا طلیم زہر ضارم بگودل بگودل بگودل بگودل
 دائرہ را دائرہ مؤلفہ خوانند و در فارسی بر بجز این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا انچہ بوجہ شبہ عرب
 نہ کلامت گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ست اور بیت اس دائرہ سے ہی بروزن افزایوں

مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے کہ بدول من متاعلتن کجا طلم متاعلتن زیرین
متاعلتن اور بر وزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے کہ دل من
کجا متاعلتن طلم زیر متاعلتن رعدا بگو متاعلتن اور بر وزن مہل یہ ہے مصرع جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تقطیع اوسکی یہ ہے من کجا طلم فاعلاک نیم ہر فاعلاک دیکو دل
فاعلاک اور اس اثر کو موقوفہ کہتے ہیں یہ سب اتلاف ارکان کے کہ سماعی ہیں اور حرکات
اور سکنات میں برابر اور فارسی گوئیوں نے ان بحر و ن میں بھی شعر نہیں کہے ہیں اور جو کچھ
بہ تکلف کہا ہے بستانہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دایرہ موقوفہ کی یہ ہے -

کامل متاعلتن ۶ مار



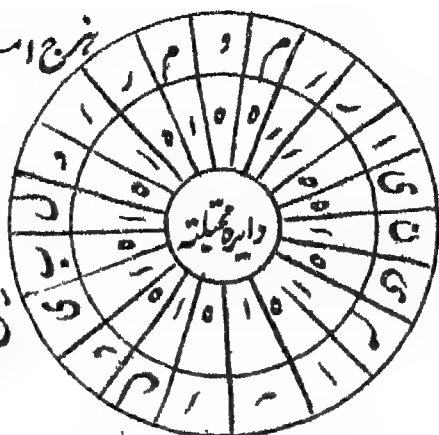
ح قولہ بیت ازین دایرہ مخفی نمائند کہ درینجا دما بعد انچہ در انچہ در اشتہ بخور آورده مطرعات
یہ بیتہ بایں اطلاق بتیار برین مصارع باعتبار آنت کہ بانضمام مصارع ثوانی بیت ہا خوا
گردیدیم کلاماً ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہیں کہ توسط کہ محقق علیہ الزمہ کے پہلے
حرف عین کے عبارت مصرع سے ہے لکھ کر ان مصرعوں کو لکھا ہے ہم و بعد ازین انچہ اور کن
سماعی موافق از و در مجموع و دو سبب خفیفہ آید و نازیان یک مصرع از کرا یک رکن - بار
اور وہ اندو پارسیان از کرا یک رکن چار یا پس بیت تہازی سہ دس باشند و چار یا
شہد و اگر تہا بد کہند برین وزن آید متعلق بار یا چار بار و از انچہ خوانند و اگر سبب اول کنند
برین وزن آید متعلق سہ بار یا چار بار و از انچہ خوانند و اگر یہ سبب دوم کنند برین وزن آید
فاعلاک سہ بار یا چار بار و از انچہ خوانند و بیت ازین دائرہ بر وزن ہرچ سہ دس ہنرین
ع مراد الیہ دلا رمی نیار آمد و بر وزن رجب سہ دس چہنیم با شہم دل بے دلا رمی نیار آمد

۹
از جملہ کتب
نظم خلیفہ
نظم خلیفہ
جہان دوست
ہوگا

و بر وزن رمل مسدس چنین بیام ^۱ بے دلارا بنارام مرادل + و اگر بعد از نیارام نگار نیارام فریم
جملہ شمن شود و این دائرہ را بمثلہ خود اند شمن را بمثلہ زائیدہ و صورت دائرہ مجملہ این است
اور بعد اسکے جو بحرین کہ رکن باعی سے مولف و تد مجموع اور دو سبب نصیف سے آئی ہیں
عرب اس میں ایک مصرع نمکدار رکن واحد تین بار یعنی مسدس کے ہیں اور اہل پارسی تکرار رکن واحد
سے چار یعنی شمن کے ہیں پس بیت عربی میں مسدس یعنی شش گنی ہوگی اور پارسی میں شمن یعنی
ہشت گنی اور اگر اترادند سے کریں اور ابتدا ہوتا بہتر ہے سبب سے سبب تکمیل دید کے سبب
سے یہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی میں اور چار بار فارسی اور اس بحر کو نوحہ کہتے
ہیں اس واسطے کہ نوحہ لغت میں آواز با ترنم ہے سبب کی اس بحر کو نیم اسکا رکھا اور اگر تباہ سبب ل کریں
کھیلے ابتدا سبب ل سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی
میں اور چار بار فارسی اور اس بحر کو زجر کہتے ہیں اس واسطے کہ زجر بالتحریک لغت میں اوس بحر
کو کہتے ہیں کہ پائے شتر کو لغزش میں لاپس اس بحر کا نام زجر رکھا ہے سبب اضطراب اجزاء کے
سبب تقارب حرکات کے یا بہ سبب کوتاہی بیت کے کہ عرب میں بیشتر مشطورت حاصل ہوتی
ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کریں یہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی میں اور چار بار
فارسی میں اور اس بحر رمل کہتے ہیں اس واسطے کہ رمل لغت میں شباب رفتن ہے پس اس
بحر کا نام رمل رکھا ہے سبب روانی کے کہ شباب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس
دائرے کی ہرج مسدس میں یون ہے مصرع مرادل بے دلارامی نیارام + بر وزن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن اور زجر مسدس میں یون ہے مصرع دل بے دلارامی نیارام مرادل + بر وزن
مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس میں یون ہے مصرع بے دلارامی نیارام مرادل
بر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارام کی نگار تیا زیادہ کریں جسداوزان
شمن ہو جائیں اور اس دائرہ کو مجملہ کہتے ہیں اس واسطے کہ انقلاب لغت میں معنی کشیدن ہے
اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحر دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہیں مفاعیلن طویل
سے اور مستفعلن بے ط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ شمن کو مجملہ زائیدہ کہتے
ہیں اس واسطے کہ ایک رکن اوس میں مسدس زیادہ ہے اور صورت دائرہ مجملہ کی یہ بحر کہ کھلی جاتی

نہج امدس مفاعیلن ۶ بار

دفعہ ۴ مستقلین ۶ بار
دفعہ ۵ غلاتن ۱ بار



ہم وزائدہ ہم برین قیاس باشد و باشد کہ چین بحر یا جہت ساکن سبب دوم بکار دارند تا پنج
بر نیگونیہ شود مفاعیل چار بار و در بحر نیگونیہ مقتعلن چار بار و در مل بر نیگونیہ غلاتن چار بار و در
دائرہ نہج برین متوال بود و میت مراکس نہ ہر دو مراکس نہ کند شاد و ہر وزن رزج میت
کس نہ ہر دو مراکس نہ کند شاد و ہر وزن رزج میت نہ ہر دو مراکس نہ کند شاد و مراکس
و این بحر را نہج مکفوف و رزج مطوی و در مل مجنون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ نہند و آنرا
دائرہ تجلیہ زائدہ فراض خوانند و بعضی بہ لقبی دیگر بخوانند و ما تحفہ را این دائرہ تیار و در میت
اور زائدہ بھی اسطرح ہے یعنی ایک رکن مثل نگار نیاز یادہ کر کے اسطرح شمنات کا دائرہ لکھنے
ہیں اور کبھی اہل فارس انہیں بحر و نکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کر کے استعمال کرتے ہیں
پس نہج شمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع میں نو مفاعیلن ہے کہ ساکن سبب
دوم تھا و دور ہوا اور رزج شمن اس وزن پر مقتعلن چار بار ایک مصرع میں جب مفاعیلن سے ساکن
سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو چین ساکن سبب دوم دور ہوا و قدیر
مقدم کیا مفاعیل نہ ہوا مقتعلن اس کے مقام پر لائے اور رزج شمن اس وزن پر غلاتن چار بار
ایک مصرع میں جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب شمن اس سبب آخر
کی مفاعیل ہو غلاتن اس کے مقام پر لائے اور میت دائرہ نہج سے اسطرح پر ہے میت
مراکس نہ ہر دو مراکس نہ کند - اور میت کنا باعتبار دو نوں مصرعوں کے ہے کہ مصرع ثانی
بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہ ہے مراکس مفاعیل نہ ہر دو مفاعیل مراکس مفاعیل نہ کند

مفاعیل اور بیت بر وزن رجز اسطرح پر بیت کن نہ ہر دادر اس کن کند شاد مرا + لفظ یہ ہے کہ کن نہ
 مفتعلن اور مفتعلن کن نہ کند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بر وزن رمل اسطرح پر
 بیت نہ ہر دادر اس کن کند شاد مرا کن نہ ہر دادر فاعلاتن و مر اس فاعلاتن نکند شاد فاعلاتن
 و مر اس فاعلاتن اور ان بحر و تکوین مکتوف کما اسواسطے کہ مفاعیلین بین سا تو ان حرف
 اگر اسے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عین مفاعیلین کہ بر وزن مفتعلن ہر چو تھا حرف و سبب
 اگر اسے اور رمل محزون اسواسطے کہ لن مفاعیلین کہ بر وزن فاعلاتن ہے و سہ حرف
 اگر اسے کہتے ہیں اور دائرہ انکاموائق دائرہ گزشتہ کے لکھتے ہیں اور اس دائرہ کو دائرہ
 مجلبہ زائیدہ مراحضہ کہتے ہیں وجہ تسمیہ مجلبہ اور زائیدہ کی سابق بیان اور فراعضہ اس جہت سے
 کہ رکن اس میں فراعضہ ہیں اور بعضوں اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ پیشی کے اپنے
 رسالے میں اسکو مؤلفہ لکھا ہے ح قولہ تجذت ساکن سبب دوم مخفی تھا نہ کہ تجذت ساکن
 سبب دوم یعنی یہ کہ در مفاعیلین مفاعیل یعنی لام و در مفتعلن یعنی لطمی استعلن یعنی تمانہ کہ متقل بہ
 مفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق است اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
 فاعلاتن یعنی ناسیادہ فاعلاتن محزون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہونی جمع الشیخ المحاضرۃ المقبرہ
 و لیلۃ الشوال مثل لہ ایضاً زیرا کہ در فاعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ است و چون
 آنت کہ مراد مصنف علام از ثانیہ سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلین
 کہ از اصل قرار دادہ در بحر رمل یا یہ بدایت از سبب اول و ثانی از ان شغک سائتہ و شک نیست
 کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلین کند فاعلاتن میشود و تجذت ساکنش فاعلاتن تم کلام
 احمدیہ کہ صاحب حاشیہ اگر چہ پہلے اس جگہ راہ کی جلا نگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
 چارہ نہ دیکھا و سہرا حاشیہ یہ ہے ح قولہ مجلبہ زائیدہ مراحضہ از تجت تسمیہ مجلبہ در مقابل
 و زائیدہ از تجت کہ یک رکن زائیدہ دارد و فراعضہ از تجت کہ کف وطی و جن و ران از رخانات
 و زائیدہ اما تفسیر تھا نہ کہ وضع دائرہ بیہ بیان اصل ارکان ماضی و لہذا ارکان بجز راکہ غیر از
 مراحضہ متقبل نمیشود نیز سالم آرنہ بیہ دائرہ مراحضہ شاید والدہ دائرہ فروعات دیگر را غیر بیان
 یا یہ کہ و تم کلام صاحب شریح نے جواب اسکا اپنی کتاب میں لکھا ہے شی پوشیدہ نیست

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام که بهر
 سوتقی که مطلب این نرسیده غلطی بطرف تحقق منسوب کرده چنانکه درین محل وجوبش بدو صورت
 ظاهر یا پنهان است که نزد صاحب میزان که وضع دایره برآ بیان اصل ارکان باشد این محقق تعلق
 و خلاف جهوت چه بیان اصل ارکان علت غایت برآ وضع دایره نزدیک کسی نباشد بلکه
 غایت انضمام الفلک اکبر را از یکدیگر است ثانیاً اینکه وضع دایره با خاصه برآ اصل ارکان کسی نباشد
 آنچه متموع است انیت که اصول و فروع را با هم خلط کنند و تقابل و تسادی بکثرت حروف چنانکه
 در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز در کار بود و نیاوردن دایره فروع در کتب عروض
 بحجت احتراز از تطویل باشد اینکه احدی متموع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که هر جا حاجت
 افتد دایره نسبت فروع هم مثبت توان کرد و مراد از این همین است که کسی متموع نه انکار دو
 چون دایره فوعات ضروری نه باشد ازینجبت مصنف علام هم آنرا نه نوشته هم کلاماً به هم
 گفته این که دون صاحب مطلب کتاب گویند یونانی و در تطویل بے فایده سوال و جواب بین
 کے محقق علیه الرحمۃ تفصیل اوزان نرجین لکھتے ہیں کہ اما پیارسی اصلش در دایره مفاعیلین مثبت
 بود و دونوع بود سالم و مکفوف ہم دونوع بود موفور و در آخر ب و مکفوف موفور را مکفوف
 خوانند و بعضی ہر نوع را بحر می دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجزین لکھتے ہیں کہ اما پیارسی
 اصل این بحر در دایره متفعلن مثبت بار باشد و سہ نوع بود سالم و مجنون و مطوی اور بیان اوزان
 رمل لکھتے ہیں کہ اما پیارسی این بحر دونوع آید سالم و مجنون و بعضی عروضیان ہر یک را بحر می دیگر
 شمرند پس ظاہر ہے کہ جو لوگ نرج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہیں اونکے نزدیک ایڑہ
 ہای ارکان سالم کافی ہیں اور جو لوگ ہر قسم کو این سہ بحر علاحدہ قرار دیتے ہیں
 اونکے نزدیک دایرہ ارکان سالم اور دایرہ ارکان فراعص و دونوں درکار ہیں کسواسطے کہ
 یہ ارکان فراعص اونکے نزدیک بجائے اصل ارکان ہیں کہ بحر علاحدہ قرار دیتے ہیں اور سوا
 اسکے رسالہ ہای عروض میں دونوں ارکان فراعص بھی موجود ہیں م و از ذکر ارکان ہمسایہ سنفا
 کہ او تدریجاً بود و بیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیک دیگر و آن رکعی بود کہ مو
 از دو سبب خفیف بود و تدریجی بود و تدریجی خفیف و تدریجی مفرق و تدریجی

مسدس بکار دارند یک مصرع از رکن مجموعی دوبار و رکن مفرد قتی یکبار و چون در دائرہ سنند ابتدا از نصف
 ممکن بود و چنانچہ این سہ رکن مولف از تہ جزو باشد انکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند تا این وزن
 باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر اسریح خوانند و از تکرار رکن سباعی تنہا سہ رکن اول و سہ رکن
 مفروق ہو چسبہ لات مفعولات مین اور فاع لاتن مین اور تفع مس تفع لن مین کوئی بحر متعل
 نہیں یعنی کوئی بحر نہیں کلی کما اما آمیزش سباعی سہ بابک یک بحرین کلی مین مکرار و سباعیات مین
 کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور دو تہ مجموع سے خواہ دو تہ سبب مقدم ہوں چسبہ
 مستفعلن مین خواہ موخر ہوں چسبہ مفاعیلین مین خواہ در میان دو تہ سببوں کے و تہ ہو چسبہ
 فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور دو تہ مفروق سے مثل مفعولات
 اور فاعلاتن کے اور اہل عرب اسکو مسدس متعل کرتے ہیں ایک مصرع رکن مجموعی سے دوبار اور رکن
 مفرد قتی سے ایک یا مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب دائرے مین لکھتے ہیں ابتدا نو
 جگہوں سے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہ تین رکن مولف نو جزو سے ہیں یعنی ایک ایک تین تین جزو
 ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ ابتدا ساتھ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کی کرین کہ سہ وزن
 ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اسکو بحر سریح کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ ابتدا تہ سے
 بہتر تھی جیسا کہ اور دایرون مین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع کی ابتدا مین و تہ
 مگر و صا و سکی سہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم متعل نہیں ہوا ہے پس و تہ مجموع گویا اس
 مین نہیں ہے اور خلیل بن احمد سے جو لوگوں نے پوچھا اس نے یہ جواب دیا کہ و تہ مفروق اسکا
 صدر سے نزدیک ہے اور و تہ مفروق اول بیت کو ضعیف کرتا ہے پس تقدیم سریح کی سب پر
 اسواسطے ہے کہ و تہ مفروق اسکا صدر سے دور تر ہے اور چونکہ تہا سریح کی دو
 اور ایک و تہ مفروق پر ہے اور سہر ح اسمین اس کے موافق ہے لہذا
 بعد سریح کے منسج کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقفب پر اور مقفب کو
 محبت پر اسواسطے مقدم کیا کہ و تہ مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے یہ نسبت دوسری
 کے سریح شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عرض ہے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
 ہیں اقناد سے لہذا بہ سرعت پڑھی جاتی ہے کلافی الغیث م ب انکہ ابتدا سبب و م ہا

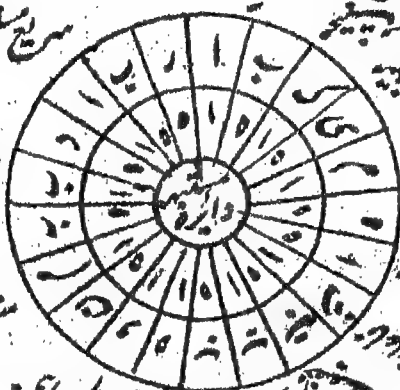
رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن من تفع لن داین جو مستعمل نیست ت اور دوسری صورت یہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اسی رکن سے کہ یہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن من تفع لن اور یہ بحر مستعمل نہیں ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہیں اور غریب بھی کہا ہے اور اسکو بحر مجر تے ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوتی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہ بحر نئی پیدا ہوتی ہے بحر نوزدہ گانہ میں کذا فی انقیات م م آئکہ ابتدا ابو تہامان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلین مفاعیلین فاعلاتن داین بحر تہازی مستعمل نیست و بیاری آئرا قریب خوانند ت تیسری صورت یہ ہے کہ ابتدا و تہ سے اسی رکن کی کرین کہ یہ وزن ہو مفاعیلین مفاعیلین فاعلاتن اور نیز تہازی میں مستعمل نہیں ہے اور فارسی میں اسکو قریب کہتے ہیں اسواسطے کہ ارکان میں ضرب اور مفعول سے قربت رکھتی ہے یا یہ کہ زمانہ قریب ترین پیدا ہوتی ہے کہ یوسف عروضی نیشاپوری نے اسکو نکالا ہے بحر قریب ایک بحر ہے بحر نوزدہ گانہ سے کذا فی انقیات م آئکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد متفعّلین مفعولات متفعّلین داین بحر اسرج خوانند ت چوتھی صورت یہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی کرین کہ یہ وزن ہو متفعّلین مفعولات متفعّلین اور اس بحر کو منسج کہتے ہیں اسواسطے کہ سہولت اور روانی پڑھی جاتی ہے منسج بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و چا مہملہ آسان و روان کردہ شد اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر میں مقدم ہیں و تہر بلند آسانی زبان پڑتی ہے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اسراج یعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہ بحر نقصان و حفاظت میں بیان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے پہنچاتی ہے لہذا بسبب اس احقار کے کہ منسج نام رکھا کذا فی انقیات م آئکہ ابتدا بسبب دوم ہمیں رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن متفعّلین فاعلاتن داین بحر را خفیف خوانند ت یا بحون یہ صورت ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہ وزن ہو فاعلاتن متفعّلین فاعلاتن اور اس بحر کو خفیف کہتے ہیں بسبب اسکے کہ اخف سیاحیات ہے یہ سبب اتصال اسباب کے قطع اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحر ہای عروضی کہ کذا فی المنہج م و آئکہ ابتدا ابو تہامان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلین مفاعیلین فاعلاتن مفاعیلین داین بحر

مضارع خوانند ت چھٹی یہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وند سے کریں کہ یہ وزن ہو ^{مفاعلات} فاعلاتن مفاعیلین اور اس بحر کو مضارع کہتے ہیں یہ سبب مشابہت کے بحر منسرح سے کہ دو کسر خرو میں ان دونوں کی وند متفرق ہے مضارع یعنی سیم و کسر اور مملہ ترکیب در شبیہ منتخب سے اور مضارع است بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحر عرو من سے اور اس بحر کا اسوئے مضارع نام رکھا کہ مشابہت منسرح سے کہ دونوں میں ابتدا مقدم ہیں اسباب پر کذا فی الغیث م زانکہ ابتدا بدو سبب رکن متفرق کی کنند و برین وزن بود مفعولات متفعّلین متفعّلین این را مقتضب خوانند و پارسى مستعمل است ت ساتویں صورت یہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن متفرق سے کریں کہ یہ وزن ہو مفعولات متفعّلین متفعّلین اور اس بحر کو مقتضب کہتے ہیں یہ سبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونوں کے ایک ہیں فقط فرق ترتیب میں اور یہ بحر فارسی میں مستعمل نہیں ہے مقتضب یعنی سیم و فتح ضا و ^{مختص} شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ارکان دونوں کے ایک ہیں اختلاف فقط ترتیب میں پر کذا فی الغیث م زانکہ ابتدا سبب دوم ہیں رکن کنند و برین وزن باشد مس تفعّلین فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را محبت خوانند ت آٹھویں صورت یہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کریں کہ یہ وزن ہو مس تفعّلین فاعلاتن فاعلاتن اور اس بحر کو محبت کہتے ہیں کہ بحر خفیف سے برکنده ہوئی ہے محبت یعنی سیم و سکون جم و فتح تاسی فوقانی و تشدید تاسی شلثہ بمعنی انبیج برکنده شدہ اور نام ایک بحر کا بحر نوزوہ گانہ سے اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکنده کیا ہے کہ واسطے کہ ان دونوں بحر کے ارکان میں بھی اختلاف ہے کہ اس بحر میں متفعّلین مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف میں در میان کذا فی الغیث م زانکہ ابتدا البوند متفرق کنند کہ این وزن شود فاعلاتن مفاعیلین مفاعیلین و این بحر ہم نام مستعمل است ت اور نویں صورت یہ ہے کہ ابتدا وند متفرق سے اس رکن کی کریں کہ یہ وزن ہو فاعلاتن مفاعیلین مفاعیلین اور یہ بحر بھی نام مستعمل ہے اور بعض اس بحر کو مشاکل کہتے ہیں مشاکل یعنی سیم و کسر کاف مانند و ^{مشاکل} شونده اور نام ایک بحر کا ہے بحر عرو من سے منتخب اور غیث سے م پس بحر مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ بہت است و بہت دائرہ بر وزن سکریج

چنین یونع بادہ بمن دہ تو تباہم یکبار + وبردزن قریب ع بمن دہ تو تباہم یکبار بادہ جو بردزن
منسج ع دہ تو تباہم یکبار بادہ بمن دہ بردزن خفیف ع تو تباہم یکبار بادہ بمن دہ بردزن
ع تباہم یکبار بادہ بمن دہ تو + وبردزن مقنصب ع ہم یک بار بادہ بمن دہ تو تباہم وبردزن
مجتشع یک بار بادہ بمن دہ تو تباہم واین دائرہ راہم دائرہ مشتبہ نواخذہ وصورتش این
ست پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی میں اس دائرہ کی سیات ہیں اور مستعمل اور مست
اس دائرہ کی وزن سرع میں یونع جو مرقومہ متن سے تقطیع ادسکی یہ ہے بادہ
مستفعلن وہ تب تباہم مستفعلن ہم یکبار مفعولات بجائے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ
ادسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل یارس کا لفظ میں یون ہی ہے اور وزن قریب میں
یون ہے جو مرقومہ متن سے تقطیع ادسکی یہ ہے بمن وہ تب مفاعیلن تباہم یک مفاعیلن
بار بار دہ فاعلاتن وجہ منفصل ہوتی فاعلاتن کی ظاہر ہے اور وزن منسج میں یون ہے
جو مرقومہ متن سے تقطیع ادسکی یہ ہے وہ تب تباہم مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادہ بمن مستفعلن
اور وزن خفیف میں یون ہے جو مرقومہ متن سے تقطیع ادسکی یہ ہے تب تباہم فاعلاتن
یکبار باس تفع لن دب بمن دہ فاعلاتن اور وزن مضارع میں یون ہے جو مرقومہ متن
سے تقطیع ادسکی یہ ہے تباہم یک مفاعیلن بار بادہ فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہا
صاحب میزان نے یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ تباہم قطیہ تباہم یک مفاعیلن بار بادہ
فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن دشمار کردن داو تو را بجای حرفی از بہر ضرورت قافیہ است ہم
کلامہ پس مصرع ثانی کمان ہے جبکہ سبب ضرورت قافیہ ہوئی اور واو کو بجای حرف
کمان شمار نہیں کیا کہ اس کے مقام پر ہر جگہ آئے یہ سبب ادغام کے موافق لہجہ اہل
عارس کے مگر یہ کہا جا کہ لفظ تو اس مصرع میں آخر واقع ہوا اور لفظ تباہم اول میں واقع
ہے کیونکہ بدلتا اس طرح وزن قریب میں بادہ آخر واقع ہوا اور لفظ بمن اول
میں ہے ہے نہ بدلے آدم بر سر مطلب اور وزن مقنصب میں یون ہے
جو مرقومہ متن سے تقطیع ادسکی یہ ہے ہم یکبار مفعولات بادہ بمن مستفعلن دہ تب تباہم
مستفعلن اور وزن مجتث میں یون ہے جو مرقومہ متن سے تقطیع ادسکی یہ ہے یک بار

باسم تفعیلن دب میں وہ فاعلاتن تب تباہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہ کہتے ہیں اور دائرہ و تدبھی اور وجہ اشتباہ اسمین یہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونوں متصل اور منفصل واقع ہوئے ہیں پس دونوں میں شبہ پڑتا ہے اور سرور کو نے کہا ہے کہ بحرین اسکی شبہ میں اور صورت دائرے کی یہ ہے

مربع مستفعلن مستفعلن معولات ۲ بار



قربا عیالین مفاعیلین فاعلاتن

منح مستفعلن معولات مستفعلن ۲ بار

م و بزبان پارسی این بحر با سالم کار ندارد یعنی ارکان بحین سلامت و لیکن بحدت ساکن سبب دم از ہمہ ارکان یکا دارد و دائرہ را کہ بدین وضع کنند مشتبہ مزاحفہ خوانند و میریخ و منسرح و مقنن یا بطوی مقید کنند و قریب مضارع را بمکفوف و خفیف و محبت را بجنون ت اور زبان فارسی میں ان بحدون کو سالم مستعمل مین کرتے ہیں یعنی ارکان مین لاتے مگر ساکن سبب دوم سبب ارکان سے حذف کر کے استعمال کرتے ہیں اور اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہ مزاحفہ کہتے ہیں اور میریخ اور منسرح اور مقنن کو بطوی مقید کرتے ہیں یعنی مستفعلن اور معولات طے سے مستفعلن اور فاعلاتن ہو جائیں یعنی اور عرب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہیں یعنی مفاعیلین اور فاعلاتن کہ بردزن علن مستفعلن معولات مقفول ہیں کہتے ہیں مفاعیلین اور فاعلاتن ہو جاتے ہیں بعد تبدیل اور خفیف اور محبت کو بجنون مقید کرتے ہیں یعنی فاعلاتن اور تفعیلن کہ بردزن تفعیلن مین اور معولات مین مین غبن کے فاعلاتن اور مفاعیلین ہو جائیں بعد تبدیل اور ضرورت وائرہ مشتبہ مزاحفہ کی اس حبت سے ہوئی کہ فارسی میں یہ بحرین بارکان سالم مستعمل مین ہوتی مگر مزاحفہ پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صحت انضمام اور الفکا اور اوزان ممکن اور مقصود ہے اسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لند اسعفت علیہ الرحمہ

صورت و دونوں کی عبارت میں منضبط کردی اور دائرہ فرائض بحالی تطویل نہیں
 ہم و میرے چہین شود مفتعلن مفتعلن فاعلات عیالہ بن وہ تو تباہم سہ بار و قریب مفاعیل مفتعلن
 فاعلات عیالہ بن وہ تو تباہم سہ بار بادہ بن و منسج مفتعلن فاعلات مفتعلن عیالہ وہ تو تباہم
 سہ بار بادہ بن بن و خفیف فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن عیالہ تو تباہم سہ بار بادہ بن وہ تو تباہم
 مفاعیل فاعلات مفاعیل عیالہ تباہم سہ بار بادہ بن وہ تو تباہم و متقنب فاعلات مفتعلن مفتعلن
 عیالہ سہ بار بادہ بن وہ تو تباہم و محبت فاعلاتن فاعلاتن عیالہ سہ بار بادہ بن وہ تو
 تباہم بن باہی بن و تباہم دائرہ اول شد و باید گفت و اینجا محففت اور وزن سرچشمہ
 اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے باد بن مفتعلن و بہت تباہم مفتعلن ہم بن فاعلات
 اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے بن و بہت مفاعیل
 تباہم مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسج اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی
 یہ ہے و بہت تباہم مفتعلن ہم بن فاعلات باد بن مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال
 جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے تباہم فاعلاتن سہ بار فاعلن و بن وہ فاعلاتن اور وزن
 مفاعیل اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے تباہم مفاعیل بار باد فاعلات بن
 و بہت مفاعیل اور وزن متقنب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے تباہم
 فاعلات باد بن مفتعلن و بہت تباہم مفتعلن اور وزن محبت اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
 او سکی یہ ہے سہ بار با مفاعلن و بن وہ فاعلاتن تباہم فاعلاتن پس حرف با جو بن اور تباہم ہے
 دائرہ اول بن شد و کہا جاسیے یہ سب مطابقت لہجہ عجم کے اور اس جگہ یعنی دائرہ مستبہ
 فرائض میں محففت بسبب اس کے کہ حرف سابق ملفوظ نہیں ہے مفصل یہ کہ جب بادہ بن اور
 تو تباہم دونوں مفتعلن اور فاعلن ہونگے حرف با اور دا کہ اکثر مقاموں میں ملفظ میں نہیں
 آتے اس جگہ تلفظ میں آئینگے موافق لہجہ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے
 بلحاظ اس کے اور بے شد و ہو جائیگی اور با اول بمقام ہی اور دا کے ہوگی اور تقطیع میں بے بکر بھی
 جائیگی جسے دائرہ مستبہ سالمہ بن اور ہر گاہ یہ حرف با اور دا ملفظ میں نہ آئینگے اور تقطیع سے
 اگر جائینگے تشدید کماں ہوگی جسے دائرہ مستبہ فرائض میں م و نیز پارسیان بعضی اذین بحر ہائے

ل
بکار آرد و یک مصرع از کئی مجموعی و کئی مفردی باشند و بار و بحر ہای ممکن باشند و سہ بحر اول
کہ رکن مکرر در اوایل مصرع ہا افتد و آن مصرع است دھمل اول قریب بقیفہ و شش اہماز
ت اور اہل فارس بعض ان بحرین کے متضمن استعمال کرتے اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفردی سے ہوتا ہے دو بار آوردہ چہ بحرین ممکن ہیں اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اولین
اوایل مصرعون میں پڑا ہے ساقط ہو جائیگا کہ واسطے کہ شمن میں مکرر نہیں ہوتی اول
یتون میں مصرع ہے کہ وزن او سکا متفعّل مفعولات ہے اور مطوی متفعّل متفعّل فاعلات
ہے اور مہمل اول ہے یعنی جدید کہ وزن او سکا فاعلات فاعلاتن مس تفعّل کن اور مفعول فاعلات
فعلاتن متاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن او سکا مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہے اور مفعول
مفاعیلن مفاعیل فاعلات ہے میں جب تین بحرین ساقط ہوں باقی رہن چھ ہم برنگیونہ وزن
منسرح متفعّل فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل نہ وزن خفیف فاعلات
مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن نہ وزن مضارع مفاعیل فاعلات
دو بار مصرع مرا باز را خوب نگار ابوصل زن تو + وزن متعقّب فاعلات متفعّلن دو بار
مصرع باز رای نگار ابوصل زن تو مرا + وزن محبت مفاعلن فاعلاتن دو بار مصرع بوصل
زن تو مرا باز رای خوب نگار + وزن مہمل فاعلات مفاعیلن دو بار مصرع رای خوب نگار
بوصل زن تو مرا باز + و ازین شش سہ متعلی باشند و آن منسرح و مضارع و محبت است و خفیف
شمن بسیار نیامدہ است متعقّب در پارسی نیامدہ است و این دائرہ را مشتبہ رائدہ خوانند
و بعضی انقباب دائرہ ہا بر شکل دیگر کنند و ما این دو دائرہ نیا و رویم خفیف رات دہ چہ بحرین
شمن جو بعد اقباط بحر ثانیہ کے رنگین ہیں یہ منسرح خفیف مضارع متعقّب محبت وزن مہمل
جسکو مشاکل کہتے ہیں اور ان اور مضارع شمال انکی مرقومہ متن ہیں اور تقطیعات لکھی
جاتی ہیں تقطیع مصرع منسرح زننت مرا متفعّل باز رای فاعلات خوب نگار متفعّل ابوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف ترا با فاعلاتن را کو متاعلن نیکار فاعلاتن بوصل زن متاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیلن را کو خوب فاعلات نگار اب مفاعیلن مہمل زننت فاعلات تقطیع مصرع
باز را فاعلات خوب نگار متفعّل را بوصل فاعلات زن ترا متفعّل تقطیع مصرع محبت

بوصول ہونے سے متعلق مکرر یا فعلاتن کے تحت متعلقین بنکارا فعلاتن تقطیع مصرع و دن مہل یعنی نشان کل ہے
 ہے اسے خوب فاعلاتن مکرر یا مفاعیل و صلت فاعلاتن مکرر یا مفاعیل اور ان کے تحت
 تین یکن متعلق ہیں مصرع اور مضارع اور محبت اور خفیف شمن کم آتی ہے اور مقننہ فارسی
 میں متعلق نہیں ہے اور مہل فارسی اور تازی میں مترک ہے اور اس دائرے کو
 مشتبه زائدہ کہتے ہیں اور بعضوں نے القاب دائروں کے اور طرح پر کہے ہیں یعنی دائرہ دہر
 اور دائرہ منتزعہ کہا اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونوں دائرے یعنی مشتبه تراخہ مسدسہ اور
 تراخہ شمنہ واسطے تحفیف کے نہیں لکھے مہم و باشد کہ بعضے دائرہ منہد حبت بجزا کہ مسدس
 تراخہ آمدہ باشد مانند سیرج و قریب و خفیف و بحر مقننہ ہم دران دائرہ آورند و بل
 دائرہ مشتبه سالمہ این دائرہ آورند اور بعضے عروصی دائرہ بجز مسدس اور تراخہ کا
 لائے ہیں مانند سیرج اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقننہ بھی اس میں شریک کی گئی
 اور بعض دائرہ مشتبه سالمہ کے یہ دائرہ تراخہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس
 تراخہ کی یہ ہے کہ مثلاً سیرج مسدس یہی مفتعلن مفتعلن فاعلاتن پس اگر عین مفتعلن اول
 آغاز کیجیے رکن قریب کے ٹکلیں مفاعیل مفاعیل فاعلاتن اور اگر ترا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
 رکن خفیف کے ٹکلیں گے فعلاتن مفاعیل فعلاتن اور اگر فاعلاتن سے ابتدا کیجیے رکن مقننہ
 کے ٹکلیں فاعلاتن مفتعلن مفتعلن مہم و اما در خماسیات بسیطہ یک مصرع از تکرار یک رکن بود چار بار
 دو بحر از ان ممکن بود کہ بر خیر دیکے آنکہ ابتدا بو تکرار و برین وزن بود فعلون چار بار و این بحر
 متقارب خوانند و دو دام ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چار بار و این بحر متعجب
 حیلل آنرا غریب و رقص و متسوق نام نہادہ است و اندک کے شعرا تازی بران بحر بعد از حیلل نام
 اند و پارسیان ہم یہی چند تہ کلف گفتہ اند و اما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
 دن میں ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحر و نکا پیدا ہوتا اس
 ممکن ہے ایک یہ کہ ابتدا بو تکرارین وہ یہ وزن ہو گا فعلون چار بار اور اس بحر کو متقارب
 کہتے ہیں اس واسطے کہ اسباب اور او تاد اسکے قریب واقع ہو مہم ہر وتر سے ملا ہوا ایک
 سبب سے یاد در میان دو سببوں کے ایک وتر ہے اور در میان دو وتر کے ایک ہے

دوازده ممکن است که بر نیز دہست و دو است و متعل نزدیک عرب ازین بلد پانزدہ آطویل تب مدیر
 ج بسیط و وافہ کامل و پنج زرخ رمل ط سیر ی منسج یا ضیف یب مضایع پنج مقتضب
 ید مجتہد یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی حمل است و نزدیک مجسم دہ است آنہج با
 زرخ رمل د سیر یہ قریب و منسج ز خیف ج مضایع ط مجتہد ی متقارب و بعضی
 مراحضات بر شمار گیرند و از دوازہ شتہ ہمہ بجز ستمل در شمار آورند و بحر باز یادہ گردد
 این است تفصیل دوازہ بحر است پس دائرہ نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ و دوسرا
 متعلقہ تیسرا متعلقہ چوتھا مشتبہہ پانچواں متعلقہ اور نزدیک مجسم کے بھی پانچ ہین پہلا متعلقہ
 دوسرا مراحضہ تیسرا مشتبہہ شتمہ چوتھا مشتبہہ سدسہ پانچواں متعلقہ اور بحرین کہ خلیجہ پیدا ہونا
 ان دائروں کے ممکن ہے یا نہیں ہین پانچ مختلفہ سے یعنی طویل مدیر عربین بسیط عمیق اور ہین
 متعلقہ سے فر کامل حمل حبکا وزن فاعلامت لکھا ہے اور تین متعلقہ سے پنج زرخ رمل اور نو
 مشتبہہ سے سیر یہ جدید قریب منسج خیف مضایع مقتضب مجتہد مشاکل اور دو متعلقہ
 متقارب متدارک اور انہین متعل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدیر تیسری بسیط
 چوتھی فز پانچوین کامل چھٹی پنج ساتون زرخ آٹھون رمل نوین سیر یہ دسویں منسج گیارہون
 خیف یا رھو دین مضایع تیرھون مقتضب چھون مجتہد پندرھون متقارب یہ پندرہ
 ہون تین اور سولھون عرب یعنی متدارک بھی کچھ استعمال ہین آگئی ہے اس حساب سے سو
 ہون تین باقی حمل ہین وہ عربین اور عمیق اور حمل اور جدید اور قریب اور مشاکل اور نزدیک
 مجسم کے دس ہین پہلی پنج دوسری زرخ تیسری رمل چوتھی سیر یہ پانچون قریب چھٹی منسج
 ساتون خیف آٹھون مضایع نوین مجتہد دسویں متقارب پس بحرین طویل اور مدیر
 اور بسیط اور دافراد کامل اور متدارک یا دسی ہین متعل نہیں جو کچہ کہا ہے انہین مشتبہہ
 عرب کہا ہے اور بعضون نے مراحضات کو شمار ہین زیادہ کیا ہے اور دو نوون اٹھون
 مشتبہہ سے سب بجز ستمل کو شمار ہین لائے ہین یعنی مشتبہہ مراحضہ سدسہ سے ہمہ بجز
 ستمل سیر یہ منسج مطوی اور قریب اور مضایع مکھوف اور خیف اور مجتہد مجنون اور
 مراحضہ شتمہ سے چار بحرین متعل منسج مضایع مجتہد خیف اس صورت ہین از رو

تھار کے بحرین زیادہ ہو جائیگی یہی ہے تفصیل دائروں اور بحرین کی ظاہر ہے کہ
جدا کرنا مشن اور دس کا شمار میں تکلف سے خالی نہیں اور فارسیوں نے بحرین کی
کو بھی استعمال کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب کابل اور دہلی ملائی ہیں اس حساب سے
اونیس بحرین ہوتی ہیں جیسا کہ مشہور ہیں اور معلوم کیا جاسکے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے
حرف ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے جس علامت کی دال ہوتی ہے اور
مقام پر یہ شکل دیکھنا اس واسطے ہے کہ دوسرے ملتیں نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرت
سے منسوب کیا ہے پس یا عبارت زیادہ سے اور یہ عبارت دوازدہ سے ہے ہم پر ایک
رکن اول را از مصالح اول صدر خوانند و رکن آخر را عرض و رکن اول را از مصالح دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرر و رکنای باقی را حشوت اور جان تو کہ رکن اول مصالح اول
کو صدر کہتے ہیں اس واسطے کہ صدر میں واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصالح اول کو عرض
کہتے ہیں بالفتح اس واسطے کہ عرض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
یہاں شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصالح دوم کو ابتدا کہتے ہیں اس واسطے کہ
ابتداء مصالح میں واقع ہوتا ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصالح دوم کو ضرب کہتے ہیں کہ ضرب
بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن خیمہ ہوتا ہے یہ رکن بھی خیمہ ضرب بمعنی
صنعت ہے کہ اسکے اصناف بہت ہیں یا بمعنی مثل یعنی یہ ضرب مثل عروض ہے
وقوع آخر مصالح میں اور باقی رکنوں کو حشو کہتے ہیں اس واسطے کہ ہر رکن شعر میں صدر
بالفتح اول بالا ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانیشن منتخب اور کشف اور لطیف
اور غیاث سے عروض بالفتح کراۓ ہر خبر و خبر و آخر مصالح اول شعر کذا فی المنتخب ابتدا
افاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ہم و باشد کہ رکن اول را چون خبر و اول او و
مجموع بود متحرک اول اور از ان خبر و بیگنند و ان معنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ
آن رکن را ابتدا خوانند و باز ای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سبب خفیف درو مجاور
و بود ساکن آن سبب بیگنند اسقاط اور اعتماد خوانند اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہیں کہ اول مصرع میں ہو اور خبر اول اسکا وقت مجموع ہو اور متحرک اول اسکا خرم سے ساقط
 ہو جسے فعلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور متعلقن بجاتا ہے
 پس یہ اگر صدر میں ہوگا ابتدا البدر کیسنگے اور اگر ابتدا میں ہوگا ابتدا بہ ابتدا کیسنگے اور اگر
 حشو میں ہوگا ابتدا بنحو کیسنگے اور عرض اور ضرب میں نہیں ہوتا اور جو رکن برابر اور تقابل
 اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اس میں مجاور و تدر ہو یعنی پہلے و تدر بعد سبب جسے فعلن اور
 ساکن سبب کو اگر ادین جسے فعلن سے فعلن رہ جائے اس استقاط کو اعتماد کہتے ہیں اور
 صاحب خزجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو جہین یہ حرف واقع ہو اسی اعتماد
 کہتے ہیں حاصل دونوں کا ایک ہے ح و ازین کلام مصنف ظاہر آنت کہ اعتماد
 عبارت از حذف حرف مذکورست و صاحب خزجیہ و دیگر برائند کہ اعتماد عبارت
 از ان رکن حشوی است کہ حذف مذکور در ان واقع شود پس کلام محقق خانی از مسأ
 لہ نیست تم کلام ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا لکھا مسامحہ اور فرد گذا
 رکھا کیا دخل م و ہر بیت را کہ مصرعی از مساوی دائرہ باشد و ہم بران وجہ کہ در ان
 دائرہ افتد متعلق باشد مانند وزن اول از کامل و خبر چنانکہ بعد ازین معلوم شود آن
 بیت را نام خوانندت اور جو بیت کہ ہر مصرع اسکا مساوی دائرہ ہو عدد ارکان میں
 یعنی سالم اور جس طرح دائرے میں ہے اویسی طرح متعلق ہو یعنی سالم اور جو بیت
 کو تمام کہتے ہیں جسے وزن اول کامل اور خبر کہ بعد کے معلوم ہوگا وزن کامل بیت
 و اذا صکوٰت فما اقصٰ عن مذمٰی و کما علقت تہاملی و مکر می بہ بروزن متعلق تھا
 متعلق اور خبر یہ ہے بیت داد سلمیٰ از سلمیٰ جادہ بہ قفریری ایاتاشل البر
 بروزن متعلق متعلق متعلق م و ہر بیت را کہ ارکان ہر مصرعی از و بعد مساوی
 ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد متعلق باشد و خواہ بعد از غیر آن بیت
 وانی خوانندت اور جو بیت کہ ہر مصرع اسکا عدد میں مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
 اویسی طرح بہ متعلق ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنی فراحت اس بیت کو وانی کہتے ہیں
 پس وانی عام ہے اور تمام خاص یعنی ہر تمام وانی پر اور ہر وانی تمام نہیں ظاہر ہے

کہ جس انی میں غیر ہوگا وہ غیر تمام ہوگا مگر خبر دی یعنی رکنی از ہر مصرعی از و حذف کردہ
 استعمال کنند از آنجہ و خوانند و اگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اور
 خوانند و اگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند سنوک خوانند و اگر اگر ایک رکن مصرع سی
 کر کے استعمال کریں او کو مجزوء کہتے ہیں پس اگر بیت شمن ہوگی مسدس ہوگی اور اگر مسدس
 ہوگی مربع ہوگی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کر کے استعمال کریں او کو مشطور کہتے ہیں
 یعنی نصف پس اگر بیت شمن ہوگی مربع ہوگی اور اگر مسدس ہوگی ثلث ہوگی دونوں
 مصرعون میں اور اگر دو ثلث حذف کر کے استعمال کریں او کو منہوک کہتے ہیں پس
 بیت مسدس مثنی رہا ہوگی دونوں مصرعون میں اور منہوک بیت شمن میں ممکن نہیں ہے
 مجزوء یا ربعیہ مسدس کہ اصل وضع میں شمن ہوا اعتبار دور کرنے ایک خبر کے اوس کے
 کذا فی الغیث اور خبر و مہموز اللام یہ معنی پارہ پارہ کروں لغت میں اور مجزوء مجازاً صفت
 خبر و اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزوء آتی ہے اور شرط بالفتح اور سکون ثنائی
 بمعنی نصفی ہر تہے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور مصرع سے اور تنک بالفتح کند اور خبر مسدودہ ہوتا
 کپڑے کا پٹنے میں اور لائعا و ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المتحب اور محقق علیہ الرحمہ
 خود معنی ان لفظوں کے فصل نہم میں لکھے ہیں ح قول مشطور از شرط بمعنی نصف پس مشطور
 بمعنی نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد و پس آن خبر و مصرع است نہ غیر خلیل
 خلیل شعر او و مصرع و عروض و ضرب لازم میدان پس مشطور نیز و فالتش ثلث باشد و پس
 از نیما است کہ سکا کے می کوید فاکہ ربعی مجزوء و الثلث مشطور و اما بعد المثنیٰ پس پنجہ
 ہذا قسمل در جارتہ رب می آورد در اشعار عربی مربع نیز آید و مشطور ہم خوانند غلط محض است کہ
 میان مرزاقیتل شکار بھی بیشتر اعراض لگنے عجوبات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
 ہیں اشعار عربی میں چنانچہ بحر مدیر میں عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہ ہے و بعضی مشطور روا
 داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہ ہے قول مشطور یعنی مربع نحو ۵ یا لیکر لا تنو ۶ پس دا
 حین و نی م و ہر بیت کہ ہر دو مصرع او متساوی بود و مقفی اور مصرع خوانند و اگر مصرع
 اولش از دوم جدا نشو اور اسحق خوانند و اگر جو بیت کہ دونوں مصرع او کے متساوی ہو

وزن میں اور ارکان میں اور مقفی خواہ مطلع قصیدی خواہ غزل کا خواہ بیت تنوی کی او سکوا
 مصرع کہتے ہیں اور جو بیت کہ مصرع اول اس کا مصرع ثانی سے جدا ہو مثلاً ایک رکن آدھا
 اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے او سکوا مقفد کہتے ہیں اور وہ بیت مجازاً بیت
 ہوگی مصرع ہفتم میں وقع صاد و تشدید را حملہ مفتوح و عین حملہ مصرع آورده شدہ غیاث سے
 تصریح قافیہ لانا مصرع اول بیت میں منتخب سے مقفد صیغہ مفعول تصدید سے اور تفسیر
 دینا اور سخن پوشیدہ کنا کہ خوب سمجھ میں نہ آئے غیاث سے م و عروض و ضرب اگر سالم
 باشد یعنی از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصان خالی نہ ہو منتقص خوانند ت اور عروض
 اور ضرب اگر سالم ہوں او نکو صحیح کہتے ہیں اور اگر نقصان سے خالی نہ ہوں یہ سبب قی
 کے او نکو منتقص کہتے ہیں اور انتقص بالکسر قاف سکتگی منتخب اور غیاث سے م و رکنی را
 کہ عروض بیت بود بر وجهی کہ برخیاں نشاید خواہ صحیح خواہ منتقص اور افضل خوانند و رکن ضرب
 چون بر وجهی بود کہ برخیاں نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
 مشغول شویم و اللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اس طرح پر کہ سوا او کے ستر او
 نہ یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقص صحیح جیسے پنج مثنیٰ او مضارع او
 محبت میں کہ سالم ہوتا ہے اور بس و منتقص جیسے طویل میں کہ عروض مقبوض ہوتا ہے
 اور بس و مقضب میں کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہیں اور رکن
 ضرب جب ایسا ہو کہ سوا او کے ستر او نہ یعنی ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقص
 پس صحیح جیسے مضارع اور محبت میں کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقص جیسے
 مقضب میں کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہیں فصل
 جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت
 تسمیہ ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک مثنیٰ کی منتخب سے پس جب اس بیان کے تحت
 ہوئی اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے و اللہ اعلم م فصل ششم در
 تغیرات ارکان و القاب آن و تفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان این کہنا کہ اصول سخن
 است ہم بڑا گوئی کہ در دائر افتد بنا در استعمال کنند و بیشتر خیال بود کہ در ان تصریح کنند تفصیلاً

حرکت یا حرکت یا جزوی یا زیادت حرکت یا جزوی و وجہ عمل یا در ہر بحر ہی نہای آن بحر خوانند پس
 ہر رکن کہ در دائرہ ابر اصل وضع باشد بے هیچ تغیر از سالم خوانند و اما در بنیاب باشد کہ سالم باشد و باشد
 کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در درود نوعی از تغیر باشد و بچنان کہ ارکان سالم را اصول خوانند ارکان
 متغیرہ را فروع خوانند و بعضی بجای تغیر زحافات گویند است یہ ارکان کہ اصول بحر و رکن ہین جسطح
 دائرون میں واقع ہوتے ہین اوسط یعنی سالم کتر مستعمل ہوتے ہین اکثر اون میں تصرف کیا
 جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا مثلاً متفاعلن یا ضمائر متفاعلن
 ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے متفاعلن بجن متفاعلن ہو جاتا ہے یا نقصان جزو کا و در جزو
 سے مراد سبب و تدبیر جیسے فعولن بحد فعل ہو جاتا ہے یا وہ تصرف زیادت سے زیادت
 حرف جیسے فعولن یا شبلع فعولان ہو جاتا ہے یا زیاد جزو جیسے متفاعلن بہ ترقیل
 متفاعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہیں ہوتی اور وجہ عمل ہر بحر کو بنیاد اس بحر کی
 کہتے ہین یعنی ارکان نا متغیر جیسے دائرے میں واقع ہوتے ہین انکو بنا کہتے ہین پس جو
 کن دائرے میں اصل وضع پر ہوا اور اس میں تغیر نہوا ہوا و سکو سالم کہتے ہین لیکن بنا
 میں کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنی تغیر کہ دائرہ ارکان سالم اور متغیر دونوں
 کا ہوتا ہے پس جسطح کا کہ تصرف اس میں ہوا ہو وہ ایک نوع تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان
 سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضی اس تغیر کو زحافات کہتے
 ہین مطلب یہ کہ ارکان و دائرہ کو سالم ہون حواہ متغیر بنا کہتے ہین مگر چونکہ دو دائرہ مراصفہ
 کے ارکان میں ایک نوع کا تغیر ہوا ہے انکو بھی فروع کہنا چاہیے اور جن ارکان
 میں کسیر کا تغیر نہیں ہوا ہے وہ سالم ہین زحافات بالکسر گریرنا اور ساقط ہونا ایک
 حرف کا دو حرفوں سے شعر میں اور اس شعر کو مراصفہ کہتے ہین جب
 سے ہم و بعضی زحافات تغیرے را گویند کہ در بنیاب جائز بود و شعر بے آن تغیر نیکو تر بود و بعضی
 زحافات اسقاط ساکن سبب حقیف را گویند و بس ت اور بعضی زحافات اس تغیر کو کہتے
 ہین کہ بنیابین جائز ہو مگر شعر تغیر اسکی بہتر ہو یعنی تغیرات نامربوط کو زحافات کہتے ہین اور بعضی
 اسقاط ساکن سبب خفیف کو نقط زحافات کہتے ہین اور پس در جو تغیر سوا اسکے ہوا و سکو

علت کہتے ہیں معلوم کیا جاوے کہ بہتر سب میں قول اول اور مختار جمہو بھی یہی رسم و رسم
تغیر نہ نقصان بود یا زیادت و تغیر نہ نقصان یا خاص بود بموضع یعنی در ہر موضع کہ آن رکن
آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود یا و ایل ابیات و مصراعہا یا با و آخر آن و تغیر زیادت ہمیشہ
خاص بود یا و ایل یا با و آخر و در اواسط منفید و ہر یک ازین انواع یا تبادلی خاص بود یا
بیاری یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقع ہوئے تغیرات آن لغت را احصا کردہ است
آزما القاب مناسبہ نہادہ و در بیاری و دیگر لغات بچنان است بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضی کہ خاص لغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلط ہا کردہ
اند تا ابتدا بہ تغیرات شعر تازی کہیم چہ انچہ بایشان خاص است و چہ انچہ مشترک است گوئیم
ت اوران سب ارکان میں تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا زیادت پس تغیر نہ نقصان یا خاص
منین ہوتا کسی جگہ یعنی جس جگہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہے یا خاص ہوتا
ہے یا و ایل ابیات و مصراع یا با و آخر ابیات و مصراع اور تغیر زیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے یا و ایل یا با و آخر اوسط میں منین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی میں
خاص ہے یا فارسی میں خاص ہے یا دونوں میں مستعمل ہے اور جو سبقت شعر میں اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب واقع ہے اوس کے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہیں یعنی چون تیس زحافات لکھے ہیں اور اوس کے نام مناسب رکھے
ہیں اور فارسی و غیرہ زبانوں میں ایسا منین ہے بلکہ بعض زحافات عرب کے لیے ہیں
یعنی کہ اپنی زبانوں میں خاص ہائے ہیں اور نیز زیادہ کیے ہیں اور نام رکھتے ہیں یا
یکہ یکہ بہت خلط کیا ہے یعنی کسی نے کوئی نام رکھا ہے کہ کوئی لفظ ہم ابتدا بہت
شعر تازی کرتے ہیں جو کچھ کہ او کی زبان میں خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب اور
زبان فارس میں مشترک ہے کہتے ہیں معلوم ہو کہ اصلاً و زحافات میں اختلاف بہت
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی میں یا تیس زحافات اور فارسی میں تیرہ زحافات ہیں
کہ جملہ تیس میں سے ہیں اور محقق علی الزمرہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

کہیں ہیں اور الحق کہ تازی میں ایسا ہی چاہیے اور عرضیان فارسی نے جو تصرف اور ایما
 کیا ہے یہ امر محبت اختلاف بحث کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت کے جدا
 ہوتے ہیں اچھا یا لکسر گنا اور ضبط کرنا منتخب سے م تغیرات یا مفرد بود یا مرکب و مفرد
 آن بود کہ در ان رکن یک نوع تغیر بیش نیست و مرکب آن بود کہ زیادت از یک نوع
 افتد اما مفرد از چار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
 ثقیل یا در دو مجموع یا در دو مفروق اما انچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول
 عام بود و آن استقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف
 چہارم یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نہ تواند بود پس اگر حرف دوم بود
 ان رکن را بعد از استقاط مجنون خوانند اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
 کفوت ت تغیرات یا مفرد ہوتے ہیں یا مرکب مفرد و تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اس
 رکن میں نہوا اور مرکب و تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہوا یا تغیر مفرد چار قسم سے خالی
 نہیں ہوگا اس سبب کہ یا سبب خفیف میں ہوتا ہے یا سبب ثقیل میں یا دو مجموع میں یا دو
 مفروق میں ان میں جو تغیر سبب خفیف میں پڑتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں اول عام ہو اور وہ استقاط ساکن
 سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن میں
 سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن میں فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلین میں بے
 یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلین میں نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہیں ہو سکتا
 و بعد اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افعیل مستعمل میں کوئی
 رکن تین سبب ملوالی سے مرکب نہیں کہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا سا
 ہوگا اس رکن کو بعد استقاط کے مجنون کہینگے اور جن بالفتح لپیٹنا جائے کا تا کوتاہ ہو
 ہو جاو منتخب سے اور مناسب سبب شنی لغوی اور اصطلاحی میں ظاہر ہے اور اگر حرف چہارم
 سبب خفیف سے رکن میں ساقط ہوگا اس رکن کو مطوی کہینگے اور طے بتسیر
 یا پھین اور نور دین جائے یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
 رکن میں ساقط ہوگا اس رکن کو مقبوض کہینگے اور قبض بالفتح گرفتن پہنچہ و گرفتگی

خلاف سبب منتخب ہو اور اگر حرف ہتم سبب خفیف ہو رکن میں ساقط ہوگا اور اس رکن کو موقوف
 کینے کے اور کف لفتح و تشدید فاد و ختن جامہ بر یک دیگر ہا را ایتا دن ہے منتخب سے ہم و دیگر نوع
 خاص ہو دیا: آخر مضارع و آن دو گونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط کنند و متحرک را ساکن
 کنند و رکن را بعد ازین بغیر مقصود خوانند دوم آنکہ سبب بنفیکند و رکن را مخدوف خوانند
 اور دوسرا جو بغیر سبب خفیف میں پڑتا ہے خاص ہو یا و آخر مضارع اور وہ دو طرح ہو ایک یہ
 ہو کہ ساکن سبب کو اگر او سکے متحرک کو بھی ساکن کریں اور رکن کو بعد اس بغیر کے مقصود گزرتو
 جیسے فعلوں و فعل اور مفاعیلین سے مفاعیلین سکون لام ہوتا ہو اور نصیر یعنی کوتاہ کردن ہو
 منتخب سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ سارا سبب گر جائے اور اس رکن کو بعد اس
 تغیر کے مخدوف کہتے ہیں جیسا فعلوں سے فعل اور مفاعیلین سے فعلوں ہوتا ہو اور مخدوف یعنی مخدوف
 اور دور کردن ہو منتخب سے م و اما انچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود از تفاوت عام بود و آن سکین
 متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب ت دوم رکن بود رکن را بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف
 پنجم ہو رکن را موصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد و اما جو بغیر سبب ثقیل میں پڑتا
 ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کہتا ہے
 پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اور اس رکن کو بعد اس تغیر کے مضمر کہتے ہیں جیسے
 متفاعلین متفعلن ہو جاتا ہے اور افتار لاغر کرنا اور دل میں رکنا اور نصیر کلام میں لانا
 منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے موصوب کہتے ہیں جیسے
 متفاعلین سے متفاعیلین ہو جاتا ہے اور مضرب خوب پسینا اور دلخ کرنا اور مضبوط
 باندہنا منتخب سے اور یہ تغیر ان دو جگہوں کے سوا اور کہیں نہیں آتا کہ واسطے
 کہ سوا متفاعلین متفعلن کے اور کسی رکن یا فاعیل میں سبب ثقیل نہیں ہے
 اور عام سے مراد یہ کہ ابتدا و مصدر اور حشو اور عروض اور ضرب سبب جگہ آتا ہے
 م و اما انچہ در دو مجموع افتد خاص بود یا با و ایل مضارع با و آخر و درین نوع
 تغیر عام نباشد و اما انچہ با و ایل خاص بود اسقاط متحرک اول باشد اور وہ
 آخر از خدم خوانند و قوشش یا در فعلوں بود و رکن را شکم خوانند یا در مفاعیلین

بود و رکن را آخر خوانند و یاد مفاعلتن بود و رکن را اعصب انمذ و در غیر این سه موضع بنویسند
 است و اما جو تفرید مجموع میں پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باو ایل مصاریع یا و آخر مصاریع
 اور یہ تفرید عام نہیں ہوتا پس جو تفرید مجموع میں خاص یا و ایل مصاریع ہی استقامت ہے
 اول ہے اسکو خرم کہتے ہیں اور خرم یعنی شگافتن پرہیزی اور بریدن مطلق سے منتخب
 ہے پس وقوع اس تفرید کا یا فعلوں میں ہوتا ہے جیسے فعلوں سے فعلن ہوتا ہے اس کو
 اٹلم کہتے ہیں اور اٹلم یعنی رخصہ کردن اور کنارہ کشیدن ہے منتخب سے یا وقوع اس کا
 مفاعیلین میں ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اس کو خرم کہتے ہیں یا وقوع اس تفرید کا مفاعلتن
 میں ہوتا ہے کہ متعلقن ہو جاتا ہے اس کو رکن کو اعصب کہتے ہیں اور اعصب بعین مہملہ
 مفتوحہ اور ضا و معرہ ساکنہ شگافہ کرنا شاخ بزرگ کا منتخب سے اور سو ان تین جگہوں کے تفرید نہیں
 آتا معلوم ہو کہ فعلوں اور مفاعیلین اور مفاعلتن تینوں میں حرث اول کا کر جانا بعل خرم ہے
 مگر مفاعیلین میں اسکو خرم کہتے ہیں اور فعلوں میں ٹلم اور مفاعلتن میں عصب کہ یہ خرم ہر جگہ
 بلقب بلقب خاص ہر دم و این تفریدات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و دو خوش
 در مصراع دوم یاد بود و باز ای خرم رکنی را کہ در خرم ممکن بود و باز خرم بسلامت او و سو خوش
 است اور یہ تفریدات اکثر اول بیت میں ہوتے ہیں خاصہ اول قصیدہ میں اور وقوع انکے
 دوم میں نادر اور کیا یہ معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصراع دوم میں بھی خرم آتا ہے
 بلکہ اخفش نے یہ تفرید تمام اجزائی بیت میں جائز رکھا ہے اور مقابلہ خرم جس رکن میں خرم
 ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنی ایک جگہ ہو اور دوسرے جگہ نہ ہو پس رکن سالم
 کو موقوف کہتے ہیں پس موقوف خرم ہے اور موقوف یعنی ہم تمام کردہ شدہ منتخب سے خرم و
 اما اپنے خاص یا و آخر مصراعما بود و وقوع بود کے انکے ساکن و تدرایف کنند و متحرکش ساکن
 کنند و آن رکن را مطلق خوانند و دوم انکے تدرایف کنند و این رکن را اخذ خوانند
 و اما جو تفرید مجموع کا خاص ہوتا ہے یا و آخر مصاریع او کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ ساکن
 و تدر کو گرا دین اور متحرک یا قبل کو ساکن کرین اس کو مطلق کہتے ہیں جسے متعلقن بعد
 حذف نون کے اور تکیں لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسرے قسم یہ ہے کہ تدر کو گرا دین

اوس رکن اخذ کرتے ہیں جسے متعلق بعد حذف و تدر کے فعل کیوں عین ہوتا ہے قطع سے قطع کاٹنا اور حذف کرنا گلے کا منتخب ہے اور اخذ حذف سے اور حذف اور تشدید ذال جمع بہرعت جان اور ہر گز سے کاٹنا منتخب سے خواہ حذف سے اور حذف و تدر عین میں کو تا ہی اور سبکی و شمر اور ایک نوع تصرفات عرض سے ہے اور وہ گرا دینا و تدر مجموع متعلق و غیرہ کا منتخب ہے ہم و نوے دیگر است کہ در و تدر فاعلاتن انتہا سجا کہ این رکن آخر مطلع بود در بعضی جہات تا بان مفعولن آید و آراشتہ خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک اول بیفادہ است و بعضی گفتہ اند قطع است و بعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفادہ است و جہاج گفتہ است این تغیر مرکب است اول جن کردہ اند و بعد ازان لیکن حرف اول دتر کردہ و این بقیاس نزدیکتر است چہ خرم جز در و تدر تفتہ کہ حرف اول رکن بود ازا اول مصرع و قطع خبر و رکن و تدر تفتہ کہ آخر رکن بود ازا آخر مطلع و اما اسقاط متحرک دوم و تدر مجموع در ہر صورت دیگر واقعیت اور ایک تغیر و تدر مجموع کا اور ہے فاعلاتن میں جب آخر مطلع میں پڑتا ہے بعضی جہات میں دہ ضرب وانی خیف اور ضرب بخت مجز و ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو مشغول کہتے ہیں پس تشیث نقل فاعلاتن بہ مفعولن ہے اور تشیث لغت میں معنی پراگندہ کردن ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنی عین علا کا کہ و تدر ہے گر گر فاعلاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ تغیر قطع کا ہے یعنی حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنی لام علا کا گر فاعلاتن رہا منقول مفعولن ہوا اور جہاج نے کہا ہے کہ یہ تغیر مرکب ہے اول جن کیا ہے بعد اسکے حرف اول و تدر کو ساکن کیا ہے یعنی فاعلاتن جن سے اول فاعلاتن ہوا بعد اسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فاعلاتن منقول بہ مفعولن ہوا اور یہ قریب القیاس ہے اس واسطے کہ خرم کہنے میں یہ قیاحت ہے کہ خرم اوس و تدر میں واقع ہوتا ہے جو اول رکن میں ہوا اول مطلع میں یہ علا و ریمان رکن کے واقع ہوا ہے اور قطع کہنے میں یہ قیاحت ہے کہ قطع اوس و تدر میں آتا ہے جو آخر رکن میں ہوا آخر مصرع میں یہ علا و ریمان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم و تدر مجموع کہنے میں یہ قیاحت ہے

بود اول آنکہ حرف ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبق خوانند و اگر و نحو
 مجموع بود ندالت و اما تغیر زیادت که خاص ہے باد آخر مصارع او کی دو مین من پہلی یہ
 کہ ایک حرف ساکن زیادہ کریں پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو او اس رکن کو مسبق کہنے کے جیسے
 مفاعیلین سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہو جاتا ہے اور اسباع بمعنی تمام کرد
 اور زرعہ نراخ پوشیدن و منتخب سے اور بعضوں نے اس حالت کو اشباع بشین معجمہ اور عین مملہ لکھا ہے
 بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن میں دو مجموع ہو او اس رکن کو ندالت کہنے کے جیسے
 مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہو جاتا ہے اور اذالت لغت میں محسنی
 داسن دراز کردن ہے ہم و دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقیہ و خاص
 بود بوزن مخبر و یا خبر بیت و رکن اور امر فل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن زیادت و یا آخر رکن ممکن
 و اذان خالی بود آن را معرے خوانند و اور ایک تغیر زیادت اور بھی ہے وہ سبب خفیف
 کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعلن میں پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مخبر و آخریت میں
 او اس رکن کو مرفل کہتے ہیں جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہو جاتا ہے اور تر فیل لغت
 میں محسنی بزرگ کردن اور داسن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر او اس میں زیادت
 آخر میں ممکن ہو اور اس کے خالی ہو یعنی یہ تغیر او اس میں نکرین ایک جگہ مرفل ہو ایک
 جگہ معری او اس رکن کو معرے کہتے ہیں اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن
 اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ہم انا تغیرات مرکب باشند کہ تنائی بود و باشند کہ تلافی
 بود و از انجملہ بعثی را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب ترکیب اذان عبارت
 کنند و مادر اثناے ذکر فرما کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم انشاء اللہ
 تعالیٰ و اما تغیرات مرکب کبھی تنائی ہوتی ہیں اور کبھی تلافی یعنی دو تغیر ایک رکن میں پڑتے
 ہیں یا تین تغیر ان سب میں کسی کا لقب خاص ستین بحسب ترکیب او اس عبارت کرتے ہیں مثلاً
 کہتے ہیں مخنون مسکن اور ہم در بیان ذکر فروع کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہیں القاب ان
 تغیرات مرکب کی بیان کرنے کے ہم گوئیم فعلن را شش فروع مستعمل است افعول آن مقبوض است بفاعل ان
 افعول است فاعلیکین از فعلن فعلن بان پس فعلن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کہ فاعل کہ مستعمل است و لغت در ذکر

ہمان است و در سہ مواضع بقدر ہمدان شرط را رعایت نمی کنند و ما تخفیف را ذکر نخواہیم کرد
 کہتے ہیں ہم کہ فعلن کی چہ فرعین مستعمل ہیں پہلی فعلن بضم لام وہ مقبوض ہے یعنی اوس ساکن سبب
 تخفیف کہ حرف پنجم سے حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بیکون عین وہ آلم ہے یعنی فا کہ حرف
 اول و تہ ہے خرم سے گر کے فعلن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہ فعلن مستعمل
 لاتے ہیں کہ دونوں ہم وزن ہیں اور سب جگہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے ہیں
 یعنی غیر مستعمل کی جگہ مستعمل لاتے ہیں اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہاں لفظ
 مستعمل نہیں ملتا لفظ غیر مستعمل بچوری رہتے دیتے ہیں مثل فاع اور فل کے اور ہم نظر بختفیف
 ہر جگہ ان مستعملات کا ذکر نہ کریں گے کہ ہر جگہ بیان کی ضرورت نہیں مگر ترجمہ میں البتہ لکھا جا
 ہم ج فعل دان آلم است و مقبوض ہے بلفظ انرم خوانند و این سرفرع ہم در طویل افتد و ہم
 در مقارب و فعلن و آن مقصود است ہ فعل و این مخذوف است دفع و بعضی گویند فل و آن
 مخذوف است و تقطوع و آنرا بتر خوانند و این فروع در مقارب افتد تیسرے فعل
 بیکون عین اور تحریک لام سجا عول وہ مخذوف اول و تہ آلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس
 تغیر ثانی کو انرم کہتے ہیں اور انرم بفتح تین معنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینوں
 فرعین یعنی فعلن طویل میں آئے ہیں اور مقارب میں چوتھے فعلن بیکون لام مخذوف مکان
 سبب اور تسکین متحرک مقصود ہے پانچویں فعل یہ تحریک عین بدل فعلن مخذوف سبب و
 ہے چھٹے فعل اور بعضی فل کہتے ہیں مخذوف سبب مخذوف ہے اور لقطع و تہ میں مقطوع اور
 ابتر کہتے ہیں اور تبر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب در غیاث سے اور یہ فروع سے گانا خیمہ
 یعنی فعلن فعل فع مقارب میں پڑتے ہیں ہم فاعلن را و فروع است افعلن و آن مخذوف
 و در مدید و بسیط و غریب افعلن و آن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل اس
 و در اندک مقطوع در غیر او آخر مصرعہ جاز نیست و در بحر غریب فعلن در غیر او آخر مصرعہ است
 کنند فی ظاہر آفت کہ فعلن اینجا مجنون مسکن است ہمچنانکہ در مشدق گفتہ آمد و برین تقدیر
 این فروع ثالث باشد و بہ غریب خاص بودت فاعلن کی دو فرعین ہیں پہلی فعلن تحریک
 عین کہ مخذوف الف فاعلن ہیں و در مدید اور بسیط اور غریب مستعارک میں آتی و دوسرے

فعلن بسکون عین کسے فاعل باسقاط ساکن و تدو سکین باقبل مطلق و اور بسکون و غیر بسکون
 مستعمل ہے اور معلوم کیا جائے کہ مطلق سوا و آخر مصارع کے جائز نہیں ہے اور بحر غیر
 میں فعلن کو سوا و آخر مصارع کے صدر اور ابتدا و حشو میں استعمال کرتے ہیں پس ظاہر ہے
 کہ فعلن اس جگہ مجنون مکن ہے جیسا کہ مشقت میں کہا گیا اور اس صورت میں یہ فرع
 تیسری ہوتی ہے اور غریب میں خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہیں اول فاعلان
 مرفعل و دوسرے فاعلان ندال تیسرے فعلات مجنون مرفعل چوتھے فعلان مجنون ندال اور فرآئی ایک
 اور زیادہ کی ہے فعل اخذ ندال بسیط میں ہر چند مرفعل اور ندال کے لکھنے کی حاجت نہیں
 اور ان فرع کا استعمال نادری اور باری میں محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فرع خود لکھے ہیں م
 مفاعیلن اس مشقت فرع است مفاعیلن و آن مقبوض استب مفاعیلن و آن مکفوف است
 و این ہر دو در فرع و طویل و مضارع افتح فاعلن و آن اخرم و مقبوض
 و آخر اسر خوانندہ مفعول و آن اخرم و مکفوف است و آنرا اخرب خوانندہ و این ہر دو در فرع
 و مضارع افتح و فاعلن و آن مخدوف است و در طویل و نرج افتح مفاعیلن کی چہ فرعین
 ہیں پہلے مفاعیلن نجدت یا مقبوض دوسرے مفاعیلن مضموم اللام نجدت نون مکفوفہ
 یہ دونوں نرج اور طویل مضارع میں آتی ہیں بیان فریب کا ذکر اس واسطے نہ کیا کہ وہ بحر فاری
 اور یہ بیان بحر تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجا فاعیلن نجدت مسم اخرم یہ فرع تنہا نرج
 میں پرتی ہے جو تھے فاعلن نجدت میم دیا اخرم مقبوض اسکو اشتہر کہتے ہیں او شتر بمعنی
 گشتگی فرکان بالا اور شکافہ کرنا فرکان چشم کا غیث سے پانچون مفعول ضم لام
 نجدت میم و نون اخرم مکفوف اسکو اخرب کہتے ہیں اور عرب لغت میں بمعنی شکافہ
 شدن ہر دو گوش ہے یا خرابی ہر دو طرف متاسبت ظاہر ہے اور یہ دونوں نرج اور مضارع
 میں پرتی ہیں چھٹے فاعلن نجدت لن بجا مفاعی مخدوف یہ طویل اور نرج میں آتی ہے پس تحلیل نے
 بھی چہ فرعین لکھی ہیں مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے وہ مفاعیلن بسکون لام یا فاعلان مقصود
 اور ثانی بتبرہ تا کتابت میں لکن مفاعیلن مکفوف لازم نہ آئے اور ہا شرح نے بیان لفظ اشتہر میں
 نازہ پیدا کیا ہے واسطے فیما طبع ناظرین کی لکھا جائے شل بن تو غیر کتابت از خرم و فیما کہ یہ

و یا از هر دو سقوط یا بدیاد است که مجموعہ میم و یامی باشد پس برین قیاس لقب آن سجا اشتراخ
می بستی گفت تا خالی از کیفیت نبود می تم کلامه سجان الدرهم فاعلاتن مجموعی را یا زده فرع
است افعلاتن و آن مجنون است اب فاعلات و آن مکفوت است ج فاعلات و آن مجنون است
و هم مکفوت و آنرا مشکول خوانند و این هر سه در رمل مدید و خفیف و محبت افتد بر فاعلاتن
آن مقصور است و در مدید و رمل افتد فاعلاتن و آن مجنون و مقصور است و در رمل افتد فاعلاتن
مخزوف است از فعلن و آن مجنون و مخزوف است و هر دو در رمل مدید و خفیف افتد ج
فعلن و آن اتبر است و در مدید افتد فاعلیان آن مبسغ است می فعلیان و آن مجنون مبسغ
است و در رمل افتد یا مفعولن آن مشعت است و در خفیف و محبت افتد فاعلاتن مجموعی
کی گیاره فرعین ہن پہلے فعلاتن مجنون و دیگر فاعلاتن بصم تا مکفوت تیسرے بصم تا مجنون مکفوت
او سکو مشکول کہتے ہیں اور شکل یا و آن چار پائے کاری سے باندھا منتخب سے اور
تینون فرعین یعنی فعلاتن فاعلاتن فعلات رمل اور مدید و خفیف اور محبت میں آتی ہیں
فاعلاتن مخزوف ساکن آخر سبب و اسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور کے یہ فرع مدید اور
رمل میں آتی ہے اور وجہ نقل فاعلات کی یہ فاعلاتن یہ ہوتا التباس او سکا فاعلات مکفوت
سے نہو یا پنجون فعلان بہ تحریک عین مجنون مخزوف یہ دونوں فرعین یعنی فاعلاتن و فعلن
رمل اور مدید اور خفیف میں آتی ہر آٹھون فعلن بسکون عین اجتماع حذف و قطع اتبر ہے
اور اتبر بمعنی دم یریدہ منتخب سے اور یہ فرع مدید میں آتی ہے اور جانا جا ہے کہ یہ فعلن
سکون العین حقیقت میں مسکن ہے فعلن مجنون مخزوف کا کسو اسطے کہ قطع درسیان کن
کے نہیں آتا جیسا کہ سابق میں مصنف نے بیان کیا ہے نوین فاعلیان متقول
فاعلاتان سے مبسغ دسویں فعلیان مجنون مبسغ یہ دونوں فرعین یعنی فاعلیان
اور فعلیان رمل میں آتے ہیں گیارھون مفعولن مشعت خفیف اور محبت میں
آتی ہے اور مشعت کا حال سابق بیان ہو چکا ہے کہ مجنون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنی پہلے فاعلاتن جن سے فعلان ہو بعد اوستے فاعلاتن تیسکتن اوسط متقول مفعولن
ہو چکا ہم فاعلاتن منفردتی و ایک فرع است فاعلاتن و آن مکفوت است و در مضاع افتد فاعلاتن

مفروقی کی ایک فرع ہر فاعلات بالضم وہ مکفوت ہر اور مضارع میں آتی ہر مستفعلن مجموعی راہ فرع
 افعالن و آن مخبون است بمتقلن و آن مطوی است ج فعلتن و آن ہم مخبون است او ہم مطوی
 و آنرا مخبول خوانند و این ہر سہ در بسیط و در خبر و میراج و منسرح افتد بر مقولن و آن مقطوع است ہ فعلولن
 مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و در خبر افتد بر مستفعلن و آن ندال است از مفاعلان و آن مخبون
 ندال است ج مفتعلان و آن مطوی ندال است ط فعلتان و آن مخبول ندال است د این چہ زوڑ
 افتد و فرعی دیگر بطریق شدہ ذآمرہ است کہ خلیل نیا درودہ و آن مخبون اخذ است بروزن فعل است
 مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہن پہلی مفاعلان مخبون بخبر سین دوسرے مفتعلن مطوی تیسری فعلتن مخبون
 مطوی بخبر سین و فا او سکون مخبول کہتے ہن مخبول خیل سے او خیل بالفتح ہا بفتحہ پاؤں کا بجا اور گر
 جانا سین رفتے کا مستفعلن بحر بسیط میں کنزانی لہنتب ادبہ تینوں فرعین یعنی مفاعلان مفتعلن
 بسیط اور خبر اور میراج او منسرح میں آتی ہن چوتھی مقولن مقطوع خدمت نون او سکون م سہ ہن
 مقولن مخبون مقطوع بخبر فاعل مقولن مقطوع کہ معولن ہیا تاسہ ہلی او سکی مقولن کہ لایا ہن او در بیہ
 فرعین یعنی مقولن او مقولن بسیط اور خبر میں آتی ہن چھتری مستفعلن ندال زیادت حرف ساکن
 آخر میں سا تونین مفاعلان مخبون ندال آٹھویں مفتعلن مطوی ندال فعلتان مخبول ندال زیادت
 الف فعلتن میں اور یہ چار فرعین یعنی مستفعلن مفاعلان مفتعلن فعلتان بسیط میں آتے ہن
 ایک فرع اور بھی ہر وہ دسویں ٹھہری کہ بطریق شدہ آتی ہر خلیل او سکونین لایا ہر وہ مخبون اخذ
 بروزن فعل تجرید عین اس واسطے کہ مستفعلن اخذ سے مستف ہوا اور ہن سے متف فعل عوض او سکون
 م ہن تفعلن مفروقی را چہا فرع است افعالن و آن مخبون او در خفیف و محبت امتدیا مقولن
 و آن مخبون مقصور و در خفیف افتد ج مستفعل و آن مکفوت است و مفاعل و آن مشکول است و این
 ہر دو در خفیف افتد او ہن تفعلن مفروقی کہ چار فرعین ہن پہلی مفاعلان وہ مخبون ہر بخبر
 سین او خفیف او محبت میں آتی ہر دوسرے مقولن وہ مخبون مقصور اس واسطے کہ مفاعلان قصری مفاعل
 سکون لام رہتا ہر مقولن او سکون مقام پر آتے ہن اور یہ فرع خفیف میں آتی ہر تیسری مستفعلن بصم
 وہ مکفوت ہر بخبر نون چوتھی مفاعل بصم لام وہ مشکول ہر یعنی مخبون مکفوت ہر و نون فرعین یعنی
 مستفعل او مفاعل خفیف میں آتی ہن م و فعلولت را یا ذودہ فرع است افعالن و آن مخبون آٹھواں

و آن مطبوعی است و در سبب و مقصد افتتاح معلوم آن مجهول است و در سبب افتد و مفعولان و آن موقوف است
 و مفعولان آن مجنون موقوف است و مفعولین و آن مکشوف است از مفعولین و آن مجنون مکشوف است
 و این چهار در سبب و مقصد افتتاح فاعلان و آن مطبوعی موقوف است و فاعلین و آن مطبوعی مکشوف است
 و فاعلین و آن مجهول مکشوف است یا فاعلین و آن اصل است و این چهار در سبب افتتاح و مفعولان
 گیرند و در عین بنی بلی فاعلات لغت نام مجنون و بنجدت و یا اورب و مفاعیل کتی بنی مکر اول بهتر و کالتبا
 بمفاعیل مقصور سائر لایم کتابت بنی و در سبب فاعلات لغت نام مطبوعی بجای مفعولات یہ و دون و عین
 یعنی فاعلات و فاعلات متبوع و مقصد بنی آتی بنی تیسری فاعلات تجرید عین و لام مجهول یعنی مجنون
 مطبوعی سبب بنی آتی و چو چو مفعولان موقوف یا مجنون فاعلان مجنون موقوف چو مفعولین مکشوف
 یعنی متحرک دوم و در مفروق سبب که تا ساقط ہوئی مفعولان را با او سبب جگر مفعولان یا ساتون مفعولین
 مکشوف بجای مفعولان و یہ چار فرعی بنی مفعولان فاعلان مفعولین فاعلین و در سبب بنی آتی بنی
 مفعولین فاعلان مطبوعی موقوف یعنی و او موقوف ہوا سے اور تا ساکن ہوئی وقت سز نوین
 فاعلین مطبوعی مکشوف بنجدت و او تا موقوف مفعولان سے و سوین فاعلین تجرید عین مجهول مکشوف
 جب فاعلات مجهول سے تا ساقط ہوئی فاعلان فاعلین عوض اسکے آیا گیا و عین فاعلین
 بسکون عین اصل جب لات کہ در مفروق ہے کر گیا مفعولان عوض فاعلین آیا یہ چار دون فرعی بنی
 فاعلان فاعلین فاعلین سبب بنی آتی بنی م و مفاعلین را بہت فرج است و آن معصوب است
 ب مفاعلین و آن معصوب است پس مقبوض و آنرا مقبول خوانند و مفاعیل و آن معصوب مکشوف
 و آنرا مقبوض خوانند و فاعلین و آن معصوب و مخدود و آنرا مقبوض خوانند و مفاعلین این مقصد است
 و مفعولین و آن اعصاب و معصوب و آنرا قسم خوانند و فاعلین و آن عصب و مقبول است و آنرا جہم خوانند
 و مفعول و آن اعصاب و مقبوض است و آن را محقق خوانند و این جمله بواجز خاص باشد و در مفاعلات
 کی آٹھ فرعی بنی بلی مفاعیلین اور وہ معصوب یک لایم و در سبب مفاعلین معصوب بعد اسکے مقبوض
 و سکو مقبول کہتے ہیں جب لام مفاعلین کا عصب ساکن ہوا اور قبض سے کر گیا مفاعلین یا
 اور عقل پای شتر بنی بنی بنی منتخب سبب تیسری مفاعیل لغت نام معصوب مکشوف و سکو مقبوض
 کہتے ہیں نقص یا لغت کم کرنا اور کم ہونا اور کمی منتخب سے جب مفاعیلین معصوب سے

حرف ہفتم کہ گرا گیا مفاعیل رہا چوتھی فعلون معصوب محذوف او سکون مقطوف کہتے ہیں نطف
کاٹنا خوشہ انگور کا اور چٹا میو کا منتخب سے جب مفاعیل معصوب کے ن محذوف گرا گیا مفاعی رہا
فعلون معوض او سکے آیا پانچویں مفتعلن اعصب معنی اعصب کے پہلے لکھے گئے ہیں یہ عمل
حرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گرا گیا فاعلتن رہا مفتعلن او سکے مقام پر آیا چھٹی
مفعولن وہ اعصب معصوب ہے اور او سکوا قسم کہتے ہیں قسم بالفتح بمعنی شکستن اور
شکستگی دندان سے منتخب سے پس فاعلتن اعصب میں جب لام بہ سبب عصب
کے ساکن ہوا فاعلتن رہا مفعولن او سکے مقام پر آیا ساتون فاعلن وہ اعصب مقول
ہے او سکوا جم کہتے ہیں اور اجم یعنی تین و تشدید خیم کو سفید بے شاخ و مردے نیزہ
سے منتخب سے جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عصب
گرا گیا فاعلن رہا آٹھویں مفعول لضم لام اعصب مقوص ہے اور او سکوا عقص کہتے ہیں
عقص سے بمعنی تافتن و پھینک موم کے کا لا منتخب سے جب مفاعیل کہ مقوص تھا قمر
یعنی عصب سے فاعیل ہوا عوض او سکے مفعول آیا اور یہ سب تغیرات وافر میں خاص
ہیں اسلیے کہ یہ سب رکن مفاعلتن میں آتے ہیں اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے
م و متفاعلن رہا پانزدہ فرع است استفعلن و آن مضمر است ب مفاعلن و آن
مضمر است پس مجنون و آنرا موقوف خوانند ج مفتعلن و آن مضمر و مطوی است
و آنرا مخزول خوانند فاعلتن و آن مقطوع است ہ مفعولن و آن مضمر و مقطوع
است و فعلن و آن اخذت ز فعلن و آن مضمر و اخذت ج متفاعلان و آن
ندال است ط مستفعلان و آن مضمر و ندال است ی مفاعلان و آن موقوف و ندال
است یا مفتعلان و آن مخزول و ندال است یب متفاعلان و آن مرفل است
ج مستفعلاتن و آن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن و آن موقوف و مرفل است
بہ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکمال است اور متفاعلن
کی نپدرہ فرعیں ہیں پہلی مستفعلن مضمر یا ساکن تا دوسری مفاعلن مضمر مجنون او سکوا موقوف
کہتے ہیں وقف بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب استفعلن مضمر سے سین

بسبب جن کے گر گیا متعلق رہا متاعلن او سکے عوض آیا تیسری متعلق مضمہ مطوی
 ادسکو مخزول کہتے ہیں خزل بمعنی بریدن سے غیث سے جب متعلق مضمہ سے حرف
 چارم طے سے گر گیا متعلق رہا متعلق او سکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع
 ہے جب متاعلن میں نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل رہا عوض او سکے فعلاتن
 آیا پانچویں مفعولن وہ مضمہ مقطوع ہے جب متاعلن میں نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل
 رہا عوض او سکے فعلاتن آیا پانچویں مفعولن وہ مضمہ مقطوع ہے جب فعلاتن مقطوع میں
 عین باضار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن او سکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
 یہ تحریک عین وہ احد ہے جب و تہ آخر متاعلن سے حذف ہوا متعارف ہا فعلن او سکے
 مقام پر آیا ساتویں فعلن بسکون العین وہ مضمہ احد ہے جب متاعلن میں تے ساکن
 ہوئی اور و تہ غدد سے گر گیا متعارف ہا او سکے عوض فعلن آیا آٹھویں متاعلان و نزال
 ہے جب علن میں کہ و تہ ہے حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متاعلان ہوا نویں
 متاعلان وہ مضمہ نزال ہے جب متعلق مضمہ میں حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا
 متاعلان ہوا دسویں متاعلان وہ موقوف مضمہ نزل ہے یعنی وقف سے متاعلن
 اور اذالت سے متاعلان ہوا گیارہویں متعلقان وہ مخزول نزال ہے یعنی خزل
 متعلقان اور اذالت سے متعلقان ہوا بارہویں متاعلاتن وہ مرفل ہے زیادت
 سبب پندرہویں متعلقان مخزول مرفل ہے زیادت سبب اور یہ سبب فروع
 خاص ہیں بحر کامل میں کس لیے کہ یہ سبب زحاف متاعلن میں آتے ہیں اور متاعلان
 خاص رکن بحر کامل کا ہے ہم پس جملہ این فروع ہفتاد و ستہ و اذران آن سی
 دہشت و آن این ست افع ب فعل ج فعل ہ فعل و فاعل و فاعلن ح فعل
 ط فاعلن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن یج فعلتین ید متفاعل بہ فاعلان یو فاعلان
 یر مفعول یج متاعلن یط متاعیلن ک فعلات ک متعلق کب فاعلات کج فاعلات کہ
 فعلیات کہ متعلق کو مفعولان کہ فعلات کج متاعلان کط متعلقان ل متاعیل لا
 متعلق لب فاعلیان یج متعلقان لہ متاعلان لہ فاعلاتن لو متعلقان لز

مستعملان مع متفاعلاتن و از ہشت وزن اصول چہار در نجا داخل است و چہار خارج و آن
 قاعلاتن و متفاعلن و مفعولات است پس حملہ از وزن اصول و فروغ و دو باشد
 ست پس یہ سب فرعین سترہ وزن تہتر ہوئیں اس حساب سے کہ چھ فرعین فعولن کی اور
 دو فرعین فاعلن کی اور چھ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک
 فرع فاعلاتن منفصل کی اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع منفصل کی
 اور گیارہ فرعین مفعولات کی اور آٹھ فرعین مفاعلتن اور نہرہ فرعین متفاعلن کی اور
 سابق میں لکھا تھا کہ اخفش نے چار فرعین اور نو انے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے
 اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاد اور لکھی ہے اگر ان ساتوں
 کو زیادہ کریں اسی فرعین ہوں اور اوزان ان کے اڑتیس ہوئیں جسے کہ لکھے گئے اور
 اصول ہشت گانہ سے چار وزن انہیں داخل ہوں وہ کون فعولن اور فاعلن و فاعیلن
 مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ فاعلاتن
 اور متفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات ہیں یہ چار وزن جو خارج ہوں ان اڑتیس سے ملکر
 چالیس اور دو یعنی بیالیس وزن ہوں۔ انقباب این ارکان کہ از جهت تغیرات نہادہ اندر انچہ
 مولف است در لفظی و چہارست بابت تغیرات مفرد را و آن این است امجنون
 مطوی ح مقبوض، مکفوف، مضمر و معصوب، موقوف، مکشوف، مسطور، مقطوع یا مخدوف، یب
 اضرب، اصلم، یثوب، یہ، اثم، یوا، خرم، نرا، عصب، یج، مسبح، یط، ندال، ک
 مرغل و چہارہ مرکب را و آن این است اشکول، مجبول، معقول، منقوص، مقطوع
 و موقوف، زخزول، ح، ابرط، اثم، ی، اشر، ی، ارب، یب، اقصم، یج، اجم، ید، اعقص، و
 نظر است یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد و انقباب ان
 ارکان کے کہ بہ سبب تغیرات کے رکھے ہیں جو کچھ کہ مولف ہیں لفظ میں یعنی واسطے
 ہر ایک کے ان میں ایک نام تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہیں مفاعلن مجنون اور
 مستفعلن مطوی چون تیس ہیں بیس تغیرات مفرد جسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے
 اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور ہشت میں گنگوڑ

فہمے کہتے ہیں کہ یہ تغیر مفرد ہے اور زجر جن کتا ہے کہ مرکب ہے جنہن اور تسکین کے اور
 قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہ سب تغیرات تعلق لغت تازی سے
 رکھتے ہیں حاصل کلام یہ کہ اصول وہ کا نہ سے جملہ فروعات تہتر نکلیے مگر جب تکرار انہن
 سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت میں آٹھ ہیں
 چار وزن اونکے ان فروعات میں داخل پائے اور چار خارج ہیں جب خواجہ اربعہ کو انہن
 ملایا حملہ اوزان اصول و فروع بالیس ٹھہرے یہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات
 کی مولفات کی یہ صورت بیان کی کہ چونکہ القاب ان مولفات تغیرات کے ہیں
 مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ انتہای بیان فروعات میں سب لکھے گئے اور نام اونکے
 علاحدہ عرضیوں میں لکھے ہیں اونے کچھ کام نہیں اس جگہ صاحب شرح نے عجبت شریح لکھی
 ہے شریح منجملہ اصل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ باقی سی و چار فروع را القاب انجہ تہ
 بود ان است کہ مذکور شدالی آخرہ پس اگر بالیس سے آٹھ اوزان اصول کے جدا ہو کر چونتیس
 فروع کے القاب بیان ہو مضمون اور معصوبہ رشتہ اور مخدوف ان چونتیس میں کیوں ہو کہ بعض
 معصوبہ ہفا علتن سے اور متفعول مضمون سے متفاعلن سے اور فاعلن شتر اور فعولن مخدوف سے
 متفاعلن سے م و اما در فارسی تغیرات القاب ان چنان مضبوط نیست از جهت ائمہ و بابا رسی
 و زعمائے متاخران نبوی استعمال کردہ اند و از اصول فروع بر وجہ دیگر است و اما فارسی
 میں تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہیں ہیں اس واسطے کہ فارسی میں بہت سے
 وزن ہیں کہ سابقین نے زمانہ پیشین اونہیں شروع کئے ہیں اور نزدیک متاخرین کے وقت
 ہیں اور بہت سے وزن ہیں کہ متاخرین نے ساتھ تازگی کے طریق نو استعمال کیے
 ہیں اور اونکے اصول اور فروع اور طرحیں ہیں م اور نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل است
 اور ان مستعمل نیست مثلاً اخب کہ عبارت از اخرم مکفوف است و فارسی مستعمل است و اخرم نیست
 است اور دوسری بات یہ کہ تغیرات مرکب سی میں مستعمل ہیں اور افراد اسکے مستعمل نہیں ہیں
 مثلاً اخب کہ عبارت از اخرم مکفوف سے فارسی میں مستعمل ہے اور اخرم نہیں ہے یعنی اخرم مستعمل نہیں
 ہے اور حال اسکا تفصیل اوزان بحر میں دریافت ہو گا م و نیز فارسیان بہت زعمائے تازیان یکجہ

شعر گفته اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشته بوزن دیگر از ایشان منفرد شد و ہر صنفی از ایشان
 تغیراتے را کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان بقی نہادہ کہ دیگران در ان متفق نیستند با آنکہ ہم
 جامع افتد بعروض عرب کردہ اند چہ این لغت بہ لغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل
 نمیشود و اندو پس با مثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی
 از انچہ در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب انچہ خاص باشد بپارسی بروجہ متفق علیہ مستعمل
 پس اولی آنکہ بعضی را تعرض در سائیم و برابر او تغیراتے کہ خاص باشد بعروض فارسی اقتصار کنیم
 تا از اسحاق آن بانچہ تقدیم یافتہ ایم انچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید
 اور ہم سری بات یہ کہ اہل فارس اوزان عربیہ میں یہ تکلف شعر کے ہیں اور اصول و تغیرات
 و صیغہ کے مستعمل کیے ہیں اور بعضی اوزان میں ادنیٰ منفرد ہوئے ہیں جدا ہوئے ہیں اور ایجاد
 کیا ہے اور ہر صنف اہل فارس جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا و اوسکا ایک نام رکھا ہے کہ لوگ
 اوس میں متفق نہیں ہیں کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ باوجودیکہ اہل فارس عروض
 میں مقلد عرب ہیں اس واسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے بہت ملی ہوئی ہے اور بدون
 زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہیں ہو سکتی پس مثال اس اسباب کے یعنی یہ سبب
 اختلاف القاب کے فارسی میں علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا عروض فارسی میں
 تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی میں مستعمل ہیں اور مقرر کرنا القاب خاص تغیرات فارسی
 کا بروجہ متفق طریقہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہ ہے کہ اس بات سے تعرض نہ کریں
 ہم یعنی تغیر القاب کے در بے ہنوں اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
 کریں یعنی نفس تغیرات فارسی بیان کریں تا یہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان کیے
 گئے جب ملاوین تمام تغیرات فارسی نیکی احتیاج سے حاصل ہو جائیں اور تکمیل او کی ہو جائے
 ہم و مادر القاب انچہ از تغیرات منفرد باشد و عبارت ازان ضروری بود و انرا بقبی نامہر نسیم
 است انرا بقبی نسیم و از مرکبات ہر چہ انرا بقیہ یافتہ ہاشیم و کرکنیم و از باقی بحسب کیب عبارت
 کنیم تا القاب بسیار نشود و اور القاب تغیرات منفرد کے جبکہ بیان کرنا ضروری و ادنیٰ
 حکما نام ہم تک نہیں پہنچا ہے اور سکا ایک نام رکھیں اور تغیرات مرکب میں جبکہ نام پایا گیا ہے اور سکا

کرن اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرن یعنی اوسکے مفردات کو جمع کرن مثلاً گین مہون سکین
 من القاب تغیرات کے بہت منوجائیں ہم گوئیم از جملہ تغیرات عام کو بہ شعر فارسی خاص است یکی
 آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط را دارد و در یک وزن محرم و سکین یا ہم
 و این حکم مطرود است الا آنجا کہ ماضی افتد مثلاً باشد کہ بحرہ سبب تسکین در بدل افتد چنانکہ در
 وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات سکین کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن در یک
 از بحرے دیگر است پس تسکینی کہ مقتضی استنباء بود نشاید کہتے ہیں ہم کہ جملہ تغیرات عام
 کہ فارسی میں خاص ہیں ایک بہ تغیر ہے کہ جس جگہ تین متحرک متوالی واقع ہوئے ہیں تسکین
 اوسط را رکھتے ہیں اور ایک وزن میں محرم اور سکین ملا دیتے ہیں یعنی اگر ایک جگہ الفاظ بر وزن
 فعلن اور فعلاتن متحرک العین و ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلاتن اور فعلن سکون العین واقع ہو
 تو خط انکار دے گا نہ یہ کہ شعر میں جان تین متحرک پڑیں ایک کو ساکن کر لیں جیسے رمضان اور
 خفغان وغیرہ کہ اس میں تسکین اوسط نہ پائے ہاں جس جگہ کہ استعمال میں آگیا ہی مضائقہ نہیں
 جیسے حیوان میں یہ حکم منی فعلن اور فعلاتن میں تسکین اوسط کر لینا مطرود ہے یعنی بہت ہے مگر جس
 جگہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے بحر بدل جا گیا اوس وزن میں کہ فعلات فاعلاتن فعلات
 فاعلاتن رمل شکول قول شاعر پس انکہ میں تمام بحر کا رخواہی آید اگر اس میں سکون کو ساکن
 کریں وزن ہو جائے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اعراب قول شاعر من خوب نشاءم
 پیرن ہاں سارا پہن بدل جاوے تسکین اوسط کہ غٹ اشتباہ ہو گیا ہے ہم وزیر باشد کہ شاعر حرکات
 سکانات النظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ ماضی باشد بر تکرار این وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین
 عین مفتعلن ان نظام را باطل گردانند پس زمین موضع ہم نشاءت اور کبھی شاعر نظام حرکات
 اور سکانات کا التزام کر ماضی جیسے کوئی قصیدہ ماضی ہو اس وزن کی کار اگر بر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن
 اس جگہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہی باطل ہو جائے بیان بھی نہ پائی ہم
 در جملہ قاعدہ لغت پاری آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل ما در ہدایات کہ بر وزنے گوئیم یک تنق
 استعمال کنند بخلاف عادت تازی بان چہ این لغت اعمال اختلاف بسیار کند و در محرم و سکین جو
 ماضی باشد این مدہ کا ہر مدت ذنی الحجاز قاعدہ لغت فارسی یہ کہ اکثر تغیرات مستعمل ہیں ایک وزن کہتے ہیں ہاں ایک

پراسعمال کرتے ہیں تغیر زحافات میں روانہ نہیں رکھتے ہیں بخلاف عادت اہل عرب کے اس قدر
 کہ یہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی تحمل نہیں ہے بہ سبب سخت کے اور لغت تازی تحمل اختلافات
 کی بہ سبب زانت کے ہاں محرک اور ساکن کو جب کوئی مانع نہ ہو یعنی اختلاف بحر میں نہ پڑی اور
 اشتباہ واقع نہ ہو جمع کرتے ہیں م و چون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل
 نیست تو انی سے متحرک اصلی نہ باشد بل سبب تفر سے سابق بود و آچنان بود کہ ساکن سببی خفیف
 بقیہ و متحرک مجاور و متحرک و تد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود و چون چنین بود تسکین
 تسکین جم و اول وید باشد و این تغیر تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنی
 قعولن مفاعیلن فاعلاتن متفععلن بقولات میں کہ یہ لفظ میں پانچ ہیں اور اصل میں سات سبب
 ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہیں ہے تو انی حرکات ثلثہ بھی اس میں اصلی نہیں بلکہ یہ تو انی حرکات
 بہ سبب تفر سابق کے ہوتا ہے اور سکی صورت یہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گڑبڑ تا ہر
 بہ سبب حات کے اور متحرک اور ساکن مجاور و متحرک و تد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک
 متوالی جمع ہوتے ہیں بہ سبب حات کے نہ اصلی جیسے فاعلن میں جب الف ساقط ہوگا
 قای متحرک مجاور عین و لام و تد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بہ سبب زحافات کے جمع
 ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول و تد ہوگا اور منہ اس تغیر کا نام
 تسکین رکھا کہ قولہ سبب ثقیل فاصلہ مستعمل نیست این او کا مصنف ست ورنہ درما سبق
 تحریر یافتہ کہ سبب ثقیل در فارسی موجود نیست فاصلہ زبان فارسی تازی ہر دو برابر است تم کلا
 او کا مصنف کیسا یہ تو امر یہی ہے کہ اصول اوزان فارسی سبب ثقیل اور فاصلہ نہیں اگر واقع ہوتا ہے
 بسبب حات کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان فارسی اور تازی میں برابر کیسی اصول اوزان پارسی
 میں فاصلہ نہیں ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلاتن و مفاعلن میں فاصلہ موجود و تغیر اور تغیر
 ماسبق کا یہ حال ہے کہ جیسا یہاں غلط سمجھے دیا وہاں غلط سمجھ م و چون و تد در صدر حرکت افتد چنانچہ
 در مفاعیلن بعض متاخران این رکن را منقطع لقب او اند قول زجاج خیابان اتقن می کنند کہ چون و تد
 در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از جن تسکین عین از مشقت خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ
 در متفععلن کہ مطلوبی شود شاید کہ کسی انرا لقب دیگر نہد و ما چون عبارت از لغات سبب کتب می کہیم انرا لغتی

وزن کو دائرے سے اور روانہ نہیں ہے اور اشعار متاخرین میں جو الحاق و دوسرے ساکن
کا آخر مصراع میں اس وزن تمام میں پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہی صبا کہ ہیشعر سلیم سے
تماشا سے کو چوہ و کرد ہر کس لاکہ می بیغم

اور یہ کلام متاخرین میں پاکثر ہے م و مانع خلط قافیہ بود تملک و رتھوی و اد ایل قصاید
کہ ابیات مصرع بود حرف قافیہ متساوی باید پس در عرض و ضرب خلط نشاید و در قصاید
ضرب ہا متساوی باید پس در ضرب تنها خلط نشاید ت اور دوسرے مانع خلط قافیہ ہی یعنی
مطلعمای غزل اور مطالعمای قصاید میں اور ابیات مثنوی میں کہ مصرع ہوتے ہیں یعنی دونوں
مصرعون میں قافیہ ہوتے ہیں قافیہ برابر چاہے ایک جگہ سالم اور دوسرے جگہ مسنغ خواہ ہر حال
ممکن نہیں اگر مصرع اول میں قافیہ اگر ہوگا مصرع ثانی قافیہ و اگر ہوگا نہ کار و بار اور ابیات
قصاید اور غزل میں سوا مطالعوں کے ضرور میں خلط نہیں ہو سکتا البتہ عروض میں خلط ہو
م ایا اگر قافیہ بگردد مانند انچہ در خانہای ترجیع افتد و ابود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ
ترجعی خبر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف او آخر مصرع بعد حرف ساکن آفتقا
وزن نکند لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جائے جیسے خانہا ترجیع میں قوافی ہوتا ہے درستی یعنی ترجیع
میں چند غزل ہوتی ہیں اور در میان ان غزلوں کے ایک بیتا مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل
کے قافیہ میں ایک ساکن مثل اگر اور اگر کے اور دوسرے غزل کے قافیہ میں دوساکن مثل کار و بار
کے واقع ہوں یقیناً نہیں در ترجیع بعضی باز گردانیدن ہیغیث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ
ایک ہی وزن میں چاہے معلوم ہو کہ اختلاف او آخر مصراع بعد حرف ساکن کے آفتقا و اختلاف
وزن نہیں کرتا مثلاً ایک بند میں ترجیع بند مثلاً قافیہ کار و بار ہوا اس میں بعد ساکن اول کے ایک
ساکن ہے اور دوسرے بند میں مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس میں بعد ساکن اول کے
دوساکن ہیں اس کے وزن مختلف نہیں ہوتا اور شاید کہ سہا ہی لفظ بعد کے فقط بعد ہوا اور ال
کتابت میں دیگیا ہو معنی ظاہر میں م و چون این قاعہ مندر شد گوئیم چون در او آخر مصرع بعد حرف
ساکن افتد اگر خبر او آخر ساکن بود ساکن دوم لاشک ترسیب یا اذالہ عمل باید کرد و اگر
بقاعہ مندر ہوا اب کہتے ہیں ہم کہ جب او آخر مصراع دوساکن واقع ہوگا اگر خبر او آخر ساکن

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک تسبیح خواہ اذالت پر حمل کیا جاگا معلوم کیا جا کہ ارکان اصول میں کوئی
رکن ایسا نہیں کہ جس کے آخرین دو حروف ساکن ہوں پس اگر دو حروف ساکن پائے جائیں گے ساکن دوم
بسبب تسبیح خواہ اذالت کے ہوگا اور جزاء آخر رکن سے فرج بھی مثل فعلاتن اور متعلن اور متاعلن کے
اس حکم میں شامل ہو مگر ہضم اول وقوع ثانی و کاشدہ مفتوحہ کسردہ شدہ و نیکو کردہ شدہ متعجب
اور عبات سے ہم اما اگر آخر رکن آخر از غیر سے یہ نقصان کردہ باشند تسبیح و اذالت در تصور
نہیں کر دہ در آخر یک رکن حکم یہ غیر ہم یہ نقصان وہم زیادت تسبیح بود پس از نخبہ با ثبات
تغیرات دیگر غیر ایچہ گفتہ آمد احتیاج افتد اما اگر رکن عرض اور ضرب کی جزا آخر میں تغیر نہ نقصان
ہوا ہو تسبیح اور اذالت اوس میں تصور نہ کیا چاہیے اس واسطے کہ اوس میں بعد تغیر یہ نقصان
پھر تغیر زیادت تسبیح اور یہی پس اس جہت سے سوا اذن تغیرات کے کہ گئے اور تغیرات کی
حاجت ہوئی م و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن است کہ وقوع دو ساکن در لغت
تازی در و آخر مصلحہا در ہمہ جائز نیست و انجہ موجود است علت آن معین و مبین شدہ
چون در لغت پارسی جائز است در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع میشود یہ تغیرات دیگر
احتیاج می افتد اور بسبب اختصاص لغت فارسی کا ساتھ اذن تغیرات کے یہ کہ وقوع
دو ساکنوں کا باد آخر مصلحہ لغت تازی میں سبب جگہ جائز نہیں ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی
مقرر اور ظاہر ہوئی یعنی حال اوس کے تغیر کا بیان کیا مگر لغت پارسی میں سبب جگہ جائز ہے اور سوا
اوں مقاموں کہ عربی میں پائی گئی ہیں واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے مثلاً
چون آخر رکن دہمی مجموعہ بود چنانکہ در متفعلن دردی قطع افتد تا با وزن مفعولن آید بعد از ان کہ
در آخر شعر دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نہ تو ان گفت کہ این رکن ہم تقطوع است و ہم نڈال یا تسبیح
بل اول بان باشد کہ چنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن و متجمع و تسکین متحرک دوم تغیر سے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و تینا و تد بان تغیر متعجب متحرک دوم است ساکن
شود و بان رکن را کہ تد و چنین بود اعج نام نہادیم ت مثلاً جب آخر رکن و متجمع ہو جائے کہ
متفعلن میں اور اوس رکن میں قطع کریں تو بوزن مفعولن آید اوس کے اگر آخر شعر میں دو ساکن
آئیں تو بوزن مفعولان ہو جائے کنا چاہیے کہ یہ رکن تقطوع نڈال ہے یا مقطوع تسبیح ہے نڈال کنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن و تدریس لائے کہ اصل مستفعلن سے اور بسنے کہنا اس جہت سے کہ بعد
تقطع کے سبب باقی رہا بلکہ بہرہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہیں کہ عبارت مجموع حذف ساکن و تدریس
اور تسکین متحرک دوم سے ہے اور اسے قطع ایک تفریق ثابت کریں کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم
سے اور بسنے و تدریس سبب اس تفریق کے مشتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے ہوا اور ہتھے اس کن
کا کہ جسین و تدریس ہوا عجم نام رکھا اور اعراج بمعنی لنگ ہے منتخب اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے
م و همچنین اگر مستفعلن اخذ شود یعنی تدریس مجموع از اخرا و مفید یا وزن فعلن آید و بعد از ان در آخر
مصرع ساکن و شود تا بروزن فعلان شود و متوان گفت کہ این رکن ہم اخذ است و ہم بسنے بل اولی
آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ و تدریس کہ استفاہ کردہ اند و گوئید کہ از و تدریس دو حرکت و دو حرف مختلف
است و حرفی ساکن باندہ و مارکنی را کہ و تدریس چہن بود مملوس نام نہادیم ت اور اسے قطع اگر
اخذ ہو یعنی و تدریس مجموع او کے آخر سے گزے کہ بروزن فعلن ہوا اور بعد اس کے آخر مصرع میں دو
ساکن آئیں کہ بروزن فعلان ہو جائے یہی کہنا کہ یہ رکن اخذ بسنے ہے بلکہ بہرہ ہے کہ ساکن
دوم کو بقیہ و تدریس جانیں جسکو گرا دیا ہے اور کہیں کہ و تدریس دو حرکتیں اور دو حرف گزے اور ایک
حرف ساکن رہ گیا یعنی عین کلام اور دونوں حرکتیں او کی علین سے گرین اور نون کہ حرف کن
تھا باقی رہا یا ان تینوں حرفوں کوئی حرف ساکن باقی رہا اور ہتھے اس رکن کا کہ و تدریس
میں ایسا ہو مملوس نام رکھا اور مملوس بمعنی نابود اور طس بالفح نامید کرنا اور و تدریس قطع
اخذ کشت اور منتخب اور غیاث سے اس مقام پر شرح میں عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ سا
در عبارت او غلطی کا تب است تم کلام ہم و همچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ ضبن واجب
فاع مانند متوان گفت کہ این رکن مخدوف مملوس است کہ الگام مخبون نبودہ باشد بل اولی
باشد کہ این دو ساکن از بقیہ و تدریس گوئید دو حرکت و یک حرف از و تدریس فاعلہ است و دو
ساکن باندہ و مارکنی را کہ چہن بود دروس نام نہادیم ت اور اسے قطع فاعلاتن میں
چہن واجب ہو فاعلاتن نہایت اس کے فاعل نے نکھا جائے کہ یہ رکن مخدوف مملوس است
کہ وہ رکن مخبون نہ رہے گاج فاعلاتن میں تن حذف کیا فاعل را اور طس دو حرکتیں اور دو حرف گزے
ایک متحرک ایک ساکن رہا فاعل ہوا بعد اسے فاعل ہو پس اسے فاعل یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہیں ہو سکتی اور باوجود اسباق کے جن نہیں کہہ سکتے اور جن کو اس میں شرط
 کیا ہے پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہ ہے کہ ان دونوں ساکنوں کو جو فاعل میں ہیں بقدر
 سے جانیں اور کہیں کہ دو حرکتیں اور ایک حرف و تد سے گرا اور دو ساکن رہ گئے اور جسے
 رکن کا کہنا ایسا ہو دروس نام رکھا اور دروس میں مملکت شدہ اور ناپید شدہ اور سر و تن غیاث
 سے ہم و اگر در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک بچپن کو دندی تا اور اگر شعر عربی یا
 دوسرے حال واقع ہوئے ایسا ہی کرتے ہم و حوں این معنی مقرر شدہ فردعی کہ ارکان مذکور اور شعر فارسی
 افتد زائر برانجہ عروضیان عرب آوردہ اند یا دکنیم و گویم ت اور جب یہ سہانی مقرر ہو جو
 فردعی کہ ارکان مذکورہ فارسی میں واقع ہوتے ہیں زیادہ دانی سے کہ عروضی عرب کے لائے ہیں یا د
 کرین ہم اور کہیں ہم معنی تفریق عرب بتغ فارسی میں مستعمل ہیں اور سوالوں کے جو فارسی میں ہیں
 ہیں او گایان ہوتا ہے ہم فعلوں را در شعر فارسی فرعی دیگر است و آن فعلوں است کہ مسبق
 یا شدہ و در متقارب افتد فعلوں کی شعر فارسی میں ایک فرع اور ہی اور وہ فعلوں ہے
 کہ مسبق ہی اور متقارب میں آتی ہے ساتھ زیادت ایک ساکن کے آخرین ہم و فاعل
 را چار فرع دیگر است افعالان داین ندال ب فعلان داین مجنون ندال است و فعلان
 مجنون مسکن است و ہر چند روزن همان است کہ مقطوع الماعلت تفریقہ است و ہر چند این تفریقہ
 بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در نہایا دریم کہ اتقنای مخالفت این قوم فی رد
 و فعلان و آن مجنون مسکن تال است داین قرعما در دید و بسط کہ یہ کلفت گوئید و در عربی ہم
 واقع باشدت اور فاعل کی چار فرعیں اور میں پہلی فاعلان اور یہ ندال ہی یعنی حرف کن
 میں یادہ ہوا دوسری فعلان بلکہ علی مجنون الی تیسری فعلن سکون عین و یہ مجنون سکون ہے
 ہر چند نہ زن ہی و مقطوع لیکن علت تفریق یہاں سوال و کر اسو کہ قطع آخر صراح میں آتا ہے اور
 مجنون مسکن سب جگہ اور ہر چند یہ تفریق بحقیقت شعر عربی میں ہی واقع ہے جیسے اس بیت میں ہے

یا محب بولے اور ک روحی	دارتھم تلبی فاحلس عندی
------------------------	------------------------

مگر اس جگہ گنتی میں لائی ہم کہ مقتضی مخالفت اہل عرف و صفائی زبان کیا کہ فردعی فاعل مجنون
 مقطوع و بطریق احتمال ذکر کیا کہ یہ فعل مجنون مسکن فرع ثالث ہے اور ہر چند کہ میں خاص ہی معنی سب جگہ آتی ہے

نخلان اور بحر و نیکو کہ دہان آخر مضرع میں آتی ہے اور او کو موقوف کئے ہیں جو مکے فعلان
 سکون عین ہ مخبون مسکن نال کی اور یہ فیض مدید اور بید میں کہ تکلف کئے ہیں اور غریب
 میں بھی واقع ہوئے ہیں اور صدائی میں تین فرعین اور لکھی ہیں فیض احد اور فعل صحاح اور
 اور فاعلان مرفعل غالب کہ یہ تینوں فرعین مختص متباہرین ہوں م و مفاعیلان راہ و از دہ فیض
 دیگر است مفاعیلان و این مسیح است و در نرج افتد مفعولان و این مقصود است و در نرج
 و مضارع افتد مفعولان این مخدوف مقصود است و بعضی متاخران این ازل نام نہادہ اند
 فعل و این مخدوف مرتین است و بعضی متاخران این را محبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در نرج
 مضارع افتد مفعولان مخفی مسیح باشند ہم مفاعیلان بر کن ماقبل متصل ہوتا اگر مکفوف باشند
 سالم نہاید باقی برین وزن بماند است اور مفاعیلان کی بارہ فرعین اور ہین پہلی مفاعیلان ہیں
 مسیح کی اور نرج میں آتی ہے دوسری مفعولان یہ مقصورہ یعنی جب مفاعیلان کے لون گرا کر
 ماقبل کو اس کے ساکن کیا مفاعیل سکون لام ہوا مفعولان اس کے مقام پر لائے تاکہ ماقبل
 مفاعیل مکفوف کے نہوا اور یہ فیض نرج اور مضارع میں آتی ہے تیسری مفعول سکون لام
 یہ مخدوف مقصورہ یعنی جب مفاعیلان میں حذف کیا مفاعی رہا بعد اس کے قصر کیا مضارع
 سکون عین رہا مفعول اس کے مقام پر لائے اور بعض متاخر و اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہ
 ازل سے کی اور زلل لغتین اور برابر مجہولے گوشت ہونا ران کا غیاث اللغات کی اور بعضوں نے اس
 فاعول آہم کہا ہے یعنی جمع ہونا حذف و قصر کا ہم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا ازل
 پس فاعول آہم کی اور فاع ازل اور ہم بالفتح جر ہے دانتو کا لوشا غیاث سے چوتھی فعل یہ ترکیب
 عین اور سکون لام اور یہ مخدوف مرتین ہے یعنی مفاعیلان ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور
 دوسری مرتبہ عی پس مضارع مفعول اس کے مقام پر آیا بعض متاخر و اسکا نام محبوب رکھا ہے اور مخدوف
 لغت میں یعنی ہر دو حصہ بریدہ ہے جب کی اور جب بفتح ہم اور سکون موحہ حصہ کرنا غیاث سے
 وجہ تیسرہ ظاہر ہے کہ دونوں سبب سے گرتے ہیں اور یہ دونوں یعنی فاعول فعل نرج اور مضارع میں
 آتی ہیں اور بعضوں نے کھای کہ فیض ازل لول میں بھی آتی ہے کذا فی الحدائق بانچون مفعولان مخفی مسیح
 ہم مفاعیلان کن ماقبل متصل ہوتا ہے پس و کن ماقبل اگر مکفوف کی سالم معلوم ہوتا ہے یعنی متا

سالم بر وزن مفاعیلین اور باقی بر وزن مفعولان رہتا ہے اور مخفق اسی کو کہتے ہیں جانا
 چاہیے کہ لام مفاعیل کا جو ہم مفاعیلان سے متصل ہوا مثلاً یہ سالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو
 باقی رہا ہم اسی رکن میں شامل رہا حقیقتہً اسی لحاظ سے مخفق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخفق
 میں منع کو دفع میں بڑھایا ہے چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضوں کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی
 آخر میں منع وہ لوگ اس کے مخفق کہنے کو تکلفات ميسود جانتے ہیں ہم مفعولن مخفق و پس فاعلن مخفق
 مقبوض ح مفعول مخفق مکفوف ط فعلان مخفق مقصور است چھٹی فرع مفعولن یہ مخفق ہے اور پس
 ساتویں فاعلن یہ مخفق مقبوض ہے آٹھویں مفعول یہ مخفق مکفوف ہے نوین فعلان یہ مخفق مقصور
 ہے پس مفاعیلین سے جب صدر و ابتدائین میں ساقط ہوگا اور سجا فاعیلن مفعولن لائینگے احرار کینکے اور
 جب حصوین مفاعیلن کا رکن اول سے مل جائیگا ساقط نہ ہوگا باقی رہیگا فاعیلان کے عوض مفعولن لائینگے
 اور اسکو مخفق کینکے اور جب مفاعیلن میں ہم سبب تخفیف کے رکن اول سے ملے گا اور حرف بابہ سبب
 قبض کے ساقط ہو جائیگا فاعلن رہیگا اور اسکو مخفق مقبوض اور جب مفاعیلن میں ہم سبب ملیگا اور نون سبب
 کف کے ساقط ہو جائیگا فاعیلن لغم لام سے گا اور سکے مقام پر مفعول لام لائیں گے اور اسکو مخفق مکفوف
 کینکے اور جب مفاعیلن میں ہم سبب تخفیف کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے
 گر جائیگا فاعیلن سکون لام رہیگا اور اسکی جگہ پر فعلان لائینگے اور اسکو مخفق مقصور کینکے اور
 یہی فاعلن شروع تازی میں آئیں یعنی احرار مقبوض اور یہی مفعول احرار یعنی احرار
 مکفوف تھا ہم ی فعلن مخفق محذوف یا فاع مخفق ازل ب منع مخفق محبوب و این جملہ
 در شرح مکفوف و مضارع و قریب افتد خیال نہ در غیر مخفق ت دسویں فرع فعلن یہ مخفق محذوف
 ہے گیارہویں فاعل یہ مخفق ازل ہے بارہویں فرع یہ مخفق محبوب ہے جب مفاعیلن میں ہم رکن
 اول سے ملا اور نون حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اور اسکی جگہ پر فعلن سکون عین اسکو
 مخفق محذوف کینکے اور جب مفاعیلن میں ہم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنی اجتماع حذف
 و قصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہیگا اسکو مخفق ازل کینکے اور جب
 میں ہم رکن اول سے ملا اور جب نے حذف متروک عملن گر گیا فارہا اور اسکی فرع آیا اسکو مخفق
 محبوب کینکے اور یہ فرع عین یعنی نیم سے دوازہم مکفوف مخفق مخفق مخفق مخفق مخفق اور

مضارع اور قریب میں آئے ہیں جیسے غیر محقق یعنی تحقیق جنہیں نہ وہ بھی ان تین بحروں میں آتی ہیں ح قولہ این جملہ یعنی از لحاظ نیم تالیانہ دوم درین سبجہ یافتہ شود کہ کلامہ معلوم نہیں کہ فرع و دارہم کس تصور پاس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمۃ نے ہرج کو مکفوف مقید کیا بخلاف مضارع اور قریب کے اس واسطے کہ ہرج مکفوف اور غیر مکفوف مشتمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف مشتمل نہیں م فاعلاتن مجموعی را بہشت فرع دیگر است مفعولان و این مجنون مسکن مسیح است و ظاہر آشت کہ مشقت مجنون مسکن است چنانچہ کیفیت ہمیں فرع مشقت مسیح باشد و باین سبب لیں کہ مجنون مسکن است اینجا نیاوردیم است اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعیں ہیں پہلی مفعولان اور یہ مجنون مسکن مسیح ہے پس فاعلاتن میں جب جنین کیا فاعلاتن تحریک عین ہوا اور جب مسکن کیا فاعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسیح کیا فاعلاتن ہوا اور سکو منقول بہ مفعولان کیا اور ظاہر ہے کہ یہ وہی مفعولن مشقت یعنی مجنون مسکن ہے جسکو سابق میں تفصیل بیان کر چکے ہیں اور یہ مفعولان فرع اس مفعولن مشقت کی ہے کس واسطے کہ جب مفعولن میں مسیح کیا مفعولان لگ گیا اور اسی سبب مفعولن کو اس جگہ نہ لائے ہم کس واسطے کہ اسکو فروغ تازی میں لکھ چکے ہیں البتہ مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہ لائی ہم م ب فاعلان و این مشقت مقصود است دوسرے فاعلان بسکون عین جب مفعولن مشقت کہ مقصود کیا فون حذف ہوا در لام ساکن مفعولن ہا منقول بہ فاعلان ہوا م ح فعلن این مشقت محذوف است و علت این غیر است کہ در اخیر گفتہ ہر چند در وزن ہماں است ذاین ہر سہ مدخل خفیف و محذوف است تیسرے فعلن بسکون عین اور یہ مشقت محذوف ہو جب مفعولن مشقت کو محذوف کیا لیں کہ سبب تھا اگر کیا مفعول منقول بہ فعلن ہوا اور علت اسکی سوا اس کے ہے کہ اتر میں کہی گئی ہر چند وزن ایک ہے یعنی سابق میں فعلن اتر کہا تھا کہ ترا جماع حذف و قطع کو کہتے ہیں جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا را بعد اس کے فاعلا قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک بٹھرا مگر علتیں دو اور یہ مینون و این یعنی مفعولان اور فاعلان اور فعلن مل اور خفیف اور محذوف میں آتی ہیں م و فعلن این مجنون و این عجم است چوتھو فعلن بسکون لام یہ مجنون محذوف اعراب جب فاعلاتن میں جنین کیا فاعلا را اور جب حذف کیا فاعلا را ہا اور جب اعراب کیا یعنی وندا کا متحرک دوم کہ لام ہر ساکن کیا فاعلا میں وندا

اور دو ساکن رہی وہ منقول بہ فعل ہوا مفعول فعل میں مجنون محذوف مطلق است یا پھر میں فعل
 بہ تکریم عین یہ مجنون محذوف مطلق ہے جب فاعلاتن میں ضمن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف کیا
 فعلاتن ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو شروع کہتے ہیں ہم و فاع و این محذوف مطلق میں یا نہیں
 محذوف مدروس است تہ چھٹے فاع اور یہ محذوف مطلق یا مجنون محذوف مدروس ہے
 فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلاتن بعدہ طس سے دو حرفت اور دو حرکتیں گرائیں ساکن آخر رہا
 فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلاتن بعدہ درس سے ایک حرفت اور دو حرکتیں
 گرائیں فاع ہوا ہم نفع و این محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطلق میں این چار درمل و محبت تہ فاع
 ست ساتویں فاع اور یہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطلق میں یہ نیز فاعلاتن جب محذوف ہوا
 فاعلاتن بعدہ حذف سے و تکرار کیا جائے فاع لائے یا فاعلاتن ضمن اور حذف سے فعلاتن بعدہ
 طس سے دو حرفت اور دو حرکتیں گرائیں ساکن آخر رہا فاع کو ساکتوں کے بدل کیا اور یہ چاروں قرین
 یعنی فاع اور فعل اور فاع اور فاع رمل اور محبت میں آتی ہیں ہم و فاع لاتن مفروقی رائے
 دیگر است اضلعن و این محذوف مقصور است و بروزن فعلن است کہ اعتبارت در فاعلاتن مجموعی یا
 مجنون مسکن محذوف کہ ہم انجا باشند اما انجا علت دیگر است اور فاع لاتن مفروقی کی تین قرین
 اور میں پہلی فعلن مسکن عین اور یہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لاتن اور جب
 فاع کیا یعنی الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہ فعلن مفروقی
 بروزن فعلن تہ مجموعی ہو یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہ علت بھی مجموعی میں ہوتی ہو مگر یہاں
 یعنی مفروقی میں علت اور یہ اسواسطی کہ ضمن مفروقی میں نہیں ہو سکتا اسباب و تہ کے ضمن سبب
 میں ہوتا ہے اور تہ مفروقی میں نہیں ہو سکتا کہ آخر رکن میں و تہ نہیں اور تہ اجتماع حذف اور قطع
 ہے اور قطع و تہ میں آتا ہے ہم ب فاع محبوب موقوفست و ہم بروزن فاع است اما انجا علت
 دیگر است تہ دوسرے فاع یہ محبوب موقوف ہے یعنی جب سے دونوں سبب گرے اور
 وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہ بھی بروزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
 لیکن یہاں علت اور ہے کہ واسطی کہ ضمن اسجد اول رکن میں نہیں ہو سکتا اسباب اسکے کہ و تہ
 ابتدا میں ہوا اور درس آخر میں نہیں ہو سکتا اسواسطی کہ درس و تہ میں آتا ہے اور یہاں و تہ نہیں

صم ج فاعل محبوب مکشوف است و ہم روزن فاعل است کہ گفتہ آمد و این ہر سہ در مضارع قسمند
 است تیسرے فاعل یہ محبوب مکشوف ہے جب فاعل لائق کو حب کیا دونوں سبب گر کے فاعل رہا پھر
 کشف سے فاعل اس واسطے کہ کشف کرنا متحرک دوم دتہ مفرد قی کا ہے پس فاعل منقول بہ فاعل ہوا
 اور یہ بھی ہر وزن فاعل مجموعی ہے کہ کہا گیا فاعل مجموعی میں کمزدت احد تھا یا مجموعی میں کمزدت مطموس
 بطور فارسی اور بیان مفرد قی میں علت اور ہے کہ اس واسطے کہ جن مفرد قی میں بسبب ہر دتہ
 کے اول رکن میں تین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاعل کن رہتا ہے اور حذف و تہ کو گر اتا ہے
 اور بیان و تہ آخر رکن میں نہیں ہے اور یہ تینوں فرعیں یعنی فاعل اور فاعل اور فاعل میں
 آتی ہیں ہم مستغفلن مجموعی را چار فرع دیگر است اسفولان و این اعم است و در خبر آید و
 در سبط ہم کار دار درست اور مستغفلن مجموعی کی چار فرعیں اور ہیں پہلی مفعولان اور یہ اعم ہے
 عرج و تہ کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستغفلن بستکیں لام مفعولان ہوا یہ فرع رجب میں
 آتی ہے اور سبط میں بھی استعمال کرتے ہیں ہم ب مفعولان و این مطوی مسکن بدال است
 و در وزن ہانست اما در علت دیگر و در خبر و سرخ و منسج آید است دوسرے مفعولان یہ
 مطوی مسکن بدال ہے جب مستغفلن کو طے کیا مستغفلن ہا بعدہ بستکیں عین مفعولن ہوا اور
 اذالت سے مفعولان اور وزن میں ہی مفعولان اول ہے جبکہ اعم کہا مگر بیان علت اور ہی یعنی
 طے اور تکیں اور اذالت اور یہ فرع رجا و سرخ اور منسج میں آتی ہے جیسا کہ اوزان بجز میں معلوم
 ہوگا صم ج فاعل و این اخذ مقصود است تیسرے فاعل اور یہ اخذ مقصود ہے جب مستغفلن میں
 اخذ سے ملن گر گیا مستغفل ہا بعدہ قصر سے نے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاعل ہوا
 صم رفع و این اخذ محذوفت و ہر دو منسج آید است چوتھے فاعل یہ احد محذوفت ہے جب مستغفلن
 اخذ میں حذف کیا بقا کے مس ر گیا منقول بہ فاعل ہوا اور یہ دونوں فرعیں یعنی فاعل
 اور رفع منسج میں آتی ہیں ہم و مس تفعل لن مفرد قی را فرعی دیگر نبودت اور مس تفعل لن
 مفرد قی کی کوئی فرع اور نہیں ہے ہم و مفعولات را چار فرع دیگر است فاعلان این مفعول محذوف
 و در سرخ اخذ و مسکن این وزن ہم انجا شاید و آن وزنی دیگر است اما و ضیاء ذکر بشکر
 است اور مفعولات کی چار فرعیں اور ہیں پہلی فاعلان تحریک عین اور یہ مفعول موقوف ہے بل ختام

لے اس فعلان
سکون عین
نہیں ہوا اگرچہ
موصوفان کے
کلمہ کے ساتھ
نہیں ہے

ضمیر کو کہتے ہیں پس مفعولات کی وجہ سے گری اور واو اگر مفعولات پر باجہ وقت سے تے
ساکن ہوئی مفعولات مقبول بہ فعلان تجرک عین ہوا اور یہ فرع میں آتی ہے اور ساکن اس وزن کا
یعنی فعلان بسکون عین بھی سیر میں نہیں چاہیے اور یہ وزن اور ہے مگر عرو ضیوں کی ذکر زیادہ نہیں کیا
جو سے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہیں کیا ہے فعلان سکون العین نہیں لاتی ہیں ہم یہ فعلان اس
مقبول کشف سکون است و بروزن اسلم است اما اینجا علت دیگر است وہم در سیر افتد است و دوسرے
فعلان بسکون عین اور یہ مقبول کشف سکون ہے یعنی فعل سے باسقاط فاو واو مفعولات اور
سے باسقاط تا معللا اور تشکیں سے بسکون عین معللا ہوا فعلان اور کے مقام پر آیا اور یہ فعلان بروزن
اسلم ہے صلح و تد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعول ہوا فعلان ہوا یہ وزن سابق عربی میں آیا
کیا اور فعلان مقبول کشف سکون ہے اس جگہ فارسی میں پس کی علت اور ہوئی اور یہ فرع بھی مثل
فعلان کے سیر میں آتی ہے ہم یہ فرع فاع و این صلح مقصود است تیسرے فرع اور یہ اسلم مقصود
ہے صلح سے و تد کو مفعول ہوا اس کے قصر سے واو اگر عین ساکن ہوا اس کے مقام پر فاع آیا ہم
رفع و این صلح می وقت ہر دو سیر و منسج افتد جو تھے فاع اور یہ اسلم محذوف ہے صلح
سے و تد اور حذف سے سبب گرا فاع رہا اور یہ دونوں فرعیں یعنی فاع اور رفع منسج اور منسج
میں آتی ہیں ہم انست فروع این اصول کہ چہ اعتبار عروض پارسی بواجہ گفتہ آمد زیادت شود و جملہ
این سی پنج است یہ ہیں فرعیں اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہیں فروع
سے اور یہ سبب فرعیں عروض فارسی کی پینتیس ہیں اس حساب سے کہ فعلوں کی ایک فرع اور
فاعیل کی چار فرعیں اور مفاعیل کی بارہ فرعیں اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعیں اور
فاع لاتن محذوف کی تین فرعیں اور متعلق متعلق کی چار فرعیں اور مفعولات کی چار فرعیں یہ سبب
پینتیس ہیں ہم وازا ووزان دو وزن دیگر با اچہ آور دیم و الحاق باید کرد کے خماسی آن فعلان
و دیگر ثنائی و آن مفاعیلان است اور اوزان سے دو وزن اور انہیں ملحق کیا چاہیے
ایک خماسی وہ فعلان ہے یعنی فعلان مقبول موقوف سکون فروع مفعولات سے کہ عرو ضیوں نے
اور کو شمار نہیں کیا ہے دوسرا ثنائی وہ مفاعیلان ہے یعنی مفاعیلان مختلف مسجع فروع مفاعیلان
اس کے اتصال مفاعیل موقوف سے ہم اس کا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہ صاحب شامی نے عیاش

لکھا ہے ح قولہ و آن مضاعف است مخفی نمائند کہ این فرع در فروع مضاعفین سابقان ذکر شد است
 پس یاد است و احاطش بفرع سابقہ معنی ندارد و تم کلام را سن اضفی بر اسقدر بیباکی انجین کا کام ہے ہم
 و القاب تغیرات بسیطہ در افزاید اعرج و طموس و مدرس مرکب چارہ در افزاید مسکن و مخفق و ازل و
 محبوب و مسکن و ابان سبب مرکبات شماریم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از دست است
 و آن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوفست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود و جملہ اوزان
 چہل و جملہ القاب غیر مؤلف چہل و یک است و در القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین برہتے
 ہنن اعرج اور طموس اور مدرس اور مرکب چارہ برہتے ہیں مسکن اور مخفق اور ازل اور محبوب اور
 مسکن کو اس سبب مرکبات میں شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول و تدریج اور
 تغیر مفرد ہے مگر وقوع اسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اس واسطے کہ جب جزو اول سبب پڑے گا
 اور ساکن سبب بجن گرجائے گا اور متحرک با فیماذہ سبب دو متحرکات سے ملے گا اس صورت میں
 تحریک وسط ہوگی پس گویا یہ تغیر بھی مرکب ہو اس جملہ فروع ایک سے آٹھ ہوتے ہیں یعنی فروع تازی
 تہتر لکھے تھے او نیز فروع فارسی پچیس پڑے جملہ ایک سے آٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس ہوتے
 ہیں اسلئے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے او نیز اوزان فارسی دو ہتھ ایک فاع و سہ
 مضاعفان کہ یہی دو زاید اوزان تازی سے ہیں پس جملہ اوزان چالیس ہوا و تیسرا وزن
 فعلان مسکون العین بھی فارسی میں ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین ہے جو تازی میں آیا ہے اور تازی
 واسطہ پر متحرک العین میں سکون عین جائز رکھا ہے پس وزن سوم گویا بغیر اوزان فروع تازی نہیں ہے
 لہذا اسکو شمار نہیں کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہیں اس واسطے کہ تیس چونتیس لقب
 کی جو تازی میں تھی فارسی میں سات پڑے اعرج و طموس و مدرس مسکن و مخفق و ازل محبوب و جملہ کثیر
 ہوئے ہم و باشد کہ بعض تغیرات بحسب مشارکت یا تغیر سے دیگر لقبے دیگر یا بشہ چنانچہ دو سبب غنیمت
 ستوالی افتد از یک کن یا دور کن جال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش بخا
 خالی نبود و بنا از انکہ با سقوط ہر دو ہم جائز نبود یا جائز بود و تہم دوم را کہ نبود اما تہم اول غالی نبود
 از انکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود و لا محالہ سقوط ایک کن از ہر دو لا بعینہ ہم جائز
 پس گوئید میان این دو ساکن معاقبہ است اور کبھی بعض تغیرات کا سبب کت تغیر ثانی

فہرست
 ازین بہت
 کہ بعض را
 یک نام
 شادہ اند
 شادہ اند
 مسکن گویند
 ویک نام نہ اند

کے ایک لفظ اور ہوتا ہے جس کا سبب خفیف متوالی واقع ہوں ایک کن میں مثل متفعّل اور
مفاعیلین کے یا دو کن میں مثل فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلین کے حال ان دو ساکنوں کا
اون دو بیون میں کہ درمیان اونسے ایک متحرک سے زیادہ نہیں ہے مثلاً متفعّل میں تے متحرک ہے
درمیان میں اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن میں فے متحرک ہے درمیان دون اور الف کے خالی
ہوگا در صورت تو نے بنا میں یعنی اصل کن میں ایک صورت یہ کہ سقوط اون دو ساکنوں کا جائز نہ ہو
دوسری صورت یہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کی واسطے کوئی حکم نہیں ہے عرض میں مگر وہ صورت
پہلی جس میں سقوط دونوں ساکنوں کا جائز نہ ہو اور میں بھی دو صورتیں ہیں ایک کہ ثبوت دونوں ساکنوں
بہم جائز ہو دوسری صورت یہ کہ ثبوت دونوں ساکنوں کا بہم جائز نہ ہو اگر جائز ہو لا محالہ سقوط ایک
ساکن کا دونوں سے لا بعینہ بھی جائز ہوگا لا بعینہ کے یہ معنی ہیں کہ خواہ اول ساکن ہو خواہ ثانی ایک
ذات پر یہ حکم نہیں ہے بلکہ مشترک اور شامل دو ذاتوں کے ہر پس کہیں کہ درمیان ان دونوں ساکنوں کے
معاقبہ ہے یعنی دونوں کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور ان میں سے ایک گرا نا بھی جائز ہے اور
معنی معاقبہ کے لغت میں پیچھے ایک سر کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص ایک مرکب
رکھتے ہوں بھی ایک سوار ہو بھی دوسرا عرب میں کہتے ہیں کہ درمیان ان دونوں کے معاقبہ ہے
اور معاقبہ تو بحر و نہیں آتا پس سرج اور رمل اور فاذ اور نرج اور خفیف اور محبت اور طول اور کامل
اور مدید کذا فی المحرختہ اور فاذ اور کامل میں معاقبہ یا ہمار و عصب ہوگا ہم و سقوط کے لہذا
بجہن بود یا بکف اگر بجہن بود سقوط دیگر یا بطلی بود اگر ہر دو ساکن در یک کن افتد یا بکف بود اگر دو
دور کن افتد اگر بکف بود سقوط دیگر یا بقبض بود اگر در یک کن افتد یا بجہن چنانکہ گفتہ آمد در گفتہ را
کہ معاقبہ معنوں شود صدر خوانندہ کہنے را کہ در معاقبہ مکتوف شود و بحر خوانندہ کہنے را کہ مشکوٰی شود و طین
خوانندہ کہنے را در معاقبہ سالم بماند بری خوانندہ اگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جائز نہ ہو لا محالہ سقوط کے لا
بعینہ واجب بود پس گوئید میان این وساکن مراقبہ است اور اون دونوں ساکنوں میں سقوط
ایک کا البتہ بجہن ہوگا یا بکف اگر بجہن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطل ہوگا اگر دونوں ساکن
ایک یک کن میں ہیں مثل متفعّل کے کہ اگر میں گر گیا مفاعیلین ہوگا اور اگر فے گر گیا متفعّل ہوگا یا بکف
ہوگا اگر دونوں ساکن دور کن میں ہیں مثل فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بجہن ہوگا فاعلاتن

فعلا تین ہوگا اور اگر سقوط اول کا کتب ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک کن کا کتب ہوگا سقوط دوسرے کا یا قبض ہوگا اگر ایک کن میں تین مثل مقامیل کے کتب سے مقامیل ہوگا اور قبض سے مفاعیلن یا مجنن جیسا کہ کہا گیا یعنی دو کن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن کے کتب کے کہ بیان اوکا ہو چکا اور جو کن کے ساتھ معاقبے کے مجنون ہوگا مثل فاعلاتن فاعلاتن کے اوکو صدر کہینے اس واسطے کہ یہ سقوط صدر کن میں واقع ہوا ہے اور جو کن کے معاقبے سے مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوکو معجز کہینے اس واسطے کہ یہ سقوط آخر کن میں واقع ہوا ہے اور جو کن کے معاقبے سے مشکول ہوگا یعنی ایک جانب مجنون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن فاعلاتن کے اوکو طرفین کہینے اس واسطے کہ حذف حرف سبب دونوں طرف کن میں واقع ہوا ہے اور جو کن معاقبے سے سالم ہیگا کسواسطے کہ ثابت رکھنا بھی دونوں کا جائز ہو اور کسواسطے کہ یہی لفظ اول کسرا تشدید یا معنی پاک ہو کہ ذاتی الفیات اور اگر ثبوت دونوں ساکنوں کا ہم جائز ہو اور لامحالہ سقوط ایک لا بعینہ واجب ہو پس کہینے کہ در میان ان دونوں ساکنوں کے مراقبہ ہو اور مراقبہ آٹھ بحر و نشین آتا ہے اوایل بحر مضارع او مقتضب میں کہ ایک ان دو سببوں ثابت رہتا ہے وجوبا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبا پس مفاعیلن جب ان بحر مضارع میں تیسری کتب یا ضرب واجب ہو اور مفعولات جب ان بحر مقتضب میں پے ضرب یا طے واجب ہو چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہو اور بحر مقتضب دائرے سے مطوی نکلی ہو اور بحر مثل کل اور قرب اور جدید میں مراقبہ لازم ہو اور بحر سیرج اور شرح میں غائب اور بحر خفیف میں جائزہ شرح خرزجیہ سے اور نشی مراقبہ لغت میں باکیہ گزینہ بانی کردن ہیں پس قی معاقبہ اور مراقبہ میں یہ ہو کہ معاقبہ میں ثابت رکھنا دونوں ساکنوں کا بھی جائز ہو اور گرانا ایک کا بھی جائز ہو اور مراقبہ میں ثابت رکھنا دونوں ساکنوں کا جائز نہیں اور سقوط ایک کا واجب ہو اور محقق علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ مضموم دوم را حکمے نبو یعنی جہان سقوط دونوں کا معا جائز ہو جیسے فاعلاتن فاعلات فاعلاتن میں اوسمین کچھ حکم نہیں دینے حکم علاحدہ کی حاجت نہیں مگر عبد اللہ خرزجی نے اوکو مکاففہ لکھا ہے پس مکاففہ عبارت ہے جو حذف ہر دو ساکن مجاور دو سبب معا یا باقی رکھنا دونوں کا معا یا حذف ایک لا بعینہ اور وہ سیرج اور شرح اور بیضا اور خرزجی میں مستعمل ہوتا ہے ہم فصل ہفتم در تفصیل اوزان مستعمل

از بحر بحر چون از تقریر مقام فراغت حاصل شد بعد از این تفصیل بحر با ووزنها که در بحر بحر استعمال
 کرده اند مشغول شویم و عدد عروض و مضربها چنانکه عادت عروضیان هر لغتی است یا در لغت و یا در بحر
 ما را در عروض پاریان عدد ووزان ایشان تحقیق نزدیکتر آید و در هر موضع شرح و تفسیر و فصل و فصل
 تفصیل ووزان استل بر بحر بحرین جو تقریر مقامات و فراغت حاصل بودی بعد از تفصیل بحر ووزان
 استل بر بحر بحرین مشغول شویم و عدد عروض و مضربها چنانکه عادت عروضیان هر لغت
 کی هر کس که بحرین هم اند و چون که بحر عروض اهل فارس و عدد ووزان اهل فارس من تحقیق بود و هر کس
 بیان کرده بحرین هم و عادت عروضیان چنانست که هر وزن را بیست و نه مثال آورده و بیست و نه
 عروض و بیست و نه ابیات آورده که غلیل احمد آورده است چه در آن عروض تقریری رفته است پس ما نیز همان
 ابیات را بیست و نه ابیات آوریم و شواهد فراخات که آورده است تحقیق کردیم اما در عروض پاریان هر
 شیئی دیگر آورده اما هم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچه اتفاق افتاد بسیار دریم و چون بسیار وزنها
 است که تحقیق راجع بایک وزن است و ایراد مشکل بازی هر اقصای تطویل و فائده میکند بعضی
 مشکل است از آن حال شنیدیم و دریم و ابتدا بطویل کردیم چنانکه غلیل احمد کرده است و دیگران با و
 افتاده اند و است او عادت عروضی و کلی هر چه که در دست هر وزن کی ایک بیت مثال کی لا و بیست
 و او بیست و نه عروض عرب کی همیشه در بیست و نه که غلیل احمد لایا است و اسوای که او بیست و نه کوئی قصه
 نہیں ہوا و پس ہم بھی وہی بیست و نه یعنی لائیک و ابیات شواہد فراخات کہ غلیل احمد لایا ہے
 سنے او کی تحقیق کی مگر عروض فارسی میں ہر شخص ایک بیت جدا گانہ لایا ہے لہذا ہم نے بھی ہر شخص
 ابیات معین کی نہیں کی جیسا اتفاق پڑا و یا لکھا اور بہت سے وزن ہیں کہ جب تحقیق کیجیے
 دیکھتے ہیں کہ ہر نام او کی مثالیں لانا تطویل بیفایدہ ہے بعضی مثالیں کہ او کی جتنی بجائی نہیں لائی
 ہم کہ جہاں مکر کی مثالیں ضرورہ تحقیق اور ابتدا بطویل سے کی جتنی غلیل احمد نے ابتدا اس
 کی ہے اور ووزن نے بیرونی غلیل احمد کی ہم طویل و بحر لایا ہے کہ نازی گویان خاص است
 و شعر لایا ہے بحر بحرین یا شواہد فراخات و شواہد فراخات و شواہد فراخات و شواہد فراخات و شواہد فراخات
 و ان بکار و در عدد و عروض ہمیشہ مقبول و مضرب ہم سالم و ہم مقبول و ہم مقبول و ہم مقبول و ہم مقبول و ہم مقبول
 مستعمل ہے یا شواہد فراخات و شواہد فراخات و شواہد فراخات و شواہد فراخات و شواہد فراخات و شواہد فراخات

اس میں تکلف سے خالی نہیں اصل اسکے دائرے میں فاعلین چار بار ہے اور بنائین
یعنی استعمال تازی میں وافی لازہ میں یعنی موافق سب ارکان اثرہ کے اگرچہ مزاحمت ہو مستقل
کرتے ہیں اور عروض اور سکا یعنی آخر مصرع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہو یعنی مفاعیلن سوا مصرعہ کی کہ آئین
عروض تابع ضرب ہو گا اور ضرب یعنی آخر مصرع ثانی کبھی سالم یعنی مفاعیلن اور کبھی مطلع مقبوض یعنی سفلان
اور کبھی محذوف یعنی فاعلین مستعمل کرتے ہیں پس وزن مستعمل تین ہیں ایک عروض مقبوض اور ضرب سالم
دوسرے عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرے عروض مقبوض اور ضرب محذوف اور مطلب تقرر عروض
ضرب سے یہ کہ شاعر جب مصرع اول میں عروض اہدا اور مصرع ثانی میں ضرب واحد لائے جاسکے
اویسی طرح تمام قصید میں کے اور پھر اختلاف عروض ضرب میں رد اندر کے مگر قدمائے بحر کمالین
اختلاف عروض کیا ہو اور سکا نام افتاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید کہتے ہیں یہ دونوں عیب
میں داخل ہیں کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اون تین اوزان کی شواہد
یہ تین شعر ہیں ہم اشعر ابامندزکانت غرو صحیفتی ولم اعظم فی الطوع مالی ولا غرضتی
عروض مقبوض است و ضرب سالم تقطیعش بدینگونہ اباسن فاعلین ذرکانت مفاعیلن عوزن
فاعلین صحیفتی مفاعیلن لم اع فاعلین فطوطو مفاعیلن عمالی فاعلین ولا عرضنی مفاعیلن عادات
عروضیاست کہ ہمہ شواہد راہبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہر کہ قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج
نباشد و آنکہ فہم کردہ باشد اور احد چندین سو و نکتہ پس تخفیف القطیعات را یعنی آریم و ہر یک
مثال یہ پارسی اقتضاکنیم پہلا شعر جو تین میں لکھا ہے عروض و یکا مقبوض ہو اور ضرب
سالم ہے اور تقطیع او کی خود محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہ ہے کہ
اے ابامندز فریب تھا خط میرا نہیں دیا مینے تم کو مال اپنا اور عزت اپنی یعنی یہاں خط
برضا مندی لکھا تھا اور عادات عروضیوں کی یہ ہے کہ جملہ شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے
ہیں پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہیں ہے اور جو کہ فہم
قواعد نہیں ہے او سکودہ برابر اسکے مفید نہیں پس ہم ہر جگہ تقطیع نہ لائینگے فقط ایک
تقطیع شعر ربی اور ایک تقطیع شعر پارسی یہاں لکھا کرے مگر ترجمے میں لہجہ تقطیعات
لکھے جائینگے ہم بستی دی لک الا یام ما کنت جاللاً و یا تیک بالانسان

لم تزد و عروض ضرب ہر دو مقبوض اندت شعر دوسر چوتن میں لکھا ہے عروض اور ضرب نے وزن
مقبوض ہیں یعنی مفاعیلن ذریعہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرہ بن العبد نے نسبت رسول صلی اللہ
علیہ والہ وسلم میں کہا ہے ترجمہ اوسکا یہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے وہ چیز
کہ جس سے متا تو جابل و لایکا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہیں تو شہہ دیا ہے تو نے اوسکو لینے
مسائل شرعی یرون طبع اور اجرت بیان کر لگا تقطع یہ ہو ستبدی فعلن لکل ایما مفاعیلن ماکن
فعلن تجاہلا مفاعیلن ویاتی فعلن کہلا جبا مفاعیلن بنظم فعلن تزد و دی مفاعیلن ہم ج شعر
ایموا بنی النعمان عناصد و رگم ذوالا یقیموا صاغرین الروسا پ عروض مقبوض ضرب محذوف
ت عروض اس شعر کا مقبوض یعنی مفاعیلن اور ضرب محذوف ہے یعنی فعلن معنی شعر کے یہ ہیں
راست کرواے بنی عمان ہمے سینے اپنے لینے کینہ دور کر و نہیں تو رہو گے ہمیشہ ذلیل کر نیو گے
سرونگے لینے سرداروں کے لینے ہمیشہ ذلیل رہو گے تقطع یہ ہے اقیمو فعلن بنن لغا مفاعیلن لغا
فعلن صد و رگم مفاعیلن اللہ فعلن یقیموا صا مفاعیلن غری تر فعلن رو و سا فعلن ہم و بیشتر وزن
وزن فعلن کہ ہر ضرب مقدم ہو مقبوض بجا دارند بر نیگو نہ شعر و فارقت حتی اما ابالی من النوی
وان بان چیزان علی کرام ت اور اکثر ان وزن میں فعلن کو کہ مقدم ضرب سے ہوتا ہے
مقبوض استعمال کرتے ہیں لینے فعلن صبا اس شعر میں ہے جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھا معنی یہ ہیں کہ او
جہاں کی سینے یہاں تک کہ ڈر نہیں کھتا ہو نہیں دشمنی سے اگر یہ ظاہر ہوں مجھ پر ہسائے بزرگ
یعنی ہسائے نزدیک میرے آئیں اور اصرار کریں تو بھی کیا بی قبول نکروں اور او کی دشمنی ہو
نہ ڈروں تقطع یہ ہے و فارقی فعلن تحت تاما مفاعیلن ابائی فعلن من نوا مفاعیلن وان یا
فعلن یخیرن مفاعیلن علی فعلن کر امو فعلن نوا دشمنی کرنا منتخب سے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب سے ہم و درہمہ و ذان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصراع آرنڈ مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کشند و ضرب بر حال خود بگذار ت ادب زان میں مطلق چو کہ بیت مصرع لاتی ہیں
یعنی مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہیں لینے مطلع کے عروض
ضرب میں فرق نہیں ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہیں لینے تمام ابیات قصاید میں
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہیں م و اما بطریق زعات در لول صد مقبوض و اٹلم

و اثرم شاید و مشو مقبوض و مقفوف ابتدا مقبوض و گاه اتم و اثرم با سخت در بود و در مقایسین که در مشو
 افتد معاقبه باشد میان یا و نون ت و اما بطریق زحاف طویل بین صد مقبوض یعنی فعل و اثرم
 یعنی فعل و اثرم یعنی فعل لایق ہے او مشو مقبوض یعنی فعل و اثرم یعنی فعل و اثرم یعنی فعل و اثرم
 ابتدا یعنی رکن اول اصغر تانی مقبوض یعنی فعل و اثرم یعنی فعل و اثرم یعنی فعل و اثرم
 ابتدا کا اتم و اثرم ہونا بہت نا در ہو مثال مقبوض شعر الطلب من اسود بشتہ دوتہ ہوا ابو مطر و عامر
 و ابو سعید یعنی یہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو او دیکو کہ شیران ہشتہ کہراوٹے ہیں ابو مطر اور عامر
 ابو سعید قتیطیع یہ ہے اطل فعل و اثرم ابو سعید بشتہ فعل و اثرم ابو سعید بشتہ فعل و اثرم
 و معا مفاعل مرن و فعل ابو سعید مفاعل مرن مثال اتم مقفوف شعر شاکل اصاح سیمی
 قتل فیما کلبین تجود ان بالبع یعنی یہ کہ شوق میں ڈالا چھو کہ ہو دیکھا مشو قہ سلیمی نے
 موضع عاتل میں پس کلبین تیری عداوتی میں گرائی ہیں آنسو قتیطیع شاکت فعل کا اصاح مفاعل مرن
 مقولن بعاقلن مفاعلن فیما مقولن کلبین مفاعلن تجود مقولن بندو مفاعلن مفاعلن مثال اثرم
 شعر یا ملک سلج و ارس ارسم باللوی ہا لاسا عنی آیاتہ المور و القطر یعنی یہ ہیں بھان میں لایا
 جھمکو مکان کہنہ نشان لوائین اور لوانام مقام کا ہر جو واسطے اسما کے تمامائے نشان اس کے موج
 آپ نے اور باران نے سور بالفتح و ارمہ موج زدن اور بالضم بادگار و خاک منتخب سے قتیطیع ہاج فعل
 کہ بعض د مفاعلن سرس مقولن بسل لوا مفاعلن لاسا مقولن عفا لایا مفاعلن بتل مقولن
 رو ققطر و مفاعلن صدر اثرم اور عرض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہیں اور در میان مفاعلن
 کے جو عشوین آتا ہے معاقبہ ہے یعنی اثبات و نون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف ایک
 کا یا مفاعلن آیکا یا مفاعلن حم و اما در فارسی انچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضی ہم بر منوال عرب گفتہ اند
 مثال وزن اول شعر بردی دل جانم بیک غمزہ ناگان ہنر دی کہ من اوم تو خود بیک ناگان
 قتیطیعش بردی مقولن دل جانم مفاعلن بیک غمزہ ناگان مفاعلن ہنر دی مقولن کہ من اوم
 مفاعلن تمدنی مقولن گناہے را مفاعلن و در قتیطیع فارسی ہیرین بریک مثال اقتصار خطیم کرد
 ت لیکن پارسی میں جو کچھ یہ تکلف کہا ہے بعضوں نے بروضع عرب کہا ہے مثال وزن اول
 کی جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی ہے اور قتیطیع بھی وکی خود لکھی ہے اور اسی قتیطیع یہ کہتے ہیں کہ ہے

چنانچہ سابق میں بھی یہی کہا تھا قول ثانی تاکید ہے معنی شعر کے یہ ہیں لیکن تو اس معشوق ال میل اور جان
سیری ایک غم سے مین ناگاہ مگر خود نہیں لیکن تو بلکہ مینے دیا تحقیق کہ لیکن ہے تو اس کے ہم و عادت
عروضیان پارسی گنت کہ ہر مثالی راشالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع ایراد زن بیت برآمد زہر
نگارین میں ہی ہنگامیلم از نورش سے وصل در ہے ۴ و بعد ازین و ایراد مصرعات ہم تحقیق اہم
ت اور عادت عروضیان فارسی کی یہی کہ مثال میں بیت مصرع لاس تہین یعنی مطلع کہ او سہین
ایک وی اور ایک وزن ہوا اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن تھی مثال مصرع اس وزن مذکور کی
بارکان سالم جو تن میں لکھی ہے معنی اسکے یہ ہیں چہرہ میر معشوق کا چاند سا چمکنا شاید اس کی روشنی
میں وہ وصل کی محکو معلوم ہوا قطع اس کی یہ ہے برآمد فو لن زہر ساری معانی لکھی گاری فو لن تن
گاہی معانی لکھی مگر یہ فو لن نیز نورش معانی لکھی و اس فو لن درامی معانی لکھی ایراد مصرعات
میں بھی کی کہ اسکے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعض عروضیان از اوزان عرب بتاؤ ز کردہ اند
و بر قیاس دیگر بحر باے پارسیان در وانی بر عروض طبع و معری با ضرب مسنج و عروض سالم با ضرب
ہم سالم یا مقبوض مسنج و معری و عروض مقبوض مسنج و معری با ضرب مسنج و عروض مقبوض یا ضرب
مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و بر مسدس و مرج ہم مثال آ در وہ اند
از ہر طبع نزدیکتر سالم بود قافیا از یکدگر جدا جدا بدینگو نہ بیت من از غم گذار غم تو بی غم گذارائی
من از عشق نال غم تو بی عشق نازائی ت اور بعض عروضیان یارس ۲۰ اوزان عرب بتاؤ ز کردہ اند
اور بر قیاس مرجوز فارسی کے وافی میں یہ اوزان لازمی ہیں عروض مسنج یعنی معانی لکھی اور معری یعنی
غالی یعنی معانی لکھی مسنج یا مقبوض مسنج کے یعنی معانی لکھی اور عروض سالم یعنی معانی لکھی مسنج
سالم کے یعنی معانی لکھی یا مقبوض مسنج کے یعنی معانی لکھی اور معانی لکھی مسنج کے یعنی معانی لکھی
مقبوض مسنج یعنی معانی لکھی اور معانی لکھی مسنج کے یعنی معانی لکھی اور معانی لکھی مسنج کے
یعنی معانی لکھی مسنج یا مقبوض مسنج کے یعنی معانی لکھی اور معانی لکھی مسنج کے یعنی معانی لکھی
و و لون مقصور یعنی عروض اور ضربے فو لن فو لان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب و و لون فو لن
یا مختلط یعنی عروض فو لن ضرب فو لان یا یکسر اور مسدس اور بر لکھی مثالیں لکھی ہیں یعنی
محبوز اور شرطی بھی کہا ہے اور اسکے موافق طبع کے بحر سالم سے ح بن عروض مقبوض و ضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال سے نگاری کہا ہوتا بخوبی ندانش بچلوگی گرا باشد بختش صیوسی ب معلوم ہو کہ
 یہ وزن بھی جبکہ عروض مقبوض مفاعیلن اور ضرب مخذوف فعلن ہو تفصیل موقوفہ مصنف میں داخل ہے
 احتیاج اس شاعیہ کی نہ تھی اور سالم میں خالی جدا جدا اسطرچ پر بیت جو تین میں لکھی ہیں اس کے یہ تین
 یعنی میں غم سے گزارش کرتا ہوں اور تو بیغم گزارش کرتا ہے میں عشق سے نالان ہوں تو بے عشق
 نازان ہر قطع یہ ہر متر غم فعلن گزارا غم مفاعیلن تہی غم فعلن گدازانی مفاعیلن نہر عش فعلن
 فنا لائم مفاعیلن تہی عش فعلن فنا زانی مفاعیلن ہم و اگر سمسط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
 و ضرب در یاری فراغت یا نہ توان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت بلع زیادت
 گردت اور اگر سمسط ہو بہتر ہے یعنی مطلع میں چارون جگہ قافیہ اور ابیات میں تین قافیہ اہل
 اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہ زیادہ خوشنما ہے اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
 فارسی میں فراغت لانا بچا ہے اس واسطے کہ یہ بحر فارسی نہیں ہے جب تکلف وزن و تکلف زحاف
 دونوں جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان
 کے کتبے ڈھونڈ کر لکھنا مشکل اور موزوں کر کے لکھنا سہل مگر قطویل مفیدہ کہ اہل نظم کو فقط لکھنا
 ارکان کا کافی ہے اور یہ اوزان بھی نا طبع ہین فقط ضرورت ہی تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا ان
 زحاف نہیں لکھے تو قطعاً مشکل نہ ہو مگر مدیم از بحر ہای نازیباں است و وصلش در دائرہ فاعلاتن فاعلن
 چہا رہا بود و در بنا مجر و بکار دارند و اور اسہ عروض میں پنج ضرب باشد و پیش وزن مستعمل است و شواہد
 این شش بیت است مدیم بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اس کے واکیر میں فاعلاتن فاعلن چا
 ہا رہا و اسکو مجر و استعمال کرتے ہیں یعنی مدیم اور اس کے تین عروض یعنی سالم اور مجزوف اور
 مجزوف مجزوف اور پانچ ضرب میں یعنی سالم اور مقصورا و مجزوف اور اترا و مجزوف مجزوف ہیں
 اور چھ وزن پرستمل ہے ہر خندا احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو بیب پانچ میں
 ضرب دیکھے پندرہ ہوتے ہیں مگر مستعمل فقط چھ ہیں اونکی بہتین یہ ہیں ہم اشعر یا لیکر اشروالی
 کلیسا یا لیکر این این الفرار و عروض ضرب ہر و سالم است پہلا شعر چوتن میں لکھا
 ہے عروض اور ضرب او میں دونوں سالم ہیں یعنی فاعلاتن ترجمہ یہ ہے اسے قبیلہ بکیری خیر
 کو پہونچا اور بھی میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہاں ہے کہاں ہے مگر کلیب بالضم وقع لائم تصغیر کلیب

اور نام ایک دو کا کہ او سکو کا بی بن و ایل کہتے ہیں منتخب سے قطع یہ ہے یا لیکر فاعلاتن انشروفا
 فی کلیمین فاعلاتن یا لیکر فاعلاتن این ای فاعلن نلفرا رو فاعلاتن م م ب شعر
 لایفرن امر و عیش کل عیش صابر لزوال پ عروض مخدوف و ضرب مقصور است و شعر
 یہ ہے جو متن میں لکھا ہے عروض و سکا مخدوف پر مینے فاعلن اور ضرب او سکی مقصور ہے یعنی فاعلا
 منی شعر کے یہ ہیں چاہے کہ فریب ندے آدمی کو زندگانی او سکی اس واسطے کہ ہر عیش نقل کرنیوالا
 طرف زوال کے صیغہ بالغ گشتن و سئل اور منتخب سے قطع یہ ہے لایفرن فاعلاتن م م ران
 فاعلن عیشو کل عیش فاعلاتن صابر فاعلن لزوال فاعلاتن م م ر شعر اعلو الی لکم حفظ
 شادمانا کنت اد قانیا پ ہر دو مخدوف اندت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب او سکی
 دونوں مخدوف ہیں یعنی فاعلن منی یہ ہیں جانو تم تحقیق میں دیکھو محاربے نگہبان ہوں چہر
 یونین یا غائب قطع یہ ہے اعلو فاعلاتن لکم فاعلن م فاعلن فاعلن شادمانا فاعلاتن
 کنت او فاعلن غایتن فاعلن م شعر انما الزلفا یا کہ حہ پ اخربت من کیس دہقان پ عروض
 مخدوف و ضرب ابتر است چوتھا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض و سکا مخدوف ہے یعنی فاعلن
 اور ضرب او سکی ابتر ہے یعنی فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہ ہیں نہیں ہے زن زلفا لکھا ایک قوت
 کہ کلی ہے کہ نہ رئیس قریب سے یعنی غیر مستقل ہے قطع او سکی یہ ہے ان عزل فاعلاتن فاعلاتن
 قوتن فاعلن اخربت من فاعلاتن کیس فاعلن قانی فعلن م شعر بلغتی عقل العیش پ
 حیث ہندی ساتھ قد نہ پ ہر دو مخدوف مخدوف اندت شعر یا پخوان جو محقق علیہ الرحمۃ
 لکھا ہے عروض اور ضرب دونوں مخدوف ہیں یعنی فعلن تجریک عین ترجمہ یہ ہے
 واسطہ جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جس طرح رہبری کرتی ہے ہندی
 او سکی اوسکے قدم کی مینے او سکی عاقبت مینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
 کے مصرع مرد آخرین مبارک بندہ است پ قطع او سکی یہ ہے للقاء عقی فاعلاتن لک
 یعنی فاعلن شبی فعلن حیث ہندی فاعلاتن سا قو فاعلن قد فاعلن م و شعر ابتر است
 او منقبا لقصم الندی و الفار پ عروض مخدوف مخدوف است و ضرب ابتر چھٹا شعر جو متن
 میں لکھا ہے عروض مخدوف مخدوف ہے یعنی فعلن تجریک عین اور ضرب ابتر یعنی فعلن بسکون

عین معنی یہ ہیں اکثر آگ کو وقت رات کے دیکھتا تھا میں کہ توڑتی تھی عود ہندی کو اور غارا
 کو یعنی تو گر تھا میں اور غارا خوشبودار درخت ہو تقطیع یہ ہے رب بنارن فاعلاتن بت تار فاعلن
 مقما فعلن تقصل ہن فاعلاتن دی بول فاعلن غارا فعلن ہم و بعضے مسطور روایت اندامیں
 نیا و ردہ ست اور بعضوں نے یہ بحر شطوری وار کہی ہے یعنی مرجع اور خلیل نہیں لایا ہے جیسے یہیت
 یا لب کرا تنوہا لیسن امین دنی بہ تقطیع یا لبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن لیسن امی فاعلاتن تن
 ونا فاعلن اور در حاج نے اسکو مل مجزومحذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف
 خبن و کف و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن الف فاعلن معاقبہ ثابت اور
 بطریق زحاف کے خبن یعنی فعلاتن اور فعلن اور کف یعنی فاعلات اور کف یعنی فعلات آتا ہے
 صدر او ابتدا اور حشو میں سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور در میان
 نون فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنی یا دو نون ثابت رہے یا ایک ان دونوں
 میں گریگا مثلاً فاعلات فعلن اس بحر میں نہ آئیگا ہم اما در پارسی تکلف بر قیاس دیگر بحر ای افشان
 در وانی عروض ضرب ہر دو نون یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مجنون یا مطلق و ہر
 مجنون یا ہر دو مطلق یا مختلط و در بحر ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور ہر دو مقصور یا محذوف
 یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا تکرار و شتہ اند و شتہ
 آورده و مشطوریہم بکار و شتہ اند و از ہمہ لطیف نزدیکتر وانی بود و ہم سالم بر نیگو نہ عبت بادہ بر گیرا
 صنم زود بردار و ترن ہر چند خواہی خور و غم دور کن از دل خن پات واما فارسی میں تکلف
 سوافق اور بحر عرب کے وانی میں عروض اور ضرب دونوں نڈال یعنی فاعلان یا دونوں سالم
 یعنی فاعلن یا مختلط یعنی ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض سالم یعنی فاعلن اور
 ضرب مجنون یعنی فعلن یا مطلق یعنی فعلن اور دونوں عروض و ضرب مجنون یعنی فعلن
 یا دونوں عروض و ضرب مقطوع یعنی فعلن یا مختلط یعنی ایک جگہ فعلن اور ایک جگہ فعلن
 اور مجزومین دونوں سالم یعنی فاعلاتن اور عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مقصور
 یعنی فاعلان اور دونوں مقصور یعنی فاعلان یا دونوں محذوف یعنی فاعلن یا مختلط یعنی
 ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض محذوف یعنی فاعلن یا مجنون محذوف یعنی

اور وہ جو کہ زحافات عربی ہیں آئی ہیں مجنون کہیں نہیں

فعلن شجر یک عین اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن شجر یک عین یا اتر یعنی فعلن سکون عین
استمال کیا ہے اور شالین اونکی لازمین اور مشطور یعنی مرجع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سے
موافق طبع وافی ہے اور سالم بھی بیت اونکی مثال کی مرقومہ متن پر بادہ زدن اور عین یعنی شرب
نوشیدن ہے اور وزن بنتین اور بالضم یعنی اندوہ منتحب اور کشف اور غیثات سے تقطیع یہ ہے یا ہرگی
فاعلاتن ری صم فاعلن زود بردا فاعلاتن روزن فاعلن چند غایبی فاعلاتن خروغم فاعلن دورن
از فاعلاتن دل خزن فاعلن ہم دہرہ ارکان مجنون نیز گفتمہ اندوہم از دیگران بہتر بودہرہ بیگونہ بیت
زلبانت پسرا یکے بوسہ چراہ نکلے شاد مراد تیری زخداست اور سب ارکان مجنون بھی کہو ہیں
اور یہ بھی اور وزنوں سے بہتر ہے مثال متن میں ہے زلبانت یعنی ازلباسے خود تقطیع یہ ہے
زلبانت فاعلاتن پسرا فاعلن یکے بو فاعلاتن سحر فاعلن نکلی شاد فاعلاتن دمر فاعلن تیری فاعلاتن
زخدا فاعلن ہم و مشطور این سحر از ہر آنکہ برل نزدیکتر بود خوش آید ہر بیگونہ بیت یکروای بیدارگر
لطف کن در مانگرہ است اور مشطور اس بحر میں یعنی مرجع بسبب اسکے کہ رمل سے نزدیکتر ہے
خوشنابہ تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہے یکراے لی فاعلاتن داوگر فاعلن لطف کن
در فاعلاتن مانگر فاعلن ہم مقلوب طویل مفاعیلن فو لن چار بار بود ہر اے از فرالادی شاعر
نقل کردہ است کہ او بروافی این بحر شعر گفتمہ است و یک بیتش نیست بیت نگارے در بابی
ربو دامن دل من بہرین بیدل چگونہ از دوسہ ستانم مقلوب طویل مفاعیلن فو لن چار
بار ہے ہر اے نے فرالادی شاعر سے نقل کی ہے کہ اسے اس بحر کے وافی میں شعر کے ہیں
ایک بیت اوسکی یہ ہے جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی تقطیع یہ ہے نگارے دل مفاعیلن بابی
ربو دامن مفاعیلن ولی من فو لن مثنی بیدل مفاعیلن چگونہ فو لن از دوسہ مفاعیلن ستانم
فو لن سبک کان سالم ہیں ہم و ہر مجزوا خرب متی ہم از شعرا و اینست شعر بر نور جہان یہ تنگست
تا شمن آن بت بیک است است اور وزن مجزوا خرب میں بھی مندر الاوی کی بیت ہے جو تین
میں لکھی ہے شمن بنتین یعنی پست بران اور سراج اور غیثات سے اشارہ طرف عاشق
کے کہ معشوق پست ہوتا ہے یعنی پست کے یہ ہیں کہ جہان روشن میری آنکھوں میں سیاہ
اور تنگ ہے جب سے مجھ عاشق سے وہ بیت لڑا ہے ش شمن یعنی ہچو من تم کلاہ

سوقہ قبلی ولا ملک بد عرض و ضرب ہر دو مجنون ست مت پہلا شعر جو مرقومہ متن سے
 عروض اور ضرب دونوں مجنون ہیں یعنی فعلن تجریک عین معنی شعر کے یہ ہیں اسے عارض
 پا ہے کہ نہ ڈالا جائے نہ اس بلا میں کہ نہ ڈالا گیا ہو اوہیں کوئی بازاری قبل میرے اور
 نہ بادشاہ اور مراد بلا سے جو ہے یعنی تم باعث اسکے ہو کہ میں بخاری ہو کروں ایسی کہ کبھی کسی
 نے نہ کی ہو قطع یہ ہے یا مار لا متفعلن اریں فاعل منکم مستفعلن بہتین فعلن لم یلتقا مستفعلن
 سو فتن فاعل قبل ولا متفعلن ملکو فعلن م ب شعر قد اشہد العادۃ الشہداء فاعل جرداً
 مرقومہ اللہ جس پر جوت بد عروض و مجنون ضرب متقطع است و این ہر دو بیت از وافی است
 دوسرا شعر جو مرقومہ متن سے عروض اور ضرب دونوں یعنی فعلن تجریک عین اور ضرب متقطع یعنی فعلن لیسکو
 عین سے معنی یہ ہیں کہ تحقیق حاضر ہوتا ہو نہیں تارا جاسے متفرقہ میں در حالیکہ او بھاتی ہے مجاہد
 اسب مادہ کم ہو شک کلا اور داریہ تینوں عرب میں صفات اسب ہیں قطع یہ ہے قد اشہد
 مستفعلن عارض فاعل شہداء مستفعلن ملے فعلن جرداً مستفعلن رد قتل فاعل مجین ہر
 مستفعلن جو فعلن اور یہ دونوں بہتین وافی ہیں م ج شعر انا دمننا علی ما جیلست
 سعد بن زید و عمر بن تیمیم بد عروض سالم و ضرب مذال است تیسرا شعر جو مرقومہ متن سے
 عروض اور ضرب دونوں یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلن معنی یہ ہیں تحقیق کہ بھو کی ہے
 او پر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد بن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تیمیم سے ہے قطع او کی
 یہ ہے انا دمننا مستفعلن فاعل فاعل مانی بلیت مستفعلن سعد بن زید مستفعلن و نوعم فاعل بن
 تیمیم مستفعلن م شعر ماذا و قونی علی ریح عفا بہ مخلوق داد میں مستفعلن بد عروض ضرب سالم
 مستفعلن شعر جو مرقومہ متن سے عروض اور ضرب دونوں سالم ہیں یعنی مستفعلن معنی ہیں
 شاعر نے کہا ہے تو قوت میرا اس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنے اور
 شاعر نے حالات معشوقہ سے قطع یہ ہے ماذا و تو مستفعلن فی علی فاعل ریح عفا مستفعلن
 مستفعلن مستفعلن ج رسن فاعل تجریک مستفعلن م شعر سیر و امسا انما میعاد کم یشیوم لثا
 فعلن الودعی بد عروض سالم و ضرب متقطع است پانچواں شعر جو مرقومہ متن سے عروض
 اور ضرب مستفعلن اور ضرب متقطع یعنی مستفعلن معنی یہ ہیں سیر و تم یکجا ہو کر سوا اسکے

انہیں ہو کہ وعدہ تھارار و زہ شبنہ کو ہے مقام خاص میں یا صحرایں تقطیع ہے سیر و سیر
 مستعمل اتنا فاعلن میعاد کم مستعملن یوشنک مستعملن ثار و فاعلن تلوا دی مفعولن ہم تقطیع
 ما یج الشوق من اطلال یا صحت تفاد الوعی الواجی و عروض و ضرب ہر و مقطوعہ و این چار
 مجزوست و این بیت آخر مخرج خواندنت چنان شعر جو مر قونہ متن ہر و عروض اور ضرب دونوں
 مقطوع ہیں یعنی مفعولن مبنی یہ ہیں کوئی چیز بچان میں لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آگیا
 قاتلہ سے معاشیق کے کہ غالی ہوئے ہیں مثل مکتوب کا تب کے دلالت میں اور دیکھنے کے
 کے پائل حروف اور نقطہا یہ متفرقہ کے تقطیع یہ ہے ماہی بیش مستعملن شوق من فاعلن اطلال
 مفعولن صحت تفاد مستعملن ن کو ح فاعلن تلوا دی مفعولن یہ چاروں بیتیں مجزوست اور اس
 بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض و ضرب کو مخرج کہتے ہیں و کذا فی المفتاح مراد یہ کہ اصطلاح
 اہل عروض میں اس وزن کا بیض میں مخرج نام ہے خواہ آخر میں مفعولن مقطوع ہو خواہ مفعولن
 مجنون مقطوع اور بعضہ فاعلن کو مستعملن سے مخرج کہتے ہیں ہم و در دیگران مجنون بکار و ارد و در
 مستعملن مطوی مجنون بکار و ارد و عروض و ضرب مقطوع را مجنون رود و ارد تا بر وزن فاعلن آید
 اور سوا عروض و ضرب کے مجنون استعمال کرتے ہیں یعنی مفاعلن مثال مجنون شعر لفظ صلت
 حقب صر و فاعجب فاعلنت غیر اد عقت و ولا پڑھنی یہ ہیں کہ تحقیق گزری زمانے
 کہ گردشین انکی جائے عجب ہیں پس پیدا کیے تغیرات اور عجب میں چھوڑیں دو لہنیں
 تقطیع یہ ہے لفظ صلت مفاعلن حقب فاعلن صر و فاعلن عجب فاعلنت مفاعلن غیر
 فاعلن و عقت مفاعلن دو لہنیں سب ارکان مجنون ہیں اور مستعملن مطوی کو مجنون کہتے
 استعمال کرتے ہیں یعنی مستعملن کو فعلتین کے استعمال میں لاتے ہیں مثال مطوی مجنون کی
 کہ او سکو مجبول کہتے ہیں شعر و زعموا انہم لقیم دمل فاعل و مالہ و ضر و اعنقہ و وزن اسکا
 فعلتین فاعلن فعلتین فاعلن ہے صدر و ابتدا اور اشتو مجبول ہے اور عروض اور ضرب مقطوع
 کو مجنون روار کہتے ہیں کہ مفعولن بروزن فاعلن آتا ہے مثال مجنون مقطوع کی شعر
 اصیحت و اشیب قد علانی یدعوا حیثا الی اخصاب پڑھنی یہ ہیں صبح کی مینے اور
 یری مجھ پر دڑی در حالیکہ بلائی ہے اندر سے برائے نکلنے کے طرف خطاب کے تقطیع یہ ہے

اصحت، وشل مستفعل شیب قد فاعلن علانی فاعلن بدعوی مستفعلن فن ال فاعلن خصالی فاعلن
 هم ویکر زنی آورہ از ہنر و در شواذ کہ غلیل نیارودہ و آن نیست کہ شعران شواذ و نشوہ
 جنب الباقول الاسرین بدعوی من مجنون اضرب مجنون و مقطوع ت اور ایک وزن
 اور شاد آداب کہ غلیل او سکونین لایا ہے شعر او سکا مرقومہ متن ہے عروض و سکا مجنون
 اضرب مجنون و ضرب مجنون مقطوع یعنی فاعلن معنی یہ ہیں تحقیق کہ کباب اور نشا اور وڈرنا
 شعر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخرین ہے تقطیع یہ ہے ان مستفعلن
 ان و شل فاعلن و شل و شیل فاعلن باذل فاعلن امونی فاعلن اور وہ بیت آخر
 یہ ہے بیت من لذل العیش و الفتی ہر والد ہر ذوق فاعلن معنی ظاہر ہیں ہم و اما
 معیاری تکلف، دروانی بدعوی من ذال یا معری یا ضرب ذال یا ضرب سالم و عروض سالم
 یا ضرب مجنون ذال یا ضرب ذال یا ضرب مجنون یا ضرب اعرج یا ضرب مقطوع و عروض
 مجنون معری و ذال یا ضرب ذال و عروض من مجنون یا ضرب ہم مجنون یا اعرج یا مقطوع و در مجزوء
 بر عروض معری و ذال یا ضرب ذال و عروض من سالم یا ضرب سالم و عروض و عروض اعرج
 یا مقطوع یا ضرب ہم اعرج یا مقطوع امثالہ آورده اند و درین دو ضرب اخیر میں ہم کار دارند تا با وزن
 فاعلن یا فاعلن آید تا انا فارسی میں یہ تکلف وانی میں شعر کے ہیں اس طرح کہ عروض ذال
 یعنی فاعلن یا معری یعنی فاعلن ساتھ ضرب ذال یعنی فاعلن یا ضرب سالم یعنی فاعلن
 کی اور عروض سالم یعنی فاعلن ساتھ ضرب مجنون ذال یعنی فاعلن یا ضرب ذال یعنی فاعلن
 یا ضرب مجنون یعنی فاعلن یا ضرب اعرج یعنی فاعلن یا ضرب مقطوع یعنی فاعلن کی اور
 عروض مجنون معری یعنی بدون اذالت فاعلن اور ذال یعنی فاعلن تجریک میں ساتھ ضرب مجنون
 ذال یعنی فاعلن تجریک میں کے اور عروض من مجنون یعنی فاعلن تجریک میں ساتھ ضرب مجنون
 فاعلن تجریک میں یا اعرج یعنی فاعلن بسکون میں یا مقطوع یعنی فاعلن بسکون میں کے اور مجزوء
 میں عروض معری بدون اذالت یعنی مستفعلن اور ذال یعنی مستفعلن ساتھ ضرب
 ذال یعنی مستفعلن کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھ ضرب سالم یعنی مستفعلن و اعرج
 یعنی مستفعلن اور مقطوع یعنی مستفعلن کی اور عروض اعرج یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مستفعلن

سابقہ ضرب اعراب یعنی مفعولان یا مفعول یعنی مفعولن کی شالیں ملنی لائے ہیں اور ان دونوں ضربوں
 اخیر میں یعنی مفعولان اعراب اور مفعولن مفعول میں جن میں بھی استعمال کیا ہے کہ بروزن مفعولان یا مفعولن
 لائے ہیں ہم وقوی پناہ کہ مفعول اسم مفعولن است کہ فرج مستفعلن است در بیضا مجز و نہ چنان است
 بل مفعول اسم و زنی است از بیضا مجز و کہ عروض و ضربیں مفعولن باشد خواہ مجنون خواہ غیر مجنون است و
 ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مفعول اسم مفعولن کا ہے مستفعلن سے بیضا مجز و میں اور ایسا نہیں بلکہ
 مفعول نام وزن کا ہے بیضا مجز و سے کہ عروض اور ضرب او سمین مفعولن ہو خواہ مجنون یعنی مفعولن
 خواہ غیر مجنون یعنی مفعولن اور سکا کی نے بھی یہی کہا ہے مگر بدون تقیم پس ایسے وزن کا نام مفعول
 ہے بیضا مجز و میں ہم وپارسی شاید کہ ہمارے کان مجنون بکار دارند یا ہرچہ فاعلن بود مجنون بود و
 پس و شاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع
 قصیدہ مطر بود مگر تسکین اوسط در مستفعلن و فعلن کہ آن ہر جائیکہ خواہند شاید مثال دانی عروض
 و ضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا ہ ہرگز نگوید مرا بر خیز و یکدم بیات اویا
 میں چاہیے کہ سب ارکان مجنون مستفعلن کریں یا کہ جہاں فاعلن ہو مجنون ہو جائے اور میں یعنی
 یعنی فعلن پس یہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن اور چاہیے کہ دونوں
 مستفعلن مطوی ہوں یعنی مستفعلن پس یہ وزن ہوگا مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بہتر
 یہ ہے کہ جو زحاف استعمال کریں قصیدے میں ہر جگہ وہی لائیں مگر تسکین اوسط مستفعلن اور
 فعلن میں جس جگہ کریں زیبا ہے مثال دانی عروض اور ضرب سالم کی شعر جو مرقومہ میں ہے
 تقطیع یہ ہے از عشق مستفعلن بیوفا فاعلن افتادہ ام مستفعلن در بلا فاعلن ہرگز نگو
 ید مرا فاعلن بر خیزیک مستفعلن دم بیا فاعلن مطر و بستم میم و تشدید طاء مفتوح و کسر و تقیم و رباع
 و تیرہ شونہ و عقب یکدگر شونہ منتخب اور عراج اور غیات سے ہم و اگر عروض و
 ضرب مجنون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مجنون بود بر نیگونہ شعر کر دم زردے صفا منزل
 بکوے وفا و دیدم نگار مرا جاے شگرت و چہ بات اور اگر عروض اور ضرب کو مجنون
 کریں بہتر یہ ہے کہ فاعلن سب جگہ مجنون ہو جیسا کہ شعر مرقومہ میں ہے اور لفظ مرا
 او سمین یعنی خود را ہی تقطیع اوسکی یہ ہے کہ دم زردے مستفعلن صفا فعلن بکو مستفعلن صفا فعلن

ویدیم کما مستفعلن رما فعلن جاعل مستفعلن من چا فعلن هم مثال مجزوسالم شعر مستندی من
چندین ستم کو برنیا ورد از عشق تو دم ت مثال مجزوسالم کی جو مرقومہ متن ہے اور معنی او س شعر
کے یہ ہیں ایسے عاشق تکلین پر ستم نہ کر کہ او سے تیرے عشق سے دم نہیں بار یعنی اظہار عشق نہیں کیا
تقطع او کی یہ ہے بر ستم مستفعلن دی من فاعلن چندی ستم مستفعلن کو برنیا مستفعلن ورد از
فاعلن عشق تدم مستفعلن بعضے لشخون میں بجائے برنیا ورد برنے آرد ہے پس دونوں صحیح
ہیں مستند باضم اندوگیں اور تکلین مجازاً بمعنی عاجزندہ اور یہ مرکب ہے مست باضم اور مند
ست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان میں لکھا ہے
کہ مستند باضم عاجزندہ و مست بمعنی حاجت ہے غیاث سے هم مثال مخلص مجنون شعر کستم ہر
از تو من نگار آن بہ کہ کیرہ کنی مدارات مثال مخلص مجنون کی جو مرقومہ متن ہے مخلص بسیط
مجزو میں وزن مقطوع المضرب العروض ہے یعنی مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب مفعولن مقطوع
کو مجنون کرین فعلن ہوا اور لفظ کیرہ شعر مذکور میں بمعنی کیا ہے معنی شعر کے یہ ہیں غلطان
میں بسبب درد کے یا ہوا میں صاحب درد تیری عشق میں اے معشوق تیرے کہ کیا بار کرے
توصل اور مہربانی قطع یہ ہے کستم بر مستفعلن فرمتن فاعلن نگار فعلن ابہ کی کستفعلن ہنی
فاعلن مدار فعلن صاحب شامیہ نے لفظ کستم کو بکاف تازی مضموم پڑھا اور یہ لکھا معنی
اسکے کستم خود ریا کشتہ شدم از درد بسبب تو اے نگار تم کلامہ اور صاحب شرح نے اس سے
اعراض کیا مگر اپنے معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ میں نہ آئیں ش صاحب میزان الافکار
گو یہ پیش آنیکہ کستم خود ریا کشتہ شدم از درد بسبب تو اے نگار تم کلامہ میں معنی درین قابل است
وازا الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست او کا معروف را مہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا قانون پیدا
گشتہ و اگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود بیامیند تا معنی خیز گردد و حال آنکہ کستم بکاف فارسی
فعل ناقص است کہ اسم و خبر سے خواہد و ضمیر تکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ بدو کہ ظرف است
متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر کستم باشد و حقیقت نیست کہ از لطف معنی رو گرفتن دور پے تکلف
رفتن از خوبی فہم معنی آفرینست الحق کہ بر قابل آن صد آفرین است تم کلامہ هم مثال
مجنون بلیت چرا ہے بت من میں نے نگرد نہ بیک دو بوسہ ہے غم از دلہم نہرو

مثال سب ارکان مخبون کی جیسا کہ بیت مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے چراہی مفاعلن بت
 من فعلن بمن یعنی مفاعلن نکر و فعلن و دو مفاعلن سہمی فعلن غمز و لم مفاعلن خبر و فعلن ہم مثال
 مطوی از مجز و شعر دور مدارے صنم لب لبم پتا بقزاید بدل در طرجم پات مثال مطوی کی مخبر
 سے جیسا کہ مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے دور مدارے صنم لب لبم پتا بقزاید بدل در طرجم پات
 مفتعلن ید بدل فاعلن در طرجم مفتعلن ہم و اما مثلاً اوزان فارسی انما بیت تمام نمی آریم کہ
 برین بحر ہا در پارسی شعر یافتہ نے شود و الا مثلاً ہای کہ تکلف گفتہ باشند اینست بحر ہا سے دائرہ
 مختلفہ است اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام و کمال اس جہت سے نہیں لائے کہ ان دونوں
 میں شعر پارسی پائے نہیں جاتے والا یعنی اگر پائے جاتے ہیں وہ ایسی مثالین ہیں کہ تکلف
 کہی نہیں یہ ہیں بحرین دائرہ مختلفہ کی ہم وافر ہم از بحر ہا سے تازیان است و اصلش در دایرہ
 مفاعلتن باشد شش بار و در بنا اوراد و عروض و سہ ضرب یا سہ و سہ وزن آید کی دانی و دو
 مجز و ابیات اینست یہ بحر بھی بحر تازی سی ہے اور اصل اسکی دیکرین مفاعلتن ہے چھ بار اور
 استعمال میں اسکے دو عروض یعنی سالم اور مقطوف اور تین ضربین یعنی سالم اور مقطوف اور مصوب
 ہیں اور تین وزنوں پر آتی ہے ایک فی اور دو مجز و بیتین یہ ہیں ہم استعرا لانا غم نسوقھا غرا
 کان قرون طبتا العصى پ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف است و این دانی ست ست پہلا
 شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونوں مقطوف ہیں یعنی یہ ہیں ہمارے پاس گوسفند
 ہیں کہ روان کرتے ہیں ہم اونکو بہت سادودہ رکھتے ہیں گویا شاخیں پرانی اونکی مانند عصا
 کے دناز ہیں غرار جمع غریہ کی اور جملہ یعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے جملہ کبوتر تشدید
 لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیار می اور بہت سادودہ کا ہونا اور پانی اور
 میو و لکھا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہ ہے لانا غم نسوقھا مفاعلتن بسو و قما مفاعلتن غرار و
 فعولن کانن فرو مفاعلتن نخل لہل مفاعلتن عصی و فعولن یہ دانی ہے ہم ب شعر لہل
 علت ربیعہ ان جنک انہن خلق پ عروض و ضرب ہر دو سالم است و دوسرا شعر جو
 میں لکھا ہے عروض اور ضرب دونوں سالم ہیں یعنی مفاعلتن یعنی یہ ہیں ہر آئینہ جاتا ہے
 قوم ربیعہ نے یہ کہ تحقیق رسی تیری ست اور پانی ہے یعنی عہد و پیمان تیرا ست

دہن بافتح مستی اورست ہونا منتخب سے خلق بختیں کہنہ ہونا اور جاہ کہنہ اور اس معنی پر
 لام بھی آیہ منتخب قطع یہ ہے لفظ علت مفاعلتن بقیہ ان مفاعلتن بحباب و مفاعلتن
 بن خلق و مفاعلتن ہم ج شعر اعاہتا و امر ہا پ فتعضبنی و قصینے پ عروض سالم و ضرب معصوب
 و این ہر دو مجزوات تیسرا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض اور سا سالم یعنی مفاعلتن اور
 ضرب او سکی معصوب یعنی مفاعیلن ہے معنی یہ ہیں کہ عتاب کرتا ہوں اور حکم کرتا ہوں اسکو پس
 غضب کرتی ہر مجہر اور نا فرمائی کرتی ہے میری قطع یہ ہے اعاہتا مفاعلتن و امر ہا مفاعلتن
 فتعضبنی مفاعلتن و قصینے مفاعیلن اور یہ دو شعر اخیر مجز و ہیں ہم و درزما فاش و دیگر ارکان
 معصوب و معقول و منقول و استعمال کنند و در صدر غضب و قسم و عقص و اجم بکار دارند اور
 سوا عرض اور ضرب کے اور ارکان میں زحان معصوب یعنی مفاعیلن اور معقول یعنی مفاعیلن
 منقول یعنی مفاعیل استعمال کرتے ہیں مثال معصوب کی یہ ہے شعر اذالم تقطع شیا فذعدہ
 و جاوہرہ الی ما تقطیع پ عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنی فعلن اور باقی ارکان سب
 معصوب یعنی مفاعیلن اگر کوئی ہنر ج کا گمان کرے و مسدس عربی میں نہیں آتی مثال معقول
 یعنی مفاعیلن کی یہ ہے شعر منازل لفرتنا قفار پ کا نمار سوہما سطور پ معنی اس شعر کے یہ ہیں کہ
 مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ و نحین مکانات کی مثل سطور کے اور نند
 نقوش کے ہیں کہ دلالت کرتے ہیں حال کاتب پر اور حال نقاش پر قطع یہ ہے منازل
 مفاعیلن لفرتنا مفاعیلن قفار و فعلن کا نمار مفاعیلن سوہما مفاعیلن سطور و فعلن مثال مشق
 یعنی مفاعیلن کی شعر سلامتہ داو بخیر پ کبانی الملق الحق قفار پ ترجمہ یہ ہے واسطے حبیب
 سلام کے کہ یہ موضع حفر میں مانند کہنہ جامہ از ہم رقتہ کے خالی سکونت کنندہ سے قطع یہ ہے
 بسلام مفاعیلن تدا ب مفاعیلن حفرین فعلن کبا قلع مفاعیلن لقس سحق مفاعیلن قفار و
 فعلن اور صدر میں اس بحر کی غضب یعنی مفتعلن اور اقص یعنی مفعولن اور عقص یعنی مفعول
 اور اجم یعنی فاعلن استعمال کرتے ہیں ہم و اما پیاری بتکلف در وانی عروض و ضرب ہر دو سالم یا
 ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند و در مجز و ہر دو سالم یا عروض سالم و ضرب معصوب ت
 و اما فارسی میں بہ تکلف وانی میں عروض اور ضرب و فعلن سالم یعنی مفاعلتن یا و فعلن معصوب

یعنی مفاعیلین یا دونوں مقطوف یعنی قولیں استعمال کرتے ہیں اور بحر و بین عروض اور ضرب و وزن
 سالم یعنی مفاعلتین یا عروض سالم یعنی مفاعلتین اور ضرب معصوب یعنی مفاعیلین استعمال کرتے ہیں ہم
 و اگر بطریق زحاف ہمہ معصوب کنند فرق بناسا میان ہرج و این بحر و این جہت باشد کہ اگر
 کسے ملمعی بگوید بہتاسے فارسی و از ہرج باشد و بہتاسے تازی و از وافر ہجہ تازی ہرج مسدس
 نیامد و بیاری وافر مستعمل نیست و فرق میان ہر دو وزن بتسکین و تحریک و واسطہ متحرکات نیست
 ت اور اگر بطریق زحاف کے سب کثون کو معصوب کریں فرق ہنود میان ہرج کے اور اس بحر کی کو
 بھی سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہرج سے ہوتی ہیں اور بیتین تازی کی وافر
 سے اس واسطے کہ تازی میں ہرج مسدس نہیں آتی ہر اور فارسی میں وافر مستعمل نہیں ہر اور فرق
 ہرج اور وافر کے وزن میں نقطہ تسکین اور تحریک اور واسطہ متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن کردہ
 اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کریں اور اصطلاح میں صنعت ملمع او سکود کہتے ہیں کہ ایک مصرع خواہ
 ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی میں ہوں اور او سیقد رعی میں عیناٹ سے ہم مثال وافی ہم
 سالم بیت بتاغم نو برین دل من بز علمی بچہ چنانکہ از و بگرد جان شدم علمی بیت مثال وافی
 کی جہیں سب رکن سالم ہیں یعنی مفاعلتین بیت مرقومہ متن ہر علم او س بیت میں یعنی نیزہ
 ہے اور علم ثانی یعنی مشہور تقطیع یہ ہے بتاغم تو مفاعلتین بری دل من مفاعلتین بز و علمے
 مفاعلتین چنانکہ از و مفاعلتین بگرد جان مفاعلتین شدم علمی مفاعلتین ہم مثال وافی عروض
 و ضرب مقطوف شہر چو برگذری ہی نگرم برویت بچہ چنانکے بتا نظرے کارم ت مثال وافی کی
 جہیں عروض اور ضرب مقطوف ہر یعنی قولیں بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہر چیز گزری
 مفاعلتین ہے نگرم مفاعلتین برویت فعلوں چنانکے مفاعلتین بتا نظرے مفاعلتین کارم فعلوں
 ہم مثال بحر و سالم بیت بدی چکینی بجائے کہے بکہ او کند بجائے تو بیت مثال بحر و سالم
 کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکینی مفاعلتین بجائے کسی مفاعلتین کرا او کند مفاعلتین بجائے
 نو بد مفاعلتین ہم و در مزاحف استعمال غیر معصوب و مقطوف در پارسی نشاید و خلط ارکان سالم
 و معصوب شاید یہ تسکین او س ہمہ جا جائز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا جو
 جمع نشود و اگر ہمہ جا ممکن کنند بحر ہرج شود و اور مزاحف میں استعمال اس واسطے کہ

مفاعیلین اور مقطوعہ یعنی فعلین کی چاہیے اور غلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اس واسطے کہ
 تسکین اوسط تین تحرکوں میں سب جگہ جائز ہے لیکن اس بحر میں چاہیے کہ انتظام سب جگہ پیش
 خاطر ہے یعنی جو کہ معصوب آئے سب جگہ قصیدے میں معصوب آئے تاد و تکلف جمع
 ایک استعمال لغت غیر کا دوسرا بے انتظامی وزن کی اور اگر سب جگہ ممکن کریں بجز جہاں ہو جائے
 کہ بحر وافر اصل پارسی میں نہیں آتی ہوا اور استعمال بجز کا فارسی میں بہت ہی کم کامل ہم از بحر تاد و تکلف
 و اصلش در دایرہ متفاعلین شش یا رباعی باشد و در بنا اوراد و عروض و شش ضرب است و بر وزن
 آمدہ است پنج وانی و چہار بحر و وایا تثنیہ است یہ بحر کامل بھی بحر تازی سے ہوا و اصل اسکی
 دائرے میں متفاعلین چھ بار ہے اور استعمال میں اس کے دو عروض یعنی سالم اور اخذ اور چھ
 ضربیں یعنی سالم اور مقطوع اور مضمر اخذ اور اخذ اور مرفل اور غمال ہیں اور نو وزنوں پر آئی ہے
 پانچ وانی اور چار بحر و اور بیتین اسکی یہ ہیں ہم اشعر و اذا صحت فما اقصر عن ندے
 و کما رعلت شمایی و تکررے عروض و ضرب ہر دو سالم است پہلا شعر جو محقق نے
 لکھا عروض اور ضرب دونوں سالم ہیں یعنی متفاعلین معنی یہ ہیں اور جبوقت ہوش میں
 آتا ہو نہیں نشہ سے پس کوتاہی نہیں کرتا ہوں میں تجھ بخش سے جسے کہ جانتا ہے تو منقصر
 میری اور کرم میرا قطع یہ ہے و اذا صحت متفاعلین تقما اقصر متفاعلین صر من ندی متفاعلین
 و کما علم متفاعلین شمایلی متفاعلین و تکرری متفاعلین ہم ب شعر و اذا دعوتک عمن و ان
 نسب نزدیک عند میں خیالاً عروض سالم اور ضرب مقطوع است دوسرا شعر جو محقق نے لکھا
 عروض سالم یعنی متفاعلین اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتین ہی معنی یہ ہیں کہ جبوقت بلا میں تجھ کو
 ہو زمین میں ناپیا کراؤنگو یعنی نجا تجھ سے کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہی نزدیک
 اون کے نقصان تیرا یعنی رغبت طرف عورتوں کے باعث بے اعتباری ہی دوسرے معنی یہ کہ اگر
 عمر کے پکارین تجا کہ یہ دلیل عدم رغبت ہی طرف تیرے خیال بالفتح تباہی و کمی و ہلاک و بچ و ماند
 و زہر کشندہ و زرد آید اہل نار متحرف سے قطع یہ ہے و اذا دعوت متفاعلین تک عم من متفاعلین
 نقصان نہو متفاعلین شمایلی متفاعلین و ک عند میں متفاعلین غمالا فعلاتین کم ج شعر
 لمن الدیار برایتین فاقیل بدست و غیر ہیا القطر عروض سالم است و ضرب مضمر اخذ

تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھا عروض اسکا سالم ہے یعنی متفاعلین اور ضرب مضمر اخذ ہے
 یعنی فعلن بسکون معنی یہ ہیں واسطے کسکے ہیں کہ بیچ دو موضع راہ اور عاقل کے فرسودہ ہو و ہین
 اور تنقیر کئی ہیں نشان اونکے باران نے عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے تقطیع یہ ہے لند و یا
 رہا متی متفاعلین متفاعلین متفاعلین درست دعی متفاعلین یا اہل متفاعلین قطر و فعلن ہم شعر
 لمن الدیا دو عفا مرا بجا ہٹل حبش و بارح ترب یہ عروض و ضرب ہر دو اخذ است
 چوتھا شعر جو مر قوئہ متن ہے عروض اور ضرب دونوں اخذ ہیں یعنی فعلن تہجرب عین معنی یہ
 ہیں واسطے کسکے ہیں کہ کہ دور کیے ہیں منازل اونکے باران متوالی رعد الودہ نے اور گرد با
 خاک بردارندہ نے بارح باد گرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہ ہے لند و یا متفاعلین عفا
 متفاعلین بجا فعلن بطلن حبش متفاعلین شوبار حن متفاعلین تربو فعلن تہجرب عین معنی یہ
 شعر ولانت اسج من اسامہ اذ بہ دعیت نزال معنی نے الذعرہ عروض اخذ و ضرب اخذ
 مضمرت و این بیچ وانی است ت پانچواں شعر جو مر قوئہ متن ہے عروض اسکا اخذ
 یعنی فعلن تہجرب عین اور ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہے معنی یہ ہیں ہر آئینہ تو شمع
 زیادہ ہے شیر سے جہوت بلا یا با سے وہ شیر کہ او تر اور جنگ کر مقام خوت و خطر ہیں ذعر بالفتح
 تر سائیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہ ہے ولانت اش متفاعلین جمع من اسامہ متفاعلین
 متناذ فعلن دعیت ترا متفاعلین لویج جہذ متفاعلین ذعری فعلن بسکون عین اور یہ پانچ
 وانی ہیں م و شعر ولقد سبقتہم واسطے یہ فلم تر عد ولانت آخر ہ عروض سالم
 و ضرب مرفل است ت چھٹا شعر جو مر قوئہ متن ہے عروض اسکا سالم یعنی متفاعلین
 اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاں ہے معنی یہ ہیں تحقیق کہ سبقت کی تو نے اون لوگوں پر
 میری طرف پس نہ ڈرا تو اوس سبقت کرنے سے حالانکہ تو مرد متاخر ہے امی کہتر ہے
 سبقتہم ہشباع ضم میم ہے اورانی میں یا کے ثانی بمبتلع مبصر ثانی ہے اور ترع روع کر
 بالفتح کہنی ترسیدن انقلب سے تقطیع یہ ہے ولقد سبق متفاعلوں تمہوالے متفاعلین
 فیللم ترع متفاعلین ہوانت اخر متفاعلاتن م ز شعر عدت یکن مقامہ یہ ابدا بختلف
 الریاح یہ عروض سالم و ضرب مذال است ت ساتواں شعر جو مر قوئہ متن ہے

۱۳۲

زکاء علیہ صلی علیہ وسلم عیاریا لا شکار

عروض و سکاسلم یعنی متفاععلن اور ضرب ال یعنی متفاعلان ہر معنی یہ ہیں قبر ہے کہ ہر مقام اوسکا
ایسا کہ ہمیشہ جلتی ہیں وہاں ہوا میں گرم حدت نفیجین کو منتخب سے تقطیع یہ ہے حدشن کیو متفاع
بقا ہو متفاععلن ابدن مخ متفاععلن تلفریاح متفاععلن م ح شعر و اذا قصرت فلا تکن
متشعنا و تجمل ہر دو سالمند است آٹھواں شعر جو م قومہ تن ہے عروض اور ضرب و دون
سالم ہیں یعنی متفاععلن معنی یہ ہیں اور جس وقت ہو تو فقیر پس نہوترسان و صغیریل کہ
تقطیع یہ ہر دو فقر متفاععلن فلا تکن متفاععلن تحش شعن متفاععلن و تخم علی متفاععلن م ط شعر
و اذا ہم ذکر والا سارہ اکثر احسانات ہر دو عرض سالم و ضرب مقطوع است و این چار وزن
مجزو است ت لوان شعر جو م قومہ تن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع ہیں یعنی فعلاتن
معنی یہ ہیں جو وقت کہ وہ یاد کرتے ہیں بدی کو اکثر کرتے ہیں ذکر نیکیوں کا تقطیع یہ ہے و اذا
متفاععلن ذکر لاسا متفاععلن اتاکثرل متفاععلن حسباتی فعلاتن اذا ہم میں میم با شباع ضمہ
ہے اور یہ چار وزن مجزو ہیں م و بطریق زحاف در دیگر ارکان و ضرب ہا مقطوع و مرفل و مذال
مضمر و موقوف و مخزول بکار دارند است اور بطریق زحاف کے اور ارکان میں یعنی صدر و
ابتدا اور خوشیوں اور ضربوں میں مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال مضمر یعنی متفعلا
اور موقوف یعنی مفاععلن اور مخزول یعنی متفععلن استعمال کرتے ہیں م و اما پارسی برین تجربہ تکلف
گفتہ اند و بر قیاس دیگر شعر ہاے ایشان در وانی بر عروض سالم و ضرب ہم سالم یا مقطوع یا اخذ یا
اخذ مضمر و عروض مقطوع و ضرب ہم مقطوع یا اخذ یا اخذ مضمر و عروض اخذ و ضرب ہم اخذ یا اخذ مضمر
و ہر دو اخذ مضمر و ہر دو عروض سالم و ضرب مرفل یا فدا یا سالم و عروض مذال و ضرب
مرفل یا مذال و ہر دو مرفل و عروض سالم و ضرب مقطوع و ہر دو اخذ یا ہر دو اخذ مضمر یا عروض اخذ و
ضرب اخذ مضمر مثلاً آردہ اند و از زحافا مضمر بہتر باشد و چنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ یکسان یا
ت و اما فارسی میں شعر اس بحر میں بہ تکلف کے ہیں اور بر قیاس و اشعار عرب کے وافی میں اور
عروض سالم یعنی متفاععلن اور ضرب بھی سالم یعنی متفاععلن یا مقطوع یعنی فعلاتن یا اخذ یعنی
فعلن تجربہ عین یا اخذ مضمر یعنی فعلن بکون عین اور عروض مقطوع یعنی فعلاتن اور ضرب
مقطوع یعنی فعلاتن یا اخذ یعنی فعلن تجربہ عین یا اخذ مضمر یعنی فعلن بکون عین

اور عرض اخذ یعنی فعلن تجریک عین اور ضرب ہی اخذ یعنی فعلن تجریک عین یا اخذ مضمر یعنی فعلن
 بسکون عین اور دونوں یعنی عروض اور ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجز و عین اور
 عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب قل یعنی متفاعلن یا ابدال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلاتن
 اور عروض ابدال یعنی متفاعلان اور ضرب قل یعنی متفاعلاتن یا ابدال یعنی متفاعلان اور دونوں یعنی
 عروض اور ضرب مرقل یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلن
 اور دونوں یعنی عروض ضرب اخذ یعنی فعلن تجریک عین اور دونوں یعنی عروض ضرب اخذ مضمر
 یعنی فعلن بسکون عین یا عروض اخذ یعنی فعلن تجریک عین اور ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین
 کی مثالین کا ہیں اور زحافونے مضمر بہتر ہے اور جیسا کہ استعمال کریں تمام قسم کے میں یکساں چاہیے
 معلوم ہو کہ سبکی مثالین لکھنا قطوئل بیفایده ہی مگر بعضے اوزان کی مثالین میں م مثال ہر دو
 سالم از وافی شہر نکم بیار کسان طمع کہ جفا بود و نہ روا بود کہ چنین کم نہ روا بود مثال عروض
 و ضرب سالم کی وافی سو یعنی متفاعلن قیقطن شعر نکم کور کی یہ ہر نکم بیا متفاعلن کسا طمع متفاعلن کجفا بود
 متفاعلن نروا بود متفاعلن کہی نکم متفاعلن نروا بود متفاعلن ہم و مثال ہر دو مقطوع شہر نکم
 جزیرا خود نروا دول چہ نکم کہ جزیرہ دل ہی نگارید مثال عروض اور ضرب مقطوع کی یعنی فعلن
 قیقطن شعر کی یہ ہر چہ نکم کجہ متفاعلن ہر دو متفاعلن نروا دول فعلاتن چہ نکم کجہ متفاعلن تبدیل ہے
 متفاعلن نگارید فعلاتن ہم مثال ہر دو مرقل از مجز و شہر ہمہ جہان تو کی نہ بینی چہ چو گامین بسفید کاری
 مثال عروض ضرب مرقل کی مجز و سے یعنی متفاعلاتن قیقطن شعر کی یہ ہر ہمہ جہا متفاعلن کی
 نہ بینی متفاعلاتن چہ نکم میں متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری یعنی صلاحیت در جو نکم
 ہم مثال ہر دو سالم شہر نہ روا بود کہ جفا کنی چہ نکم کہ با تو وفا کنند مثال عروض اور ضرب
 سالم کی مجز و سے یعنی متفاعلن قیقطن بیت کی یہ ہے نہ روا بود متفاعلن کجفا کنی متفاعلن
 چہ نکم متفاعلن تو فا کنند متفاعلن ہم مثال ہر دو اخذ بیت نہ نکو بود کہ کنی چہ تو ہیج رو کہ
 بدی مثال عروض و ضرب اخذ کی مجز و سے یعنی فعلن تجریک عین قیقطن بیت
 کی یہ ہے نہ نکو بود متفاعلن کہ کنی فعلن ہیج رو متفاعلن بیدی فعلن ہم مثال مزاحف
 از وافی شہر روزی بود کہ عشق تو بسر ایدی یا آن دلت بہر من بگر ایدی چہ کن اول مضمر

دوم موقوف سوم سالم است وہمہ قصیدہ بچین بایت مثال فراحت کی وانی سے جو شعر
موقوفہ متن ہے اور اس شعر میں بصر آیدی یعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجائے یا آنکہ ت قطع
او سکی یہ ایروزی بود مستغفلن کعشق تو مفاعلن بصر ابدی متفاعلن یا اولت مستغفلن بصر
من مفاعلن بکر ایدی متفاعلن کن اول مضمر ہے یعنی مستغفلن اور کن دوم موقوف
ہے یعنی مفاعلن اور کن سوم سالم یعنی متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے یعنی
تبدیل اور تفسیر ارکان کی بہترین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثنی بھی لائے ہیں
مرزا بیدل لکھتے ہیں بیت بہ کلام آئینہ مالی کہ ز فرصت این ہمہ غافلۃ تو گاہ دیدہ
بسی ترہ و اکن و بکفن در آہ قطع چار بار متفاعلن ہے اور یہ وزن بطوع ہے اور بحر
مضمر بیت ہے بیت صنایع کلت را چہ شد کہ بماند اردالفتہ بہ خجلم ز داغت کر و قا
بصرم گذار و منتہ قطع متفاعلن متغفلن چار بار ہے م و ایراد دیگر مثلاً قطلون مفاعلہ
اقتضاسیکند اینست بحر ہائے دائرہ متلفعات اور لکھنا اور مثالون کا باعث قطلون
بیفادہ ہے یہ ہیں بحرین دائرہ متلفعات کی م بحر این بحر نزدیک عرب و عجم متعلق است
و اصلش تازیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار است و در بنا بحر و بحر و اردو اور ایک
عروض و دو ضرب یا شد و برد و وزن آید و بیہایش اینست یہ بحر نزدیک عرب و عجم کے
متعلق ہے اور اصل او سکی دائرہ تازی میں مفاعیلن چھ بار ہے اور بحر و استعمال کرتے ہیں
اور اسکا ایک عروض ہے یعنی مفاعیلن سالم اور دو ضربین ہیں ایک سالم یعنی مفاعیلن
اور دوسری محذوف یعنی فعلن اور دو وزنوں پر آتی ہے بیتین او سکی یہ ہیں م شعر
عقاسن آل لیلی اسنہب بہ قالاملاح فالقرو بہ عروض و ضرب ہر دو سالم است
پہلا شعر جو موقوفہ متن ہے عروض اور ضرب دونوں سالم ہیں یعنی مفاعیلن یعنی یہ ہیں دو ربوئی آل
لیلیت یہ وضع کہ نام او کا سب اور املاح اور حضرت ت قطع او سکی یہ ہے عقاسن امفایز
لیلیت مفاعیلن بفلام مفاعیلن جملہ مفاعیلن بار سب متعلق بمصرع ثانی ہے م
شعر و ناظر ہی لباعنی ایمنم بہ بالظہر انزلول بہ عروض سالم و ضرب محذوف است
رث دوسرا شعر جو موقوفہ متن ہے عروض او سکا سالم یعنی مفاعیلن اور ضرب

محذوف یعنی فعلوں پر مبنی اور نہیں ہی پیچھے میری واسطے طالب ظلم کے پیچھے خرم یعنی
 تابع ظالم نہیں ہوں میں قطع یہ ہے و با ظہری مفاعیلن لبا غصضی مفاعیلن منظرہ و
 مفاعیلن ذلولی فعلوں میں ضمیم کا متعلق بصرہ ثانی سے ظہر بالفتح پشت اور ضمیم بالفتح ستم کرنا
 اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور یعنی بالفتح شافتن چارون لنت منتخب سے ہم و
 دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف مقبوض
 استعمال کثرتہ میان بادونون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتہر و اخریب بکار دارند
 اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنی مفاعیلن اور مکفوف یعنی مفاعیل استعمال کرتے
 ہیں اور خلط کرتے ہیں ان رکنوں میں یعنی کہیں مفاعیلن لاتے ہیں اور کہیں مفاعیل اور عروض
 بھی مکفوف یعنی مفاعیل اور مقبوض یعنی مفاعیل استعمال کرتے ہیں اور عروض مکفوف میں
 صرف آخر لامحاکہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن میں
 معاقبہ ہو یعنی چاہیں دونوں کو ثابت رکھیں اور چاہیں ایک کو گرا دیں دونوں نہیں گرسکتے
 اور صدر اخرم یعنی مفعولن اور اشته یعنی فاعلن اور اخریب یعنی مفعول استعمال کرتے ہیں م و آما
 پیارسی اصلش در دایرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف دو
 نوع ہو موفور و اخریب و مکفوف موفور و مکفوف تنہا خوانند و بعضی ہر نوعی را بحیری
 دیگر شمرہ اند و گفتہ اند جملہ رائج عروض و ہشت ضرب است و برسی و چار وزن یہ
 است و آما فارسی میں اصل اوسکی دائرے میں مفاعیلن آٹھ باہر ہے اور دو قسم
 پر ہوتی ہے سالم اور مکفوف یعنی ایک اترہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی
 بجائے دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمیں ہیں اول موفور اور
 موفور اوس رکن کو کہتے ہیں کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخریب
 یعنی اخرم مکفوف مفعول پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہیں یعنی مفاعیل کو
 کہ اوس میں خرم نہیں ہوا اور اخرم مکفوف کو اخریب پس یہ تین قسمیں ٹھہریں
 ایک سالم یعنی مفاعیلن دوسری مکفوف یعنی مفاعیل تیسری اخریب یعنی
 مفعول مگر خرم تنہا نہیں آتا اور بعضوں نے ان انواع ثلاثہ سے ہر نوع کو ایک

بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضرب ہیں اور چونتیس وزن
 پر آئی ہے اگرچہ از وہی احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ میں ضرب دین چالیس ہوں
 مگر چونتیس مستقل ہیں باقی غیر مستقل اور تفصیل عروض و ضرب کی انواع ثلثہ میں بیان ہوئی
 ہم ہر جہ سالم عروضیان این نوع راسہ عروض و سہ ضرب آوردہ اند و بر پنج وزن شمرده اند
 از انجمله یکے وانی یعنی شش و دو مجز و یعنی مسدس و مشطوری یعنی مربع تہ جہ سالم عروضی اس نوع
 کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فحولان اور محذوف فحولن اور تین ضرب ہیں یعنی
 سالم مفاعیلن اور مقصور فحولان اور محذوف فحولن لائے ہیں اور پانچ وزنوں پر شمار کیا ہے
 اور تین ایک وانی یعنی شش اور دو مجز و یعنی مسدس اور دو مشطوری یعنی مربع اور ہر جہ سالم ہیا
 بقابلہ ہر جہ مکفوف اور ہر جہ اخرب ہی یعنی سوائے عروض و ضرب کے اور اہل کان سالم ہیں
 اگرچہ عروض و ضرب میں بھی رکن سالم قطع ہوں ہم و بیت شش اینت بہت ترادینا
 ہم گویا کہ دل در من نہ بندی بہ پ تو خودی پند نیوشی ازین گویاے نا گویاے عروض و ضرب
 ہر دو سالم است بہارسی ازین دائرہ دراز تربیت نباشد و در آخر این وزن مسبع نشاید کہ از
 بیرون شود و بعضے چون در آخر مصراع دو حرف بیند کہ آں ایک حرف شمرند مانند الف و
 نون پندارند کہ مسبع است و خطا بود چہ امثال آن در میان بیت بجای یک حرف افتد چنانکہ
 گفتہ ایم ت او بعض سخنون میں مصرع آخر بیت مذکور کا یوں ہے ع تو خود پندے ننی شنوی
 ازین گویاے نا گویا صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح دران کلفت تسکین نون شنوے
 می افتد تم کلامہ معلوم ہو کہ فقط سخن ثانی میں کلفت تسکین نون شنوی نہیں ہے
 مصرع اول میں بھی یہی کلفت لفظ نیوشی میں ہے اور شعر مذکور میں مراد گویاے نا گویاے دینا
 ہے کہ خاموش ہے اور زبان حال نصیحت کرتی ہے عروض اور ضرب دو نون اس بیت
 میں سالم ہیں یعنی مفاعیلن تقطیع یہ ہے ترادینا مفاعیلن ہے گوید مفاعیلن کہ دل در
 من مفاعیلن نہ بندی بہ مفاعیلن تخرمی پن مفاعیلن و نیوشی مفاعیلن از می گویا
 مفاعیلن نیا گویا مفاعیلن اور فارسی میں اس سے یعنی شش سے دراز تربیت نہیں ہوتی
 معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چاہا رخاہ مفاعیلن فحولن مکرر ہو یہ دو نون شش ہیں اسباع

شمنات میں پنجابیہ بان اور سابعیات شمن اگر بین تو ساہے ہین کوئی اس سے دراز تر
 نہیں پس آخر میں ان وزنوں کی تسبیح پنجابیہ کہ بیت دایرے سے نکلتی ہے اور بعض
 جب اسکے آخر مصرع میں ان دو حرف دیکھتے ہین مانند الف و نون کے جانتے ہین کہ
 سبغ ہے یہ خطابے کو اسطے کہ الف و نون بمقام کجرت ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ
 نون بعد مدہ کے محسوب نہیں ہوتا اور جب یہ الف و نون یا امثال الف و نون در میان
 بیت کے مشوین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور
 نہان اور زمین اور کین مشوین ہر وزن فعل گنے جاتے ہین پس اس وزن کے آخر
 میں بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہے صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہ
 حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصرع آہ مخفی نامذکہ اہل فن و خود مصنف
 علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دوساکن در آخر مصرع از اسباع شمرند معتبر
 مے سازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصرع اول است
 در صورتیکہ مصرع نباشد وہین معنی صحیح می شود قولہ چہ امثال آن در میان بیت والا
 کلام در آخر مصرع است نہ در وسط و این توجیہ اگر چہ بظاہر وجیہ می ماند لیکن مراد مصنف
 کلام نیست زیرا کہ در وزن ثانی مربع این بحر در مابعد در عروص و ضرب ہر دو تخطیہ اعتبار
 دوساکن مے نماید مگر آنکہ گویند در شمن بنظر ضرورت یعنی تا زیادت بر اصل دائرہ لازم نیاید
 دوساکن اعتبار نکنند و مراد از در میان بیت در بیت است ہر جا کہ باشد و این غایت توجیہ
 از جانب مصنف است لیکن انہم پسندیدہ اش نیست چہ او بہ ضرورت نیز روا دارد چنانکہ
 در وزن دوم مربع خواہ آمد و سچکل کہ مراد از دوساکن الف و نون است خصوصاً کہ آہرا
 مصنف جا بجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگر چہ در آخر باشد تم کلام معلوم ہو کہ قاعدہ
 مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہ ہے کہ ہر شمن سالم وغیرہ میں تسبیح
 نہ کہا چاہیے کہ بیت دایرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن مثل الف
 اور نون خواہ مثل اسکے یا و نون آخر مصرع اول خواہ آخرین پڑین مثل انسان اور
 حیوان اور لشکین اور کین کے اوٹکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کو اسطے کہ یہ الف

اور نون اور یا و نون اور وا و نون حشو میں مقام ایک حرف کے لیے جاتے ہیں اور نون
بعد مدہ کے محسوب نہیں ہوتا چونکہ ہرج مثنیٰ سالم وغیرہ میں ضرورت ہے کہ بیت دائرہ
سے خارج نہ ہو یہاں دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اس کے امثال کو مقام ایک
حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان سدس کے وہاں اسکی ضرورت نہیں چاہیں
دو حرف ساکن الف و نون کو ایک حرف شمار کریں چاہیں دو صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصرع ثانی کو چھوڑے دیتا ہے اور مراد در بیان بیت
در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع میں مصنف نے الف و نون کو بغیر وتر
بجائے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراف
کرتا ہے انہیہ یعنی چہ اور محقق علیہ الرحمۃ نے وزن مربع میں الف و نون کو مسبق کہاں
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عرضیوں کا کہتے ہیں اور خود اسکو محذوف کہتے ہیں یعنی
الف و نون کو بجائے یک ساکن قرار دیتے ہیں اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ترجیح
مثنیٰ سالم وغیرہ میں تسبیح نہ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے
بہتر ہے پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمیں اگر دو حرف ساکن مثل الف و نون
آخر میں پڑیں اسکو مسبق نہ سمجھا جائے بلکہ ساکن دوم معتبر نہیں وہ وزن سالم ہے اور
وزن مربع حکم وزن مثنیٰ رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دو نون مصرع ایک مصرع مثنیٰ کا ہے
حقیقت میں ہم دو وزن اول سدس عروض مقصور یا محذوف ضرب مقصور بر بنکیونہ بیت
ہلازیار خا بر خیز و پیش آری می باد و رخت ہمنگ ہم بوسے ت پہلا وزن سدس کا سطح
ہے کہ عروض مقصور یعنی فغولان یا محذوف یعنی فغولن اور ضرب مقصور یعنی فغولان جیسا کہ
بیت مرقومہ متن ہے اور ہلازیار خا شعر مذکور میں اسے آگاہ ہوا ہے محبوب خوب و تقطیع یہ
ہلازیار مفاعیلن رجا بر خیز مفاعیلن زبشیا فغولان می باد و مفاعیلن رخت ہمن
مفاعیلن گم بوی فغولان ح قولہ مقصور یا محذوف آہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن
بکحرف ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم غیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف
عروض ما با قصر ضرب وزن احد شمارند و بالعکس نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبق یا ذال

و بالکسر سا واحد الموزن میثارتد تم کلامہ معلوم ہو کہ نثر و ایشان چه معنی دارد بلکه مذہب چہو
 بھی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخرین غیر وزن نہیں ہے دوسرا کاشیہ یہ ہے ح ہا ریا
 مفاعیلن رفاعی مفاعیلن ز پیشار فلولان مای بادو مفاعیلن رشتہ ر مفاعیلن کبک
 فلولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کہوئی کو برو
 لکھنا یعنی چہ ہم وزن دوم راع و ض ہم مقصور است یا محذوف و ضرب محذوف
 برینگونہ بیت فروغ روع اوچون نور خورشید نسیم زلف اوچون بوی عہنہ
 است اور وزن سدس کا دوسرا یہ ہے کہ عروض مقصور یعنی فلولان یا محذوف یعنی
 فلولن اور ضرب محذوف یعنی فلولن جیسا کہ شعر قوئہ متن میں ہے تقطیع یہ ہے فروغی
 ر و مفاعیلن یا اوچونو مفاعیلن ز خورشید فلولان نسیمی زل مفاعیلن فاوچو مفاعیلن
 یعنی فلولن م وزن اول م راع و ض و ضرب سالم بود برینگونہ بیت بیاران
 کہ پنداری بدوان یا قوت تابستی و یا اوچون بر کشید تیغ پیش آفتابستی بہت
 وزن پہلا م راع کا اس طرح ہے کہ عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی مفاعیلن جیسا کہ
 شعر قوئہ متن میں ہے تقطیع یہ ہے بیارامی مفاعیلن کپنداری مفاعیلن رواپا قو
 مفاعیلن تتابستی مفاعیلن و یا اوچو بر مفاعیلن کشیدہ فی مفاعیلن غنیشی مفاعیلن
 قتابستی مفاعیلن غین تیغ کا متعلق یہ مصرع ثانی ہے اور یا قوت تابستی اور آفتابستی
 بمعنی یا قوت تابست اور حرف یا زایدہ فقط واسطے زینت کلام کے پس قولہ یا قوت تابستی
 بمعنی پنداری کہ مثل یا قوت تابنی و روشنی دارد در مصورت ایطادر قافیہ باشد لیکن چون
 ایطاسی خنی با کے ندارد مانچہ در بعض نسخہ بلایتیہ بیا موحہ قبل الف و بیایہ متنا
 تحتانی قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست و تعلق پنداری را بخوبی عیا
 منیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابتے کو بانیتے گمان کرنا سوا کے ناواقفیت فن
 کے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطامی ان قافیون میں بیجا ہے کسواسطے کہ آفتاب
 بمعنی خورشید ہے اسجگہ نہ بمعنی تابش ہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی آن
 آفت اب ست و بحسب اصطلاح شمس اگویندا اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب یعنی قرص خورشید است و بمعنی خورشید مجازست بخلاف آفتاب کہ بمعنی روشنی ماہ است
و بمعنی قرص ماہ مجازست و قیاس ماہتاب بر آفتاب قیاس آفتاب بر ماہتاب خطا است اور
غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ آفتاب معروفست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمدہ کشف وغیرہ
سے ہم وزن دوم راہر دو مقصور آوردہ اند و مثال بر نیگونہ آرند بلیت باندستم غریوان
من از بیداد ہجران یہ و این محذوف است اور وزن دوم مربع میں عروض اور ضرب
دونوں مقصور لائے ہیں یعنی فلولان اور بیت مثال کی مرقومہ تین ہے تقطیع او کی یہ
بندستم مفاعیلین غریوان فلولان منزبید مفاعیلین و ہجران فلولان غریوان بمعنی فریاد کنندہ
ہے اور یہ بیت حقیقت میں بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف ششم ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہیں تو ششم دیر سے سے خارج ہو جائے الا مربع نصف ششم ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہ تا یہ قول قول کی ہے اور قول قول میں مطلق ششم
میں ششم کو منع کیا ہے ہم و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید یہ
راعروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر راعروض ہان و ضرب محذوف والا ہر
ضرب سدس نیز یکے گیرند و حقیقت آنت کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مبنایت
الازجبت قافیہ نباشد و چون چنین باشد یکے رازنج ششم سدس یکے ن باشد و مربع را
دو وزن پس ہرج سالم را چار وزن بیش نباشد اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے کہ اس
جگہ دونوں وزن لائیں مثل سدسات کے ایک عروض مقصور یا محذوف اور ضرب مقصور
اور دیگر کا عروض ہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف الا یعنی اگر یہ امر قرار زمین
تو چاہیے کہ دونوں وزنوں کو سدسات میں بھی ایک کہیں و حقیقت میں کہ زبان فارسی
میں کہ فرق ان دونوں وزنوں میں نہیں ہے الا ازجبت قافیہ مراد یہ کہ مقام قافیہ کہ آخر بیت
اوسیں البتہ فرق ایک کن کا ہے اول پس جب امر قرار پایا تو یہ چار وزن ٹھہرے ایک ہرج
ششم سالم اور ایک سدس کہ عروض اور ضرب اوسیں مقصور یا محذوف ہوں اور دو وزن
مربع کے ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسیں سالم ہوں اور دو مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسیں مقصور یا محذوف ہوں پس ہرج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہیں ہوں

ہم دو مربع متاخران شعر کتر گفتہ اند خاصہ بر وزن اخیر و درین نوع پنج زحافات دیگر و انجہ است
 اور مربع میں متاخرین نے شعر کم کہے ہیں علی الخصوص وزن اخیر میں جبکہ عروض اور ضرب مقصود
 اور اس نوع میں یعنی ہرج سالم میں کوئی اور زحاف روا نہیں ہو کہ واسطے کہ در صورت زحافات ہرج
 سالم نہ ہے گی ہم ہرج مکفوف درین نوع ہم دو وانی و مجز و مشطوریہ یعنی مشن و مسدس مربع آید وہی ارکان
 مکفوف آرد و آزا ایک عروض و دو ضرب آوردہ اند و برشش وزن شمرہ اند و مشن و دو
 مسدس و دو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذوف ضرب ہائیکے مقصور و دیگر محذوف و بحقیقت ہمہ
 سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم است ہرج مکفوف اس نوع میں بھی وانی اور مجز و مشطوریہ یعنی
 مشن و مسدس اور مربع لائے ہیں اور سوا عروض و ضرب کے سب ارکان اس میں مکفوف
 آتے ہیں اور اسکا ایک عروض اور دو ضرب ہیں اور چھ وزنوں پر عروضیوں نے شمار کیا ہے
 و مشن اور دو مسدس اور دو مربع عروض سب وزنوں کا ایک ہے مقصور یا محذوف
 اور ضرب میں سب وزنوں کی دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت میں چھ وزن
 ہیں جیسا کہ کہا ہے ہرج سالم کے بیان میں معلوم ہو کہ از دوسے قیاس کے یہ چار چار
 وزن ہوتے ہیں مثلاً وانی میں عروض اور ضرب دونوں مقصور یا دونوں محذوف یا عروض
 مقصور ضرب محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع محذوف و قصر غیر
 وزن نہیں ہے حقیقت میں یہ چار وزن ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس سب
 اور مربع میں پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیوں نے جو چھ وزن کہے
 ہیں دو وانی کے اور دو مسدس کے اور دو مربع کے و ہاں کی یہ ہے کہ مثلاً وانی میں
 جب قصیدہ خواہ غزل خواہ قطعہ کہیں گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف
 ہوگی مقصور نہ ہو سکے گی اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہ ہو سیکے گی پس ضرب میں دو ٹہرین
 اور عروض قصیدہ و ضرب محذوف میں بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب
 مقصور میں بھی پس عروض ایک ہی ٹھہرا اور ثنوی تابع مصراع ہے اس کے بھی
 وہی وزن ہونگے ہم مثال مشن شعر بہار آمد و معقول براف گندہ حوالی
 نسیم سمن آوردہ سمن باد شاہے است مثال مشن کی جیسے عروض اور ضرب

دونوں محذوف ہیں یعنی فو لن جیسا کہ شعر مذکور میں ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ ہار آئی اور اطراف باغ کو مہیقل کیا اور بوی خوش سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول مہیقل سے اور مہیقل آکہ زد و زن اور مہیقل کرنا منتخب اور کتر سے یعنی نسخون میں مقصول بتقدیم قاف صا د پر ہے مہیقل سے اور مہیقل بالفتح بہین منتخب سے اور مہیقل یعنی کشت ستر بریدہ شدہ یہ بھی منتخب سے اور نیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور عیناٹ سے اور کیا عجب کہ بجائے نیم سمن شہیم سمن ہو تقطیع یہ ہے بہار ام مفاہیل و مصقول مفاہیل برگندہ مفاہیل حوالی فو لن بنسپیش مفاہیل مناد زد مفاہیل شمالے فو لن م مثال سدس شعریہ تکریم ہجرات چہ کردہ است پڑ برین عاشق بچارہ پر در دست مثال سدس کی کہ عرو من دونوں مقصور ہیں یعنی فو لان جیسا کہ شعر مذکور میں تقطیع اوسکی یہ ہے نگرناغ مفاہیل مہجرات مفاہیل چکر دست فو لان بری عاشق مفاہیل قبیہا مفاہیل اپر زد فو لان م مثال مربع بیت بدستان دل بردہ یکے ترک پر نیا دشت مثال مربع کی جس میں عرو من اور ضرب دونوں مقصور ہیں یعنی فو لان جیسا کہ شعر مذکور میں تقطیع اوسکی یہ ہے بدستاد مفاہیل لمن برد فو لان کی ترک مفاہیل پر نیا د فو لان م و تسکین اوسطروا بود و متاخران برین وز نہا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت در صدر و ابتدا موفور و اخر ب بسیار جمع کردہ اند بدینگو نہ روو کی گوید بیت دل آزاد کن از درون آزاد کن از سنج جام آور و روو اور و زرد آور و شطرنج و در عکس ہم گفته اندت اور تسکین اوسطروا، یعنی ان دونوں میں اگر چاہیں بجائے مفاہیل مفاہیل کے مفاہیل من مفعول لایین اور متاخر و نئے ان دونوں میں شعر کتر کہے ہیں اور متقدموں نے در میان ایک بیت کے صدر و ابتدا میں موفور یعنی مفاہیل کو اور اخر یعنی مفعول کو اکثر جمع کیا ہے جیسا کہ شعر و دی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہ ہے ولازا مفاہیل کتر زد مفاہیل شتا ز مفاہیل کتر سنج فو لان جاما مفعول روو و مفاہیل نرد و مفاہیل شطرنج فو لان صدر اس میں موفور و ابتدا اخر ہے اور در عکس بھی کہا ہے یعنی صدر اخر اور ابتدا

۱۱
 موفور اور رونا نام ایک ساز کا ہر مہرچ اربعہ و این نوع ہشتن آید و مسدس و مربع نیز مصدر
 و ابتدا ہر دو اربعہ آری باقی مکفوف و گفته اند از این پنج عروض ہشت ضرب است و برست و سہ
 وزن آمدہ است ہشت ہشتن و ہشت مسدس و ہشت مربع و یہ حقیقت از اسہ عروض سہ ضرب است
 و باعتبار تحقیق اگر خوانند این عدد را مضاعف گیرند و برودہ وزن است ہشتن و سہ مسدس
 چہار مربع است ہرچ اربعہ یہ نوع بھی ہشتن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر را در ابتدا کو اربعہ
 لاتے ہیں اور باقی مکفوف اور عروضیوں کے کہا ہے کہ او کے پانچ عروض ہیں اول سالم
 مفاعیلین دوم مقصور یا محذوف یعنی قولان یا فعلن سوم ازل یا محبوب یعنی فعلن یا
 فعل چہارم مسبع مفاعیلان پنجم مخفق ازل یا مخفق محبوب یعنی فاع اور آٹھ ضربین ہیں
 اول سالم یعنی مفاعیلین دوم مقصور یعنی قولان سوم محذوف یعنی فعلن چہارم ازل یعنی
 فعلن پنجم محبوب یعنی فعل ششم مسبع یعنی مفاعیلان ہفتم مخفق ازل یعنی فاع ہشتم مخفق محبوب
 یعنی فاع اور تیس وزنوں پر آئی ہے سات ہشتن اور آٹھ مسدس اور آٹھ مربع اور حقیقت
 میں اس کے تین عروض ہیں اول سالم یا مسبع دوم مقصور یا محذوف سوم ازل یا محبوب
 کسوا سٹے کہ سالم اور مسبع ایک ہیں اور مخفق ازل اور مخفق محبوب ہوزن ازل و محبوب
 ہیں پس وساقط ہوئے پانچ میں تین رہ گئے اور تین ضربین ہیں سالم اور مسبع ایک مقصور
 اور محذوف دو ازل اور محبوب تین اور مخفق ازل اور مخفق محبوب ہوزن ازل و محبوب
 ہیں اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہیں ان اعداد عروض و ضرب میں تصنیف کر لیں یعنی ایک
 ایک کو دو و شمار کریں پس از روئے اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہیں اور دس
 وزنوں پر مشتمل ہے تین ہشتن ایک سالم العروض الضرب و جمہین عروض اور ضرب مقصور و محذوف
 ہیں سوم جمہین عروض ضرب ازل و محبوب اور مخفق ازل اور مخفق محبوب ہیں اور تین مسدس ایک
 جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبع ہیں دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور محذوف ہیں
 سوم جسکی عروض اور ضرب ازل اور محبوب اور مخفق ازل اور محبوب اور مخفق ازل اور
 مخفق محبوب ہیں اور چہارم ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہیں دوم جس میں عروض مقصور
 اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونوں شمار میں واحد ہیں سوم جس میں عروض

اور ضرب محذوف ہیں چارم جس میں عروض ناپیدا اور ضرب ازل اور محبوب اور محقق
ازل اور محقق محبوب ہے یہ چاروں بھی شمار واحد میں ہیں اور بتسبیح رکن سالم شمن اور مرجع
میں نہیں لائی گواہی کہ شمن میں نچا ہے کہ بحر دایرے سے کلجا نیکی اور مصراع مانتہ مصراع
واحد شمن ہے کہ رکن سوم محقق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا اور یہ
حاشیہ لکھا کہ قولہ باعتبار تحقیق آہ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا کہ یہ تفسیفش
اوزان دہ نیستو دیس اگر تفسیف سے اخیر مراد از تفسیف ضرب گرفتہ و عروض ابدی
باقی دہشتہ منی شود و اگر تفسیف ہر دوسہ دوازده گردنہ دہ تم کلامہ پوشیدہ نہ ہے
کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمۃ نے کہیں موافق تعداد عروض و ضرب نہیں کیا ہے بلکہ
ہر جگہ اوزان مستملہ لکھے ہیں بیان لزوم مالا یزیم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے کہ پہلے
سبب لے تب بات منہ سے نکالے ہم تفصیل انیت عروض و ضرب ہر دوسالم ہر نیگونہ
بیت اسی کو دکھا دو دوش دای فتنہ اہر من ۱۰ شکر ب و زیبا رخ و سنگیں دل سپہین تن
ست اور تفصیل یہ ہے کہ پہلا وزن عروض و ضرب دونوں سالم یعنی مفاعیلن جسیا کہ
شعر مذکور میں ہے تقطیع یہ کہ اسی کو مفعول کجا دو و مفاعیل شای فتن مفاعیلن ۱۱ اہر من
مفاعیلن شکل مفعول برنبار مفاعیلن خشکند مفاعیلن لسی تن مفاعیلن عجوس و خدا
قرار دیتے ہیں ایک خالق خیرا و سکونزدان کہتے ہیں دوسرا خالق شر او سکوا اہر من ۱۲
ہیں کذا فی البرہان والفیثات اور بعضے لہجوں میں بجائے اہر من دہر من ہے لے فتنہ
زمانہ من م و چون درہمین قصیدہ رکن سوم محقق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
مبار بار ۱۳ چار فغانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گھنٹی کبشم یارے آن یار منم
آری یاد کر گشتہ شوم باری در پائے تو اولے تر ۱۴ اور جو اس قصیدہ میں یعنی اس وزن
میں رکن تیسرا محقق کریں یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو شومین ہے مفاعیلن مفعول کریں یہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسطر چار فغانہ اس وزن میں خوشما ہے یعنی تین مصرع ایک وزن
اور ایک قافیہ میں اور چوتھے مصرع میں قافیہ اور مثال او سکی شعر مذکور ہے تقطیع کفیب
مفعول کبشم باری مفاعیلن ۱۵ یا مفعول منم ۱۶ مفاعیلن گر گشت مفعول شوہر

مفاعیلین در یک مفعول تا دلاتر مفاعیلین ہمب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور شالشی
 بیت صد سال بامید سلامی و پیچہ چون معتکفان بر در و بام تو توان بودت و دوسرا وزن
 عروض مقصور یعنی فحولان یا محذوف یعنی فحولن اور ضرب مقصور یعنی فحولان مثال اوسکی بیت سطور
 ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول بام میہ مفاعیل سلامیو مفاعیل پیامی فحولن چومت مفعول کفار برد
 مفاعیل ربایت مفاعیل توانو و فحولان اس مثال میں عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور کی
 یہ ہے بیت و دواز حکم زمرہ جنگ بر آوردہ این نغمہ ندامتچہ آہنگ بر آورد و ہم ج عروض ہاں
 و ضرب محذوف و ہاں است کہ وزن گذشتہ است تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور
 فحولان یا محذوف فحولن اور ضرب محذوف یعنی فحولن مثال دونوں کی بیت حرف از
 کسے آموز کہ گفتار ندانند شاگرد کسے باش کہ بسیار ندانند بیت دوسری در عشق کسے را خبر از
 راز کسی نیست آتش بہر سوزد و ستار ندانند اور یہ وہی وزن گذشتہ ہے ج یعنی
 چون نزد مصنف در محذوف و مقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساخت
 تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونوں کو بیان کر کے لکھ دیا کہ حقیقت میں یہ دونوں وزن
 ایک ہیں کس واسطے کہ اجتماع قصر و حذف آخر شعر میں بغیر وزن نہیں اور یہی مذہب جمہور ہے
 نزد ایشان چہ معنی دار دم و عروض ازل یا محبوب و ضرب ازل ہ عروض ہاں ضرب محبوب
 مثالش بیت با اینہہ در راہ تو گر خاک شویم نہ شایستہ نباشیم قدمائے ترات چو تھا وزن
 عروض ازل یعنی فحولن یا محبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنی فحول اور پانچواں عروض وہی اور
 ضرب محبوب یعنی فعل مثال فر قوئہ میں ہے تقطیع اوس بیت کی یہ ہے یا ایہ مفعول در راہ مفعول
 نگر خاک مفاعیل شویم فحول شایستہ مفعول نباشیم مفاعیل قدمائے ترات مفعول و حقیقت
 میں یہ دونوں وزن ایک ہیں اور یہی در مصرع بتقدیم و تاخیر مثالیں دونوں کی ہو سکتی ہیں
 محقق نے اندراج بیت ثانی کی اختلاف بخانی ج قولہ عروض ہاں و ضرب محبوب اختلاف
 ضرب بازل و محبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق غلام یک و دوسرا وزن
 را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکے کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہ بظاہر
 دو وزن ہیں اور حقیقت میں ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے

نزدیک با اجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخرین وزن منکث نہیں ہوتا صاحب جاشیہ کا یہ جاشیہ
یہ امر بار بار نسبت کہتا ہیچا ہے اور سبب اسکا نا آشنائی فن ہر دم و عروض فاع یا فع گھنٹہ اندو
ضرب فاع زعروض بچان و ضرب فع و شرط گروہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب درین دو وزن
سالم بود و این سہو است چہ این دو وزن ہاں است کہ چارم و پنجم الا آنکہ نہ متحرک آخرین مسکن الا وسط
است و عروض و ضرب منقح شدہ مثالش این وزن شعر ترشد از اتم کہ اگر دیر آید زمین جان پر از
دیر آید فریاد و این چار وزن بحقیقت یکیت بوزن تراندہ است کہ آنرا رباعی خوانند و بسیار
و دینے گویند چنا وزن عروض فاع یعنی منقح اذل یا فع یعنی منقح محبوب کہا ہے اور
ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع اور عروضیون شرط کی ہر
کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونوں وزنوں میں یعنی چھٹے اور ساتویں میں کن سالم
آئے اور یہ سہو ہے اس واسطے کہ یہ دونوں وزن وہی ہیں جو چوتھا اور پانچواں ہے مگر یہ کہ
تین متحرک آخرین مسکن الا وسط ہیں اور عروض اور ضرب منقح ہوئے ہیں اس طرح کہ لازم
مفاعیل کا فاعے فاعول و فعل سے ملا ہے اور مفاعیلین فاع اور مفاعیلین فع ہوا ہے مثال
اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ترشد مفعول از اتم کہ مفاعیل اگر دیر مفاعیلین میں فع
زی جان مفعول پرزد و مفاعیل برآید فر مفاعیلین یا د فاع اور یہ چارون وزن یعنی
چارم پنجم ششم ہفتم حقیقت میں ایک ہیں اور یہ وزن تراندے کا ہے کہ اوسکو رباعی کہتے
ہیں اور فارسی میں وہ بیتی کہتے ہیں ارکان چارون وزنوں کے یہ ہیں وزن چارم مفعول
مفاعیل مفاعیل فاعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم مفعول مفاعیل
مفاعیلین فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلین فع ہیں چارم اور پنجم اس واسطے ایک ہیں
کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخرین مغیر وزن نہیں ہے اور ششم اور ہفتم
اوسکے ہیں پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہ بھی صاحب میزان کو مبالغہ ہوا
اور یہ جاشیہ لکھا ح و این سہو است یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در چارم
و پنجم و مفاعیل فاعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصراع واقع ہے شود نہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و در آخر مفعول یعنی ہم آئند و تسکین سطر کردہ حرف اول فاعول یا فعل ماقبل منضم نامید یعنی

اسکن مخفی سازند مفاہیلن فاع یا مفاہیلن فاع شود پس بحقیقت در بنیاد کن سلم نیست این سر دو
 فرع چارم و پنجم است مگر بارہنہ یا چنان گویند کہ مراد از سلم در صورت است نہ بحقیقت نہ ہمین قدر
 تفسیر ہے اختلاف کا غیبت تم کلامہ معلوم ہو کہ طالب علمی اور شاعری اور عبارت متین
 میں کہ لفظ سہو بعد لفظ سلم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان میں یہ مطلب سمجھا کہ اس وزن
 کے رکن کو سلم جاننا سہو ہے حالانکہ مطلب کتاب کا ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو براہ سمجھنا
 سہو ہے بلکہ سر دو وزن اور ان چارم و پنجم ہیں اور لکھا ہے کہ ہمیں قدر تفسیر کے اختلاف
 کافی است یہ کیسے نزدیک مسلم نہیں اور رکن کے مخفی ہونے سے ہرگز وزن نہیں بدلتا بلکہ کہتے
 ہیں کہ اس وزن میں یہ رکن مخفی آگیا ہے ہم مسدسات عروض سلم یا مسنج و ضرب مسنج طائر
 سلم برنگیو نہ بیت تاکے بود اسے کو دک ای کو دک سنگین دل۔ جو رتوبرین عاشق بیامان
 مسدسات آٹھواں وزن عروض سلم یعنی مفاہیلن یا مسنج یعنی مفاہیلان اور ضرب
 مسنج یعنی مفاہیلان نواں وزن عروض اور دونوں سلم یعنی مفاہیلن شعر شال کا جو
 مرقومہ متن ہے قطعاً اسکی یہ ہے تا کیب مفعول و دی کو مفاہیل ک سنگیل مفاہیلن
 حوریت مفعول بری عاشق مفاہیلن تے سامان مفاہیلان چونکہ مستثنیٰ منہ وزن نہیں ہے
 ایک بیت دو وزن کی مثال میں کافی ہے ہم ی عروض مقصور یا محذوف و ضرب
 مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پرزاد پس نیست سنجوبی بجهان یار
 یا عروض ہمان و ضرب محذوف و عکس ہا است ت دسواں وزن عروض مقصور
 یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان مثال اسکی مرقومہ
 متن ہے اور قطعاً اسکی یہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاہیل پرزاد فعولان کس نیس
 مفعول سنجوبیت مفاہیل چار بار فعولان گیارہواں وزن عروض وہی یعنی فعولان
 یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اسکا وہی یعنی دہم اور یازدہم وزن احد
 ہے اور مثال اول کافی ہے ہم ی عروض ازل یا محبوب ضرب ازل مع عروض ہیمان و
 ضرب محبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن بہ زیرا کہ قوی شاہ تہان بہت بارہنہ
 عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا محبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنی

فعل تیرہواں وزن عروض ہی یعنی فعل فیصل اور ضرورت محبوب یعنی فعل مثال مرقومہ متن ہے
تقطیع او سکی یہ ہے یا تو ن مفعول تو اگشت مفاعیل سخن فعل بیکہ مفعول توئی شاہ مفاعیل بنا
فعل یا تہا ن فعل چونکہ دونوں وزن ایک ہیں ایک مثال کافی ہر ہم یہ عروض فاع یافع و
ضرب فاع یہ عروض بچان و ضرب فاع و ما قبل عروض و ضرب ہر دو سالم دین ہم سہواست
و بحقیقت ضرب ہا کے گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلفت مشک پو خجالت
زده از رویت نہ بیت چودہواں وزن عروض فاع یعنی مخفق ازل یافع یعنی مخفق محبوب اور
ضرب فاع بندرہواں وزن عروض وہی یعنی فاع یافع اور ضرب فاع مگر ما قبل عروض ضرب
ارکان سالم کی شرط کی ہر یہ بھی سہو ہے جیسا کہ شمن میں بیان ہوا و حقیقت میں یہ اضطراب
گذشتہ ہیں یعنی اوزان گذشتہ ہیں اما مسکن بسبب تحقیق کے مثال او سکی بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع او سکی یہ ہے دل سوخ مفعول از زلفت مفاعیلن مشک فاع خجالت و مفعول از رویت مفاعیلن
مرفع پس یہ چاروں وزن بھی حقیقت میں ایک ہیں جیسا کہ شمن میں بیان ہوا ہم مریبات
ہر دو سالم برنگی نہ شعر اکنون کہ چنین ارم پڑ بر من کنی رحمت پڑ و این مانند ایک مصرع شمن است
کہ گرن سوم مخفق آرندت مریبات سولہواں وزن مریع کا عروض اور ضرب دونوں سالم لینے
مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومہ متن میں ہے تقطیع او سکی یہ ہے کہ اکنونکہ مفعول جنی زارم مفاعیلن بر من
مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہ مانند ایک مصرع شمن کے ہے یعنی مانند نرج اخرب شمن
رکن م مخفق لاتے ہیں یعنی مفعول مفاعیل مفاعیلن کو مخفق کہ مفعول مفاعیلن
مفعول مفاعیلن کہتے ہیں ہم نیز ہر دو مقصور و رکن ابتدا اخرب نشا بد و برنگی نہ بود بیت من بیتو
چنین ارم تو از دور ہے فذبح عروض سالم و ضرب مخذوف برنگی نہ بیت چندین چہ کہنے
تنبیل مارا چہ فہمی پڑ و این ہر دو مریبات کہ در اول گفتہ شدت سترہواں وزن عروض
ضرب دونوں مقصور یعنی فعلولان اور اس وزن میں رکن ابتدا اخرب نچا ہے اس واسطے کہ دونوں
مصرع مریع کو شمن کہ میں کوئی وزن شمن نہیں ہو سکتا اور بدوں تحقیق کے عشو میں اخرب کیونکہ
بیت مثال کی مرقومہ میں ہر اور تقطیع یہ ہے من بیت مفعول جنی زارم فعلولان تازدور مفاعیلن جنم
فعلولان اور ہٹا رہواں وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن اور ضرب مخذوف یعنی فعلولن بیت مثال کی

مرقوہ متن پر تقطیع اوسکی یہ ہر چند یکہ مفعول کنی تنبل مفاعیلن ماریج مفعول فریبی فعلین تنبل باضم
 اول ثالث یعنی مکروہ میاثر از لطافت و برہان و لغات ترکی و سراج کذا فی النیات اور یہ دونوں
 وزن اوسی طرح ہیں جس طرح کہ اوّل بیان کیا گئے مانتہ ایک مصرع مشتمل ہے ہم بطاہر و محذوف برنگونہ
 بیت اسی یا گرامی بہ آخر تو کجائی : و این دو حکم یک مصرع نیست و کوتاہ ترین وزن چنانچہ است
 ت وزن او نیوان عروض اور ضرب دونوں محذوف یعنی فعلین بیت مثال کی مرقوہ
 متن ہے تقطیع یہ ہر اسے یا مفعول گرامی فعلین آخرت مفعول کجائی فعلین اور یہ ایک
 مصرع مشتمل ہے حکم میں نہیں ہے اس واسطے کہ یہ کسی وزن پر اوزان مشتمل است
 سطورہ سے نہیں ہے اور کوتاہ ترین اوزان نہر ہے ہر اس واسطے کہ فقط سبب حسن و اور بارہ حری
 اس میں ہیں ہم کہ جائید عروض پیدا نہ ہو و ضرب ازل یعنی فعلین شعر کیا رہ چنیں جابل و خوشنوا
 سببش : کا عروض ہان و ضرب محبوب برنگونہ بیت دانی کہ دل از تو کشود مرا سیر مرا کہ
 عروض چمنان و ضرب فاع و ماقبلش سالم برنگونہ بیت شتاب بر فتن منانختے باش : کج
 عروض چمنان و ضرب فاع برنگونہ بیت دانی کہ دلم از سیر تو کے گردو : داین ہمہ چار یک و دو
 بر وزن یک مصرع ترانہ پس حقیقت اوزان مریجات چہارست و انچہ ازین وزننا مانند یک مصرع
 مشتمل است متاخران استمال کتر کنند و قد ماران شرب یا گفنتہ اندت بیوان وزن صد
 عروض او سکا ظاہر نہو یعنی بیت معقد ہوا اور رکن عروض کچھ داخل مصرع اوّل اور کچھ شامل
 مصرع ثانی اور ضرب ازل یعنی فعلین اس طرح بیت کیا رہ چنیں جابل و خوشنوا سببش : لام
 جابل کا مصرع ثانی میں شامل ہر تقطیع اوسکی یہ ہے کیا مفعول چنی جاہ مفاعیل و خوشنوا و فاعیل
 سببش فعل اوکیوان وزن عروض وہی یعنی ناپیدا اور ضرب محبوب یعنی فعل اس طرح
 بیت دانی کہ دل از تو کشود سیر مرا : وزن نشود کا شامل مصرع اول تقطیع یہ ہے دانی کہ
 مفعول دلتوون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا ضل با بیوان وزن عروض وہی یعنی ناپیدا
 اور ضرب فاع منقذ ازل اور ماقبل او یکے رکن سالم اس طرح بیت شتاب بر فتن منانختے
 منانختے باش : صا و صما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہ ہے شتاب مفعول بر فتن منانختے
 منانختے مفاعیلن باش فاع بیوان وزن عروض وہی یعنی ناپیدا اور ضرب فاع منقذ

محبوب اس طرح بہت دانی کہ دلم از سر نو کے گرد و پڑاں متعلق مصرع ثانی ہر معنی یہ کہ
 تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنی ترک عشق ممکن نہیں تقطیع یہ ہے
 و انیکہ مفعول دلم از سر مفاعیل نو کے گرد مفاعیلن و دفع ابجگہ صاحب شامی نے شعر غلط پڑھا
 اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نکلیا اور نسبت سامعہ کی طرف محقق علیہ الرحمۃ کے لکھی ح
 و انیکہ مفعول لم یسیر مفاعیل ز نو کی گھر مفاعیلن و دفع لیکن معنی نامزد کہ درین تشبیل سامعہ بہت زریعہ
 عروض درین شعر ناپائید نیست جزیی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد تا خود نیست تم کلامہ
 اور یہ چارون یعنی وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہی ایک مصراع
 ترانہ کے وزن پر پس حقیقت میں اوزان مربعات چارہین کس واسطے کہ دوم اور چارم ایک وزن
 ہی اور یہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
 مربعات میں مانند ایک مصرع کے ہے یعنی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخر وزن نے
 اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن میں شہرت کہے ہیں ہم و ایشان
 ہر مصرعی را قافیہ آوردہ اند و انرا بیتے میثمر وہ مانند ہر مشطور یا بیتاے معقدانہ استعارتادیاں
 کہ انرا منتقصی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چار بیت می گرفتہ اند و انرا چار بیتی خوانند
 اند و بتنازی رباعی و در ہر چار قافیہ آوردن لازم میثمر وہ اندا مانند یک سنا خان چرن مربعات
 این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصرعی میثمرند
 و رباعی ادویتی سے خوانند و مصرع سوم را خصے خوانند و قافیہ شرط منی نہندت اور قدما مصرع
 مربع میں قافیہ لائے ہیں اور اسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند ہر مشطور کے یعنی ہر چار رکنی
 کی فارسی میں کہ ایک بیت مربع اسکی بجائے ایک مصرع ہشمن کے ہوتی ہے اور ایک بیت
 ہشمن میں چار قافیہ لائے ہیں یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس میں تنصیف معین
 نہیں ہوتی ہے یعنی معقد کہ اوس میں عروض کچھ شامل مصرع اول اور کچھ داخل مصرع ثانی
 ہوتا ہی اسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہیں اور دو بیٹوں کا ایک شعر ہوتا ہی پس اسی سبب سر
 ترانے کو قدما نے چار بیت قیاس کیا ہی اور اسکو چار بیتی کہا ہی یعنی اوس میں ہر مصرع
 ایک بیت ہے اور تازی میں اسکو رباعی کہتے ہیں اور چارون مصرعے میں قافیہ لانا واجب

جانتے ہیں اما نزدیکیت اخرون کے جو مرعبات اس وزن اخرب کے مستعمل نہیں ہیں یہ وزن بھی مستعمل
 ہیں اور ہر بیت کو ان ابیات میں سے ایک مصرع شمار کرتے ہیں اور رباعی کو دو بیت کہتے ہیں اور
 تیسرے مصرع کو حنفی کہتے ہیں اور اوسمیں قافیہ شرط نہیں جانتے ہیں اور حنفی لغت میں قضیہ کو
 کو کہتے ہیں مناسبت ظاہر ہے ہم و بدانکہ رکن دوم از مثنیات کہ چار خانہ بود و از مسدسات
 و مرعباتی کہ دو نیمہ نشود و را بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض
 آورند در ہمہ قصیدہ بچنان بودست اور معلوم ہو کہ رکن دوم مثنیات میں جس وقت چار خانہ
 نہون یعنی مسط نہون کے واسطے کہ مسط میں ارکان برابر اور ہوزن لازم ہیں اور مسدسات
 اور مرعبات میں جبوقت دو نیمہ نہون یعنی مسجع نہ ہوں کہ واسطے کہ مسجع میں ارکان برابر اور
 ہوزن لازم ہیں تو روا ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کریں یعنی مفاعیلن لائین اور
 یہ یعنی رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشتر ہوتا ہے اور سوا ترانے کے جب رکن دوم مقبوض لائین
 چاہیے کہ تمام قصیدے میں برابر لائین اختلاف نہ کریں اور رباعی کا حال محقق خود بیان کرتے
 ہیں ہم اما در ترانہ غلط مقبوض و مکفوف بیکہ گروا بود و میان یا و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع
 تسکین اواسط را بود و غلطش با تحریک ہم را بود و بدین سبب رکن دوم ترانہ مقبوض محقق
 و غیر محقق و مکفوف محقق و غیر محقق شاید و رکن سوم مکفوف محقق و غیر محقق شاید بران
 تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تحقیق صورت نہ بندد
 و رکن چارم ازل محقق و غیر محقق و محبوب محقق و غیر محقق شاید پس از ازدواج این شش وجه
 با چار وجه رکن چارم بست و چار وجه حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانندست لیکن ترانے میں
 غلط مقبوض یعنی مفاعیلن اور مکفوف یعنی مفاعیل کا میکہ گروا ہے اور در میان یا اور نون
 کے مفاعیلن میں معاقبہ ہے یعنی دونوں ساکن دونوں سببون کے ساتھ ہی گرنہیں سکتے
 اور جملہ مواضع میں تسکین اواسط روا ہے یعنی جہان تین متحرک واقع ہوں وہاں حرف اوسط
 کو ساکن کر سکتے ہیں اور غلط تسکین کا ساتھ تحریک کے بھی روا ہے یعنی ایک جگہ مسکن ہو
 اور ایک جگہ محرک اس میں کچھ قباحت نہیں اور اسی جہت سے رکن دوم ترانے کا مقبوض
 محقق یعنی فاعیلن اور غیر محقق یعنی مفاعیلن اور مکفوف محقق یعنی مفعول و غیر محقق

[illegible]

ح قولہ این شش ثبکہ حاصل شدہ است از ضرب چهار و در کن دوم یعنی مقبوض منق و غیر منق و مکفوت
منق و غیر منق یا دو و در کن سوم یعنی مکفوت منق و غیر منق ثم کلامہ اتنا سمجھہ میں نہ آیا کہ جب
چار کو دو میں ضرب دیجیے آٹھ ہوتے ہیں نہ چھہ جو بیس کا ٹکنا کیسام و این محسوس را

خاصیت مست و آن است که در وی از دو وزده سبب خفیف مصرعی افتد بر نیکنه شش و دہر دل شد
خوش بیان ہم شد و خوشتر و این وزن اول مثنی است کہ رکن آخر سالم است و اگر یک یک سبب
از وی آگهی دزدی دیگر شود ہم از وزن این بحر انگاه کہ قبح سبب بماند و مصرعے بود از مربع این بحر
شعر اے دہر دل شد دہم سبب تشکیلیں متحرکات است پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب
کہ فصل ہر یکے بر دیگرے بیک سبب خفیف باشد است اور اس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اس میں
بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع آتا ہے جیسا کہ مرقومہ مثنی ہے وزن او سکا یہ ہے
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہ وہی وزن اول ازب مثنی ہے کہ رکن آخر او سکا سالم ہے
یعنی مفعولن مفاعیل مفاعیلن جکی مثال یہ تھی مصرع اے دہر جاو و دش
و اے فتنہ اہر من پس جب ارکان محقق ہونگے بر وزن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
چار بار ہوتا جائے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببوں سے گرائے تو ایک وزن
اور پیدا ہوتا جائے اس بحر کے اوزان سے بھی اور تشکیلیں متحرکات سے بھی یہاں تک کہ
پانچ سبب ہ جائیں وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومہ مثنی ہے
اور وزن او سکا مفعولن فعلن پس آٹھ وزن حاصل ہوتے ہیں اس ترتیب سے کہ فضیلت
ایک کی دوسرے پر ساتھ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً ازب مثنی یہ وزن ہے مفعول
مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل ففولن
مصرع او سکا صد سال امید پیائے و سلا سے اور جب دو سبب کم ہوں یہ وزن ہو
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مصرع او سکا با اینہم در راہ تو گر خاک شوم اور جب تین سبب
کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع او سکا تاکے بود اے کو دو تشکیلیں دل
اور جب چار سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفاعیل ففولن مصرع او سکا کس نیست جگر خوار
ترازن پس اور جب پانچ سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع او سکا با تو
نتوان گفت سخن اور جب چھ سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفاعیلن مصرع او سکا
اکنوں کہ چنین دارم اور جب سات سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول ففولن مصرع او سکا
ای یار گرامی اور سلا لفظ القیاس و وزن محقق کہ مساوی وزن مفعول ففولن کا یہ مصرع ہے

اسی دلبر دل شد کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن م رجز و این مجرہم در ہر دو
 مستقل است و صلتش تا دایز اور دایرہ مستقلن شش بار بود و در بنا وانی و کیے مجرہ و کیے مستطوع
 و منہوک بکار دارند و ایک عروض و در ضرب باشد و بر پنج وزن آید و وانی و کیے مجرہ و کیے
 مشطوع و کیے منہوک و بہتائیش اینست ت یہ مجرہ بھی دو وزن لغت یعنی عربی اور فارسی میں مستقل
 ہے اور اصل اوسکی دایرہ تازی میں مستقلن چھ بار ہے اور استعمال میں اوسکو وانی اور مجرہ
 اور مشطوع اور منہوک لائے ہیں اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب یعنی سالم یعنی مستقلن
 مفعولن لائے ہیں اور پانچ وزن پر آتی ہے دو وانی یعنی سدریں اور ایک مجرہ یعنی مربع اور
 ایک مشطوع یعنی تین رکن دو وزن مصرعون میں اور ایک منہوک یعنی دو رکن دو وزن مصرعون
 میں اور بہتین اوسکی یہ ہیں م اشعر دار نسلی اذیلی اجارہ قفر نری آیا تاشل الزبہ
 عروض و ضرب ہر دو سالم است پہلا شعر عروض اور ضرب دو وزن سالم یعنی مستقلن
 جیسا کہ مرقومہ متن میں معنی اوسکے یہ ہیں کہ یہ گھر معشوقہ سلمی کا ہے جو وقت سلیمی ہوسا ہے
 اوسکی تھی غالی ویکتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال پر نویدہ ہے یہ قطع یہ
 دارن لسل مستقلن ما اذ سلی مستقلن ما جارتن مستقلن قفر نری مستقلن الایا ہما مستقلن
 مشاعر مستقلن م ب شعر القلب منہا سترج سالم القلب منی جبارہ جووہ عروض
 سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وانی است و دوسرا شعر کہ مرقومہ متن میں
 عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہ ہیں دل اوس معشوقہ کا
 حزم اور سالم ہے اور دل میرا قلب اور بلا میں ڈالا گیا ہے سترج بالضم طلب راحت
 کتدہ منتخب سے جد بالفتح و لضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب من
 مستقلن ہا ستری مستقلن من سالم مستقلن القلب من مستقلن فی جاہدن مستقلن مجرہ
 و مفعولن یہ دو وزن وزن وانی میں م ج شعر قد ہاج قلبی منزل پ من م عمر و مقصر
 و این مجرہ است و عروض ضرب سالم است تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض و ضرب
 اوسمیں دو وزن سالم میں معنی مستقلن معنی یہ ہیں جوش میں لایا دل میرا کہ کہ ما و عمر سے
 خالی ہے تقطیع یہ ہر قد ہاج قل مستقلن فی منزل مستقلن من ام عم مستقلن رن مقصر

مستفعلن اور یہ مجز و ہے م شعر مایاج اعراناً + وسجوا قد شجا : واین مسطور است و عروضش شعر
 باشد و صدرض ابتدا پیش است جو بقا شعر مرقومہ متن ہے اور یہ مشطور ہے یعنی تین رکن دون
 مصرعون میں ہیں اور عروض ادسکا ضرب او سکی ہے اور صدر او سکا ابتدا او سکی یعنی عروض
 اور ضرب اور صدر اور ابتدا اس میں مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دون مصرع اسکے بجائے
 ایک مصرع میں ہیں اصل کے ہیں عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر اور ابتدا بھی ایک یعنی
 شعر کے یہ ہیں کون خیر و بیان میں لائی عروض کوا وریح کو یا حاجت کو کہ اسنے مجز وں کیا
 شجوا بلفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہ لکین کرنا منتخب سے تقطیع یہ ہے مایاج اس مستفعلن اس
 و شج مستفعلن و قد شجا مستفعلن م شعر یا لیتی فیہا جنع واین منہوک است مانند مشطور
 و حشوہ اردت یا پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہ منہوک ہے یعنی نصف مجز و مربع مانند مشطور
 کے یعنی اس میں بھی عروض اور ضرب اور صدر ابتدا ایک ہے فرق اتنا ہے کہ حشوہ نہیں کہتی
 بخلاف مشطور کے معنی یہ ہیں کاشکے ہوتا میں اوس زمانے میں جوان یہ قول در قبہ بن نوفل ابن
 عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوستے جب حال خباب سول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا سنا کہ
 کہ کاش ہوتا میں جوان اور اعانت تمہاری کرتا تقطیع یہ ہے یا لیتی مستفعلن فیہا جنع مستفعلن
 جنع فیختلن جوان نو قنارہ منتخب سے ہم و عبد الصمد بن معذل رجزی گفتہ است و ہر بیتے ازان
 رکنے برنگونہ شعر قالت جبل باذا الخجل ہذا الرجل میں خجل ابدے لصلک و این حکم شعر
 است کہ زیادت ازارکان متقل گفتہ اند بہ تکلف است اور عبد الصمد پیر معذل نے ایک
 رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس میں ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں کہ
 کہا مسماۃ جبل نے یہ کیا خجالت ہے کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاد کو تقطیع قالت
 جبل مستفعلن ناد الخجل مستفعلن ہا زلزل مستفعلن میں خجل مستفعلن اہا بصل مستفعلن پس
 حکم ان شعر دکان حکم اون شعرون کا ہے کہ زیادہ ارکان مستعملہ سے گئے ہیں بہ تکلف خلافت
 قاعدہ منضبطہ رجز فیختلن ایک نوع ہے شعر کو تاہ سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہیں ہے
 بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی المنتخب م و بطریق زحاف درہم رکھنا
 خین و ط و خیل و دابوہ و در ضرب مقطوع خین بیش روا بود و رکن آخستہ مشطور

مقطوع و مخبون مقطوع بسیار آمدہ است و خلیل آزاد در عدد دنیا و ردہ ت اور بطریق زما ت کے
 سب رکنوں میں مخبون یعنی مفاعیلن اور طے یعنی مستقلن اور ثیل یعنی فعلن رو ہے اور ضرب
 مقطوع میں یعنی ضرب جب مفعولن ہو مخبون سے زیادہ روا نہیں ہے یعنی ضرب بجائے مفعولن
 مفعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت میں مقطوع یعنی مفعولن اور مخبون
 مقطوع یعنی مفعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اسکو شمار نہیں کیا ہے اسواسطے کہ خلیل قابل مشطو
 ثلث کا نہیں ہے اور شعر نزدیک اس کے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب رکبتا ہو یہ بات
 ثلث پر صادق نہیں جہاں شے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قابل اسکا ہوا ہو کذا فی لم فتح
 ہم وانا بپاری اصل میں بحبہ در داہرہ مستقلن بہ ثلث بار در اثرہ باشد وہ نوع بود سالم و مخبون و مطو
 و از ہر یک دانی و مجز و مشطور و مہنو کہ یعنی مثنی و مسدس و مربع و شے آورده اند و ہر مشطور
 عرب کہ ثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کتر اعمت بار کنند و سالم و مطوی را چار عروض و وہ
 ضرب آورده اند و ہر سی وزن نہادہ و با مخبون ہم جملہ پنج عروض و دوازده ضرب باشد
 و ہر جمل و چار وزن باشد و اما فارسی میں اصل اس بحر کے دائرے میں مستقلن آٹھ یا
 ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی اور ہر ایک کو انہیں سے دانی اور مجز و اور
 مشطور اور مہنو کہ یعنی مثنی و مسدس اور مربع اور شے لائے ہیں اور وجہ تفسیر کی یہ ہے
 تا مجز و اور مشطور اور مہنو کہ عرب کا گمان نہوا و مشطور عرب کہ ثلث ہے یعنی تین رکنوں
 کی بیت ہے اس وزن میں بھی شعر کہتے ہیں اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کتر استعمال کرتے
 ہیں اور سالم اور مطوی کے چار عروض اور دس ضربیں لائے ہیں اور تیس وزنوں پر مقرر کیا
 ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض اور بارہ ضربیں ہیں اور چوالیس وزنوں پر آتی ہے
 ہم رجز سالم عروضینان گفتہ اند این نوع را دو عروض و پنج ضرب است و ہر
 پانزدہ وزن آمدہ چار مثنی و چار مسدس و پنج مربع و یکے ثلث و یکے شے باین تفصیل
 مثنیات رجز سالم عروضیوں نے کہا ہے کہ اس نوع کے دو عروض ہیں یعنی
 سالم مستقلن یا نڈال مستقلان اور مقطوع مفعولن یا اعج مفعولان اور پانچ ضربیں ہیں
 یعنی سالم اور نڈال اور اعج اور مقطوع اور مفعول مستقلاتن اور سپندرہ وزنوں پر

آتی ہر چار مٹھن اور چار سوس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک شے اگرچہ قیاس چاہتا ہے کہ پچاس ہوں اس واسطے کہ جب دو کو پانچ میں ضرب دیجیے دس ہوں اور جب دس کو پانچ بار بیچے پچاس ہوں تفصیل دن پندرہ کی یہ ہے مٹھنات صم ا عروض سالم یا نڈال اور ضرب نڈال ب عروض ہچنان و ضرب سالم و ہر دو بہ حقیقت یک وزن است و حکم نڈال درین وزن ہاں است کہ حکم سینغ در نہرچ مٹھن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی است و مثال این وزن چنین باشد بیت اسی دولت تو سود ماوی ششم تو مارا زیان پست
 ہمیشہ بابا لیکن زیانت را یگانہ و سہمط چار خانہ برین وزن خوش آید ست پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا نڈال یعنی مستفعلن اور ضرب نڈال یعنی مستفعلن دوسرا وزن عروض وہی یعنی سالم یا نڈال اور ضرب سالم اور دونوں وزن حقیقت میں ایک ہیں اس لیے کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب میں وزن مختلف نہیں ہوتا اور حکم نڈال کا اس وزن میں وہی ہے جو حکم سینغ کا تھا ہرچ مٹھن میں اس واسطے کہ یہ وزن درازی اور تمامی میں برابر اوسکے ہے اگر نڈال لائینگے بیت دائرے سے نکل جائیگی مگر ایسا تاخرین نے بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب لکھتے ہیں بجا لکھتے ہیں اور مثال اس وزن کی یوں ہے جو مرقومہ متن ہے اور بابا بیت مذکور میں یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور سطح اسی دولتی مستفعلن تو سود مستفعلن وہی ششم تو مستفعلن مارا زیان مستفعلن سودت بھی مستفعلن شا بابا مستفعلن لیکن زیات مستفعلن نت را یگانہ مستفعلن اس مثال میں اگر الف و نون کو بجائے ایک حرف کیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال نڈال کی اور چونکہ دونوں وزن واحد ہیں ایک مثال کی ہے بلکہ نڈال نچا ہے کہ بیت دائرے سے نکل جاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی اور سہمط چار خانہ اس وزن میں خوشتا ہے مثال سہمط کی بیت خسرو غریب است و کما افتادہ در شہر ثنائیہ باشد کہ از بہر خدا سوسے غریبان بنگری صم ا عروض سالم اور ضرب اعج بر نیگونہ بیت آگہ شوم از بوسے خوش بے آنکہ کس گوید مرا کہ گر بگذرد و بخواد من پیش درم شبگیر سن ت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعج یعنی مفعولان لیکہین لام مستفعلن جیسے بیت مرقومہ متن میں معنی بیت کے یہ ہیں کہ بے اطلاع آگاہ ہو جاؤں میں

بوسے خوش سے اگر مشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گزرے وقت صبح یا آخر
 قطع یہ ہے اگر شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن بے آنکہ کس مستفعلن گوید مر مستفعلن گر گزید
 مستفعلن دوماہ من مستفعلن بیتی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہ مفعولان بجائے مستفعلن
 ممکن اللام ہے اور شبگیر بیتی شب و بیتی سحر گاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا رات کو
 قبل صبح اور بعد آدمی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور ہر باجم سحر کذا فی الیناث
 ش شبگیران الف و فون صفت است و آن حال واقع گشتہ از دخواہ معیش شبیہ را ہر دو
 صاحب میزان مینی شبگیران کہ صبح گاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہر گان شبگیران مجھے سحر گاہفت
 میں آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکہ محض غلط ٹھہرا ہم و عروض مقطوع یا اعج و ضرب ہچنان بر نیگوینہ
 بلیت تا کی گئی ماہا ستم بر عاشق بیچارہ پڑ روزے بود کہ جو تو گرد و ز شہر آوارہ پڑ و شاخراں
 برین دو وزن شعر کم گویدت چوتھا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعج یعنی مفعولان
 اور ضرب اوسے طرح یعنی مقطوع یا اعج جیسا کہ بیت مثال مرقومہ متن ہے لفظ ماہا بمعنی
 لے ماہ اور ماہ سے مراد مشوق ہے قطع یہ ہے تاکہ کئی مستفعلن گر دوزشہ مستفعلن بر
 عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کہ جو تو مستفعلن گر دوزشہ مستفعلن آوارہ
 مفعولن اور شاخراں نے اس وزن سوم اور چارم میں شعر کہتے ہیں ہم مسدسات ۵
 عروض سالم یا نڈال و ضرب نڈال مثال بیت تاکہ مرا گوے کہ از من باش و در پڑ گرد و شبام
 از تو چون باشم صبور بن عروض ہمان و ضرب سالم و بحقیقت ہانست ت پانچوان وزن عروض
 سالم یعنی مستفعلن یا نڈال یعنی مستفعلن اور ضرب نڈال یعنی مستفعلن شعر مثال کا مرقومہ
 متن ہے قطع اوسکی یہ ہے تاکہ مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش و مستفعلن گر
 با مستفعلن شم از تو مستفعلن باشم صبور مستفعلن وزن چہا عروض دہی یعنی سالم یا نڈال اور
 ضرب سالم اور حقیقت میں وہی ہے اس واسطے کہ افزونی ایک ساکن کی بغیر وزن نہیں ہے
 لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی ہم ز عروض سالم و ضرب اعج عروض سالم و ضرب مقطوع
 و ہر دو یکے است مثال بیت ہرگز نہ کردم با تو جانان من بے پاپس چونکہ از شبکی
 نیم بر خوردارت ساتوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعج یعنی مفعولان

وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہ دونوں وزن
ایک ہیں کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہیں بدلتا مثال متن میں مرقوم ہے اور لفظ چون^{مثال}
میں بمعنی چرا ہے تقطیع اسکی یہ ہے ہرگز نہ مستفعلن دم یا سجا مستفعلن تا میں بدلی مستفعلن میں جو
کہ از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن بر فردا مفعولان اور چونکہ دونوں وزن ایک ہیں ایک مثال
کافی ہے ہم مر لجات ط عروض سالم یا نڈال و ضرب مرفل مثالش رود کی گویا
لے دل بہ تیر آتش پری یازیر چنگال عقابی ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی
مستفعلن یا نڈال یعنی مستفعلن اور ضرب مرفل یعنی مستفعلن مثال میں رود کی کا شعر مرقوم
ہے معنی شعر کے یہ ہیں کہ لے دل آتش تیر عشق میں پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب میں ہے کہ وہ چنگ
اور لے لیے جاتا ہے تقطیع یہ ہے ایدل ت مستفعلن آتش پری مستفعلن یازیر چنگ مستفعلن گالے
عقابی مستفعلن اس جگہ صاحب شامہ لکھتا ہے لیکن مخفی نامد کہ مرفل از فروغ مستفعلن در
عربی و فارسی درما سبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمۃ نے بیان مرفل میں پہلے ہی
لکھا ہے کہ در آخر متفاععلن افتد و خاص بود بوزن مجز و اور فروغ متفاععلن بھی متفاعلاتن اور
مستفلاتن اور متفاعلاتن اور متفلاتن کو لکھ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود بکامل میں جب
تر فیل اہل عرب کے نزدیک کامل میں مخصوص ہوا فروغ مستفعلن میں مرفل بطور عربی کیوں
لکھتے مگر فارسی میں یہ تقلید اہل عرب مستفعلن ہیں خلاف قیاس تر فیل لے ہیں اور کا شعر محقق نے
لکھا یا مراد یہ کہ یہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آئندہ اسی بحر میں لکھتے ہیں کہ سوا سے وافی انچہ گفتہ
و ایجاد ہا کردہ انداز بہت تتبع عرب گفتہ اند ہم می عروض همچنان است و ضرب نڈال یا عروض
ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو یک حکم دار و مثالش شعر لے دلبر آزادہ خو پتا کے عتاب جنگ
توٹ و سوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا نڈال اور ضرب ال یعنی مستفعلن گیار ہوان
وزن عروض وہی یعنی سالم یا نڈال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دونوں کا ایک حکم ہی یعنی
وزن واحد ہیں لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اسکی یہ ہے ای دلبری مستفعلن ازا دو مستفعلن
تا کے عنا مستفعلن بونگ تو مستفعلن م یہ عروض سالم یا عجم و ضرب اعجم بر نیگونہ شمع خور
بادہ چشم تو نہ گونی چرا شد مخمور بہت بار ہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا عجم

یعنی مفعولان اور ضرب اعجم یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے قیطع یہ ہے ناخردہ با
 مستغفلن و ایشیم تو مستغفلن کوئی چرا مستغفلن شد مخمور مفعولان م م بیج عروض سالم یا مقطع و ضرب
 مقطع بر نیگو نہ بیت گریار و دیگر داری : زبان آیدم دشواری ت تیر ہوان وزن عروض سالم
 یعنی مستغفلن یا مقطع یعنی مفعولن و ضرب مقطع یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن میں لکھا ہے
 قیطع اوسکی یہ ہے گریار و می مستغفلن گرداری مفعولن را ایدم مستغفلن دشواری مفعولن
 م مثلث بدیع بلخی برین وزن قصیدہ گفتہ است کہ اولش اینست بیت نوشد جهان
 زمین نو بہار و سال نو : و عرب تشبہ کردہ و کہ دیگر برین وزن نگفتہ است
 مثلث چو ہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن میں قصیدہ کہا ہے جیسا کہ شعر اول اوسکا
 میں لکھا ہے اور عرب سے تشبہ کیا ہے اور کسی اور نے اس وزن مثلث میں نہیں کہا ہے
 قیطع نوشد جہا مستغفلن زمی نو بہا مستغفلن و سال تو مستغفلن م م مثنیٰ یہ بیت بدخو تے ہر
 کیماست مثنیٰ یعنی مصرع ایک رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہ ہوان وزن بیت ادکی
 جیسا کہ متن میں لکھی ہے معنی بیت کے یہ ہیں کہ معشوق بدخو اور مغرور ہوا اپنی کیما دانی پر یار
 کیماست حسن خواہ تدبیر صائب ہو قیطع یہ ہے بدخو تے مستغفلن بر کیما مستغفلن م م و مثنیٰ
 متاخران اژین جملہ وزن اول پیش نیست و باقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم و
 یا مریع از دیگران بہتر باشد اور مستقل نزدیک متاخر و ن کے ان سب وزنوں سے اول
 ہے یعنی مثنیٰ وافی اور باقی جو کچھ کہا ہے بہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم
 یا مریع سالم اور وزنوں سے بہتر ہے م دہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدہ محابات عبد
 بن المعذل ہر بیت ادیک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گز اندر نگریا در سفر
 یا در حضوریدے پس زو خو تہر : ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب
 عبد الصمد بن المعذل میں کہ ہر بیت اوسکی ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہ
 ہے جیسا کہ متن میں لکھا ہے قیطع شو بر گز مستغفلن و م م م م م ہذا م ر جز
 مجنون ہمہ ارکان مجنون بود و ع و صیان بازا سے ہر بیتے از سالم بیتے از مجنون
 سیارند مگر آنکہ ضربش حرفل باشد و اعجم و مقطع بے خن آورند و ہمہ تکلف بود از ہمہ بہتر مثنیٰ

یامسدس باشد ہمہ ارکان مجنون بیست و دو دیدہ دارم از سر شک عرقہ کشہ اسے صمغ
 و یک زاتش و لم ماندہ شک ہر دو لب و باقی برین قیاس ت رجز مجنون سین
 سب ارکان مجنون ہوتے ہیں اور عرضی بمقابلہ ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
 مجنون لاتے ہیں مگر وہ وزن کہ ضربا و سکی مرفل یعنی مستقلاتن اور اعجم یعنی مفعولان اور
 مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بے ضمن لاتے ہیں اور یہ سب حکمت سے خالی نہیں اور اسے ان
 سے بہتر شمن یا سدس ہے مثال ہمہ ارکان مجنون کی جیسے محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی ہر قطع
 او سکی یہ ہے دو دیدہ و مفاعلن رجز سرش مفاعلن کفر شکش مفاعلن تاسے صمغ مفاعلن
 و یک زامفاعلن تے و لم مفاعلن بد شکش مفاعلن کہ و لب مفاعلن اور باقی اسی
 قیاس پر ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لگے ہیں اوتے
 ہی وزن رجز مجنون کے بھی آتے ہیں مگر جہاں ضرب مرفل اور اعجم اور مقطوع پڑتی ہے
 او سکو بے ضمن استعمال کرتے ہیں باقی ارکان مجنون مگر شرح میں یہ عبارت لکھی ہو سست
 باید و انت کہ مرفل و اعجم و مقطوع کہ در مجنون نیاید پس دوازده ماندہ و دو وزن مثلث و
 ششے ہم نیاید پس باقی ماندہ وزن برائے مجنون چہار از مثلثات و دو از سدسات و چہار
 از مربعات تم کلامہ قائل ہم رجز مطوی ہمہ ارکان مطوی بود و عرو میان بازا سے
 ہر بیتے از سالم بیتے ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل اہم مثالے بیا و رند و این وزن از
 مجنون خوشتر بود مثالش از شمن بیست تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری
 روز و شب از فرقت او پیشہ من نوہ کہے ت رجز مطوی سین سب ارکان مطوی یعنی
 مستقلن ہوتے ہیں اور عرضی بمقابلہ ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لازمی
 کہ سین سب رکن مطوی ہوتے ہیں اور مرفل کی مثال لازمی ہیں اور یہ وزن مجنون سے
 خوشتر ہے مثال شمن کی جیسی متن میں لکھی ہو سفری یعنی مسافر قطع یہ ہے تا سفری مستقلن شد
 بت من مستقلن جان دلم مستقلن شد سفری مستقلن روز و شب مستقلن فرقت او مستقلن پیشہ
 من مستقلن نو کہے مستقلن م مثالش از سدس بیست اسی صمغ از عشق تو بیمار شد م تو
 لکھی ایچ بکارم نظری ت مثال سدس کی جیسا کہ متن میں لکھی ہو قطع او سکی یہ ہے صمغ

مفتعلن عشق تہی مفتعلن بار شد مفتعلن تو لکنی مفتعلن بیج کا مفتعلن ہم نظری مفتعلن ہم و تکین
اوسط ہمہ جار وادارند و اگاہ میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نمازد و در عدد ضرب خط لازم آید و اینجا ہم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد اما نہ بران ترتیب کہ در نرج است او متکین او سبب جگہ جائز کہتے ہیں یعنی تین متحرک
متوالی مفتعلن میں اوسط کو ساکن کر کے بروزن مفعولن کہتے ہیں پس اس وقت یعنی وقت
متکین اوسط سے متحرک متوالی مفتعلن کے در میان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنی مفعولان اور در میان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہیں رہتا اور عدد ضرب میں خط لازم آتا ہے یعنی کچھ امتیاز بیکدیگر نہیں ہوتا اس نسبت
مطوی کو ساتھ مقطوع اور اعرج کے نہیں لاتے اور یہاں بھی متین اسباب متوالی سے پیدا
ہوتے ہیں یعنی جب مفتعلن سب جگہ مسکن ہو کہ مفعولن مفعولن ہو اتمام بیت میں اسباب جمع
ہو گئے لیکن اس ترتیب سے کہ ہرج میں یعنی ہرج میں ایک ایک سبب کم کرنے سے آٹھ
اوزان ہوئے تھے اسی وزن سے یہاں وہ صورت نہیں ہے ہم و متاخران برثن ابن بحر
شعر گفتہ اند و باشد کہ در میان ارکان مہی مجنون افتد و صیغہ زیادت نباشد اما تناسب گاہ
پایہ دشت مثلث از شعر سنائی بیست دست کے برزسد بشاخ ہویت توفیہ تارک تخمیت
او زنج و بن پرکنے چون رکن سیم مصرع اول مجنون آوردہ نظیرش از مصرع دوم ہم کہبت
تناسب مجنون آوردہ و در باقی قصیدہ ہج رکن مجنون نیست و چنچین بسیار نشانید کہ استعمال کتنا
ت اور متافزون نے اس شعر کے شمن میں شعر کے ہیں اور کہی در میان ارکان کسی بیت کے
رکن مجنون آجاتا ہے اور عیب البتہ ہے مگر وزن میں فرق نہیں لیکن تناسب کو گاہ رکھنا چاہیے
یعنی وقوع اسکا اگر ہو تو دونوں مصرعون میں ہو مثال اسکی شعر سنائی شاعر کا ہر سنائی فصیح نام
ایک شخص کا کہ مکت اور شاعری میں مرتبہ اعلیٰ رکھنا تھا اور سنابہنی روشنی کذا فی النیث
والکشف لقطع شعر کی یہ ہے دست کسی مفتعلن برزسد مفتعلن بشاخ ہو مفاعیلن و میت تو
مفتعلن تارک پنج مفتعلن بیت او مفتعلن زنج و بن مفاعیلن برکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصرع اول کا
مجنون لایا مثل او کے رکن مصرع دوم کا بھی کہبت تناسب کے مجنون لایا اور باقی قصیدہ

میں کوئی رکن مجنون نہیں ہوا اور ایسا بہت استعمال نہ کرنا چاہیے ہویت بتشدید واو ویاجنی
 حقیقت وہا بہت کذا فی الشعر و ہویت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بے
 فوقانی مرتبہ وحدت و ذات باریعالے و لاہوت کشف سے کذا فی النیات بفتح باحاق
 یا و تائی مصدری نجیب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس بمعنی بتیگہ یہ ہیں کہ
 ہاتھ کیسیکاتیری شاخ حقیقت وہا بہت پر نہیں ہو چکا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ نجات
 او سکی بیخ و بن سے او کھار کر پھینک دے تو ہم بعضے از متاخران مجنون و مطوی با یکدیگر گھٹ
 کنند و بہتی از مفاعیلن و مفتعلن چار بار یا بر عکس بکار دارند و خوش باش مثال اول شعر زنیکیوں
 لطف و کرم سزا ترا ز جور و ستم مدار ازین پیش بزم دل مرا بار خلد و اگر جاے بنا درین ترتیب
 بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ ترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ ہنوز فرست
 با تو ازین قوی دلم بچارہ چہ خاقانی اگر کیسہ سد بلاغری بچارہ بوضع لقب مفتعلن دوبارہ
 شدہ بحر قاعدہ نش تا تو بہانہ آوری بہ است اور بعضے متاخرین نے مجنون اور مطوی کو با یکدیگر
 تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعیلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس بعضے مفتعلن مفاعیلن
 چار بار کہی ہے اور وزن خوب جو مثال اول کی جیسا کہ متن میں لکھی ہے قطع او سکی یہ ہے زنیکیوں
 مفاعیلن لطف و کرم مفتعلن سزا ترا ز مفاعیلن جور و ستم مفتعلن مدار ازین مفاعیلن پیش بزم
 دلی مرا مفاعیلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہ پر یہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے ہیں
 جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اس قصیدے میں کہ ترتیب دوم کہا ہے یعنی ہر وزن مفتعلن مفاعیلن
 چار بار دونوں شعر خاقانی کے جو متن میں لکھے ہیں قطع او سکی یہ ہے کیسہ ہنوز مفتعلن و پیش
 مفاعیلن با تازی مفتعلن قوی دلم مفاعیلن چار بجا مفتعلن فانیکیہ مفتعلن کیسہ مفتعلن بلاغری
 مفاعیلن گریح بضم مفتعلن معنی لقب مفاعیلن مفتعلن دوبارہ بحر قاعدہ مفتعلن
 عدہ نش مفاعیلن تا بہتا مفتعلن نا ادری مفاعیلن معنی یہ ہیں کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہ رکن
 مفتعلن دوبارہ آگیا مگر یہ بات قاعدے سے خارج نہیں ہے اور کیسہ کا فریب ہونا یعنی لبر
 ہونا او سکا ز سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا او سکا ز سے اور معلوم ہے کہ اگر لفظ خاقانی بجا
 مفتعلن مسکن آتا اس کے بہتر ہونا م دل میں بحر ہنوز مفاعیلن دہم بجا مری مسکن بہت و صاف

بتنازی در دائرہ فاعلاتن کشش بار باشد و وز سہا وانی و مجز و بکار دارند و اورا و عروض و دیار شعر
 بود و بر شش وزن آید سہ وانی و سہ مجز و و بیتایش نیست ت یہ بحر بھی تازی اور فارسی میں مستعمل ہے
 اور اصل او سکی تازی کے دائرے میں فاعلاتن چھ بار ہے اور استعمال میں وانی اور مجز و لاؤ تین
 اور او سکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلین اور چار ضرب ہیں میں
 ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری معنی فاعلتیان تیسری مقصور یعنی فاعلان چوتھی مجز و
 یعنی فاعلین اور چھ وزنوں پر آتی ہے متن وانی اور تین مجز و اعمیتین او سکی یہ ہیں مہ شعر
 ابلاغ النہان عنی مالکنا : انہ قد طال صبی و انتظاری پڑ عروض محذوف و ضرب سالم است
 ت پہلا شعر جو متن میں ہے عروض و سکا محذوف یعنی فاعلین اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے
 معنی یہ ہیں کہ پہونچا تو نھان کو میری طرف سے خبر اس بات کی جیسا کہ پہونچا تاخیر کا چاہیے کہ تحقیق
 طول ہوا جلس میرا اور انتظار میرا قطع یہ ہے ابلاغ لغ فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکین فا
 اشتوقہ فاعلاتن طال صبی فاعلاتن و انتظاری فاعلاتن اور مالکنا بر وزن مفعول مقصور یعنی ابلاغ
 ہے مہ و اگر عروض سالم کنتہ خلیل آزمتم خواندہ اما مستعمل نیست ت اور اگر عروض سالم لاین خلیل
 نے او سکا نام ستم رکھا ہے لیکن مستعمل نہیں ہے مہ ب شعر مثل حق البرد عنی بعد ک
 القطر مغناہ و تاذیب الشمال پڑ عروض محذوف و ضرب مقصور است ت دوسرا شعر جو
 مرقومہ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلین اور ضرب مقصور یعنی فاعلان ہے مجز و با صم
 جامہ مخط منخب سے اور معنی بالفتح منزل اور مقام اور جائے معیشت منتخب سے تاذیب و کج
 چلتا منتخب معنی یہ ہیں مثل جاو کہ نہ کے نابود کیا بعد تیزی بارکن مکان و سکا اور وزیدن باد شمال
 اور لام لقطر کا شامل مصرع اول ہر قطع یہ ہے مثل سفل فاعلاتن بر و عفا فاعلاتن بعد کل فاعلین
 قطر سنا فاعلاتن ہو و تازی فاعلاتن بش شمال فاعلان مہ ج شعر قالت احسن او لما جیتما
 شاب راسی بعد ہذا و اشب پڑ ہر دو محذوف است و این ہر سہ و فیت ت تیسرا وزن
 شعر جیسا کہ متن میں لکھا ہے عروض اور ضرب دونوں محذوف ہیں یعنی فاعلین خستہ و نام
 زن معنی یہ ہیں کہ کہا خستہ نے کہ حبوت سے گئی میں او سکے یہاں پسید ہوا سر میرا بعد
 اس جانی کے اور پسیدی سیاہی پر غالب ہوئی قطع یہ ہے فاعلین فاعلاتن سار لما

فاعلاتن جہتہا فاعلن شاب اسی فاعلاتن بعد ہاذا فاعلاتن و شتمب فاعلن یہ تینوں وزن
جوریان کے وافی ہیں م و شتمب یا غیلے اربعاً و استخراجاً و سابعاً فان ۴ عروض سالم و ضرب
مستیع است ۳ چوتھا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض و سکا سالم یعنی فاعلاتن و ضرب مستیع
یعنی فاعلیان خلیل یعنی رفیق ربیع یعنی مقیم ہونا کسی جگہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک
موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعض نسخوں میں بجائے رسماً لکھا بھی ہے یعنی
مکان اور سین و استخراج کا متعلق بمصر اول ہے معنی یہ ہیں اے دور فنیو میری ٹھہرو اور خبر لو
آپ کا مکان مشوقہ کے کہ موضع عسفان میں ہے قطع یہ ہے یا غیلے فاعلاتن یہ لجا و س
فاعلاتن استخراجاً و سابعاً فاعلیان م و شتمب مقفرات وازسات پشلات یا
الزبور ۴ ہر دو سالم ہست پانچواں شعر جو متن میں لکھا ہے عروض و ضرب و سکا سالم
ہیں یعنی فاعلاتن اور حرف اللفظ زبور میں با شبع کسر ہے معنی یہ ہیں کہ مکانہاے خالی کہ نہ
مثل نقوش کتابت ہیں کہ دلالت کرتے ہیں کاتب پر یعنی ساکنوں پر قطع یہ ہے مقفرات
فاعلاتن وازسات فاعلاتن مثل ایا فاعلاتن ترزبورے فاعلاتن م و شتمب طالما قوت
بہ العینان من ہذا المثن ۴ عروض سالم و ضرب محذوفت و این ہر سہ مجزوست
چھٹا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض و سکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
عین اور یہ عینان میں متعلق مصرع اول ہے معنی یہ ہیں مدت ہوئی کہ خنک ہو میں و آخر اس کے
دونوں آنکھیں میری اس مشوقہ سے کہ نام او سکاٹن ہے اور بعض نسخوں میں بجائے طالما
بالما ہے اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ کیا ہٹن کہ بسبب اس کے آنکھیں میری خنک ہو میں
قطع یہ ہے طالما فاعلاتن رت پہلی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذشتن فاعلن یہ تینوں
وزن مجزوکے ہیں م و اما زحافش در انکان خبن و کف و شکل و ابو و مگر انچہ در ضرب فست و
میان نون و الف کہ بفاسے رکن دوم و سوم محیط باشند معاقبہ باشند و ارکان باہن سبب صدر
یا عجز یا طریفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است و اما زحاف او کی ارکان میں خبن یعنی
فعلاتن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات رداسے مگر وہ رکن کہ ضرب میں ہے او میں
کف اور شکل ردائیں ہے اور در میان الف و نون کے چو فاسے رکن دوم سے فاسے

رکن سوم تک محیط ہیں معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن میں نون فاعلاتن اول اولت
 اول فاعلاتن ثالث نے اعطاء کیا ہو خا و رکن دوم سے فاعلاتن سوم تک اور درمیان ان
 دو جگہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببوں کے ساکن آخر یا سلامت رہینگے یا ایک ان میں گزریگا
 دو نون مٹانگے اور اگر ان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگے جیسا کہ قبل
 ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن میں اگر فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلایگا اور اگر
 فاعلاتن فاعلاتن ہوگا رکن عجز کہلایگا اور اگر فاعلاتن فاعلاتن ہوگا رکن طرفین ہوگا اور
 اگر رکن سب سلامت رہینگے بری کہلاینگے ہم واما بفارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون
 بعضے عرصیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وانی و مجز و مشطور و منہوک یعنی مثنی
 و مسدس و مربع و مثنی آوردہ اند و جملہ رہشت عروص و چارہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بری
 و چارہ زحمت است لیکن فارسی میں یہ بحر دو نوع بر آتی ہو سالم اور مخبون اور بعضے عروصی ان
 دو نوٹ کو دو بحرین جدا گانہ شمار کرتے ہیں اور ہر ایک کو وانی اور مجز و مشطور و منہوک یعنی مثنی
 اور مسدس اور مربع اور مثنی لائے ہیں اور ان سب کی آٹھ عروص اور چودہ ضربیں لائے
 ہیں اور کہا ہے کہ جو مثنی و زنون پر ہے م رمل سالم عروصیان این نوع را پنج عروص
 و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ و زنت ہفت مثنی و پنج مسدس و چارہ مربع و یک مثنی
 م رمل سالم عروصی اس قسم کے پانچ عروص لائے ہیں ایک سالم یعنی فاعلاتن و دوسرا
 محذوف یعنی فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنی فعل یا محذوف
 مقطوع مخبون یعنی فعل جو تھا محذوف بطورس یعنی فاع یا محذوف احد یعنی فاع یا پنجون مثنی یعنی
 مفعولن اور نو ضربیں لائے ہیں ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری
 محذوف یعنی فاعلن جو مثنی محذوف اعرج مخبون یعنی فعل یا پنجون محذوف مقطوع مخبون یعنی
 فعل جہی محذوف بطورس یعنی فاع ساتون محذوف احد یعنی فاع یا مثنی مسبق یعنی فاعلیان
 کہن مثنی یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہیں سات مثنی اور پانچ مسدس و چارہ مربع
 اور ایک مثنی ام مثنیات عروص ہن ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند کریم چند نالم چند باشم
 حث اند و مثنی کو ی ماہر دی مرا زین غم رہائی ت مثنیات پہلا وزن عروصی اور

ضرب دونوں سالمین یعنی فاعلاتن مثال او سکی شعر محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے قیطع یہ ہے چند
 کریم فاعلاتن چند ناظم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندونیت کوئی فاعلاتن ماہر و فاعلاتن
 مرزا سی فاعلاتن عم رہائی فاعلاتن ماہ روسے لے ماہ روی من و بجاس ماہ روی ماہ رویان
 بھی بیٹے شخون میں ہے اور جفت اندونیت صائبنا اندونیت ہم ب عروض مقصور یا محذوف و ضرب
 مثالش بلیت مرزا ازجان و دل چیرے گرامی تر نبودہ دل بد اوم روز و صلت جان و ہسم
 روز فراق بست و ہسم از وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب
 مقصور یعنی فاعلان مثال او سکی شعر جو متن میں لکھا ہے قیطع یہ ہے مرزا از فاعلاتن جانگہ
 فاعلاتن رمی گرامی فاعلاتن تر نبودہ فاعلان دل بد اوم فاعلاتن روز و صلت فاعلاتن
 ماہ و ہمد فاعلاتن زلفراق فاعلان ہم ج عروض ہان و ضرب محذوفست و بحقیقت ہان
 وزنت تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
 فاعلن جو اور حقیقت میں وہی وزن ہو یعنی دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض مقصور
 اور ضرب محذوف کی یہ ہے بلیت نے مرزا ارام در شہرونہ در وادی قرار ہے بیجو من در عشق
 مجنون و گر پیدا شد مثال دونوں محذوف کی بیت برامید نقش ویت ویت نقاش
 ازل و نقش تیار بست لیکن چونکہ کثیر یافتہ ہم عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف مقطوع
 مجنون ضرب محذوف اعرج مجنون برنگونہ بیت تا کی از ہجران نگارا چند باشم بدورہ سنگ آہن
 نیست من چند باشم صبور بست چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی محذوف یا محذوف
 مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی محذوف بیت مثال کی مرقومہ میں ہے
 معنی یہ کہ کب تک ہو نہیں اور صبر کرو نہیں کہ مثل سنگ آہن کے سخت نہیں ہوں قیطع یہ
 تاکیر بیج فاعلاتن را نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدورہ فعل سنگ آہن فاعلاتن سیم
 من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعل ہم عروض ہان و ضرب محذوف مقطوع و مجنون
 بد رنگونہ بیت باتو خوبی کرد خواہم کرد خوبی کنی و وز تو زشتی کرد خواہی باتو زشتی کنمت یا بچوان وزن
 عروض ہی یعنی محذوف فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شعر مثال کل جیسا کہ متن میں ہے
 قیطع او سکی یہ ہے پانچویں فاعلاتن کردنا ہم فاعلاتن کرت خوبی فاعلاتن کنی فعل

در تشریحی فاعلاتن کرد و خاہی فاعلاتن با تشریحی فاعلاتن کہم فعل کرد و خواہم یعنی خواہم کرد
 اور کہ و خواہی یعنی خواہی کرد و عروض محذوف مطبوس یا محذوف اجز و ضرب محذوف مطبوس
 مثالش شعر کا خوش از چاکر خود از چہ داری زارہ کار خوش از داری از سخن چین داری
 چھٹا وزن عروض محذوف مطبوس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فاع اور ضرب محذوف مطبوس
 یعنی فاع مثال او کی جیسا کہ متن میں ہے رازداشتن محذوف ہا درہ ہے یعنی کہان اور صدم افشا اور
 راز داری یعنی مخفی داشتن یعنی بیت کے یہ ہیں کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چھپاتا ہے اگر چھپا
 تو سخن چین سے چھپا قطع یہ ہے کار خیشتر فاعلاتن چاکر بخند فاعلاتن از چہ داری فاعلاتن از
 فاع کار خیشتر فاعلاتن راز داری فاعلاتن از سخن چہ فاعلاتن دار فاع صم ز عروض ہا
 و ضرب محذوف اخذ مثالش شعر مردانا راز دانا یا ربا بد خوب چہ کر تو دانا می ترا ہم یا ر و اما
 و این چہار وزن اخیر بہ نزدیک متاخران مجہور ست سا توان وزن عروض یعنی فاع
 یا فاع اور ضرب محذوف اخذ یعنی فاع مثال او کی جیسا کہ متن میں ہے قطع او کی یہ ہے
 مردانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یا ربا بد فاعلاتن خوب فاع گندانا فاعلاتن می ترا ہم
 فاعلاتن یا ر و اما فاعلاتن بہ فاع اور یہ چار وزن اخیر یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم متاخران
 کے نزدیک مجہور یعنی متروک ہیں صم مسدسات ح عروض سالم و ضرب مسبغ مثالش
 شعر اے نگار اگر تو نیکوتر نہ بینم چہ عاجز اندر صورت صورت نگاران مسدسات
 آٹھواں وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیسا کہ
 متن میں ہے قطع او کی یہ ہے اے نگار فاعلاتن گرت نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن
 عاجز اندر فاعلاتن صورت صم فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف نگار یا یعنی
 مشکلم جیسے ملا ذ اور معاذ یعنی ملا ذ من اور معاذ من عیانت سے یا الف لستیمہ واسطے
 تعظیم کے جیسے طالبیا اور صایا اور نصیر اور جلایا یہ بھی عیانت سے صم ط عروض و ضرب دو
 سالم و ہا است کہ وزن اول ت نوان وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فاعلاتن
 اور یہ وزن وہی ہے یعنی وزن اول کسواسطے کہ زیادت یک حرف ساکن مغیر وزن نہیں ہے
 سی عروض سالم ہشت و ضرب ہشت مثالش شعر چند باشد نیک خواہست حضرت اندہ چہ

چند باشد و دستداری بازاری بنزد و مشعت چیتن باشد شامش شعر جید با شتم ہم
بد بنیان بیچارہ بنگشتہ شادی زین دل من آوارہ ست دسوان وزن عروض
سالم یعنی فاعلاتن یا مشعت یعنی مفعولن اور ضرب مشعت یعنی مفعولن مثال اوسکی
جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہست فاعلاتن جیت
اندہ فاعلاتن چند فاعلاتن دستداری فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری بمعنی بدل
اور خواہی اور عروض اور ضرب مشعت کی بھی مثال متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چند با شتم
فاعلاتن ہم بدنیسا فاعلاتن بیچارہ مفعولن کشت شادی فاعلاتن زنی دلی من فاعلاتن
۱۱ آوارہ مفعولن یعنی شادی میر دل سے دور ہوتی ہم یا عروض مقصور یا محذوف و ضرب
مقصوری عروض همان و ضرب محذوف و ہر دو سیکے ست شعر صابرے تاکے کغم عشق
را ز نہانی کنون پیدا کغم ست وزن گیارہ صوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف
فاعلان و ضرب یعنی فاعلان وزن بار صوان عروض ہی یعنی فاعلان یا فاعلان اور ضرب محذوف
یعنی فاعلان اور دونوں وزن ایک ہیں مثال جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے صابر ہی تھا
فاعلاتن کے کغم در فاعلاتن عشق تو فاعلان را ز نہانی فاعلاتن نے کنون لیے فاعلاتن و
کغم فاعلان اور بعضی نسخوں میں بجای در عشق تو با در عشق ہے اس صورت میں عروض
مقصور ہو گا مگر عروض و ضرب فاعلان و فعل و فاع دفع کنند از مزید تقطیع تو ان کرد و
از انجملہ مستعمل نزدیک ساخران چہارم و پنجم ست اگر اگر عروض اور ضرب فاعلان
محذوف اعج اور فعل محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فاع محذوف و متدارض
کرن بدید سے تقطیع ان وزنوں کی ہوگی اور ان سب وزنوں سے مستعمل نزدیک متاخر دن
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا جائے فاعلاتن فاعلاتن فاعلان فعل بروزن فاعلاتن فاعلان
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلان فاعلان اور فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
بروزن فاعلاتن فاعلان فاعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مع بروزن فاعلاتن فاعلان
فعلاتن ہے پس یہ چار وزن سیکے ہیں ح اعلیت مراد مصنف علامہ انمخفی نہانکہ
فعلان اگر چہ از عروض فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نہیں شود تم کلام کہ کنون نہیں آتا

محقق علیہ الرحمۃ بجزیدین لکھتے ہیں کہ در مجرود عرض مخدوف یا مجنون مخدوف و ضرب مجنون
مخدوف یا تیرکارداشته اند پس فعلان اور فعلان ایک ہی اور الف اور نون آخر میں سجاوہ
ہے اور زیادت یک ساکن بھی بغیر وزن نہیں ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان از مفعول
فاعلان است اور بجزیدین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے نہیں در فاعلان مقصور باین بنیاد
مگر صواب جو انست اور تسکین اوسط سب حکمہ جائز ہے اور رسالہ عبدالواسع میں فعلان مقطوع
مسیخ بجزیدین لکھا ہے قائل ہم مراتب پنج عروض سالم و ضرب مسیخ یعنی یہ ہر دو سالم
و ہر دو یک وزن ست مثال بیت خوب رویا دلریا یا چونکہ با چاکر سازی ست وزن
تیر صوان عروض سالم یعنی فاعلان اور ضرب مسیخ یعنی فاعلیان اور وزن چودھوان
عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فاعلان بیہ دونوں ایک وزن ہیں شعر مثال کا مرقوم
ہم ہی اور اس میں فقط چاکر اشارہ طرف انہی سے قطع یہ ہے کہ خوب رویا فاعلان
دلریا فاعلان جو کہ با چا فاعلان کر سازی فاعلان ح زیر لفظ ہر دو سالم مثال
بیت جہنم آزارم کہ گاہے ، انگلی سویم نگاہے ، تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومہ میں
بھی عروض اور ضرب دونوں سالم ہیں معلوم نہیں کہ دونوں شعرون میں کیا فرق سمجھی اور
اصح اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی ہم یہ عروض مقصور یا مخدوف و ضرب مقصور یا مخدوف
عان و ضرب مخدوف و ہر دو یک وزن ست مثال شعر ہر کہ بدخواہ ترا پناہ از ہستی اور
ست وزن پندر ہوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا مخدوف یعنی فاعلان اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن سولہ ان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلان اور ضرب مخدوف یعنی
فاعلان اور بیہ دونوں ایک وزن ہیں شعر مثال کا مرقومہ میں ہے معنی شعر کے یہ ہیں
کہ اسے مستوف تیر سے خیر میں مسلم و شتم ہے پس اگر کوئی تھمکو ظالم خواہ قاتل کو حق
بخا نہ اسکے ہر اور سچ کتاہی قطع او سکی یہ ہر کہ بدخوا فاعلان نہ ترا فاعلان از ہستی فاعلان
بزی فاعلان اس جگہ صاحب نیز ان حاشیہ لکھا ہے تفطیش ہر کہ بدخوا فاعلان نہ ترا فاعلان
میری ہر فاعلان تو بری فاعلان لیکن تھی مانند کہ این عروض سالم و ضرب مخدوف ست مثال عروض
مخدوف و ضرب مخدوف چنانکہ ہفت گمان کردہ العروض نفس خود اور ترا بر وزن فاعلان مخدوف

وکلہ از در ابتدا منبر غنائی نرم است کہ دو وزن اعتبار ندارد گوئیم غم در قاری برود و
 نیامده مہندہ مصنف ہلام در فصل ہشتم می آرد و بیچ موضع مثالش نیامد و ہم تم کلام حق بیست
 کہ این جگہ و ادطالب علمی کی دی ہر قابل ہم و این اوزان ہمہ شمن اند و حال ایشان ہنجا
 کہ در بیچ گفت شد و اگر کن آخر فعل یا فعل یا فاع یا فاع کنندہ مضارع نتوان گفت و مقدر شود
 است و در ہر اوزان مریع کے نیمہ شمن ہن اور حال انکا وہی ہے جو مریع ہن کہا گیا کہ اوس ہن
 بھی اوزان مریع کے نصف شمن کہے تھے اور اگر کن آخر فعل یا فعل یا فاع یا فاع ہن
 اوسکو مریع نہ کہا جائے یعنی اوسکو دو مضارع علاحدہ ہمہ تا فیدہ نہ کہا جائے اسواسطے کہ
 رکن دوم شمن کا ایسا واقع ہوتا اور یہ نصف شمن ہے پس وہ مقدر ہوا گا یعنی
 کہنے کے کہ عروض اوسکا نامید ہے ہم شمنی ہر مثالش شعرا فاعلے شکبونی و بحقیقت اوزان
 ہمہ وہ است و تبدل اول از انجملہ وزن است شمنی وزن ستر ہوان کہ مثال اوسکی مریع
 متن ہے قطع ہے آفتابی فاعلان شکبونی فاعلان اور ان دونوں ہن یا خطاب ہر
 اور بحقیقت ہن یہ سب اوزان دس ہن یعنی سترہ ہن سات وزن سے ہوئے ہن علاحدہ
 نہیں وہ تیسرے اور پانچواں اور ساتواں اور نواں اور بارہواں اور چودھواں اور سولہواں اور
 متداول ہن تین وزن ہن ایک شمن ہن دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مریع
 ہن گیارہواں اور بارہواں کہ ایک ہے تیسرا مریع ہن پندرہواں اور سولہواں کہ ایک ہے
 مریع مجنون ہمہ ارکان او مجنون آید جو رکن اول کہ سالم نماید و این دلیل است بران
 ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عرضیان لفظہ اند کہ ان
 سمرانیہ عروض وہ ضرب است و بر ہفتہ وزن آندہ است ہشت شمن و شش سدس و دو
 و یکے شمن باین تفصیل مریع مجنون سب رکن او سکے مجنون آتے ہن سوا رکن اول
 کے کہ سالم بھی آتا ہے اور یہ دلیل ہو اسبات پر کہ ارکان شش رنی ارکان اصلی نہیں
 ہن یعنی فلاتن رکن اصلی نہیں ہر دائرے ہن بلکہ سداسی فروع سباعی ہن یعنی فلاتن مریع
 فاعلان سباعی ہے کہ اسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی ہائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلان
 اور سباعی ہر فلاتن نہیں سداسی بنتی ہن اس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرہ مریع سباعی ہر

اور عروضیوں کے کہا ہے کہ اس بحر پر مجنون کے پانچ عروض ہیں ایک مجنون یا مسحت
یعنی فعلاتن یا مفعولن دوسرے مجنون مقصور یا مجنون مخدوف یعنی فعلان یا فعلن قیصر مخدوف
مقطوع مجنون یا مخدوف اعرج مجنون یعنی فعل یا فعلول جو تھا مخدوف مطبوس یا مخدوف
اخذ یعنی فاع یا پنجوان مجنون مسبح یا معری یعنی فعلان یا فعلاتن اور دس ضربیں ہیں
ایک مجنون یعنی فعلاتن دوسرے مشعث یعنی مفعولن تیسری مجنون مقصورہ تیسری فعلان جو بھی مجنون
مخدوف فعلن یا پنجون مجنون مخدوف مسکن یعنی فعلن چھٹی مخدوف مقطوع مجنون فعل
ساقون مخدوف اعرج مجنون یعنی فعل انھوں مخدوف مطبوس یعنی فاع توین مخدوف اخذ
یعنی فاع دسویں مجنون مسبح فعلان اور سترہ وزنوں پر آئی ہے آٹھ مثنیٰ اور چھ مسدس اور
دو رباعی اور ایک مثنیٰ اس تفصیل سے م مثنیات عروض و ضرب ہر دو مجنون مثال شعرا
چکنم ہر چہ کہنم یا تو نیند اوجہ سودم بخزان حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگزیم ت مثنیات پہلاون
عروض اور ضرب دونوں مجنون یعنی فعلاتن مثال اوکی جو متن میں ہے تقطیع یہ جو کہنم
ہر فعلاتن چہ کہنم یا فعلاتن تو نیند فعلاتن و چشودم فعلاتن بخراج فعلاتن لندائم فعلاتن کہ
عشقت فعلاتن بگزیم فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفتہ
بودم جو بیائی غم دل با تو بگویم : چہ بگویم کہ غم از دل برد و چون بیائی اور بعض
اس وزن کو شانزدہ کہتی ہیں جیسا کہ خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے
شعر رنگ رخسار و در گوش و خط و قدر و خد و عارض و حال لبست اسی سر و پر سرو
سمنہ : شفق و کوکب و شاد و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و طرن چشمہ کوثر :
کذانی اکھد البی م ب عروض مجنون یا مشعث و ضرب مشعث مثالیں بہت بدورخ
ماہ تمامی بہ دوز بہ نک جو جیری : بہ دل شکرتندی بہ و شک با دای دین وزن را
استحقاق آن نیست کہ دینی مفرد کنند چہ سکن وزن اول است و وزن دوسرا عروض
مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ مثنیٰ ہے
تقطیع اوکی یہی بدورخ یا فعلاتن تمامی فعلاتن بدر لیک فعلاتن چغیری فعلاتن بدو شک
فعلاتن کرندی فعلاتن بدو شک فعلاتن با دای مفعولن اور یہ وزن استحقاق نہیں رکھتا

کما سیکو وزن جدا گانه مقرر گرین اسو سیکو که سکن وزن اول کما و در محولین جو ضرب بین واقع پس سکن
 العین فعلاتن کما هم ج عرض مجنون مقطوع و یا مجنون مخزون و ضرب مجنون و تنه و شالاش شعریه سکن از
 بتی مانده به چهار و در بدو که پنج ماه تمام است و بدل سنگ رخام و عرض همان و ضرب مجنون مخزون و تنه
 همان است و وزن تیسر عرض مجنون مقطوع یعنی همان یا مجنون مخزون یعنی فعلاتن و ضرب مجنون
 یعنی فعلاتن شال بین لکھی و لقطیع او سکی به یه و نیم عرض فعلاتن فتنی من فعلاتن و تنه فعلاتن
 ریدر و فعلاتن کبر فاعلاتن تنه اس فعلاتن تیدر من فعلاتن گر فاعلاتن اور وزن جو فاعلاتن
 دی یعنی فعلاتن یا فعلاتن در ضرب مجنون مخزون یعنی فعلاتن در حقیقت بین بی وزن که اندر و سکن شال
 کی بھی حاجت نه جانی اور نه لکھی اور شعر بین تیار یعنی فکر و اندیشه کردن ہو اور رخام یعنی سخت و هم و عرض
 همان و ضرب مجنون مخزون مسکن عرض همان این ضرب با تیری خوانند و خطاست شالاش شعریه سکن
 جو که کور و فاد و ریدر و بدو که پنجم دل به کسے کو کند دلدار و اگر ضرب مجنون مقصود مسکن یا محکش بین کور
 بود و این وزن هم استحقاق افراد دار و چه تفاوت با وزن گذشته خبر به بیاب قافیه و تسکین یا تریکی نیست
 است با پنجان وزن عرض دی یعنی فعلاتن یا فعلاتن و ضرب مجنون مخزون مسکن یعنی فعلاتن مسکن
 اور عرضی اسکا تیر کتے ہن یہ خطا ہی کسو سیکو کہ فین بیان لازم ہو اور تیر مخزون مقطوع ہو و
 بدن فین کے ہاں ناقطعین البتہ ایک ہر شال او سکی جو تن بین لکھی ہے تصطیع سیدہ سکن
 جو فعلاتن کبر سیکو فعلاتن زو فاد و فعلاتن ریدر و فعلاتن نہ ہم دل فعلاتن بک سیکو فعلاتن نکند دل
 فعلاتن داری فعلان و اگر ضرب مجنون مقصود مسکن ہو یعنی فعلاتن مسکن عین او سکا بھی دی کا
 جو فعلاتن بین کیا گیا اور یہ وزن بھی استحقاق افراد کا نہیں رکھتا یعنی جدا گانه ہوگا اسو سیکو
 کہ تفاوت وزن گذشته سے رکھتا سو قافیه کے مراد قافیه سے رکن اخیر ہے کہ ایک فعلاتن سکن
 العین اے را یک جگہ فعلاتن سکن العین واقع ہو اور اسو اسکے کہ ایک جگہ تریکی ہے اور ایک جگہ
 تسکین ح و کلام در نیما در نفس وزن ست قطع نظر از قافیه و آن از سکون یا ساکن مختلف
 نمی شود کما مرسا بقام کلا سہ قتابل م و عرض همان و ضرب مجنون مقطوع مجنون
 شالاش بیت اگر این شودی جان از در و سراق + بہہ جو رہن از عشق کو خوش
 می + و ضرب مخزون اے مجنون حکم دار و تن چہا وزن عرض دی یعنی مجنون

مقصود فعلان یا مجنون محذوف فعلان اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل بہ تجربیک عین ان جیسا
 کہ متن یہ تقطیع اوسکی سیہ اگر میں فعلاتن شودی با فعلاتن بہر در فعلاتن و فراق فعلان
 بہر جو فعلاتن رستہ عرش فعلاتن فتح شود فعلاتن دی فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعل
 یہی حکم رکھتی ہے وزن میں کسواسطے کہ فقط ایک ساکن زاید ہے اور لفظ خوشنود قلب
 خوشنود و خوشون کہ دند آو ردن و دونوں کلمے نسبت کے ہیں بہر عجم سے کذا فی الغیث
 اور اگر بجائے خوشنودی خوش بومی کیے معنی صاف ہو جائیں ہم تر عرض محذوف
 مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون و ضرب محذوف اعرج مجنون بر نیگو نہ بیت ندیم
 نیز تہودل شمنی تا زید پوچھ کیے راہ گشتی بلکینی اے نگار پوچھ دا اگر عرض یہاں باشد رہا
 ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بودت سا توان وزن عروض محذوف مقطوع
 مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون
 یعنی فعل بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے ادس میں شمن یعنی بت پرست مراد عاشق
 مہنی یہ کہ کوئی عاشق تجھ کو دل نہ لگا جب تک جے گا اگر تو کسی عاشق کے گناہ کو قتل کر گیا
 تقطیع یہ ہے نہ ہر تے فعلاتن رہتہودل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل حکم یا فعلاتن شمنی
 بی فعلاتن گہنی ای فعلاتن نگار فعل اور اگر عرض وہی ہو یعنی فعل یا فعل ساتھ ضرب مجنون
 محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہو گا م ح عروض محذوف مطبوس یا محذوف
 اخذ و ضرب محذوف مطبوس بر نیگو نہ بیت دہن کو چک چون تنگ دل عاشق نہ کہ
 چون حقہ اگندہ ہر داریدہ و اگر عرض یہاں بود با ضرب محذوف اخذ ہمچنین با شہرت
 اکھوان وزن عروض محذوف مطبوس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فاع اور ضرب محذوف
 یعنی فاع مثال مرقومہ متن یہ تقطیع اوسکی سیہ ہی دہنی کو فعلاتن چکچو تن فعلاتن کہ لی عافلاتن
 شق فاع چکچو فعلاتن تا اگن فعلاتن و مبر و فعلاتن زید فاع اور اگر عرض وہی ہو
 فاع یا فاع ساتھ ضرب محذوف اخذ کے یعنی فاع کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو م مسدسات
 عروض مجنون مسج یا مسجری و ضرب مسجی عروض و ضرب مجنون معری بر نیگو نہ بیت طریق
 دی آور لیسو جی پو کہ حریت ست و ہیا رست و جوانی داین ہر دو وزن ست مسدسات

نواں وزن عروض مجنون مسجع یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسجع یعنی فعلیان
 و سوان وزن عروض اور ضرب و ذنون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
 لقطع او سکی سید پر طرنگی فعلاتن زیادہ فعلاتن بصوحی فعلاتن کمر فیس فعلاتن بہار سن فعلاتن کمر
 فعلاتن اور یہ دونوں ایک وزن ہیں صوحی یعنی اول شراب بامداد کشف سے اور مصلحت
 میں شراب پیادقت صبح کذا فی النیث اور حریت ہم پیشہ و ہم کار منتخبہ و صراح اور کمر
 م یا عروض مجنون یا مشعش و ضرب مشعش بزنگونہ بیت اگر ایدون کہ سے دانش و زری
 زہمہ خلق نکونامی یا بی نہ داین وزن را استحقاق آن نیت کہ مفرد گیرند یہ مسکن وزن
 گذشتہ است گیارہ و ان وزن عروض مجنون یعنی فعلن یا مشعش یعنی مفعولن اور ضرب
 یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے قطع سید ہے اگر بہ و فعلاتن کہ سید فعلاتن نشوز زمی مفعولن
 زہمہ فعلاتن مفعولنا فعلاتن می یا بی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہیں ہے
 کہ مفرد مقرر کریں یعنی جداگانہ کہیں کہ واسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہی یعنی فعلاتن مسکن
 ہو کہ مفعولن ہوا کہ م یب عروض مجنون مقصور یا مجنون مخدوف و ضرب مجنون مقصور بزنگونہ
 دلم از عشق تو خند خستہ و ریش نہ تو مکن جو رہین عاشق خویش نہ بج عروض همان و ضرب
 مجنون مخدوف و بحقیقت همان است بار سوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
 متحرک العین یا مجنون مخدوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک
 العین مثال مرقومہ متن ہے قطع سید دلم از عشق فعلاتن قشخص فعلاتن تاریش فعلاتن نمکن جو فعل
 فعلاتن بری عاقلان قشخص فعلاتن تیر سوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
 اور ضرب مجنون مخدوف یعنی فعلن اور حقیقت میں یہ دی وزن دوازہم ہے م یب عروض
 همان و ضرب مجنون مخدوف مسکن و عروضیان ابر گوئید لیسو داین وزن را ہم استحقاق
 اکثر ادنیٰ است چو د سوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون مخدوف
 مسکن یعنی فعلن لیسو عین اور عروضی او سکو ابر کہتے ہیں سکو اسطے کہ سجدت اور قطع
 ابر سکو یا سکو اور میان تین لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہیں ہے بلکہ وہی
 دوازہم و سیر دہم پر م مر لعات سید عروض مجنون معری یا مسجع و ضرب مسجع بزنگونہ

نحن من که رسانند پیران ماه دلارام بیوسر و معری و حکمش همان است مرعات نیزه
وزن عروض مجنون معری یعنی فعلاتن یا سنج ای مجنون سنج یعنی فعلیان اور ضرب بسنج ای
مجنون سنج یعنی فعلیان مثال هر قومه متن به تقطیع سنجی من فعلاتن کرساند فعلاتن برانا فعلاتن
به دلارام فعلیان اور لفظ بر شعر من یعنی نزدیک به وزن سواله وان عروض اور ضرب دونون
معری یعنی فعلاتن اور حکم او سکا و بی یعنی وزن یازدهم به مثنی بریر نیگونه مبت
ره خادیم به بستی تثنی وزن ستره خوان جیسا که شعر او سکی مثال کار قومه متن به
تقطیع سیه به ره شادی فعلاتن مبتستی فعلاتن میم مصرع ثانی من مقبره به م بحقیقت
اوزان عائد به پشت وزنت و آنچه عروض یا ضرب فاعل یا فاع یا فاع است متروک است
و مقصور و مخذوف مقبول تر از دیگر است و تسکین اوسط همه جا استعمال کنند و یا غیر ممکن
کنند اور حقیقت من سیه اوزان نهنگانه عائد یعنی راجع طرقت آٹھ وزنون کے ہیں
یعنی نو وزن دوم اور چارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدهم اور ستر دہم اور چار دہم
اور شانز دہم باقی رہے آٹھ وزن اور ادن من جو وزن کہ عروض یا ضرب ادن من
فعل یا فعل یا فاع یا فاع یا فاع متروک ہے اور مقصور اور مخذوف مقبول تر از وزنون کے ہیں اور
اوسط متن متروک من سب جگہ استعمال کرتے ہیں اور ساقطہ غیر ممکن کے خلط کر کے
ہیں یعنی کسی جگہ فعلاتن اور کسی جگہ مفعولن ہو تو جائز ہے م و چون ہمہ ممکن بود مبت از
اسباب بود چنانکہ در نہج گفته آمد و اینجا وہ وزن متوالی بر چیز و تبعا صیل یک یک سبب
و مصراع المول از وہ سبب و مصراع اقصا از سبب اسباب و این غریب تر است از آنچه
نہج گفتیم و فرق میان اوزان مشترک کہ ادین سبب بخوانند یعنی نہج و در و درل در مصراع
دیگر در قصیدہ ظاہر شود و ہمہ من قیاس در دیگر مواضع است اور اگر سبب رکن ممکن ہوں یعنی
مفعولن مفعولن مفعولن مبت اسباب سے ہوگی جیسا کہ نہج من کہا گیا اور اس جگہ اس
وزن متوالی پیدا ہو من فیاضہ یک یک سبب خفیف اور مصراع المول بارہ سببون کا ہوگا اور
مصراع اقصا من سببون کا اور یہ غریب تر اور نادر تر ہے اور نہج من کہا ہے یعنی نہج
مبلغ تک وزن نکلتے اور بیان رن من مثنی تک نکلتے ہیں مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن

اگر تین مفعول سے ایک ایک سبب علیحدہ علیحدہ کر جا ایک مفعول یعنی تین رہی تو سبب کی کمی سے
 نو وزن اور ایک مثنی جلد دس وزن پیدا ہو رہا ہو گئے ہیں کس واسطے کہ یہ بحر مثنیٰ ابھی مستعمل ہوتی ہے نہ جلا
 ہر ج کے کہ وہ مثنیٰ نہیں آئی ح قول انجام دہ وزن متوالی پر نیز لیکن مخفی نہ اند کہ ہفت
 وزن از آتنا میں بحر با سترو باقی از رجز و پنج الی آخرہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ
 سترہ اوزان مستعمل اس بحر کے لکھے ہیں اوزان میں بھی بعضوں کو متروک لکھا ہے اور جو کوئی
 وزن یہ کمی پنج سبب اور یہ کمی ہفت سبب اور یہ کمی ہشت سبب بہت عدم استعمال کے
 لکھا صاحب تیران کو شبہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر میں نکل سکتے ہیں پس یہ گمان
 باطل ہے اور یہ عرض اصرار اوزان کے ہے نہ استعمال اوزان کے اور فرق در میان اوزان
 مشترک کے کہ ہر ج اور رجز اور رمل تینوں بحروں میں پاجاتے ہیں اور مصارع قصیدہ کے
 ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر میں وہ قصیدہ ہو گا معلوم ہو جائے گا کہ یہ ارکان فراحت
 اوس بحر کے ہیں اور اس طرح اور مواضع میں یعنی تین ارکان فراحت کی اوس بحر سے
 ہوتی ہے جہاں واقع ہوں ورنہ ایک ایک نہایت کئی کئی بحروں میں آتا ہے ہم و شاعران
 را در تے خوش است کہ رمل تقطیع تو ان کو چون یک رکن مشکول می گیرند و یکے سالم تا
 بیتے از فعلات فاعلاتن بود چار بار مثالش انیت بیت بچمن بر آئی زور سے سپہ
 ہار شبنم سپہ غمزہ بجناب صفت روزگار شبنم انیت بحر دائرہ مجملہ اوزان ان
 ست اور متاخر وں کے نزدیک ایک وزن آئیدہ ہے کہ او سکور رمل میں تقطیع کیا جائے
 جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لبن اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
 فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال او سکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بچمت فعلات
 رازری فاعلاتن سپہیت فعلات ہار شبنم فاعلاتن سپہ غمزہ فعلات اسی بجناب فاعلاتن
 صفت روزہ فعلات کار شبنم فاعلاتن یہ ہیں بحرین دائرہ مجملہ کی اور اوزان او سکے ہم
 سیرج ابن بحر ہم در ہر دو وقت مستعمل است و اصلش در دائرہ متفعلاتن متفعلاتن
 دو بار دوتی و مشغور بکار دارند و آنرا در بنما تجازی دو عدد فی و شش ضرب است و شش
 وزن آمدہ و ابیاتش انیت یہ بحر بھی دو وزن زبانوں میں یعنی تاوی اور فارسی

میں شامل ہے اور اصل اسکی دائرے میں متفعّل متفعّلان مفعولات دوبار ہے اور وانی اور
 مشطور استعمال کرتے ہیں اور اسکی استعمال تازی میں دو عروض یعنی مطوی مکشوف فاعلن
 یا محمول مکشوف فاعلن اور موقوف یعنی مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہیں اور چھ ضرب میں
 مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصل فاعلن بسکون عین اور محمول
 مکشوف فاعلن بہ ترکیب عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہیں اور چھ وزنوں
 پر آئی ہے اور تین اسکی یہ ہیں م اشعر ازمان سلمی لایری شلہاء الراؤن فی شام
 ولانی عراق پے عروض مطوی مکشوف ست و ضرب مطوی موقوف ست پہلا شعر جو مرقومہ
 متن ہے عروض اسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان
 ازمان یا الفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے اور سلمی نام معصومہ عرب اور
 شام اور عراق دونوں ملک بحین و خوبی مشہور ہیں اور الراؤن میں رکب متدہ اول متعلق
 مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہ ہیں زمانی سلمی کی نہیں دیکھی مانند اس کے
 دیکھنے والوں نے شام میں اور نہ عراق میں تقطیع یہ زمان سل متفعّلن مالا لیری
 متفعّلن شلہاء فاعلن راؤنی متفعّلن شام و لا متفعّلن فی عراق فاعلان م ب شعر
 باج الہوی رسم نبات الغضا بہ مخلوق مستجمع محمول بہ عروض و ضرب مطوی مکشوف
 است ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب اس میں دونوں مطوی
 مکشوف ہیں یعنی فاعلن عفا نام ایک درخت صحرائی کا مانند کنار کہ آگ اسکی دیر تک
 رہتی ہے غیاث سے اور مخلوق بمعنی کہنہ اور مستجمع بمعنی ساکت عجم سے کہ یا لقمہ بمعنی
 گنگ شدن سے غیاث سے اور محمول ریگ تودہ گردیدہ یا متقلب الاحوال اور منتخب میں
 لکھا ہے کہ محمول اور اعلیٰ زمین و شہر قحط رسیدہ معنی یہ ہیں کہ اوٹھا یا یعنی پیدا کیا عشق کو
 نشان مکانات نے اس موضع میں کہ جس میں درخت عفا ہے کہنہ اور سالت متقلب
 الاحوال تقطیع یہ ہے یا حلیو متفعّلن رسم نہا متفعّلن بلعفا فاعلن مخلوق متفعّلن
 مستجمع متفعّلن مجولو فاعلن م ج شعر قالت ولم یقصد لقیل الحما حلا فقد ابانت اسامی
 عروض مہجرات اور ضرب اصل ت تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض دی یعنی مطوی مکشوف

فما علن اور ضرب اصل یعنی علن بسکون عین خبا بالفتح والقصر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے اور
 بمعنی زبان غیث سے معنی یہ ہیں کہ کہا معشوقہ نے در حالیکہ قصد نہیں کیا گیا تھا
 بسن فحش زبان سے کہ یہ تحقیق ہو نیچا یا تو نے اس سخن فحش کو میرے کانوں میں قطیع
 یہ ہے قالت ولم تستعملن بقصد لقی مستعملن للما فاعلن ملن فقد مستعملن بالغت اس
 مستعملن باعی فعلن م رتبع النثر مسک والوعود ونایر واطراف الاکت عثم بدعوض
 و ضرب ہر دو مجہول مکشوف ست و این چار دانہ است م جو تھا شعروم قومہ متن ہی عروض
 اور ضربے نون مجہول مکشوف ہیں یعنی فعلن تجرک عین معنی یہ ہیں بو معشوقوں کی مانند
 مشک ہی اور موندہ ان کے مثل نیاروں کے سرخ اور روشن ہیں اور سر انگشتان خالبتہ مثل
 عثم کے سرخ ہیں اور عثم یعنی تین ایک درخت ہے زمین حجاز میں کہ بھل اوس کے سرخ ہو ہیں اذکو
 تشبہ دیتے ہیں انگشتان خالبتہ سے کذا فی المنتخب قطیع یہ ہے انثر مس تفعلن کو و لوجو
 مستفعلن بدنا فعلن نیر و د ا ط مستفعلن ا فلاکت مستفعلن فعم فعلن اور یہ چار دن و دن
 وانی کے ہیں م ہ شعیر نیمحنی حاقا تا بالابوال بدعوض و ضرب یکے است و این
 موقوف ت پانچواں شعروم قومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہیں یعنی مشطور ہے
 اور یہ موقوف ہے یعنی مفعولان معنی یہ ہیں کہ گراتے ہیں نانی کنار ہا فرج سے اپنی پیشا
 قطیع یہ نیمحنی فی مستفعلن حاقا تا مستفعلن بلا یوال مفعولان م و شعر یا صاحبی رطلی
 اقلا اعدلی ہجنان است و آن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطور است چھا شعروم قومہ
 متن ہی اوسکے طر حیر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہیں یہ سب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف
 ہے یعنی مفعولن معنی یہ ہیں اے دو صاحبو ہم منزل میری کم کر بار شتر میرا صل بالفتح سکڑ
 و منزل درخت و سباب و بالان شتر و کوچ صراح اور منتخب و غیرہ کذا فی الغیث اور غیر
 بسکون اول و سکون ثانی باریک طرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہیں غیث سے ح اے دنیا
 بالان یعنی سواری من کم کیند ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملا خلات مقام ہے
 اور عدل بمعنی باریک طرف شتر موافق مقام قطیع یہ ہی یا صاحبی مستفعلن رطلی اقل مستفعلن
 الا اعد مفعولن اور یہ دونوں وزن مشطور کے ہیں م و بطریق زحاف دیگر ارکان مجنون و

مطوی و مجنول روادارند و ضرب مطوی و مجنول روادارند و بطریق زحاف کے یعنی
 بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مجنول یعنی مفتعل اور مجنول یعنی فاعلن روادار کھتے ہیں
 اور ضرب مطوی و مجنول روادار کھتے ہیں یعنی مفعولان اور مفعولن کو ضرب مطوی و مجنول
 اور مفعولن بھی کر لیتے ہیں مداما پارسی ارکان حمد مطوی بکارند و بر سالم و مجنول شعر نیام
 است الا انچہ عروضیان بہ تکلف گفت انداز حبت تشبہ بعرب و گفته اند اور اسہ عروض است
 و ہشت ضرب و پردہ وزن آوردانند یا بن تفصیل و اما فارسی میں سب ارکان مطوی
 استعمال کرتے ہیں اور سالم اور مجنول میں شعر نہیں آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیوں نے
 بہ تکلف کہا ہے بہ حبت تشبہ بہ عرب سمجھا جائے اور کہا ہے کہ اس کے تین عروض یعنی مطوی
 موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مجنول مکشوف فاعلن یہ تحریک عین اور اصل
 محذوف نع اور آٹھ ضرب ہیں یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن
 اور مجنول مکشوف فاعلن اور مجنول مکشوف فاعلن یہ تحریک عین اور اصل مقصور فاع او
 اصل محذوف نع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصل حقیقت میں مجنول
 مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہیں ہے یعنی فاعلن مسکن العین کہ وزن چارم میں ضرب ہر آہ
 او سکوعروضیوں نے اصل کہا ہے سو کی ہے حقیقت میں وہ فاعلن متحرک العین کو مسکن کیا ہے
 پس ضرب بن آٹھ ہوئیں نہ نواد اس بحر کو دس وزنوں پر لایا ہے اس تفصیل سے م عروض مطوی
 موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف بر نیگو نہ بیت چون نرزم دست بفر اک تو
 خبر تو کسی نیست مرا دستگیرت ہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی
 مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن میں
 تقطیع یہ کہ چون نرزم مفتعل دست لفت مفتعلن را کہ تو فاعلن خبرت کسی مفتعلن نہیں مرا
 مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتر اک یعنی شکار بند ہے ہم ب عروض ہمان و ضرب مطوی
 مکشوف و حقیقت ہمان وزن اول است و دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان
 یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہ حقیقت میں وہی وزن اول کہ ہم
 عروض مطوی مکشوف و ضرب مجنول مکشوف بر نیگو نہ بیت ماہ رخا بہرہ روز میں خبر تو مرا گر نہ

تیسرے وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مجہول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین
مثال جیسا کہ متن میں ہے قطع یہ ہر ماہ رخا مفتعلن برہم و مفتعلن ایترا ہی فاعلن خبر تہا مفتعلن
یار و کر مفتعلن نسزد یعنی سنرا و ارنین ہر م عروض ہان و ضرب اصل مکشوفہ انداز میں سہواست چہ
انجام طے لازم است و بحقیقت مجہول مکشوف مسکن است مثالیں بیت پستہ تو بہت شفا
و لم نہ زانکہ شد و حشر باد است و این وزن مسکن وزن سوم است چوتھا وزن
دہی یعنی مجہول مکشوف فاعلن اور ضرب اصل عروضیون نے کسی ہر یعنی جب مفعولات سے
و تکرار جاری مفعول ہے مقام پر اس کے فعلن مسکون العین لایتین اور یہ سہو ہے اس واسطے کہ
یہاں سرین مطوی میں طے لازم ہے پس جب اصل کہا طے گمان رہا لہذا اسکو مجہول مکشوف
مسکن کشا چاہیے کہ جمل اقباغ خبن طے ہے اور جب اسکو مسکن کرین فعلن مسکون العین
ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہیں کہ لب تیرے میرے دل کے واسطے شفا ہیں اسلئے
کہ یہ تیری آنکھ کا بیمار ہے اور دو موافق اور مناسب بیماری کے چاہیے قطع یہ ہر بیتا تو
مفتعلن بہت شفا مفتعلن و لم فاعلن زاکند و مفتعلن خست یا مفتعلن است فعلن اور
وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے تین جگہ غلط لکھا ہے ایک یہ کہ
مجہول مکشوف کو مجہول مکشوف لکھا اور نسزد بر وزن فعلن ہی نہیں ہے بلکہ بر وزن
فعلن ہے و دوسرے یہ کہ انجام طے لازم است پر یہ حاشیہ لکھا ح قول انجام طے لازم است
و اذان مفتعلن شود پس اگر اترا اصل کمند بر وزن فعل نامند فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ
ضرب بین دکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہے نہ متفعلن کسواسطے کہ سربح شمن نہیں آتی
پس مفعولات سے اصل فعلن ہو گا نہ مفتعلن جیسا تھا حاشیہ گمان کیا ہے تیسرا غلطہ وزن
آئیدہ میں م عروض و ضرب ہر دو مجہول مکشوف برہنگو بیت قبلہ من روی چو ناہ تو
قبلہ ازین بنود بجان و عروض ہان و ضرب اصل دشمن در و ہان است کہ گفتہ آمدت
یا نچوان وزن عروض اور ضرب دونوں مجہول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے قطع یہ ہے قبلہ من مفتعلن رو چا مفتعلن متشدد فعلن قبل اری مفتعلن
بہتو مفتعلن بجان فعلن جیسا وزن عروض دہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصل یعنی جبکہ عروض

۱۸۳

می مر مراستفعلن کہ و خا فاعلان اور مخبون اوسی سالم کا جو شمال مسطورہ متن پر تقطیع اوسکی
بہرہ چرامر مفاعیلن و می کئی مفاعیلن یا رے فاعلن چرامی مفاعیلن کئی دلش مفاعیلن
بدر و فاعلان اور مثالین اور وزنوں کی بھی بہ نشہ عرب لائے ہیں مگر ناخوش اور کجگفت
ہیں اور سی معنی بندہ یعنی عاشق ہم قریب این بحر بیاری گوین خاص است و اصلش
در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار است و در بنا مکفوف بجا دارند موقوف یا اخر
و ہر دو را دو عروض و چهار ضرب آورده اند و گفته اند پیشش وزن آمدہ و مکفوف را دو
وزن آورده اند یک عروض مقصور یا مخذوف و دو ضرب اول مقصور دوم مخذوف و بہرہ
ہر دو کیے است مثالش انیت بیت فغان زمان منزلین تابدارہ فروہشتہ زیاقوت آبدار
ست یہ بحر فارسی گوین کی خاص ہے اور اسل اوسکی دائرے میں مفاعیلن مفاعیلن فاع لائے
ہے دو بار اور استعمال میں مکفوف ہے موقوف یا اخر یا مخذوف کہ جس میں ضرب نہ ہو یعنی مفاعیل
اور اخر ب مفعول اور وزنوں کی دو عروض ہیں یعنی سالم اور مقصور یا مخذوف اور چار ضرب ہیں
یعنی مقصور اور مخذوف اور سالم اور سبع اور کہا ہے کہ جبہ وزنوں پر آتی ہے اور مکفوف
کے دو وزن لائے ہیں ایک کا عروض مقصور یعنی فاعلان یا مخذوف یعنی فاعلن اور دو ضرب
اول مقصور یعنی فاعلان اور دو مخذوف یعنی فاعلن اور حقیقت میں یہ دو وزن ایک ہیں
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ بحر فغان اس مفاعیل رزلفین مفاعیل تابدار فاعلان فروہشتہ
مفاعیل زیاقوت مفاعیل ابدار فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ سے ہم اخر
را چار وزن آورده اند و دو عروض و چهار ضرب عروض سالم و ضرب سبع و این پسندیدہ نیست
چہ از دائرہ زیادت است مثالش بیت شمشیر بر بندہ گفت دہندہ بہرہ خود ہر چہ جز این بوجہ محال است
ست اور اخر ب کے چار وزن لائے ہیں اور دو عروض لائے ہیں سالم اور مقصور یا مخذوف اور
چار ضرب ہیں لائے ہیں سالم سبع مقصور مخذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب سبع
فاع لیان اور یہ پسندیدہ نہیں ہے کہ واسطے کہ دائرے سے زیادہ معلوم ہو کہ قریب دائرے میں
مسدود اور شمن نہیں آتی ہے کہ واسطے کہ سیریع اور قریب اور جمل اول یعنی جدید انکی اوایل میں
مگر نہ مکر آیا ہے اور ان تیسوں کو شمن نہیں لائے ہیں بیت مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی

یہ ہے شمشیر مفعول برزندہ مفعول کف و ہند فاعل لاتن خد خج مفعول خبر ایب مفعول دو محاسن
 فاعل بیان کف و ہندہ یعنی قبضہ و ہندہ اور خود یعنی تحقیق در حال یعنی باطل م ب ہر دو سالم
 نشان بیت باران کہ زمین پاک شدہ دارد و چون کزدل من غم ہی نشویدت دورا
 وزن عروض اور ضرب دونوں سالم بیت مثال کہ جیسا کہ متن میں ہے معنی یہ ہیں کہ باران
 کو پاک اور شدہ رکھا ہے سبب کیا کہ میرے غبار غم نہیں کھوتا قطع یا را کہ مفعول زمین پاک
 مفاعیل شدت دارد فاعل لاتن چونکہ مفعول من غم مفاعیل می نشوید فاعل لاتن م م ج
 عروض مقصور یا مخذوف ضرب مقصور بر نیگونہ بیت بامردم ناسازگار طبع ہے بجا رہے شود
 مرد سازگار ت قیاس وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا مخذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
 یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہے قطع او کی یہ ہے بامرد مفعول ناساز
 مفاعیل کار طبع فاعلان بجا رہے مفعول شود مفاعیل جبار کار فاعلان م عروض همان اور ضرب
 مخذوف و بحقیقت ہمہ وزن بیش نیت و حکم تسکین او اسطہمان است کہ گفتہ آید و این بحر نیز
 متاخران ہم متروک است جو تھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مخذوف
 فاعلن و تحقیقت میں سبب تین وزنوں کے زیادہ نہیں ہیں کس واسطے کہ دونوں مکفوف موقوف
 ایک ہیں اور جبارون آخر دور اور حکم تسکین او سطا کا وہی ہے جیسا کہ سابق میں کہا گیا یعنی جا
 ہے میں مفعول مفاعیل بعد تسکین اسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہ بحر بھی نزدیک متاخر
 کے متروک ہے م متسحر ح این بحر در ہر دو وقت متعل است و تباہی اصلش در دائرہ متفعّلن
 مفعولات متفعّلن دوبارہ شد و در نیوانی و منہوک آید و اور ایک عروض بود و سنہ ضرب
 و بر سہ وزن آید کے وانی و بیش نیت یہ بحر دونوں زبانوں میں یعنی عربی اور
 فارسی میں متعل ہے اور اصل اسکی دائرہ تباہی میں متفعّلن مفعولات متفعّلن کے دو بار
 اور استعمال میں وانی اور منہوک آتی ہے اور اسکا ایک عروض ہے یعنی سالم متفعّلن اور
 ضرب میں ہیں یعنی مطوی متفعّلن اور موقوف یعنی مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین
 وزنوں پر آتی ہے ایک وانی بیت او کی یہ ہے م اشعران ابن زید لا زال مستحلاً لا یخیر نفسی
 سحرہ العرفاء عروض سالم و ضرب ہی است پہلا وزن عروض سالم یعنی متفعّلن اور ضرب مطوی

مفعول مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ مسطورہ متن پر قلیعہ او سکی یہ ہے ان میں زنی مستعملین و یلاد اول
مفعولات مستعملین متعلق الخیر لیت مستعملین ہی فی مصرعہ مفعولات بلعرفا مستعملین عرت بالضم نیکی
اور احسان اور لفہم ایسی آیا ہے منتخب سے معنی یہ ہیں یہ تحقیق لیسر زید ہمیشہ استعمال کرتا ہے
خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر میں احسان کو ح العرت بالضم الاحسان و لغبتین مباغۃ اور
نم کلامہ قابل ہم و دوشوک یکے را ضرب موقوف و پیش انیت ب شعر صبر ایسی
عبدالدارہ و دیگر را ضرب مکشوف و پیش انیت ج شعر ولیم سعد است اور دو
منہوک یعنی ثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا
بیت مثال کی جیسا کہ متن ہے قلیعہ او سکی یہ ہے صبر نبی مستعملین عبدالدارہ مفعولات
معنی یہ ہیں کہ صبر کر او پسرا عبدالدارہ اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولات
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے قلیعہ او سکی یہ ہے وطم
مستعملین و سعد المستعملین معنی یہ ہیں کہ خرابی ہے واسطے ام سعد کے کہ نام بھی او سکا
سعد ہے اور ولیم سعد اصل میں ویل لام سعد تھا اور سعدا مشہوب باعنی سے ہم و بطریق زما
در ہمار کان غیر ضربا صبر و طی و خیل بکا دارند الا در رکن عروض کہ اگر خیل کند بانامی
مفعولات پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضرب بکا دارند و زنی دیگر یافتہ
انکہ خلیل نیارده است و آن وانی است عروض سالم و ضرب مقلوع است اور بطریق
زعات کے سب ارکان سوا ضربوں کے جن یعنی مفاعیلن اور مفعولات اور طی یعنی
مستعملین افعالات اور خیل یعنی فعالتن اور مفعولات استعمال کرتے ہیں الا رکن عروض میں
جن اور خطلاتے ہیں خیل نہیں لاتے کہو اسلے کہ اگر خیل لائیں تامی مفعولات سے
ملکہ یا پنج متحرک متوالی جمع ہو جائیں اور یہ نہایت سے مثلاً کہیں مستعملین مفعولات و فعلتین
پس تا اور قا اور عین اور لام اور تانہ تانی یا پنج متحرک جمع نہیں ہوتے اور ضربا منہوکین
جن یعنی مفعولات استعمال کرتے ہیں اور ایک وزن اور پایا ہے کہ خلیل او سکونین لایا
اور وہ وانی عروض سالم یعنی مستعملین اور ضرب مقلوع یعنی مفعولین اور اسکی مثال کی
نہیں کہ وزن اول وانی بن اگر عرفا کو دیکھوں را پر سے مثال کی ہر جاک قولہ و زنی دیگر

یابید دانست کہ وزن مقطوع الضرب کہ در مقلح و غیر آن از کتب فن مذکور است انیت مبت
 ذاک و قدر ادغیر البوحش لصلب المحررب لبانہ محفر یعنی آنکس حالے کہ ترسانید
 وحشیان بکشاده رخسار فراخ است سینہ او و واسع است لطفی عشق او کو قد مقلح از عرو
 فاعلات حوش لصلب مقلح تلخ و روح مستعمل نلبان فاعلات محفر مقلح اما محفری همانند کہ در
 وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام می فرماید و شاید کہ مصنف علام را
 متشالے دیگر سالم العروض و مقطوع الضرب ہم رسیدہ باشد اما دیگر عرفیان بر مقطوع الضرب
 انقاسی نمایند قائل م و اما بیاری اصلش در دائرہ مستعمل مفعولات چهار بار باشد و دانی و
 مجز و مشطوری یعنی شمن و سدس و مزج بکار دارند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است و عروضیا
 گویند و اسعروض و شت ضرب است و برد و ازده وزن آہستہ آہستہ چہار شمن و شش سدس و
 مزج بین تفصیل است اما فارسی میں اصل اس سحر کی داکر میں مستعمل مفعولات چار بارے اور دانی
 اور مجز و اور مشطوری یعنی شمن و سدس و مزج استعمال کرتے ہیں اور سب ارکان مطوی یعنی
 فاعلات مستعمل ہیں اور عروضی کہتے ہیں کہ اس کے تین عروض ہیں یعنی مطوی موقوف فاعلان
 یا مطوی مکشوف فاعلان اور اصل مقصور و ہم اخذ مقصور فاع یا اصل محذوف و ہم اخذ محذوف
 و ہم اخذ محذوف فع اور مطوی مکرر مقلح یا مقطوع مقلح اور آٹھ ضرب ہیں یعنی
 مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلان اور اصل مقصور و ہم اخذ مقصور فاع اور
 اور اصل محذوف و ہم اخذ محذوف فع اور مطوی ندال مقلح اور مطوی مکرر مقلح اور
 اعرج مقلح اور مقطوع مقلح معلوم ہو کہ جب فاع اور فع شمن میں مفعولات سے نبی اصل
 مقصور اور اصل محذوف ہو اور جب سدس میں مستعمل سے نبی اخذ مقصور اور اخذ محذوف
 ہو پس لفظ میں ایک ہیں اگرچہ اعتبار دو ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربیں لکھیں کہ سوا سطر
 کہ عرفی صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع میں دو مقطوع ہے ایک
 فعل فاعلان کو سر مقلح مستعمل ہے وہاں دو تون شمار میں لیے کہ صورتی دو تون
 لفظ کی صاحب حاشیہ نے بیان بھی شبہ کیا اور یہ لکھا کہ مطوی موقوف مطوی
 مکشوف و اصل مقصور و ندال و اعراج و مقطوع و اخذ مقصور و اخذ محذوف مطوی و اصل مقصور

و این همه ده بودند هشت چنانکه مصنف در موده تم کلامه قائل اور میگوید باره وزنون پراگنی
چاره شمن اور چه مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م شمنات اعروض مطوی موقوف با
مکشوف و ضرب مطوی موقوف بر نیگونی بیت ترک من آن خوب و کسیر و مهر جو قاتلش
آزاده سرور و چو ماه تمام و چون این وزن چهار خانه شود سبب یا غیر سبب رکن دوم هر دو
مصرع هم مطوی مکشوف یا موقوف بکا دارند بر قیاس عروض و ضرب ت شمنات
وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے ترک سنا مفتعلن خج سبب
فاعلات سیمبر و مفتعلن سبب چو فاعلان قاتلش مفتعلن زاد سبب فاعلان ونی چا مفتعلن ہے
تمام فاعلان اور جو یہ وزن چار خانه ہو یعنی با قافیہ اور غیر سبب یعنی بے قافیہ رکن دوم
و وزن مصرعون کا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف یعنی فاعلان استعمال
کرتے ہیں مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلعین رکن دوم ہم قافیہ و ضرب ہوگا اور شعاع
مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بر وزن فاعلن خواہ فاعلان پس اگر چار خانه نہ ہو
مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین اور نصف رکن سوم مین متغیر ہو وہاں رکن دوم کو مطوی
مکشوف اور مطوے محذوف مثل عروض و ضرب کے نہ کہیں گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی
محذوف ہوگا ح قولہ چار خانه آنکہ منقسم شود بچار قسم کہ یک قسم را از آنها با و دیگرے
قافیہ بود پس اگر سه ازان یک قافیہ دارند و چارم قافیہ دیگر دار و کہ بابت دیگر مانند
ہم قافیہ است آنرا سبب گویند و تفصیل و تمییزش در اول کتاب گذشت و مثال یہ
اے شہ دل سوار سلام علیک فی حیدر باذوالفقار شاہ سلام علیک
تم کلامہ قائل م ب عروض همان و ضرب مطوی مکشوف و تحقیق همان است
ت و در وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف
یعنی فاعلن اور تحقیق مین یہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم ایک ہے
م ج عروض اصل مقصور یا اصل محذوف و ضرب اصل مقصور برانیگونی بیت
من ز فروع رخ چو ماه تو ہر شب فی ما ز نمایم نشان ز شعلہ خورشید و عروض همان و

اصل مخدوف و بحقیقت بہان گذشت تیسر وزن عروض اصل مقصور یعنی فاع یا اصل مخدوف
یعنی فاع اور ضرب اصل مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع او کی یہ ہے اس کی نزد
مفتعلن می ریح فاعلات ماہ تہر مفتعلن شفع باز نما مفتعلن ہم نشاز فاعلات شعلات مفتعلن
شید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فاع اور ضرب اصل مخدوف یعنی فاع اور حقیقت میں
یہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنی سوم اور چارم ایک ہر م مسدسات ہ عروض مطوی سکرا نڈال
ضرب نڈال برانیکو نہ بیت یا رن آن سر و قد کو میان پسیم برو شک زلف بدر جمال
و عروض و ضرب ہر دو مطوی سکرو و کمش بہان ت یا بچوان وزن عروض مطوی سکری یعنی مفتعلن
یا مطو نڈال یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی نڈال یعنی مفتعلان اگر چہ عروض فقط مطوی معری
کتابت میں ہے مگر برقرینہ جملہ عروض کے لکھے میں معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا نڈال کتابت سے برکلیا ہوا
مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے یا رنما مفتعلن سر و قد فاعلات کو میا مفتعلن پسیم برو
شک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چٹا وزن عروض اور ضرب دونوں مطوی سکری
یعنی مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی نیچم اور ششم ایک ہے اور ایک ساکن کی
زیادت تغیر وزن نہیں مگر عروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج برانیکو نہ بیت
چون ز تو با شد عنایت اسے متر ہے بیچ نتر سم ز عاسد و بدخواہ عروض
بہان و ضرب مقطوع و کمش بہان است است ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن
یا مقطوع یعنی مفتعلن اور ضرب اعرج یعنی مقولان بیت مثال کی متن میں لکھی ہے
تقطیع یہ ہے چوز تبا مفتعلن شد عناے فاعلات تیمتر مقولن بیچ نتر مفتعلن
سم ز عاس فاعلات و دید خاہ مقولان آکھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن
یا مقولن اور ضرب مقطوع یعنی مقولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ششم
اور ششم ایک ہے مگر بعضے از قدما این عروض را ضرب مجنون مطوس کہ بر وزن
مقول با شد استعمال کردہ اند ت اور بعضی اس عروض کے مقابلے میں
ضرب مجنون مطوس یعنی مقول لائے ہیں مثلاً صرخ ثانی بیت تر کور کا لیون ہو
بیچ نتر سم ز عاسد و غیر بیچ نتر غیر بر وزن مقول ہو م ط عروض احد مقصور یا

مخدوف و ضرب اخذ مقصور یعنی بہت سی بد و رنج چون گل مبارکہ چون تو نہ دیکھ
 یکے لگا رہے نہ عروض و ضرب اخذ مخدوف و حکمش ہمان است نہ توان وزن
 اخذ مقصور یعنی فاع یا اخذ مخدوف یعنی فاع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بہت مثال کی
 مرقومہ متن سے تقطیع یہ ہے کہ ای بد و رنج مختلف جو کلیب فاعلات بار فاع چوتھی مفتعلن
 و مکیں فاعلات کا رفاع و سوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فاع اور ضرب اخذ مخدوف
 یعنی فاع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہم اور ہم ایک ہے م مر لبات یا عروض مطوی
 موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف ہر انگوٹہ بہت چون ز تو نہ نیم مذ و دو نہ
 از من خواہ یہ عروض ہمان و ضرب مکشوف و حکمش ہمان است نہ مر لبات گیا اور
 وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور ضرب مطوی
 موقوف یعنی فاعلان بہت مثال مرقومہ متن سے تقطیع یہ ہے چوتھن مفتعلن مخدوف
 فاعلان صابریہ مفتعلن من خواہ فاعلان بار ہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلان فاعلان
 اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دہم
 ایک ہے و این جملہ حقیقت پنج وزن است و تسکین اوسط ہمہ چار و ابود و در ہینہ
 یعنی دوازده حقیقت میں پانچ وزن ہیں اور تسکین اوسط سب جگہ دو اظہار ہے کہ
 شمنات میں وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے
 یہ دو ہوا اور مسدسات میں وزن پانچواں اور چھٹا اور ساتواں اور آٹھواں سب
 جواز تسکین اوسط کے ایک ہے یہ تین ہوا ورنہ ان دسواں ایک ہے یہ چار ہوا
 اور مر لبات میں گیارہواں اور بارہواں ایک ہے یہ پانچ ہوا صاحب ہاشمیہ
 تے بیان یہ ہاشمیہ لکھا ہے ح قول حقیقت پنج وزن است محقق تھانکہ باسقاط وزن
 دوم چارم و ششم و ہشتم و دہم و دوازدهم کہ ہر یک باقیہش متحدت شش
 باقی ماند و اسقاط اوزان سبہ این دوازده بخیاں ناقص نمی آید ہم کلامہ فوس کہ اس
 عبارت کو بھی نہ سمجھے کہ تسکین اوسط ہمہ چار و ابود و چون در ضرب سوم و چارم یا دہم
 تسکین کنند یہ پنج نیز ہوا و مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فاعلین تقطیع توان

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصلحتاً قصیدہ ظاہر گردد
 است اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم میں سب ممکن کرین پنج میں بھی پڑھ سکتے ہیں
 مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ ممکن متعلق فاعلات متعلقن فع وزن سوم اور چہارم
 کا ہر اوسکی یوں قطع ہو سکتی ہے مفعولن فاعلن متعلقن فع اس صورت میں فاعلن
 بجائے فاعلات اور متعلقین بجائے مفعولن ہوگا اور یہ وزن ترانے کا ہے پنج سے اور
 و باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہ ایسا واقع ہو فرق اور مصلحتاً مع قصیدہ ظاہر
 ہوگا یعنی اور مصرعوں کے تمیز وزن پنج اور وزن منسرح میں ہو جائیگی م و بعضے عروضیہ
 برین اوزان از سالم متعلقن و مجنون اشعار آوردہ اند مثال وزن اول از سالم بیت
 بریار من بے گناہ بے جرم گرفت راہ + آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن شت گوے
 و از مجنون شعر مرا از ان کہ فعل وزن و ذلت سیاہ + ز روز گد شب کنی و ز شب کنی
 باز روز بیت اور بعضے عروضیہ ان وزنوں میں سالم سے متعلقن اور مجنون مثالین
 لائے ہیں یعنی اوزان سالم میں اول رکن متعلقن تھا اوسکی جگہ متعلقن سالم
 یعنی وزن اول سالم متعلقن فاعلات تھا یہاں متعلقن فاعلات ہے بیت مثال
 سر قومہ متن ہے قطع یہ بریار من متعلقن بے گناہ فاعلات ہے جرم بگ متعلقن
 رفت فاعلات + حاسد ہی متعلقن غیب خواہ فاعلات و دشمنی متعلقن زشت
 فاعلات اور مثال مجنون سے یعنی وزن اول سالم میں جہان بجائے متعلقن متعلقن آیا
 ہے اوسکی مثال یہ ہے جو مر قومہ متن سے قطع اوسکی یہ ہے مرا از متعلقن
 روزے فعل فاعلات و از اول متعلقن فی سیاہ فاعلات روز گد متعلقن شب کنی
 ہی فاعلات زشت گئی متعلقن باز روز فاعلات م و از مجنون اگر ہر دو متعلقن مجنون
 باشند نہایت ناخوش بود اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشند بر نیگو نہ بیت
 مرا از مسلسل و در تونیت نصیبے مرا از چہر رخ سیاہ تست گزندے
 متعلقن اور مجنون سے یعنی جہان اول رکن مجنون آیا ہے اگر دو متعلقن متعلقن
 مجنون ہوں یعنی متعلقن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا متعلقن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے مرازل مفاعلن مودور
 فاعلات بنس نفسی مفتعلن بے نفع مراجر مفاعلن غی سیاہ فاعلات نفع کن مفتعلن بی
 نفع معنی بیت کے یہ ہیں کہ مجھ کو ترسے نعل و درکے یعنی لب و دندان کہ نہیں ہے حصہ
 تری چشم سیاہ سے ہے گز نزد جرج بافتع و غین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
 بطور شکریہ مودور برہان اور سراج سے کذا فی الغیث ہم مثال وزن خیم از
 سالم بیت بر من چرا کردہ و راز این زبان + بگذار تا دارم این زبان در دہان
 مثال وزن خیم کی سالم سے عینی وزن خیم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھایان بجا
 مطوی سالم ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بر من چرا مفتعلن کرد
 آید فاعلات رازی زبان ستفعلان بگذار تا متفعلان بگذار تا متفعلان دارین فاعلات
 باد و بان ستفعلان و بر را مصنف وزن عروض متفعلان یا بدہر کیفیت این شعر
 وزن خیم کہ دان عروض معری و ضرب نزال یا بدی نواز شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صا
 حاشیہ نے پہلی عبارت بھی غلط پڑھی کہ جان عروض معری ہے وہاں یا نزال بھی ہے
 اور جملہ عروض مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہیں اور خود کہتے ہیں اور قطع
 نظر اس مصنف علیہ الرحمہ شالین بطور عرضیوں کے لکھے ہیں اور خود کہتے ہیں کہ الف او
 تون بجا ہے ایک حرف کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جابجا لکھتا ہے
 کہ زیادت یک ساکن میفر وزن بنین با وجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار
 بھی ہے م و از رکن اول مجنون شعر ز بہر خوبی نہ از برائے و قافہ ترا
 ترا گزیدم تہا ز خلق جان نہ و باقی برین قیاس ت اور مثال رکن اول مجنون
 سے یہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع ز بہر خو مفاعلن بے نار ب فاعلات را
 و فاعلتان ترا گزی مفاعلن دم تہا ز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی شالین
 قیاس پر ہیں ہم خفیف این بحر در سر دو لغت استعمال و تہازی اصلش درد اثرہ
 فاعلاتن مس لعلن فاعلاتن دوبارہ و اور اسہ عروض و چار ضرب است و پنج وزن
 است سہ اردائی و دواز محروبان تفصیل ت یہ بحر تازی اور فارسی میں استعمال ہوا

اور سکی دائرہ تازی میں فاعلاتن میں تفعیل فاعلاتن ہے دو بار اور اس کے تین عروض میں
 یعنی فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضرب ہیں یعنی
 فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور مخبون مقصور اور پانچ وزون
 پر آئی ہے تین دانی اور دو مجز و اس تفصیل سے ہم شعر علی ابی مابین ورنی فبادولی
 وحلت علویۃ بالستال یہ عروض و ضرب ہر دو سالم است ست پہلا وزن شعر جو تین میں
 ہے عروض اور ضرب اس کے دونوں سالم یعنی فاعلاتن ورنی اور بادولی اور سخال تینوں
 نام قریوں کے ہیں اور فی فبادولی میں معنی داو ہے معنی یہ ہیں کہ او تر سے اہل سیر
 قریہ کی ورنی و فبادولی ہیں اور اتری ساکن اس قریہ عالیہ کی قریہ سخال میں تقطیع یہ
 حلال ابلی فاعلاتن مابین و مستفعلن تا فباد و فاعلاتن لا وحلت فاعلاتن علویۃ تین مستفعلن
 بسخالی فاعلاتن م ب شعر بیت شعر کے اہل ثم مل اتینیم تا او یکلن من دون
 ذاک الریدی یہ عروض سالم و ضرب محذوف ست ست دوسرا وزن عروض
 سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن شعر شال کا مرقوسہ متن ہوتا ہے
 صیغہ مضارع سکلم بنون خنیفہ اور یکلن صیغہ مضارع غائب بنون خنیفہ معنی یہ ہیں
 کہ کاش جانتا ہوں آیا پھر آدگامین ان تک یا حامل ہوگی بدون اس کے موت یعنی
 آیا یا رونکو بہر و بچھو گامین یا بغیر دیکھے مر جادگام تقطیع یہ ہے لیت شعری فاعلاتن
 اہل ثم مل میں تفعیل فاعلاتن او یکلن فاعلاتن من دون ذاک میں تفعیل
 گریہ و فاعلن م ج شعر ان قدر نایباً علی عامر بنہ نقیصت مندہ اندر عہد لکھن یہ ہر دو
 محذوف داین ہر دو دانی است ست تیسرا وزن عروض اور ضرب دونوں محذوف
 ہیں یعنی فاعلن مبنی یہ ہیں اگر قدرت یاتا میں کسی دن عامر پر انتقام لیتا میں اس کے
 یا چھوڑ دیتا میں اس کو واسطے تمہارے تقطیع یہ ہے ان قدر نا فاعلاتن بومن علی
 میں تفعیل عامر فاعلن نقیصت من فاعلاتن ہوا و ندع مستفعلن ہو لکھ فاعلن یہ
 تینوں وزن دانی کے ہیں م شعر لیت شعری ما ذا اتری فام عمر کے امرا
 ہر دو سالم اندت چوتھا وزن شعر جو متن میں مسطور ہے عروض اور ضرب

دونوں سالم ہیں یعنی مس تفع لن یعنی یہ ہیں کہ کاش جانتا ہوں کہ کنارہ مادر عمر کی ہے میرے
مقدمے میں لقطع یہ ہے لیث خمری فاعلاتن ذاتری مس تفع لن ام معرن فاعلاتن فی
انزاس تفع لن م سفسر کل خطب ان لم مکولوا انہ غضبتہم لیسر عرض سالم و ضرب
مجنون مقصود است و این بہر دو مجزوست بت پانچوان وزن شعر مرقومہ متن ہے
عرض سالم یعنی مس تفع لن اور ضرب مجنون مقصود یعنی فعلن معنی یہ ہیں کہ ہر کار
عظیم اگر غضب نہ کر دتم آسان ہی تقطیع یہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم مکولوا مس تفع لن
فوعضبتہم فاعلاتن لیسر فعلن یہ دونوں وزن مجزو کے ہیں م بطریق زحاف و م
ارکان جنہن رد ابود و درکن اول کف و شکل رد ابود و میان حرف آخر رکن اول و
حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تثبیت رد ابود و در عرض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آیدت اور بطریق زحاف کے سب ارکان میں جنہن ردای
پس فاعلاتن فعلن اور مس تفع لن مقاعلن ہوگا اور رکن اول میں کہ فاعلاتن
ہے کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلن ردای اور در میان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ
یعنی دونوں سلامت رہیں گے یا ایک گر گانہ دونوں اور ضرب بیت اول میں کہ سالم لیسر
تثبیت ردای ہے یعنی بیجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عرض میں بھی
اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تسعیت لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے م و ایابار
اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چار بار بود و مجنون یکا دارند و عروضیان گونہ انداز
چار عروض و مہفت ضرب است و پرہشت وزن متعلست یکے مثن و شش مسدس و
برع یابین تفصیل و ایابارسی میں اصل او سکی دائرے میں فاعلاتن مس تفع لن
چار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے ہیں اور عروضیوں کے کہا ہے کہ اس کے چار عروض
ہیں یعنی مقاعلن مجنون اور فعلن مجنون اور مفعولن مشعت اور فعلن مجنون مقصود
یا فعلن مجنون محذوف اور سات ضربیں ہیں یعنی مقاعلن مجنون اور فعلن مجنون
اور مفعولن مشعت اور فعلن مجنون مقصود اور فعلن مجنون محذوف اور

فعلین مشعش مخدوف اور فعلان مشعش مقصور اور آٹھ وزنوں پرستعمل ہے ایک شمن اول
جہہ سدس اور ایک مریج اس تفصیل سے م عروض اور ضرب ہر دو مجنون اور شمن
برنیگونہ بیت مغم آنکس تا بہ فرق ہی سوزم از قدم بہ زغم عشق آن مغم کہ نہ بینی جتو دو گر
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں مجنون یعنی مفاعیلن بیت مثال کی مرقومہ
تن ہے تقطیع او سکی یہ ہر نما کس فعلاتن کتابقر مفاعیلن تمیسو فعلاتن زمرقوم مفاعیلن
زعمی شش فعلاتن قاضم مفاعیلن کہ نہ بینی فعلاتن جتو گر مفاعیلن اور جتو اقصا چون
کاہی زبان سے م سدسات بہر دو مجنون برنیگونہ بیت تن تو در دوسد بود و دو
من بہ صما یخ بر کہ بیشتر آمدت سدسات بہر دو وزن عروض اور ضرب دونوں مجنون
ہن یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن میں مسطور ہے تقطیع یہ ہے تن تو در فعلاتن و سد بود
مفاعیلن ولی من فعلاتن صمارن فعلاتن جبر کنی مفاعیلن شتر آمد فعلاتن مریج عروض
مجنون یا مشعش و ضرب مشعش و این بحقیقت همان است کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل تن بیو شم باری پرخ چون زعفران بچہ پو شام ت قیل و وزن عروض مجنون یعنی
فعلاتن یا مشعش یعنی مفعولن اور ضرب مشعش یعنی مفعولن اور یہ وزن فی الحقیقت وہی ہے کہ
کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسرے دم اور سوم سدس میں ایک وزن ہر مثال مرقومہ تن
تقطیع یہ ہر منکر دل فعلاتن تن ہو مفاعیلن شم باری مفعولن رخ جو زرع فعلاتن فراہی مفاعیلن
پوشام مفعولن م عروض همان و ضرب مجنون مقصور برانیگونہ بیت حکم چون مرا نخواہد یارم
نکہ نام ازین حکایت و حال ت جو تھا وزن عروض وی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مجنون
مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی تن میں لکھی ہے تقطیع او سکی یہ ہے حکم جو فعلاتن مرا
مفاعیلن بریارم مفعولن بکہ نام فعلاتن از می حکما مفاعیلن تجمال فعلان م عروض
یا مخدوف و ضرب ہم مجنون مقصور برانیگونہ بیت حکم صابری جو صبر نمایند اتم از رخ
صابری بگذاخت و ضرب مشعش مقصور ہم مستعمل شاید بایست کہ بحبت آن وزن دیکر
وزندی است پانچواں وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون مخدوف یعنی فعلان اور
ضرب بھی مجنون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جسی تن میں لکھی ہے تقطیع او سکی یہ ہے

چشم ما فعلان بری چسب مفاعلن زعمان فعلان نمیزدن فعلان چسب بری مفاعلن
 یکدخت فعلان اور ضرب شعث مقدور یعنی فعلان بسکون عین بھی شعث ہے اور چسب
 تھا کہ بھیت اسکے ایک وزن اور کام و عروض بہان و ضرب مخدوف و شعث بہان ست
 چشما وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون مخدوف یعنی فعلن اور حکم اور حکم
 وہی ہے یعنی چسب اور شعث ایک ہی ہم زرعروض بہان و ضرب اشتر گفته اند وان بہت
 بل شعث مخدوف است بر نیگو نہ بیت چہ کنہ کر دم اسے نگار بگو کہ زمین رو در و شب
 گزرائی تا این حملہ مخدوف این بحر ست ست سالتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان
 یا فعلن اور ضرب اشتر بھی ہے عروضیوں کے یعنی بسکون عین اور یہ سہم ہر بلکہ شعث مخدوف ہے
 اسواسطے کہ چین بہان لازم ہے اور بعد چین کے تبرسی فعلن بسکون عین زمین ہو سکتا
 بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہے تقطیع ادسکی یہ ہے چہ کنہ کر فعلان وہی نگار مفاعلن
 رہ بگو فعلن کر من رو فعلان زرش گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہ سہم سالتوان
 مجزوع کے ہیں ہم مربع ح ہر دمجون ست بر نیگو نہ بیت چہ کنہ با کسے جفا نہ کہ بود از تو
 بتلات مربع آکھوان وزن عروض اور ضرب و دون مجنون یعنی مفاعلن جیسے بیت
 مرقومہ متن ہے تقطیع ادسکی یہ ہے چکنی یا فعلان کسی جفا مفاعلن کہ بود از تو
 متبتلا مفاعلن ہم و تحقیق این جملہ پنج وزن ست و صدر و ابتدا سالم رو ابو و تسکین
 متحرکات ہم جائز نبودت اور یہ سب حقیقت میں پانچ وزن ہیں ایک اکشن اور تین سہ
 اول و سوم و چہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان میں سالم لانا روا
 اور واسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجائے فعلان مفعولن لائین جہان
 چاہیں م و عروضیان بر ارکان سالم نہ کلفت استلہ آورده اند مثال وزن اول
 از مسدسات بر نیگو نہ بیت چند گویم با من کن بنگار را نہاد عشقت پیدا نہ گرد تا ہم
 ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالیں یہ لکھیں لائے ہیں مثال وزن اول کی مسدسات
 سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع ادسکی یہ ہے چند گویم فاعلان با من کن مفاعلن
 را فاعلان تار عشقت فاعلان پیدا نہ کر مس تفع لن دو نہا ہم فاعلان ہم مثال وزن دوم

بہت دریا باشد پاک پیدار از مین و دیر کس زین دیدہ نمازم ت مثال وزن دوم کم
 مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے دریا با فاعلاتن شد پاک کے
 مس تفع لن دار از م نفعلون مزد دیر کس فاعلاتن ری دیر اس تفع لن نمازم نفعلون لفظ
 پاک شعر مذکور میں معنی صاف اور آشکارا ہے اور نماز با لفتح و تشدید المیم سخن چین اور
 اشارہ کنندہ بخشش اور طعنہ زنندہ لطایف کے کذا فی النیات م مثال وزن سوم سے
 روسے یارم مر لالہ کی پسند دہ لالہ چون او کی بر دہ در بہار بہت مثال وزن سوم
 کی مسدسات سے شعر متن میں مرقوم ہے تقطیع او سکی یہ ہے روسے یارم فاعلاتن
 مر لالہ راست فعلن کی پسند و فاعلاتن لالہ چا و فاعلاتن کے بر دہ مس تفع لن در بہار
 فاعلان م مثال وزن چہارم بہت پیشم آمد دلخواہ من بامداد ہر دو رخ را راستہ چون
 ت مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بہت مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے
 پیشا یذ فاعلاتن دلخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلاتن ہر دو رخ را فاعلاتن را راستہ
 مستفعلن چو بہت فاعلان م مثال وزن پنجم بہت وقت رحمت نامہ ترا ای نگار
 چہ داری مارا بدین زاری ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بہت مرقومہ متن
 ہے تقطیع او سکی یہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامہ ترا مس تفع ای نگار فاعلان چہ داری
 فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن زاری فعلن م مثال سالم وزن مشطوریست تا کے ل
 اندہ خوری نہ تو بشادی اولی تری ت مثال سالم وزن مشطوری یعنی مربع کی تقطیع بہت کو
 گی یہ ہے تا کیدل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اول تری مس تفع
 من م مضارع این بحر ہم در ہر دو وقت مستعمل ت و بازی اصل در دائرہ مفاعیلین
 فاع لاتن مفاعیلین دوبار باشد در نہا مجز و آید و اور ایک عروض دیک ضرب بود ہر دو سالم
 ہر یک وزن آید و ہمیشہ نیست ت یہ بحر بھی تازی اور فارسی میں مستعمل ہے اور اصل
 اسکی دائرہ تازی میں مفاعیلین فاع لاتن مفاعیلین دوبار ہے اور استعمال میں مجز و آتی ہے
 اور اسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونوں سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن پر کی
 ہے اور بہت او سکی یہ ہے م شعر دعائی الی سادہ و داعی ہوئی سادہ ت شعر

شعر شمال کا معنی اس کے یہ ہیں کہ بلایا مجھ کو طرقت معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد نے اور
 تقطیع اس کی یہ ہے دعائی امعا عیل لا سعادین فاع لاتن دواعیہ مقاعیل و اسعاد
 فاع لاتن ہم و صدر و اتیدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا دونون مقاعیلین کقب
 باشد و در عرو من کف نیز روا بود و مقاعیلین شاید کہ بخرم اخرج یا اشتر شود و ت اور صدر
 ابتدا کہ مکفوف ہیں یعنی مقاعیل مقبوض بھی روا ہیں یعنی مقاعیلین اور و میان یا دونون
 مقاعیلین کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونوں کا ہم جائز نہیں ہے اور لا محالہ سقوط ایک کا لایعنیہ
 واجب ہے اور عرو من اور ضرب میں کف بھی روا ہے یعنی فاعلات لکرجب آخر شعر میں
 کف آئیگا آخر لا محالہ ساکن ہوگا اور مقاعیلین لایق ہے کہ خرم سے اخرج یعنی مقبول
 یا اشتر یعنی فاعیلین ہو یعنی مقبول اور فاعیلین بھی صدر اور ابتدا میں آجاتا ہے ہم و اما
 بہ فارسی اصلش در دائرہ مقاعیلین فاع لاتن چار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بجا دارند
 و مکفوف یا موقوف بود یا اخرج و ہر یکے رانوعے شمرند و ہر دو را ہفت عرو من و یا زودہ
 ضرب آورہ اند و گفتہ اند بہ نسبت و ہفت وزن کے متعل است و اما دائرہ فارسی میں اصل
 اس کی مقاعیلین فاع لاتن چار بار ہی اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہیں یعنی پہل
 فاع لات اور مکفوف یا موقوف یعنی مقاعیل میں اخرج یا اخرج یعنی مقبول آتا ہی اور ہر ایک کو
 عرو منی ایک نوع جانتے ہیں اور دونوں کے سات عرو من اور گیارہ ضرب میں لائے ہیں
 اور کہا ہے کہ ستائیس وزنوں پر متعل ہے ہم مضارع مکفوف عرو منیان این نوع
 را چار عرو من و بہشت ضرب آورہ اند و گفتہ اند برودہ وزن آمدہ است سے شمن د و
 سدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل انیت سے مضارع مکفوف عرو منی اس نوع کے
 چار عرو من لائے ہیں یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعیلین ایک را تہر جہ
 محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فاعل دو اور مقصور مقاعیلین سے یعنی مقول
 یا محذوف اس کا یعنی قولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے اس حکم یہ
 یہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و اتیر و سالم تم کلامہ قتال اور آٹھ ضرب میں
 لائے ہیں مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اس کے فاعل

فاعلان و دوا بر مفعول یعنی فعلین جبکہ محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے متن اور مقصور
 لکھا ہے متن اور مقصور مفاعیلین سے یعنی فاعلان چار اور محذوف اوس کے یعنی فاعولین پانچ اور
 سالم یعنی فاع لاتن چہ اور مجرب یعنی فعل سات اور ازل یعنی مفع آٹھ صاحب حاشیہ فراس
 جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف و ایترو سالم و مجرب از
 و این ہشت شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف شمن و سدس و مرجع را جدا جدا
 شمار کنند زاید از ہشت گردد تم کلامہ متامل اور عروضیوں کے کہ ہے کہ یہ نوع دس و زون
 آئی ہے من شمن اور دوسدس اور تین مرجع اور دوشمٹ اور تفضیل یہ ہے م شمن
 ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برنگونہ بیت نگار آفتاب رو و شراب
 آفتاب بخت و دلت بگل از نگار و دہن بگل از شراب و بیت مثنیات پہلا
 وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلین از ضرب مقصور یعنی فاعلان
 جیسی شعر مرقومہ متن ہے قطع اوسکی یہ نگار فاعیل تاب رو دے فاع
 لات شمر اب فاعیل تاب بخت فاع لان دلت بگل فاعیل از نگار فاع لات دہن بگل
 فاعیل از شراب فاعلان دلت بگل از نگار دل اپنا نہ اوٹھا مستحق سے م عروض
 ہماں و ضرب محذوف و حکمش ہماں است دوسرے وزن عروض وی یعنی فاعلان
 یا فاعلین اور ضرب محذوف یعنی فاعلین اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک
 ہیں م م ہر دو اتر گفہ اند و سوسست چہ اتر محذوف تقطوع باشد و این محذوف
 مقصور است از ان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است نہ مجموعی مثالش بیت تو
 گوئی مرا کہ از چہ چین ستمندی + از برا کہ بیخ لہوز جام بکندی ت تیسرا وزن
 عروض اور ضرب دونوں اتر کے ہیں عروضیوں نے اور یہ سہو ہے اسواسطے
 کہ اتر محذوف اور تقطوع کو کہتے ہیں اور یہ محذوف مقصور ہے اس جہت
 سے کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی ہیں آتا کہ
 نہ مفروقی میں مثال اوسکی مرقومہ متن ہے قطع اوسکی یہ مگویم فاعیل را کانیج
 فاعلاتن جیست فاعیل مندی فاعلن از برا کہ فاعیل بیخ لہوز فاعلاتن زجاست فاعیل

کندی فعلن م مسدسات م عروض مقصور یا مخدوف و ضرب مقصور برانیکونہ

باندہم زعاشقیہ چنین زار

کنون بر من اسے نگاریہ بخشای

ست مسدسات جو تھا وزن عروض مقصور یعنی فعلن لان یا مخدوف یعنی فعلن اور ضرب مقصور
یعنی فعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے مبدم ز معاعیل عایش
فعلن لات جنی زار فعلن کنو برم معاعیل نے نگافاع لات بخشای فعلن لان م عروض ہاں
و ضرب مخدوف و حکمش ہاں است بت پانچواں وزن عروض وہی یعنی فعلن لان یا فعلن
اور ضرب مخدوف یعنی فعلن اور حکم اسکا وہی ہے یعنی یہ دونوں وزن ایک ہیں م مریجا
و عروض و ضرب ہر دو سالم برانیکونہ بیت چہ کردم تباگوئی کہ بر من چنین بکینی ت مریجا
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اسکی یہ ہے چکر دسب معاعیل تباگوئی فاع لاتن کیریت معاعیل نے بکینی فاع
لاتن اور بکینی اسے بکینہ ہستی م ز عروض مقصور یا مخدوف و ضرب مقصور برانیکونہ بیت
نہ بینی کہ عشق یار پہن دست بر کشادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان
یا مخدوف یعنی فاعلان اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہ ہے نہ بینی کہ معاعیل عشق یار فاعلان بن دست معاعیل بر کشاد فاعلان
م عروض ہاں و ضرب مخدوف ست اٹھواں وزن عروض وہی یعنی فاعلان
فاعلان اور ضرب مخدوف یعنی فاعلان یہ دونوں بھی ایک ہیں م مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد و ضرب محبوب آید و ازین نوع شعر درازنہ گفتہ اند چہار چہار
گفتہ اند از ان سہ بریک قافیہ و چہارم را قافیہ دیگر و مہربان معنی آنرا پارسی بار بار
خواند و بعضی جادو راہ شالش شعر دل از یار سنگدل بکسل و اگر مسکن کشند چنین
شود شعر نہاد می چراکوشی ست مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہیں ہے
فقط ضرب سے اسکی شناخت ہی اور ضرب محبوب آتی ہے یعنی جب معاعیلن سکون
سبب کرکئی مفار با فعل اسکی مقام پر آیا اور اس میں شعر دراز تر نہیں کہی ہیں یعنی بہت
کلم کہی ہیں نصیحت خواہ غزل نہیں کہتی چار چار کہے ہیں یعنی مثل سہ ط چار خانہ کے اوکین

تین ایک تانیہ پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرے اموافق ایات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی بار بکنے میں بار بکنام مطرب مسرور پر دینر کا کشف اور برہان اور غیث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادو راہ کہتے ہیں جادو یعنی سحر اور بمعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور خواہندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی سے دل از یار سنگدل بکسل
تقطیع یہی دلز یار مفاعیل سنگ و لب فاع لات کسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنی اگر
مفاعیل فاع لات فعل میں تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بر وزن مفاعیل فاع لاتن
جو مثال مرقومہ تین ہی تقطیع یہی بنام مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی منع بنام مرقومہ
یہی تین میں بھی اور حاشیہ میں بھی لکھا ہے قتال م می ہین وزن و ضربش ازل ہم
مسکن شود بر نیگوشتہ شعر ازیرا چین گزیرم یار نہ و بداند کہ مضارع موقور بہ نزدیک شاخون
متروک است و دیوان وزن ہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنی مفاع اور ازل
اجتماع حذف و قہر کو کہتے ہیں جب مفاعیلین میں حذف و قہر کیا مفاع رہا اور اگر مسکن ہو
یعنی مفاعیل فاعلات مفاع میں تین متحرک سے ایک ساکن ہو بر وزن مفاعیل فاعلاتن
فاع ہو جائے مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ تین ہے اور لفظ ازیرا شعر مذکور میں معنی ازیرا
ہے اور زرا محفف اوسکا ہے خواہ زیر اصل ہو اور الف وصل زائدہ اوسپر آیا
ہو مگر ازیرا بفتح اول و یاء مجہول فرید علیہ زیر السبعنی ازیرا تبت برہان سے کذا فی ایضاً
تقطیع یہی ازیرا مفاعیل نے گزیرم فاع لاتن یار فاع اور معلوم ہو کہ مضارع
موقور نزدیک شاخون کے متروک ہو م مضارع اخرج عروضیان این نوع را
عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفتدہ نوع آمدہ است پنج شمن و
ہفت سدس و پنج ربع باین تفصیل است مضارع اخرج عروضی اس نوع کے سات
عروض لاتے ہیں وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن مخذوف اور فاعلن
جبکو اتبر کہتے ہیں آوردہ مخذوف مقصور ہے اور فاعل محبوب موقوف یا فاعل محبوب مکشوف
اور مفاعیلن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن مخذوف اور فاعل ازل اور گیارہ فاعلن
لاتے ہیں وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن مخذوف اور فاعلن جبکو اتبر

مفاعیل اخرج

لکھتے ہیں اور وہ محذوف مقصور ہے اور رفع محبوب مکشوف اور نفع محبوب موقوف اور
 اور مفاعیلن سالم اور فعولات مقصورا و فاعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل الجواب اور
 کہا ہے کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثنیٰ اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل کے
 م مثنیات اعراد میں ضرب ہر دو سالم برائیکو نہ بیت فریاد میں ز عشق پر یکچہرہ سمن
 کز عشوہ عمر برد دنیا بد شہی بر در پ و چون سکن شود مفعول فاعلاتن چار بار شود و چار
 خانہ برین وزن خوش آید۔ مثنیات پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی
 نفع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے یقطع یہی فریاد مفعول من ز عشق فاعلات
 پر یکچہرہ مفاعیل ای سنبہ نفع لاتن کز عشوہ مفعول عمر برد نفع لاتن نیادش مفاعیل بے ہر دو
 نفع لاتن لفظ در شعر میں زائد ہے اور بعضی نسخوں میں برد یا ضافت ہے یعنی
 نزدیک دروازہ اور اگر ممکن ہو یعنی تار نفع لاتن میم مفاعیل سے ملے پتکین اوسط
 مفعول نفع لاتن چار بار ہوا اور چار خانہ اس وزن میں خوش آئندہ ہوتا ہے مثال یہ
 ہے بیت از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دایم۔ وزن جہانخرد و احم کہ نیک دانی م م
 عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر نیگو نہ شعر یاران من جوان و رفیقان جوان
 اندوہ تو بگرد مرا کنگار پیرت دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
 فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے یقطع اوسکی یہ ہے یا
 مفعول من جوان فاعلات رفیقان مفاعیل بنجوان فاعلان اندوہ مفعول تو بگرد فاعلات
 مرا م مفاعیل کار پر فاعلان م م عروض جان و ضرب محذوف و حکمش جان است
 تیرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا
 وہی ہے یعنی یہ دونوں وزن ایک ہیں م عروض و ضرب ابتر لفظ اندوہ سہو است چہ محذوف
 مقصور است مثالش بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم بانہ وزیر کہ تور اندم من شادمانی پست
 تو کھا وزن عروض اور ضرب کو عروضیوں نے ابتر کہا ہے اور یہ سہو ہے اسول سے کہ ابتر حذف
 اور قطع ہے اور قطع و تہ مجموعی میں آتا ہے اور نفع لاتن منفصل میں و تہ مجموعی سنین ہے
 مفردی ہے پس یہ محذوف مقصور ہے جب فاعلاتن کو حذف کیا نفع لا رہا اور جب فاعلاتن

فَاعِل رہا اور اسکی جگہ پر فعلن کے مثال مرقومہ متن سے قطع یہ ہے دانیک مفعول از
چہم فاعلات گذارمب مفاعیل اندہ فعلن زیرا کہ مفعول تو زرا بق فاعلات ہیں شاد مفاعیل
مانی فعلن ہمہ عروض محبوب قوت یا محبوب مکشوف و ضرب محبوب مکشوف برانیکونہ بہت کلنا
نہ و ہچونہ خندان + دیبای سپردار و دوزین کمر + دیبای کہ ضرب محبوب موقوف را و زنی
و دیگر دوزی برقیاس گذشتہ تپانچوان وزن عروض محبوب موقوف یعنی فاع حب و لون
سبب حب سے گنگے اور عین ساکن ہوا وقت سے فاع ہوا یا محبوب مکشوف یعنی حب و لون
سبب حب کے اور عین کشف سے فاع ہوا اور ضرب محبوب مکشوف یعنی فاع حب و لون کی
مرقومہ متن سے قطع یہ ہے کلنا مفعول زرا و ہچ فاعلات شہی چہن مفاعیل یان فاع و ہچ مفعول
سپردار فاعلات در زریک مفاعیل مرفوع اور عروض مفعول کو چاہئے تھا کہ ضرب محبوب موقوف
کو ایک زن اور قرار دیتے برقیاس گذشتہ ہم مسدسات و عروض و ضرب ہر دو سالم
شہر باد ہار و بادہ شبگیر بنامی نبشتہ و ہمن و خیری ت مسدسات چھا وزن عروض
اور ضرب و لون سالم یعنی مفاعیل مثال او کی مرقومہ متن سے قطع او کی یہ ہے باد
مفعول بار بار فاعلات اشبکیری مفاعیل پو بیت مفعول نفس اوس فاعلات منو خیری
مفاعیل شبگیر یعنی ہچ و سہر گاہ غیاث سے اور خیری بالکسر بار معرفت بردن بری اور
تہمین او کی بہت ہیں زرا و اور سفید اور سہج اور کبود اور او سکون خطمی اور گل خطمی اور گل خرو
بھی کہتے ہیں برہان اور ہار عجم سے اور صراح میں لکھا ہے کہ یہ عرب خیر و کا ہے ہم ز
عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برانیکونہ بہت از کار رفتہ ہچ نیویش و زمانہ
ہنوز کن باد ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلات یا محذوف یعنی فاعلات اور
ضرب مقصور یعنی فاعلات مثال مرقومہ متن سے قطع یہ ہے از کار مفعول رفت ہچ
فاعلات نیویش فاعلات و زمانہ مفعول و ہنوز فاعلات کن باد فاعلات ہم ح
عروض ہماں و ضرب محذوف و مکش ہماں است ت آٹھوان وزن عروض دی یعنی
فاعلات یا فاعلات اور ضرب محذوف یعنی فاعلات اور حکم او سکاد ہی یعنی یہ وزن ایک
ہم و عروض و ضرب ازل برانیکونہ شعرا منذری خوب نگار تابد شب چار و دہ ماہ

ست نوان وزن عروض اور ضرب و نون ازل یعنی نقول باجتماع حدث و قعر شعر مثال کا مرقوم ہن
 معنی یہ ہن کہ مثل رکع محبوب کے ماہ حب چار دم چکناہر تقطیع یہ ہن مانند مقول رکع خوبا حالات
 محکا مقول تابش مقول بے چار فاعلات و ماہ مقول م م ی عروض ہان و ضرب محبوب ہان
 وزن ست ست دسوان عروض و ہن یعنی نقول و ضرب محبوب یعنی فعل محدود مرتب اور ہن
 و ہن وزن ہن یعنی یہ دونوں ایک ہن م یار کنی کہ بجای عروض است نہ ازان قبیل است کہ
 رکنی کہ بجا ضرب است پس معتد است و ضرب محبوب موقوف پر نیگو نہ شعر تا کی بوم باندہ عشق
 آن بت نامہ بان : و اگر ہمد او اسطہ تحرکات مسکن کنند پارہ بہر شود بر نیگو نہ شعر شری بالہ
 رخ سبب و سیم دندان لب ناروان : ست گیار حوان وزن جو رکن کہ بجا عروض ہے
 نہ اوں قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجا ہے ضرب ہے پس معتد ہے یعنی رکن عروض
 اور ہے کہ مفاعیلین سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے بنا ہے
 و جہ اسکی یہ ہے کہ مضارع سدس کئی طرح پر ہے ایک بجز فاع اخیر یعنی مفاعیلین
 فاع لاتن مفاعیلین جیسا کہ ظاہر ہے دو کے بجز فاع لاتن دوم یعنی مفاعیلین
 مفاعیلین فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کہ بیا بہ ہن
 پر تخت سلیمان راستین پیشش بدل دیو و دام کو و دیو بر ہم زدہ مھکا
 جو رکن : ہر وزن مقول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت
 معتد کی کہ اس میں مفاعیلین اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معتد کہا
 یعنی گویا کہ یہ ایک مصرع ہے کہ اسطے کہ مفاعیلین بجز مضارع میں جب
 سدس بنا لے ہن ساقط ہن ہوتا جیسا کہ وقوع اسکا مصرع ثانی بیت
 مثال میں ہے اور بیت معتد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ خود فرماتے ہن کہ ضرب
 اوں کی محبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن سے تقطیع بیت مثال مرقومہ
 ہن کی یہ ہے تا کیب مقول دم باندہ فاع لاتن متیار مفاعیل عشق اب
 فاع لاتن نامہ مفاعیل بان فاع اور اگر سب او اسطہ تحرکات کو مسکن کر یعنی
 مقول فاع لا مفاعیل فاع لاتن مفاعیل فاع میں دو جگہ متن تحرک جمع ہو کر ہیں اور

اوسط کو ساکن کرین پس رکن یہ ہو گئے مفعول فاعل لاتن مفعول فاعل لاتن مفعول فاعل
یہ صورت کچھ اول سے بہتر ہے پس بہت سر دسی جبالا ح سبب دسم دندان لب
تاروان جو مرقومہ تن سے لفظ او سکی یہ ہر سر ویں مفعول ہی جبالا فاعل لاتن رخ
سبب مفعول سیم دندان فاعل لاتن لب نام مفعول وان فاعل اس جگہ صاحب حاشیہ
یہ لکھا ہے ح قولہ محبوب موقوف ورنہا مخفی ازل باید زیر اکہ اصل رکن صریح ورنہا
مخا عین وند مجموعی است وقت ورتد موقوف واقع شود پس نف ورنہا گنجایش ندارد
تم کلامہ دوم حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش تا کیب مفعول دم تا بد فاعل لات ہتیار مفعول عیش
مفعول تمینم فاعل لات بان فاعل واین خلافت قرار داد مصنف علام است زیرا کہ اولت
نون ساکن را کہ در آخر مصرع افتد باز اریکوت می شمارد پس محبوب مکشوف بایستی نور
تم کلامہ اور نیل حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش سر ویں مفعول ہے جبالا فاعل لاتن رخ سبب
مفعول سیم دندان فاعل لاتن لب نام مفعول واقع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہ ہے ح والف
نامہریان در تقطیع نے افتد واین عیب است تم کلامہ قائل ہم عید عرض
ہمچنان و ضرب محبوب مکشوف وزن ہان است بارہوان وزن عروض و سطح
یعنی رکن عروض اور اور رکن ضرب اور اور شعر معقد اور ضرب محبوب مکشوف یعنی
فع فاعل لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں ہم مر لجات
یع عروض و ضرب سالم بر نیگو نہ بیت آمد بہا خرم وقت گل اندر آمدت ہر ہوان وزن
عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فاعل لاتن مثال مرقومہ تن سے تقطیع او سکی یہ اندر
مفعول ہا خرم فاعل لاتن و تنی کہ مفعول اندر آمد فاعل لاتن ہم یہ عروض سالم و ضرب مقصور
برانیگو نہ بیت اسے دلبر نگارن بابا کے باز دت چودھوان وزن عروض سالم
فاعل لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعل ان بیت مثال کی مرقومہ تن سے تقطیع او سکی
یہ ہر آید لب مفعول ری نگاری فاعل لاتن تا ماک مفعول کی بسا فاعل ان ہم یہ عروض سالم
ضرب محذوف و عکس ہان است ست بندر ہوان وزن عروض سالم یعنی فاعل لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعل ان اور حکم او سکا دی یعنی دونوں وزن ایک ہیں ہم یو

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور برانگونه بیت اسے یار دلربا ہی بیگی بارہی
 بسازت سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
 شفاعیل بدون ضرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومہ متن ہی معنی
 یہ ہیں کہ اسے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر قطع یہ ہے اسے یار مفعول
 دلربا سے فاعلان یکے یار شفاعیل ہی بساز فاعلان ہم نیز عروض مانند شازدہم در
 در رکن سوم موفور یا متر بہ مخدوف و این دو ضرب استحقاق افراد و تدریج تفاوت با
 دو وزن مذکور بہ تسکین و تحریک او اسطہ متحرکات بیش نیست سترہوان وزن عروض
 مانند شازدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرے موفور یعنی شفاعیل بدون ضرب یا ضرب
 مخدوف یعنی فاعلان اور یہ دونوں قسمن یعنی شازدہم اور ہفتدہم استحقاق افراد کا
 نہیں رکھتیں ہیں یعنی اوزان جداگانہ نہیں ہیں اسواسطے کہ تفاوت ساتھ دو وزنوں کے
 کہ قبل اس سے مذکور ہو فقط تسکین اور یہ تحریک او اسطہ متحرکات ہے اور میں بحقیقت
 میں وہی ہیں ہم و این چارہ وزن کہ بعد از وزن سوم اور وہ اندر دیک متاخران
 متروک است و تسکین او سطرہ متحرک متوالی ہے جا جائز باشد و قد ماسوفور و اخرب ہم
 آمینہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت جوانی کست و چہرہ زبانی بلعیم گرفت نیز گرافی
 ت اور یہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہیں نزدیک متاخر و ن کے
 متروک ہیں اور تسکین او سطرہ متحرک متوالی سب جگہ جائز ہے اور قد مانے موفور
 یعنی شفاعیل اور اخرب کو ملایا ہے جیسا کہ رودکی لٹا ہے بیت مرقومہ متن سے
 لقطع او سکی یہ ہے جو انیک شفاعیل سست و چہر فاعلات زبانی مفعول بلعیم مفعول
 رفت نیز فاعلات گرافی مفعول ح قول بعد از وزن سوم در اینجا از وزن سوم نے باید
 یا بجا ہے پانزدہ چارہ زہر کہ پانزدہ و سہ سجدہ میشود و ہمگی اوزان در اینجا ہفتہ است
 تم کلامہ پس چارہ کو پانزدہ پڑھکر ایسا اعتراض لکنا یعنی چہ اور اگر کتاب میں پانزدہ
 تھا لفظ بعد کو بعدہ پڑھا ہوتا کہ نہونا حرف دال کا سہوا لفظ کتاب ہی م مقصوب
 این بحر تازیان خاص است و اصلش در دائرہ مفعولات متفعلن متفعلن دوبار است

معقول فاعلان
 معقول فاعلان
 وزن جبر سبب
 و معقول فاعلان
 شفاعیل فاعلان
 خواہ فاعلان کہ وزن
 ہفتدہم شازدہم
 است و رکن
 رکن است کہ وزن
 فاعلات سکن است
 و اینجا بتقابل ہفتدہم
 شفاعیل متحرک است
 و سبب اسطہ
 ت و تین متفعلن
 تازیان کہ کتاب

مقصد

و مجز و بکار دارند اور ایک عروض دیک ضربت ہر دو مطوی برین وزن آمد تیش این است
 ت مقضبت ہر بحر خاص تازیون کی ہے اور مقضبت اقضاب سے ممبئی قطع کردن ہے
 اور اصل ادسکی دائرے میں مفعولات مستفعلن متفععلن دوبار ہے اور مجز و استعمال کرتے
 ہیں اور ادسکا ایک عروض اور ایک ضربت ہے دو مطوی یعنی مفتعلن اور وزن پر آتی ہے
 اور بت ادسکی یہ ہے ہم شعر اعرضت فلاح لکنا بے عارضان کا لہر دت شعر جو مرقوم
 متن ہے معنی اس کے یہ ہیں اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر ہو آد کے دور خسار کے
 مثل ثرائے کے شفاف اور سپید اور بعضی نسخوں میں بجائے اعرضت اقبلت ہے
 یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع ادسکی یہ ہے اعرضت فاعلات لاج لما مفتعلن
 عارضان فاعلات کلبر دی مفتعلن اور برز فحقن بمعنی ترالہ دیگر ک کذا فی الفیات
 ہم در صدر و ابتدا میان قایم مفعولات دو ادش مراقبہ باستدیس ہر دو مجنون مطوی
 نشاید ت اور صدر اور ابتدا میں در میان قایم دو مفعولات کے مراقبہ ہے پس وزن
 رکن صدر و ابتدا میں مجنون مطوی نچا ہے یعنی استقاط دونوں کا اور اثبات دونوں
 کا سمعاً جائز نہیں ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونوں سے لازم ہے پس فاعلات نہوگا
 یا فاعلات ہوگا یا مفعولات ہم دوبار سی بہ کلف ابتدا آورده اند برائیکو نہ بیت ترک
 جو بردنی مرا + گوچر انہ خوش نشی نہ و ضرب نہ ال معری دسکن ردایا بداشت برتیا
 دیگر اوزان است اور فارسی میں بہ کلف ثانی لائے ہیں جیسے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع
 ادسکی یہ ہے ترک خوب فاعلات روی مرا مفتعلن گوچر انہ فاعلات خوش نشی مفتعلن معلوم
 ہو کہ اس مرتبہ کو کبھی شمن بھی لائے ہیں بیت سر دگذا رنی نہ فصل تو بہار سنی
 من اگر چہ تنگ توام نہ غر و انتخار سنی + بر وزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور اگر
 مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن میں اور ترح اشتہر میں نہ رہے جیسا کہ یہ شعر ہے
 وقت را عنیت دآن آنقدر کہ بتوانی نہ حاصل حیات ایجان یکدم ست تادانی
 اور کبھی حشوین مطوی مسکن ہو تا ہے جیسا کہ یہ شعر ہے در ذاق اد معری
 فیض لن کہ سہارا یتوان بر دز آرد و دز لا کے چہ کند کہ رن دوم مرصع ثانی مفعولات

مختص

اور ضرب مقتضب کی ندال یعنی مستعلان اور معری مستعلن اور مسکن یعنی مفعولن ردوا
 رکھتے ہیں مثل اور اوزان کے ہم محبت این مجرد ہر دو لغت متصل است و تبارکی
 اصلش در دائرہ مس نفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار باشد و مجرد بکار دارند و یک عرض
 و یک ضرب ہر دو سالم اور ایک وزن باشد و بیش نیست مت محبت لغت میں بینی
 از پنج برگذہ ہے اور یہ بحر تازی اور فارسی میں متصل ہے اصل او کی دائرہ تازی میں
 مس نفع فاعلاتن فاعلاتن ہے و دو بار او مجرد استعمال کرتے ہیں ایک عرض اور ایک
 عرض اور ایک ضرب دونوں سالم یعنی فاعلاتن اور ادسکا ایک وزن ہے بیت
 او کی یہ ہے هم شعر البطن منها حیض بن والوجه مثل النملال و در ارکان جن جن گفت
 و شکل ردوا دارند مگر ضرب کہ در دگر جن نشاید و میان آخر ہر رکن دوم دگر رکن معاقبہ
 باشد و در ضرب تشیت ردوا بود شعر جیہ کہ مرقومہ متن ہے معنی او سکے یہ ہیں
 شکم او سکے خالی ہے یعنی لاغریاں ہے اور شہ مثل ہلال ہے تقطیع او کی یہ ہے
 البطن من مس نفع لن ہاخمیصو فاعلاتن و لوجه مث مس نفع لن للہلالی فاعلاتن
 اور ارکان میں جن جن یعنی مفاعلن فاعلاتن اور کف یعنی متفعل فاعلاتن اور شکل یعنی
 مفاعل فاعلاتن ردوا رکھتے ہیں مگر ضرب ادس میں سوا جن کے یعنی سوا فاعلاتن کے
 نہ چاہیے اور در میان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن
 فا اور تن فامین کہ دونوں کو سلامت رکھیں یا ایک کو حذف کریں نہ دونوں کو صاحب
 حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احد ہما جائز بود تم کلامہ
 قتال اور ضرب تشیت یعنی مفعولن ردوا ہی بجائے فاعلاتن کے ماما بیاری اصلش
 در دائرہ مس نفع لن فاعلاتن چار بار بود و شمن و مسدس مربع استعمال کردہ اندو
 اند کہ اور پنج عرض نہ ضرب است و بر شیردہ وزن آمدہ است بہت شمن
 و دو مسدس و چہار مربع دارکان ہمہ مجنون بکار دارند و تفصیل نسبت لیکن دائرہ
 فارسی میں اصل او کی مس نفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور شمن اور مسدس اور مربع
 استعمال کی ہی اور کہا ہے کہ اس کے پانچ عرض ہیں فاعلاتن مجنون اور فاعلاتن مجنون مقصور

یا فعلن مجنون محذوف اور فعلن مجنون محذوف مسکن جبکو اتر لکھتے ہیں اور فاع مجنون
محذوف مردوس یا فتح مجنون محذوف مطبوس اور مفاعلن مجنون اور نوضر بن ہیں
فعلاتن مجنون اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور فعلن مجنون محذوف
مسکن جبکو اتر لکھتے ہیں اور فعلن مجنون محذوف تقطوع اور فاع مجنون محذوف مردوس اور
مجنون محذوف مطبوس اور مفاعلن مجنون ندال اور مفاعلن مجنون اور تیرہ وزنوں پر
آئی ہر سات شمران درود میں اور چار برج اور سب رکان مجنون استحصال کرتے ہیں اور تفصیل یہ ہر م
شتمناات اعرض و ضرب ہر دو مجنون برہنگونہ بہت اگرچہ جلد فروشی و گرچہ چرب زبانی
سپاس از خدا ایم کہ تو بچلہ مرانی ہر سات شتمناات پہلا وزن عروض اور ضرب و وزن مجنون
فعلاتن بہت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی او سکے یہ ہیں کہ ہر چند جلد گر اور چرب زبانی
ہے تو شکر خدا کا یا شکر گز از خدا ہوں میں کہ تو ہمہ جہت واسطے میرے قطع او سکی
یہ ہے اگرچہ جی مفاعلن فروشی فعلاتن و گرچہ چرب مفاعلن زبانی فعلاتن سپاس و
مفاعلن از خدا ایم فعلاتن کہ تو بچلہ مفاعلن مرانی فعلاتن م ب عروض مجنون مقصور یا مجنون
محذوف و ضرب مجنون مقصور برہنگونہ بہت زہر حیت ترا با من اے گزیدہ نگار
بجائے نرم درشت و بجائے وصل فراق ہر دو سہرا وزن عروض مجنون مقصور
یعنی فعلان بہت مثال کی مرقومہ متن ہے قطع او سکی یہ ہر زہر جی مفاعلن سترایا
فعلان سنی گز می مفاعلن و نگار فعلان بجائے نرم مفاعلن مدرشت تو فعلاتن بجائے
وصل مفاعلن لفظی فعلان م ح عروض ہجیان و ضرب مجنون محذوف
و بحقیقت ہجان وزن استات تمسیر وزن عروض وہی یعنی فعلان یا
فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت میں وہی ہے یعنی وزن
وزن ایک ہیں کہ واسطے کہ زیادت یک حرف مغیر وزن نہیں ہے ہم عروض
ہجیان و ضرب اتر گشتہ اندر این سہوست مجنون محذوف مسکن می بادیہ
فعلن در ہمہ ارکان لازم است و این را استحقاق انفرادیت مثالش بہت تو
آن کہ کہ روزی ننویسد اگر کہ کسی زبانی در آید کہ سخنانی بہت چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون کی گئی ہے اور یہ سہو مجنون محذوف مسکن گنا چا
اس واسطے کہ جن بیان جملہ ارکان میں لازم ہے اور جن کے تر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن بنیں
ہو سکتا اور اس میں ان کو استحقاق افراد نہیں ہے یعنی وزن جدا گانہ نہیں ہے بلکہ وہی وزن
ہے یعنی دو سہ اور تہ اور نہ جنبا نہیں یعنی حرکت کردن لقطع یہ ہے تم و افعالن نکر و
فعلاتن تعویذ بل مفاعلن لکر فعلن کسیر یا مفاعلن اور اید فعلاتن سری کن مفاعلن بانی فعلن
م م و عروض مجنون محذوف مسکن و ضرب مجنون مقطوع بر اینگو نہ بیت مراد فی سہ کہ دایم
ستم کند بر من چہ بودی از ستم از ستمگر آدمی نہ ست یا پنچوان وزن عروض مجنون
محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مجنون محذوف مقطوع یعنی فعل بیت
مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہ ہیں کہ دل میرا مجبور ستم کرتا ہے ہمیشہ
کاش ایسا ستم مشوق مجھ پر کیا کرتا قطع یہ ہے مراد فی مفاعلن کے اید فعلاتن
فعلاتن ستم کند مفاعلن بر من فعلن چو دیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر مفاعلن بر
فعل م م و عروض مجنون محذوف دروس یا سلوس و ضرب مجنون محذوف دروس بر اینگو
بیت دل بر آتش و جہتی پر آب دارم نہ ازان کہ با من بد خوشدہ است جانان ش
چھٹا وزن عروض مجنون محذوف دروس یعنی فاع یا مجنون محذوف مطموس یعنی فاع
ضرب مجنون محذوف دروس یعنی فاع بیت مثال مرقومہ متن ہے قطع ادا کی ہے
دلی پر افعالن کشن جہتی فعلاتن پر اید مفاعلن رم فاع از کیا مفاعلن من بد خوشدہ
شد ستم مفاعلن نان فاع ح لقطعش دلبر مفاعلن ششمی فعلاتن برابر مفاعلن رم
فاع از کیا مفاعلن بند خو فعلاتن شد ستم مفاعلن نان فاع دایم خلاف قرار داد
مصنف علام معلوم میشود زیرا کہ اوالف و نون ساکن را یک حرف می شمار پس ضرب
مجنون محذوف مطموس است بر طور مصنف تم کلام مخفی نہ ہے کہ مصنف مثالین بطور غرض
کے لکھے ہیں اور جہاں جہاں سہو پائے ہیں بیان کرتے جاتے ہیں اور الف و نون کو
جو بحر دائرے سے نکل جاتی ہے وہاں سجا یک حرف لینا چاہیے بوقت میں اختیار ہے
لکھے ہیں صاحب حاشیہ والہ علم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہ اسی بات کو اعترافاً بار بار لکھا

باد صغی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہیں سمجھا کہ من بدجو کو برد زن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام صاف
 اور غیر اضافت میں تینز نہیں رکھتا ہم زعر عرض همان و ضرب مجنون مخذوف معلوم و وزن
 همان است و گفته اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید و این سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخر
 بجزورت سا توان وزن عروض وہی یعنی فاع یافع اور ضرب مجنون مخذوف معلوم
 یعنی فاع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیوں نے کہ یہ دونوں وزن مسکن خوش آتے
 ہیں یعنی برد زن مفاعلن مفعولن مفاعلن فاع مثال بیت اگر کشائی تازی
 ز سنبل تر بہ ہمیشہ آید بوی صبا معطر بہ برد زن مفاعلن مفعولن مفاعلن فاع اور خلط مسکن
 غیر مسکن بھی روا ہے اور یہ تین وزن آخر نزدیک متاخر و ک متروک ہیں م مسدسات
 ح عروض معری و ضرب ندال برانیکو نہ شعر دلم بردہ آ یا ربے بہا بہ بہا بیا مفاعلن بہا
 بن سپار بہت آٹھوان وزن عروض معری یعنی مجنون معری مفاعلن اور ضرب ندال
 یعنی مجنون ندال مفاعلن شعر مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے دلم بہر مفاعلن و آ یا
 فعلاتن ربے بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن رہا را فعلاتن بن سپار مفاعلن معنی یہ ہیں کہ
 اویا ردل میرا لیا ہے تو نے بوسہ لب قیمت میں دم طہر دو معری وہاں وزن است
 ت توان وزن عروض اور ضرب دونوں معری یعنی مجنون معری مفاعلن اور یہ وہی
 وزن ہے بیستی ہستم اور ہم ایک وزن ہے م مربعات ی عروض و ضرب ہر دو
 مجنون برانیکو نہ بیت بحق خوبی ردیت کم از غمان برہانی بہت مربعات و سوان
 وزن عروض و ضرب دونوں مجنون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
 تقطیع یہ ہے بحق قحوظ مفاعلن بردیت فعلاتن کم ز غما مفاعلن برہانی فعلاتن ردیت
 یعنی روی خود اور کم اختصار کہ مرا کا اور غمان یعنی غما ہم یا عروض همان و ضرب مجنون
 مقصور برانیکو نہ بیت منم زیار بہ حسرت نہ منم ز عشق بجزورت گیا رھوان
 وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی
 مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے منم زیار مفاعلن رہسرت فعلاتن منم ز عشق
 مفاعلن مقصور فعلان ہم یہ عروض همان و ضرب مجنون مخذوف وہاں وزن است یا رھوان

وزن عروض ہی یعنی فعلاتن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہی یعنی یا زدہم
 اور دوازدہم ایک وزن ہی م ت ج عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف
 و ہر دو مسکن رہا بود برانیکو نہ بیت تو اگی صنایہ کہ سن چہ نعم خوردم ت تیرھوان وزن
 عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی
 فعلن اور دونوں مسکن جائز ہیں بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع او کی یہ ہے تا
 آگئی مفاعلن صنایہ فعلن کن جخم مفاعلن خردم فعلن ہم و جملہ مسدسات و مرئیات ہر دو ایک
 متاخران ناستعمل است و سکین رہمہ مواضع روا بود و در صد و ابتدا سے این بحر خرم روانہ
 بود چہ مبدر و تد مجموع نیست ہر چند بران وزن است ازان حبت کہ از دو سبب خفیف
 بعد از جنین وزن و تدی باقیانندہ است و از قدما بعضے بنا در بیتے آورده اند کہ صدر اخر ہم
 و بعضے از متاخران وزن دیگر آورده اند از مفاعل فاعلاتن چار بار و فان غلط مشکول
 با سالم می تواند بود برانیکو نہ شعر بدان ملک الملوک کی کہ ہر دو و جہان با مرش شدند نہ ہیچ خبری
 یہ گفتن کاٹ نو نے این ست اوزان دائرہ مشتبہ ت اور جملہ مسدسات اور مرئیات ہر دو ایک
 متاخران کے ناستعمل ہیں اور سکین اوسط سبب جگہ روا، اور مد اور ابتدا میں اس بحر کی خرم
 روانہ ہیں ہے اس واسطے کہ مبدر و تد مجموع نہیں ہے اور خرم و تد مجموع میں آتا ہے
 ہر چند اس وزن پر ہے حبت یہ ہے کہ اصل میں دو سبب خفیف تھے یعنی مس کف اول
 رکن میں جب او نہیں جن ہوا وزن و تد ہو گیا یعنی مفاعلن شد نہ مرئیات اصلی نہیں ہے اور قدما
 بعضے ایک بیت بنا در لائے ہیں کہ صدر اسکا اخر ہم ہے اور بعضی متاخران ایک وزن او
 لائے ہیں مفاعل فاعلاتن سے چار بار اور وہ غلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھ سالم
 کے یعنی فاعلاتن کہ ہو سکتا ہے شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع او کی یہ ہے یہ اصل
 مفاعل کللو کی فاعلاتن کے کثرت مفاعل ہا مرش فاعلاتن شد نہ مرئیات ہیچ چیز فاعلاتن
 کاٹ توفی فاعلاتن یہ ہیں اوزان دائرہ مشتبہ کے ہم متقارب این بحر ہر دو وقت استعمال
 و اصل در دائرہ قولن ہشت بار یا شد و تبارزی وانی و بحر و کادار ہر دو اوراد و عروض و ہر دو ضرب
 و ہر شش وزن آمد است چار وانی و ہر دو ہشت بار یا شد و تبارزی وانی و بحر و کادار ہر دو اوراد و عروض و ہر دو ضرب

فارسی میں متصل ہے اور اصل اوسکی دائرے میں فعلوں آئندہ بار ہے اور تازی میں وافی اور
 مجزوا استعمال کرتے ہیں اور اوسکے دو عروض ہیں فعلوں سالم اور فعل محذوف اور چار ضربیں
 ہیں فعلوں سالم فعل مقصور فعل محذوف فع ابتر اور جبہ وزنوں پر آئی ہے چار وافی اور
 دو مجزوا اور متین اوسکی یہ ہیں ہم اشعر فاما یتیم یتیم ابن مریض فالفاجم القوم ردی نیاما
 عروض و ضرب ہر دو سالم است پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فعلوں
 بیت مثال کی مرقومہ متن ہے ردی راب سے معنی یہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع
 نایم معبنی خوابیدہ معنی یہ کہ فاما یتیم ابن مریض کو پایا قوم نے سرست خواب لفظیج اوسکی یہ
 فاما فعلوں متین فعلوں تیب فعلوں بمرزن فعلوں فالفاجم فعلوں ہلقو فعلوں مردی فعلوں نیاما
 فعلوں ہم شعر و یا دی الی نسوة یا ایسات بدو ست مرا یقع مثل السعال بدو
 عروض سالم است و ضرب مقصور است دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعلوں اور ضرب مقصور
 یعنی فعل بیت مثال مرقومہ متن سے یا ایسات مطلوب ایسات زنان پس ایاس
 رسیدہ کہ القطاع حیض سے اوس میں ہوتا ہے اور نہایت الرابع میں بالسات
 بیای موصدہ پڑھا ہے معنی محتاجات اور شفت جمع شفا معنی پر اگندہ موغبار الودہ و
 مراضیع جمع مریض معنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی نجدت یا یعنی غول بیابانی معنی یہ
 کہ جگہ لیتا ہے طرت زنان منقطع الجیض پریشان موگردا لودہ شیر دہندہ کے مانند غول
 بیابانی کے لفظیج یہ و یا دی فعلوں الانس فعلوں و تینا فعلوں اساتن فعلوں و شفتن فعلوں
 مراضی فعلوں و شلس فعلوں سوال فعلوں ہم شعر و اروی من الشعر شعراً عولیفانیسی
 الروات الذی قدر و ایت عروض سالم است و ضرب محذوف ت تیسرا وزن عروض سالم
 یعنی فعلوں اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں روایت
 کرتا ہوں میں شعر سے شعر شکل کہ بھلا دیتا ہے را دیوں کو کہ اوسکی روایت کی ہے لفظیج
 یہ ہے و اروی فعلوں منشع فعلوں رشتن فعلوں عولیقن فعلوں سسر فعلوں رواتل
 فعلوں لذی قدر و فعل ہم جلیلی عوجا علی رسم دار بدو حلت من سلیمی ابن یہ
 عروض سالم و ضرب ابتر و این چار وافی است چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فاعل اور ضرب ابتر یعنی فع باجماع حدث و قطع شعر شمال کا مرقومہ متن سے معنی اوسکے
 یہ ہیں ای دونوں دوستوں کے ٹھہرنا و خانہ ساز ویران پر کہ خالی ہیں سلیمی سے اور یہ
 اور یہ دونوں نام معشوقہ کے ہیں قطع یہ ہر خلیلی فاعل بنو جہا فاعل علی رس فاعل
 مداران فاعل غلت من فاعل سلیمی فاعل و منی فاعل یہ فع اور یہ چاروں وافی کے
 ہیں م ہ شعر اسن و منہ اقترت بے سلمی زیات انصاف ہر دو محذوف است پانچون
 وزن عروض اور ضرب دونوں محذوف ہیں یعنی فعل شعر شمال کا مرقومہ متن ہے اشار الدار
 کذا فی القاموس غصاة نام ایک شجر کا ہے ذات غصا یعنی وہ زمین کہ جس پر یہ درخت ہے
 معنی یہ ہیں آیا یہ ویرانہ نشان گھر کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غصا
 کے تھا قطع یہ ہے اسندم فاعل متن اق فاعل قوت فعل نسلی فاعل بڑا قتل
 فاعل غصا فعل م و شعر نصف و لا تبتس بے قما قبض یا تیکاد عروض محذوف ضرب
 ابتر است و این ہر دو محذوف است چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر
 یعنی فع شعر شمال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ عقیف ہو اور خرین ہو جو
 کچھ کہ مقد اور حکم ہوا ہوگا پیش آئے گا عقیف مرد یا رسا اور برہیز کار از حرام غیاث
 سے قطع یہ ہے نصف فاعل دلالت فاعل تاس فعل فایق فاعل ضیائی فاعل کا
 فع اور اور پ دونوں مجزویں م و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض رد ابودودور
 عروض یا ہی سالم قصو حذف رد ابودودور صدر تلم و ثرم و پاشد کہ در ابتدا ہم نبا
 و استمال کنست اور بطریق زحاف کے اور ارکان میں قبض رد اسے
 یعنی فاعل انیم لام حشوین جانا درست ہے اور قبض کرانا حرف مجسم کا
 جب سبب ہیں کے اور عروض یا کے سالم میں قصر یعنی فاعل اور حذف
 یعنی فعل رواہ و در صدر میں اشلم یعنی فعل اور ثرم یعنی فعل بسکون ہیں
 رد اسے اور کسی اختیار میں بھی نبا اور تلم اور ثرم کو استعمال کرتے ہیں م و
 در پاری وافی و مجز و مشطور آدر وہ اندک کفہ اندک اور ادو عروض است و چار ضرب
 و برودہ وزن آبدہ است چار مثنی و سدس و سدس مربع است و اما پاری میں وافی اور مجز

اور مسطور لائے ہیں اور کہا ہے کہ اس کے دو عروض ہیں سالم یعنی فعلن اور مقصور یعنی
فعول یا مخذوف یعنی فعل اور چار ضربیں ہیں مبالغہ فعلان اور سالم فعلن اور فعل مقصور و فعل
مخذوف اور دس وزنوں پر آئی ہے چار ستم و تین سدس اور تین مرجع ہم شمنات
اعروض سالم و ضرب مبالغہ بیت ببالانگار چو آزاد سر دہن و لیکن برخا
مانند گلزار بہ و این ناپسندیدہ است چه حرف آخر از دائرہ بیرون است شمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعلن اور ضرب مبالغہ یعنی فعلن بیت مثال مرحومہ من
گلزار یعنی گل انا مراد سخن تقطیع یہ ہے ببالا فعلن نگارا فعلن چار از فعلن و
سر وی فعلن و لیکن فعلن برخا فعلن رمان فعلن و گلزار فعلان اور یہ ناپسندیدہ
اس واسطے کہ حرف آخر دائرے سے باہر ہے ہم ہر دو سالمات دوسرا وزن عروض
اور ضرب دونوں سالم یعنی فعلن مثال ادسی یہ ہے بیت اگر سرو من در چمن جا بگیرد
باشد از سر و بالا بگیرد معروض مقصور یا مخذوف ضرب مقصورت میسر وزن عروض
مقصور یعنی فعلن یا مخذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعلن مثال سے تولی
کافریدی زیک قطره آب نہ گهر لرزے روشن تر از آفتاب ہم عروض همان و ضرب
مخذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکے است و شاہ نامہ برین وزن گفتہ اند کہ چون تھاویں
عروض دی یعنی فعلن یا فعل اور ضرب مخذوف یعنی فعل مثال سے جو آیم بکویت کن
عیب من نہ کہ بے اختیار دم درین آمدن نہ اور حقیقت میں یہ دونوں وزن ایک ہیں
یعنی سوم اور چارم اور شاہنامہ اسی وزن میں کہا ہے شعر شبنامے کے یہ ہیں
سے برد زبرد آن یل زورمند + پیشیر و خجریگز و کند + درید و برید و شکست و پست
یلان را سر د سینہ دبا دست ہم و این سه وزن رباعی گو بیان راه اعشی خوانند از
حیت آنکہ ابیات اعشی برین وزن است کہ این دو بیت از ان است شعر و کاس
شربت علی لذت و آخری تراویت متاہیانہ لکی اعلم الناس انی امر ذاتیت العیشۃ
من بابیانہ اور ان تین وزنوں کو فارسی گوراہ اعشی کہتے ہیں یعنی طریق خوانندگی
اس واسطے کہ ابیات اعشی اس وزن پر ہیں کہ وہ بتین ادس کے ہیں شعر دونوں مرحومہ تین ہیں یعنی

معنی انگے یہ ہیں بہت کاسے پیہ میں نے واسطے لذت کے اور بہت پیائے نوش کیے ہیں
 واسطے دوا کے یعنی بہت گرم دسر دزمانے کا چکھنا کہ جانیں لوگ کہ ایک مرد ہوں میں کہ
 پہنچا ہوں میں اور تلاش کی ہے میں نے معیشت اسکی دروازے سے اور قلعے یہ ہے وہاں
 فاعل شہر تو فاعل علا لہ فاعل ذوق فعل واخری فاعل تراوی فاعل تمنا فاعل بہا فعل
 لکی مع فاعل کمنا فاعل ساقم فاعل رود فعل ایتل فاعل معیشت فاعل بہن با فاعل
 بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راہ مبہنی پردہ سرودم مسدسات ہ عروض و ضرب سالم
 بر نیگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ دوزخ نہ کن دوزر دگشت ابن رخاغم ت مسدسات
 یا بچوان وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فاعل بہت مثال کی مرقومہ متن ہے
 قلعے یہ ہے نگہ کن فاعل براسر فاعل خدو رخ فاعل کز دوزر فاعل کشتی فاعل رخاغم فاعل
 ہم و عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برانیگونہ بیت اذان خط مشکین یا رشد
 آن ماہش اند محاق ت چھا وزن عروض مقصور یعنی فاعل یا محذوف یعنی فعل
 اور ضرب مقصور یعنی فاعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے قلعے اسکی یہ ہے از
 اخط فاعل طمشکی فاعل نیار فاعل شد یا فاعل بشند فاعل محاق فاعل ماہ سے لہ
 رخسارہ اور محاق بضم اور یکبر اور بفتح تینوں حرکتوں سے آیا ہے بمعنی کاستن باہ
 ماہ ابتدا اسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہنے کے کہ جانداں ایام
 میں چپ جاتا ہے لطایف اور منتجبہ اور مدار اور کشف سے گذانی انبیات ہم ز
 عروض ہماں و ضرب محذوف بحقیقت ہماں است ساتواں وزن عروض وہی
 یعنی فاعل یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت میں وہی وزن ہے یعنی شہر
 اور ہستم ایک وزن ہے ہم مرعبات ح عروض و ضرب سالم بر نیگونہ شعر
 عیان شد نہاغم نہ ز رنگ رخاغم ت مرعبات آھوان وزن عروض اور ضرب دونوں
 سالم یعنی فاعل شہر مثال کا مرقومہ متن ہے نہاغم یعنی زار نہاں میر اور خان رخاغم
 قلعے یہ ہے عیان شد فاعل نہاغم فاعل رنگی فاعل رخاغم فاعل ہم ط عروض مقصور
 یا محذوف و ضرب مقصور برانیگونہ شعر توئی دل گذار نہ منہم دل سپار ت نواں

عروض مقصور یعنی فاعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فاعول بیت مثال
 کی مرقومہ متن ہے قطع یہ ہے تاسی دل فاعول گزار فاعول منہم دل فاعول سپار فاعول
 ہی عروض ہماں و ضرب محذوف و بحقیقت ہماں ست ست و سوان وزن عروض دی
 یعنی فاعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی تمہم اردہم ایک
 ح قطعش تاسی دل فاعول گزار و فاعول منہم دل فاعول سپار فاعول تم کلام
 علیہ الرحمۃ تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہیں یہ قطع عروض سالم کی کرتے
 ہیں اور شعر میں بھی واد لکھا ہے م و نزدیک متاخران مسدسات مرلعات متروک است
 و قدرا اٹلم در صدر یا در ابتدا بنادر بکار داشتہ اند چنانکہ رود کی گوید بیت بہار است
 ہر روزہ در روز تم نہ منکر فراوان و معروف کم نہ استعمال قبض در فارسی رواست
 بیچوبہ است اور متاخر دن کے نزدیک مسدسات اور مرلعات متروک ہیں اور قدرا
 اٹلم یعنی فعل صدر میں یا ابتدا میں بطریق نذر استعمال کیا ہے جیسا کہ رود کی گفتا
 بیت رود کی کی مرقومہ متن ہے روز تم باروز تم یعنی موسم پر شکال و بہار منکر یعنی امر
 شکر مثل شراب نوشی اور ابو و لعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر قطع یہ ہے بہار
 فاعول تہر و فاعول زور و فاعول زخم فعل شکر فاعول فراد فاعول نمر و فاعول فک
 فعل اور استعمال قبض کا فارسی میں روا نہیں ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہیں کہ
 وزن سالم میں اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض میں جسے صدر اور
 ابتدا میں کہن اٹلم یعنی فعل کہی آگیا ہے اس حکم مقبوض یعنی فاعول کو لانا نہ چاہی
 صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا کہ اٹلم پر یہ ماضیہ لکھا ح مثال اٹلم در صدر
 و ابتدا میں در خوشنیز سے رفیم و بر ویم واع تو بردل و صحرایہ صحرانزل بمنزل و در
 مصراع اول فاعول فاعول فاعول وزن مصراع ثانی فاعول فاعول فاعول
 تم کلام ظاہر ہے کہ رفیم و بر ویم بروزن فاعول فاعولان باسباع ہے اور دوسرے
 استعمال قبض کی حکم لکھا ہے ح لیکن تاخرین بر مقبوض و اٹلم شکر گفتہ اند باین طو کہ
 یک کنش مقبوض باشد و دیگر اٹلم مقدم مقبوض چنانکہ درین شعر روز سحر ت چہ چارہ سازم

جو شمع دور از قومی گذر دم بد و وزن فعل فاعل و تقدیم الم نیز ۵ گرم بخوابی درم برانی
 دل خیرین را سجا جانی بیل ازین قسم بر شانزده رکن ہم آورده شانش جامی فرماید ۵
 زہے جمال تو قبلہ جان مریم کوئی تو کعبہ دل یہ فان سعدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسجد
 گوید ۵ زہے دو چشمت بخون مردم کشاده تبر و کشیده خنجر بد رخ چو باہت صبح دولت
 خط سیاہت شب مغربہ ہر دو وزن فعل فاعل و بعضی مقبوض الم کہ انرا اثرم گویند با سالم
 نیز تبر بیت جمع کردہ اند و بر شانزده رکن آورده شانش ۵ زلف معبر بر مرہ رویت
 تیرہ شب است و وادی موسی بد جامہ مہر در کف عشقت دامن یوسف دست ز لہجہ
 بروزن فعل فاعل و بعضی مقبوض الم در شش آرد شانش ۵ ای سر زلف غالبہ سا
 دی سر رویت غالبہ نیز بروزن فعل فاعل فاعل تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہ سب وزن
 متقارب مین ہین اور عبارت محقق علیہ الرحمۃ مین مانعت انکی کین مین صکی مانعت
 کی ہے وہ ہی مقام خاص ہے جبکہ بیان ہوا م تعریب این بحر متعمل نیست
 و شعر مین بسیار نیافتہ اند و اصلش فاعلن ہشت بار بود و مثال بیت سالم او تباری
 جنین باشد شعر عارلہو قومم تم لم نرعود فی اللصلاح الذی خیرہ رامن بیت غریب
 بحر متعمل مین ہے اور شعر اس مین بہت کم پائے ہین اور اصل او سکی فاعلن آٹھ
 بار ہے اور مثال بیت سالم کی اوس کے عربی مین یون ہے شعر قومہ متن ہے معنی
 یہ ہین اوسے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بری سے واسطے صلاح کے ایسی
 صلاح کہ خیر او سکی مسدود ہے تقطیع یہ ہے عارلہو فاعلن قومم فاعلن تم لم فاعلن
 نرعود فاعلن لصلاح فاعلن مللذی فاعلن خیرہو فاعلن راہنو فاعلن ہم وہم مجنون
 ایراد کنند برانیکو نہ شعر و اتیت جمع مواظبتا فاسفت بعینہ ساکنات اور مجنون
 بھی لاتے ہین یعنی فعلن بہ تحریک عین آٹھ بار شعر قومہ متن ہے معنی یہ ہین آیا مین
 او کے سب اطن مین پس افسوس کیا مین او کے ساکن کے غائب ہو پر تقطیع یہ ہے والی
 فعلن تمجی فعلن عمو فعلن لٹنا فعلن فاسفت فعلن تمجی فعلن تیسا فعلن کنفا فعلن مہمہم کنفا
 ایراد کنند برانیکو نہ شعر یا مجنوبی ادرک روحی + دارجم قلبی فاجس عندی تات از سب

مسکن بھی لائے ہیں یعنی فعلن بسکون عین آئندہ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں آ مجبور کیم
 دریافت کر میرے روح کو اور رحم کر میرے دل پر بس بیٹھ نہ دیک کر میرے قطع یہ ہے یا فتح فعلن یونی
 فعلن درک فعلن روحی فعلن درجہ فعلن قلبی فعلن فحس فعلن عنذی فعلن ہم و عرو منیان این
 رکنہا را مطلق خوانند و این سهواست چه قطع خبر و عروض و ضرب نیفتد و ہر سه نوع یعنی سالم
 و مجنون و مطلق و مطلق گنزدت اور عروضی این رکنوں کو یعنی فعلن فعلن کو مطلق کہتے
 ہیں اور یہ سهوی اسلوسطے کہ قطع سهوا عروض و ضرب کے نہیں آتا پس مجنون مسکن ہیں اور
 تینوں قسمیں یعنی سالم فاعلن اور مجنون فعلن یہ تحریک عین اور مطلق فعلن بسکون عین
 خط کرتے ہیں م و اما بفارسی قدما یہ کلفت برین بحر ہم شعر آردہ اندمال دسوی ہم عرو
 و ہم ضرب و ضرب نہا ندال و ہم مجنون یا ہم مسکن یا مطلق ہم ندال دسوی مطلق اما سالم
 یا مجنون و مسکن خط نہ کنند کہ از قیاس خارج بودت و اما فارسی میں قدما یہ کلفت اس
 بحر میں شعر لائے ہیں ندال یعنی فاعلان اور دسوی یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی
 اور ضرب نہا ندال بھی لائے ہیں اور سب رکن مجنون بھی لائے ہیں اور سب رکن مسکن
 بھی لائے ہیں اور سب رکن مطلق بھی لائے ہیں یعنی کوئی مجنون اور کوئی مسکن اور سب
 ندال و درمکر اور مطلق بھی لائے ہیں لیکن رکن سالم کو ساتھ رکن مجنون اور مسکن کے
 خط نہیں کرتے ہیں فارسی میں کہ ان کے قیاس کے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہاں لانا درست
 ہم مثال سالم شمن شعر سخت سرگشتہ ام از عم بحر نو نہ گر خطا کہم دلبر اعفون + مثال
 سالم شمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن کشتہ ام فاعلن از عمی فاعلن بحیرہ
 فاعلن گر خطا فاعلن فی کہم فاعلن دلبر فاعلن عفو کی فاعلن ہم مثال سالم سدس
 شعر سرخ گل بردوزن کشتہ نہ لا جرم فتنہ کشتہ اپت مثال سالم سدس کی شعر مرقومہ
 متن ہے تقطیع یہ بحر سرخ گل فاعلن بردوزن فاعلن کشتای فاعلن لا جرم فاعلن
 فتنای فاعلن کشتای فاعلن کشتہ یعنی پیدا کردہ ہم مثال مرثع سالم شعر سجدہ
 کردت تہا نہ آفتاب از فلک پت مثال مرثع سالم کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
 سجدہ کر فاعلن دت تہا فاعلن اا فنا فاعلن بز فلک فاعلن م مثال شمن مجنون

مسکن در بیشتر آورده اندت مثال مبنون اور مسکن کی سابق بین لایین عربی بین
اور فارسی بین مثالین یہ بین مثال مبنون سے چوخت بنوکل باغ ارم بنو قدت
بنو قدس و چین بنو فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی ہے مثال مسکن سے ہر دم بیت دارم
کز نعم تاکے دارم داری بنو فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی ہر دم و ہر مسکن را بنج اخرب رمل مبنون
ہم تقطیع توان کردت اور اگر سب رکن مسکن ہوں یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بکون عین اس
وزن کو بنج اخرب اور رمل مبنون میں تقطیع کر سکتے ہیں بنج اخرب مسدس محذوف العروض
والقرب بر وزن مفعول مفاعیل فعلون ہے اور رمل مبنون مسدس محذوف العروض والقرب
فعلاتن فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہو جاہم و باقی وزنیہ را عنی
مسدسات و مر لجات مبنون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحر ماسے دائرہ منفقہ کی تفصیل
بحر و اوزان تمامی آن تمام شدت اور باقی وزن مسدسات اور مر لجات مبنون اور مسکن
کی طبع سے دور ہیں یہ ہیں بحرین دائرہ منفقہ کی اور تفصیل بحر اور اوزان کی جملہ
تمام ہوئی ہم و معلوم شد کہ در پانزدہ بحر کہ مستعمل عرب است جملہ عروضیہ است و شش
و جملہ ضربیہ پنجابہ است و بر شصت و سہ وزن آمدہ است و در وہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول
عروضیان جمل و چار عروض و ہشتاد و پنج ضرب است بر صد و نو و نہ وزن شعر گفتہ
اند و السداسم بالصواب ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحر و ن میں کہ مستعمل عرب میں
جملہ عروض چھبیس ہیں اور جملہ ضرب پچاس اور ترسٹھ وزنوں پر آتی ہیں
اور دس بحر و ن میں کہ مستعمل عجم ہیں بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاس
ضرب ہیں اور ایک سے ننانوے وزن پر مشتمل ہیں و السداسم بالصواب
ہم و باید دانست کہ این بحر ہا مولف از اصول مذکور است و شاید کہ اصلہا
دیگر غیر انچہ گفتہ اند تالیف کنند و ازان اصلہا بحر ہا مولف شود کہ در لغات
دیگر مستعمل باشد یا بر فرگاری دیگر مستعمل شود چنانکہ بنا و لغت پارسی
رکنی ثمانی یافتہ میشود و مولف از دو و تہ و سہ بر وزن مفاعیل و شمر
دیدہ ام از کتبات این دوکن چہار بار کہ عین آن شعر پریا و ندارم اما برین متواتر

ہیت اگر بدانی کہ بے تو چوم نہ مرادین روانداری نہ درست فعلن مجنون مرغل برین وزن
 باشد و از شفاعلن موقوف مرغل بچنین ست اور چنانا چاہے کہ سہ بحرین مؤلف
 اصول مذکور سے ہیں اور شاید کہ اصلین اور سوان اصلون کے تالیف کریں اور اول
 اصلون سے بحرین مؤلف ہوں کہ زبانوں میں سوانازی اور فارسی کے مستعمل ہوں
 یا اور زمانے میں مستعمل ہوں چنانچہ تہذرت لغت فارسی میں ایک رکن ثانی یعنی شہت
 حرفی پایا جاتا ہے مؤلف و تراویک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اس میں مفا اور
 علا دو و تہمین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے یعنی اس رکن کی تکرار سے
 چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہیں ہے مگر اس طرح پر تھا ہیت اگر بدانی کہ بے تو چوم
 مرادین ہم روانداری نہ تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کہ بیت چوم مفاعلاتن مرادری ہم
 مفاعلاتن روانداری مفاعلاتن درست فعلن مجنون مرغل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن
 اور شفاعلن موقوف مرغل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوف یعنی مضمون مجنون
 ہم و نیز بحرین کہ اور امین بزبان پہلو بران بحرینی گوئید و شبہ است بنج سدس سالم رکن اول ہم
 ثانی است مؤلف از چار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن و گاہ سالم بکار میدارند و گاہ
 مجنون وزن عین لوان یا مفاعیل فعلن است مثالش بیت فردا کہ عرض نے لشکر و وزن
 ہے نہ میان دو سرائی انجمن ہے + ہمہ گرد آورد پیر و جوان را نہ انچہ من کردہ
 ہے زینج من ہے نہ صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مجنون و
 ابتدا سے بیت دوم مطوی و امثال این بسیار است اور ایک بحر
 اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول او سکا ثانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے
 اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اور امین بزبان پہلوے او س بحر برکتے
 ہیں وہ مشابہ ہے ہر ج سدس سالم سے اور امین یعنی اول اور سکون
 نون اور اور امین بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گوئیگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیو کا
 ہے اور شعر او سکا زبان پہلوی میں ہوتا ہے کسی شعر نے کہا ہے بیت سخن اور امین
 و بیت پہلوی نہ زخمہ رود و سماع خسروی + اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات او

توابع جو ستان سے مشہور بادوراسہ چونکہ خلیا گردان ساکن یہ خواندگی وضع کی باور اس
مشہور ہو پس اوس مفعولات کو کہیں سالم استعمال کرتے ہیں اور کہیں محبوس پر وزن مفعول
اور کہیں مطوی پر وزن فاعلاتن اور مفعولات کو با یکدیگر خلط کرتے ہیں اور بعد اس کے مفعولات خواہ
مفاعیلین خواہ فاعلاتن کے دو رکن باقی مفاعیلین فاعلاتن یا مفاعیلین فاعلاتن میں مثال دیکھی
ہے جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور میں فردا کہ معنی فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور
پے لشکر یعنی پائی لشکر اور وزن معنی کثافت اور نجاست مراد خرابی پے در پے ہے اور
دو سہ اہل انجمن پے یعنی در پے در پے اہل انجمن اور زبرج معنی زینت اور مین پے اے
در پے من خواہ بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی مفعولات اور اتہدک بیت اول
اور صدر بیت دوم محبوس یعنی مفاعیلین اور اتہدک بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن
تقطیع یہ ہے فردا کہ مفعولاتن صنیع مفاعیلین وزن پے فاعلاتن میانہ دو مفاعیلین
سہری اہل مفاعیلین جن پے فاعلاتن ہمہ کرد مفاعیلین درد پیر مفاعیلین جوار فاعلاتن
انجمن فاعلاتن پیر زبرج مفاعیلین مین پے فاعلاتن اور مثال اسکے بہت ہیں م و غرض
از ایرادین سخن آن است تا داند کہ اصول مجرور در انچہ گفتیم محصور است نہ فروع و غیرت
بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اقلب والاعلم بالصواب ت اور عرض اس
سخن کی ایراد سے یہ ہے تا معلوم کریں کہ اصول مجرور جو کہے ہیں ہمے محصور ہیں
نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے ہیں موجود ہیں بحسب غالب
یعنی اصول محصور ہیں فروع اور تغیرات محصور نہیں ہیں والاعلم بالصواب
فصل ہشتم در تغیر زیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم
تغیر زیادت را کہ آنرا اخرم خوانند در ہیج موضع مثال نیاوردہ و آن بنایت گران
دنایسند یہ باشد بر کنی و بحری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب باین موضع
انگندیم تا بر مجرور و از آن وقوت نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست تدبیر و خرم
بیشتر یک حرف بود کہ در اول بیت افزائید مثالش بتاژی امر القیس گوید
شعر و کان تبرکے عرمن و بلکہ کبیر اناس فی بجا و مرمل پیر سہر طویل است

از وزن دوم دو اور خزم است فصل ہشتم بیان تغیر زیادت میں کہ ارکان سے
 تعلق نہیں رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے گئے تھے ان میں ایک تغیر زیادت بھی ہے
 اس کو خزم کہتے ہیں کسی جگہ مثال اس کی نہیں لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ
 ہے اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھ خاص نہیں اور بیان اس کو واسطے بیان کیا ہے کہ
 جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہوں ادراک اس کا جیسا چاہیے حاصل نہیں ہوتا
 اور خزم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت میں لائے ہیں مثال اس کی تازی میں بیت
 امر القیس کی جو مرقومہ متن ہے اس میں تیس نام ایک کوہ کا ہے اطرات مکہ میں اور
 غرنین سرہنی مراد اول جزو جمع و ایل معنی باران بزرگ میں قطرہ بجا دگیم مخطوط میں
 چادر پیچیدہ معنی یہ ہیں اور گویا کہ تیسرا اول باران میں مرد بزرگ یہ گیم مخطوط پیچیدہ ہے
 تقطیع کا نفع فعل تیسرا فی مفاعیلین عراقی فعولن نوہلی مفاعیلن کسیر فعول انا سن فی
 مفاعیلن بجا وں فعولن غمر ملی مفاعیلن بحر طویل ہے وزن دوم جس کے عروض اور ضرب
 دونوں مقبوض ہیں اور واول بیت میں خزم کا ہے ح خزم دراصل انداختن حلقہ
 درہنی ستر است ووصہ مناسبت ظاہر و حکم کردن کرنے یا کلمہ را خزم بنی بران است کہ
 بدوش وزن شعرے دست نشود والا شاید تم کلامہ متامل اور کبھی یہ زیادت مصرع
 دوم میں ہوتی ہے بیت تا التراب لیاات القاع قلن لنا فی الیلاے مشکن ام لیل
 من البشر بحر بیط سے بروزن ستفعیلن فعیلن مستفعیلن فعیلن مستفعیلن فاعیلن
 ستفعیلن فعیلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم میں خزم ہے م و زیادہ ازین ہم آورہ
 اندنا یک کلمہ از چار حرف و آن نادر است وبتیش این ست شعر آشد و جبار یک لکوت
 فان الموت لا فیک دلا تخرج من الموت اذا حل لواء یکانہ بر بحر ہرج است اول از وزن
 و کلمہ آشد و خزم است ت اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہیں چار حرف
 یک یعنی چار حرف کا کلمہ اور بیت کم ہے اور مثال اس کی جیسا کہ مرقومہ متن ہے وادی
 تیاریم جمع خرام معنی کمر بند اور لاقیکا یا شباع الف معنی یہ ہیں باندہ کمر بند
 اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کر لگی تھی اور نیز موت سے جسوقت

وار دہوتیری وادی بین تقطیع یہی جازیم مفاعیل کلکوت مفاعیل فانمک مفاعیلن تلام فیکاتھا
 ولا تجزع مفاعیلن منکوت مفاعیل اذا فعل مفاعیل بوا دیکام مفاعیلن یہی بحر مخرج سے وزن
 اول اور کلکہ اشد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف محقق علیہ الرحمہ نے لکھی
 مثال زیادت دو حرف کی یہی ہے شعر قد فانی الیوم من حدتیک فیہ الاست مدد کہ نہ بر وزن
 فاعلاتن مفاعلن قبلاتن مفاعلن خفیف مجز و سے اور قد خزم ہے مثال زیادت سہ حرف
 کی بیت اذا حذرت رحلی ذکر تک نہ یا بار کہیا نید سب الحمد را نہ بر وزن فاعلاتن فاعلن
 فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجز و اور کلکہ ذخرم سے ہم و در پارسی ہم بیک حرف تھا
 آورده اند یعنی در اول مصرع اول برانگیو نہ کہ رود کی گوید بیت جہد ہون نور د آب
 بہاد نہ گوئیا آ پنجان شکستی + میانکش نارکاب چو سایہ موتی نہ لونی از یک در گشتی
 بحر خفیف است اور وزن ہفتم و سیم خزم است در اول بیت دوم است اور فارسی
 میں بیک حرف قد مالائے ہن یعنی اول مصرع میں جیسا کہ بیت رود کی کی مر قومہ متن ہے
 بحر خفیف میں وزن ہفتم سے عروض مشکول اور ضرب ابتر اور مہم خزم کا ہے اول بیت
 دوم میں اور نور د آب یعنی موج آب تقطیع یہی جہد ہون فاعلاتن نور د ا مفاعلن بیاد
 فعلان کوایا ا فاعلاتن جہا سکش مفاعلن نستی فعلن یا مکش فاعلاتن ز گچشا مفاعلن
 یا سو فعلان کو از یک فاعلاتن ذکر کس مفاعلن نستی فعلن ہم و یعنی در اول مصرع دوم ہم
 گفتہ اند چنانکہ مرادی گوید بیت از ختم و گنج چہ فریاد و سودید کہ مرگ کند برتن تو تا ختن بحر
 مترفع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم ختم است و متاخران
 البتہ استعمال خزم نمی کنند والد اعلم است اور یعنی اول مصرع دوم بھی لا
 ہن جیسا کہ مرادی نے کہا ہے بیت مثال کی مر قومہ متن سے تقطیع یہی ہے
 از چشمو مفتعلن نجفر مفتعلن یاد سو فاعلان مرگ کند مفتعلن تا ختن فاعلن بحر مدید
 ہے وزن دوم سے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم میں خزم ہے اور متاخر
 البتہ استعمال خزم کا نہیں کرتے ہن والد اعلم بالاصواب فصل نہم
 در ذکر معانی بعضی الفاظ القاب مذکور بہ پارسی سبب رسن باشد

انقلاب مذکور بیاری سبب رسن باشد و تدبیر و این دو اسم از انجبت بنمادہ اند
عرب بیت شعر را بنجانه تشبیه کرده اند چه بیت خانه باشد و خانه ایشان خیمہ باشد و خیمہ
برسن دمیخ قائم شود و فاصلہ جدا کنندہ باشد یعنی متحرکات متوالی را بساکن از دیگر
متحرکات جدا کنندت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور انقلاب مذکورین او
فارسی میں سبب بمعنی رسن ہے اور تدبیر بمعنی دمیخ اور یہ دو نام اس حبت سے
رکھے ہیں کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیه دیتے ہیں اس واسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسی اور میخوں سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
معنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو یہ سبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے م و اما بجور طویل و مدید و سبب را باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی
و گسترگی نام کردہ اند کہ تباہی بزرگتر از ترکیب اصول این بجور کہ در دائرہ است و چنان
حرف ست ہج ترکیب نیست اور بجورن طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب بمعنی
درازی و کشیدگی و گسترگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی
کشیدگی اور بسیط بمعنی گسترگی ہے کہ تازی میں انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر
نہیں ہے کہ دائرے میں چوبیس حرف ہیں ایک مصرع میں م و بعد از ان سہ بجور اصل بجور وافر
و کامل بیت و یک حرف است و ہر چند سادی دیگر مبعات است اما بجزکت از ان یاد
است پس ازین حبت این دو بجور ابوفور و کمال موسوم کردندت اور بعد انکے یعنی
بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون میں اکیس حرف ہیں ایک
مصرع میں اور ہر چند برابر اور مبعات کر ہیں لیکن حرکتوں میں اون سے زیادہ ہیں
کہ ان میں تیس حرکتیں ہیں اور سبب باعیات دیگر میں مثل رجز اور رمل کے چوبیس حرکتیں
ہیں پس اسی حبت سے ان دو بجورن کا نام ابوفور اور کمال رکھا م و ہر آواز
را گوئید کہ تا برنے باشد و این اسم از حبت نکوی سحر بر و نمادہ اند و رجز زنجی را
گوئید کہ پاس شتر را بلرزاند و گفتہ اند موضع نشستن باشد بر شتر از ہودج
خود تزدان اسم از حبت اضطراب اخرا و یہ سبب تقارب حرکات یا یہ سبب کوتاہی

برین بجز ندادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و در مل رفتن شباب باشد و این اسم
از جهت روانی وزن ندادہ اندت اور شرح آواز یا تر تم کو کہتے ہن اور تر تم بمعنی سرود
اور خوش آواری ہے اور یہی اس بحر کا یہ سبب خوبی اور سیکوئی کے رکھا ہے اور بحر
ایک مرض کو کہتے ہن کہ پای شتر کو لغزش ہن لاتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ موضع
نشستن ہے شتر پر ہون سے چھوٹا اور یہی نام اس بحر کا یہ سبب اضطراب
اجزاء کے اور بحبت تقارب حرکات کے یا یہ سبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے کہ عرب
مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہن اور مل محبتی شباب رفتن سے یہ نام
سبب دانی وزن کے رکھا ہے م و سیرج را یہ سبب سرعت اطلاع برتتا
وزنش این نام ندادہ اند و قریب را یہ سبب قریب او مفسار و ناقہ تیز و منسر حد تیز رو
یا سجد و انسج الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پایا از ہم باز آمد و منسج را این
نام یہ سبب دانی ندادہ اند یا یہ سبب آنکہ دور کن او کہ بروزن متفعیل است از یکدیگر
بر کن مفعولات جدا شدہ اندت اور سیرج کا نام یہ سبب سرعت اطلاع کے اسکے
تناسب وزن پر سیرج رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قریب مفسار کے
ہے اسواسطے کہ وزن مفسار کا متفعل فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسر کہتے ہن و انسج الرجل
میسٹی پشت سے دراز ہو اور دونوں پاؤں یکدیگر سے جدا کیے یں منسج کا
نام منسج یہ سبب روانی کے رکھا یا اس سبب کہ دور کن او کے متفعیل یکدیگر سے
بر کن مفعولات جدا ہو ہن م و خفیف را یہ سبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند
مفسار را از جهت مشابہت او بہ نرج و اقصاب برین است و اقصاب سخن و شوخستن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقصب از ان جهت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسج است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بان سبب کہ وزن سے مر جمل است و
خفیف کا یہ سبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مفسار کو مفسار کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے نرج سے اسواسطے کہ وزن مفسار مثل یہ مفاعیل ہے اور نرج

اور نوح کے بھی رکن مفاعیلین ہیں اور اقضای سنی بریدن سے اور اقضای سنی
 و سخن بر سبیل التجال یعنی فی البدیہہ کہنا اسکا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مقضب کو مقضب
 اس جہت سے کہا کہ تسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقضب کے مفعولات
 متفعّلان متفعّلین ہیں اور وزن تسرح کا متفعّل مفعولات متفعّلین ہے اور بعضی کہتے
 ہیں اس سبب کہ وزن متحرک ہے یعنی روان اور فی البدیہہ و محبت اذین برکنہ
 باشد و گوئید بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز برکنہ اند و مر القیور
 چنان است کہ مقضب و محبت را باین نامہ ازان جہت خواندہ اند کہ عرب بحر مجز و متحرک
 نہ است اند گوئی بعضے از اصل محذور را بار بریدہ اند یا آنرا اذین برکنہ اندت اور
 معنی اذین برکنہ ہے اور کہتے ہیں یہ بحر خفیف سے برکنہ ہوئی ہے یعنی
 کانی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف میں کس لفع لن در میان دو فاعلان کے ہے
 اور محبت میں مقدم دونوں پر اور محذور تصور ایسا ہے کہ مقضب اور محبت کے اس جہت
 سے یہ نام رکھے ہیں کہ عرب انکو سوامجزو کے نہیں کہتے پس گویا اصل سے مجز و کو برہ
 کیا ہے م و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی ارکان متقارب گفتہ اند
 غریب را از جہت قلت استعمال و رکھن الخیل را اذن اسپ باشد بیابے کہ ہر سکو
 او پنجہا نند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او بہ کلفت است
 و بحر را از جہت اشتغال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقضای و سخت
 تعمق کندت اور متقارب کو محبت تقارب اجزا و کوتاہی ارکان متقارب کہا ہے
 اور غریب کو محبت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکھن الخیل را اذن اسپ ہے
 اس قدم سے کہ اس کے پہلو پر ہلایین یعنی مضاربین اور اس بحر کا اسواسطے
 نام رکھا ہے کہ روانی اسکی بہ کلفت ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ متحرک
 ہے اوزان بسیار سے اور معنی بحر کے مقضی و سخت و تعمق میں م و ہراخی و غیر او
 عرضیان گفتہ اند عرض چوبی باشد کہ در میان خمیہ باشد و ضرب امنہائی خمیہ باشد و من این
 تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام و چنان ہندارم کہ عرض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

کہ معارض ضرب ست معنی مقابل او یا از انجست کہ عروض راہ و سمت راہ باشد و ضرب از ان
 باین اسم خوانند اند کہ اوزان سبب ضربها مختلف شود چہ ضرب و صنف یکے باشند
 اور بہرانی وغیرہ عروضیوں کے کہا ہے کہ عروض چوب در میان خیمہ اور ضرب داسن خیمے
 کے ہیں اور سینہ بہہ تفسیر کتب لغت میں نہیں پائی اور ایسا جانتا ہوں کہ عروض کو اس سبب
 سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل کے ہے کہ دونوں آخر مصرع میں پڑتے ہیں یا
 اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے
 ضرب کہا ہے کہ اوزان او سکے مختلف ہوتے ہیں کس واسطے کہ ضرب اور صنف ایک
 ہی دونوں بمعنی قسم م و این علم را باین سبب عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ
 گردن شعر با اصول و ارکان اوست اور اس علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ
 مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول و ارکان کے اور اس جہت سے
 کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض نام مکہ منظر کا ہے اور خلیل ابن
 احمد مکہ منظر میں باین علم علم ہو اندا دی نام اس علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض
 بمعنی راہ و شوار گذار ہے کوہ میں اور اس علم سے بھی بدشوار دی راہ اوزان کی
 علوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض میں بہت لکھے ہیں م و مجز و راہی
 نیز وی نہیگندہ باشد و مشطورا شطری یعنی نصفی نہیگندہ و منہوک از لاغری بگذا
 ست اور مجز و کا نام مجز و اس واسطے رکھا کہ مجز و اس کو کہتے ہیں جبکہ ایک جزو
 گر گیا ہو اور مشطور کا نام اس واسطے مشطور رکھا کہ مشطور اس کو کہتے ہیں جہیں نصف
 گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اس واسطے کہتے ہیں کہ منہوک بمعنی
 از لاغری بگذاختہ ہے یعنی ثلث بیت م و اما القاب تغیرات خبن تراشکستن جا
 باشد و بدو ختن موضع شکستہ تا کوتاہ شود و مخنون را از نیجا گرفته اند و سطر و
 نوہ دیدن بود و قبض فراہم گرفتن و کف بازداشتن ت و اما القاب تغیرات خبن
 تراشکستن جاہ ہے اور سینا موضع شکستہ کوتاہ ہو جائے و کھذا فی المتخف اور
 مخنون کو بین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب م و اضمار باریک میان و سبک کردن چارہ پایان و عصب
پے سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب از نیجا گرفتہ اند
مت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چارہ پایون کا اور سخت بین معنی درد دل
داشتن بھی ہے اور عصب یعنی پے سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے اور
معصوب بین سے لیا ہے ح قولہ معصوب از نیجا گرفتہ اند بل معصوب بمعنی بساگر سنہ
است کما فی القاموس المعصوب الخایج جدا و ممکن است کہ از عصب بمعنی پیچیدن ہا
تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب ادب سے
محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہی بمعنی داغ کردن و استوار
بستن و فراہم کردن شاخہای درخت و بنجین برگہای درخت بہ ضرب چوب وغیرہ و سخت
بستن را ہما شتر مادہ وقت و تشیدن خیر و خشک شدن آب در وہان وغیرہ بھی ہیں
کذا فی المنتخب م و موقوف از وقف گرفتہ اند و مکشوف از کشف کہ چون از آخر بفلیتہ
ماند آنت کہ برہنہ شدہ باشد ت اور موقوف کو وقت سے لیا ہے اور وقت بمعنی
ایجادن و دادا شتن ہے منتخب سے اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک
حرف آخر سے گرا تین ماند برہنہ ہونے کے ہے ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہر این کلام
دلائل برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجزہ است لیکن علامہ زحمت سے در کشف
و قسطاس و فیروز آبادی و قاموس و سکاکی در مصلح آورہ اند کہ صحیح بین مسئلہ
و بشین معجزہ تصحیف است تم کلامہ ظاہر ہے کہ نیمہ دو وقت ہیں ایک کشف بشین معجزہ
برین و پارہ پارہ کردن جامہ لہذا عرفیون میں کسی نے مکشوف بشین معجزہ
اور کسی نے بین مسئلہ لکھا ہے کہ دونوں مناسب مقام ہیں اور دونوں
لغت منتخب سے م و مقصورہ کوتاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام
و مخدوف بعضے از دہنفلتہ و اخذ و اتیر دنیال بریدہ ت مقصورہ کوتاہ
کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جبکہ برین کمرے کمرے ہوا ہو مخدوف
یعنی گرا ہو معنی جس سے کوئی جزو کر گیا مواخذ و اتیر دنیال بریدہ جسکو

دم کٹا کتے ہیں ح قول دنیال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ اخذ و اتبرخ
معنی کور و ارجحال آنکہ معنی اخذ فی الجملہ تخالفت از معنی ندلور دارد چہ اخذ بمعنی خفیف کنز
ست جوہری گوید بجز اخذ و ناقہ خداری التی خف ریش و نہا یعنی آنکہ موسی دیش کمتر باشد
تم کلام معلوم ہو کہ جذبا لفتح والتشدید الذال معنی از ہم بریدن منتخب سے اور خذ و خذتر
گو تا ہی و سبکی دم شتر و جزآن یہ سے منتخب سے اور نیز لفظیتن بریدہ دم شدن سید
منتخب سے قائل ہم و اصل ہم درد گوش بر کنده و شعث پر کنده کردہ یا فرو گذاشتہ است
اصل ہم جسکے دونوں کان او کھاڑ لیے ہوں اور شعث پر نشان کیا ہوا اور کسکا یا ہوا اٹھ اٹھ
رختہ شدہ و اخرم دلوار یعنی بریدہ و سنج تمام و دراز کردہ و ذال دامن و از کردہ یا فرو
گذاشتہ و مغل زبرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چار پاوست و پایستہ بشکال
مجنول عقل یا اعضا بناہ شدہ و معقول شتر از اوبہ بقال و منقوص ناقص کردہ و مقطوع
خراشید و یا میوہ از درخت چیدہ و موقوف گردن شکستہ و مخزول بریدہ و اخرم دندان
بقیادہ و شتر بلکہ چشم باز گردیدہ و اخرب گوش شکافتہ و اعضب گوش پندے کہ سر د
اندرونی او شکستہ باشد و نیز گو سفندی را گو نیک کہ یک سر د او شکستہ باشد و اقصم
گو سپند را گو نیک کہ سر د برونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردی را نیز گو نیک کہ دندان
پیشین او از نی شکستہ باشد و احم آن گو سپندی کہ سر د ندارد و اقصم سر د ہم
یا بر گوش بچیدہ و اخرم رسن در بینی کردہ است اور اٹھ سوراخدار اور اخرم کٹا اور سنج
بڑھایا ہوا اور مشکول چار پایہ یا لہ باؤن بند ہوا رسن سے مجنول جسکی عقل یا اعضا
تباہ ہوئے ہوں اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندھے ہوئے ہوں رسن سے اور مشقو
ناقص کیا ہوا اور مقطوع خراش کیا ہو یا میوہ درخت سے چٹا ہوا اور موقوف
جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اخرم دانت گرا ہوا یعنی جسکی
کرکتے ہوں اور شتر بلکہ چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکین کھلی ہوئی ہوں
اور اخرب کن کٹا اور اعضب وہ گو سفند جسکی شاخ اندر سے پھٹی ہوئی
ہو اور گو سفند جسکی ایک شاخ شکستہ ہو اور اقصم وہ گو سفند کہ شاخ

بیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس مرد کو بھی کہتے ہیں جسکے دندان پٹن
 ٹوٹ گئے ہوں اور اجم وہ گو سفند جو شاخ نہ رکھتی ہو اور اعقص شاخ پٹی ہوئی
 یا شاخ کان پر پٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی ناک میں رسی ڈالی ہو
 و خلیل بشیر ازین القاب بلا خطہ احوال تغیرات نہادہ است کہ لقب ہر علت کہ خاص
 باوایل مصرعہ است از علتہای مقدم چارہ گرفتہ و انچہ خاص باو اخرست از علتہای
 موخر و انچہ عام است از انچہ خاص بموضع نباشد اور خلیل نے بشیر القاب بلا خطہ
 احوال تغیرات رکھے ہیں کہ لقب اوس علت کا جو خاص باو ایل مصرعہ ہے علت ہا
 مقدم بدن چارہ پایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو خاص باو اخر مصرعہ
 ہے موخر بدن چارہ پایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو عام ہے اوس
 لیا ہے جو کسی موضع میں خاص نہیں ہے م و همچنین اعرج لنگ و مدروس
 کمنہ و ناپیدا و مطوس ناپدید و سترہ و ازل ناقص سرین یقال زلت الارض
 تنزل زلزلہ نقصت فی الوزن و لازل الخفیف الوریکن ت اور اس طرح
 اعرج یعنی لنگ ہے اور مدروس یعنی کمنہ اور ناپیدا اول مطوس یعنی ناپدید
 اور سترہ اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہوں کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوئی
 ورم وزن میں حق ناقص ہو گا اسے نقصان آیا وزن میں اور ازل خفیف الوریکن
 کو کہتے ہیں وریکن دونوں سرین م و محبوب بریدہ یعنی کردہ باشند و محبوب
 کٹا ہوا اور خصیہ کیا ہوا ہے م و همچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشند و مراقبہ
 یکدیگر را نگاہ داشتن و قریب و ہر منزلی از منازل قمر منزلی باشند کہ چون از ہر دو
 یکے طلوع کند دیگر غروب کند واللہ اعلم ت اور اس طرح معاقبہ بھی ایک دوسرے کے
 آنا اور مراقبہ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور قریب ایک منزل سے منزل قمر سے کہ وہ
 طلوع کرتا ہے ایک طرف مقابل میں اوسکے دوسرے منزل میں غروب کرتا ہے دوسری
 طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم م فصل دہم در بیان فائدہ و منفعت علم عروض
 بیان آئینی ہر خند بعد کتاب لایق نہ باشد اما چون فہمش بر بتدی دشوار تو اندو

تاخیر ش مصاحت نمود و ازین حیت در تناسب حلقہ نیفندہ فائدہ ہر چہ ہے کہ بوجہ عمل
دعایت آن چیز است ہنچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد ست فصل دسویں
بیان فائدہ علم عروضین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب میں لایق تر تھا لیکن جو فہم
بتبدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اسکی مصاحت معلوم ہوتی اور تناسب میں کچھ خلل نہیں
ہے اسواسطے کہ فائدہ ایک شے کا کہ غایت اس کا ہے جیسا کہ اول فکر میں ہوتا ہے
باقیہ تصور آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود حاجی کے پس اگر آخر کتاب میں بیان
کیا خالی نہایت سے نہیں ہے مگر ہنچ فائدہ این علم گوئید ادراک وزن ہر
تواند بود و صاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادتش را بوسیلہ عروض اور شعر
خطا حاصلی بود پس عروض را فائدہ زیادہ نباشد تا اور مکر فائدہ علم عروض
کے کہتے ہیں کہ ادراک وزن کا متعلق بدوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہو
او سکے عادم اور فاقد کو یعنی ناواقف بدوق کو بوسیلہ عروض شعر سے خط یعنی غمہ ایک
حد تک ہوتا ہے یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہیں ہے مگر اکثر ان
مقدمات نامسلم است و وجہش از انجہ درین فصل گفتہ شود روشن گرد گوئیم کہ فائدہ این علم
از چار وجہ است اور معلوم کر تو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال مشرین نامسلمین اور وجہ
اسکی جو اس فصل میں لکھی جاگی ظاہر ہوگی کہتے ہیں ہم کہ فائدہ اس علم کا چار وجہوں سے ہے
م اول انکہ اعاطہ بہ اوزان و احصا آن دو وجہ نہایت و مخالفت اوزان با یکدیگر
و تصرفات پسندیدہ و نا پسندیدہ و آنکہ علم مشتمل بر ان است از ذوق حاصل نہ
شد و از صناعت حاصل آید و مثال این خیال بود کہ بچا سہ ذوق ادراک شیرینی
مکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند و صلاح
و فساد ہر یک از چہ باشد بچا سہ ذوق مکن نہ گرد و ست اول وہ کہ اعاطہ سب و زونکا
اور حصر اور شمار اذ نکا اور وجہین نہایت اور مخالفت اوزان کی با یکدیگر اور
تصرفات پسندیدہ و نا پسندیدہ کہ یہ علم مشتمل ہے او بہر ذوق سے حاصل نہیں
ہو سکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہو سکتا ہے مثال اسکی یہ ہے

کہ جس ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت الاولع شیرینی کی اور
 اور اسکی ترکیب کی اور اسکی صلاح اور فساد کی جس ذوق سے ممکن نہیں ہم دوم آنکہ
 شعر ہی کہ بردن غیر متداول باشد و تناسب آن از بدایت نظر در صاحب ذوق اند
 اور اک وزن آن عاجز شود تا بہ معرفت ہندو عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال
 بران وقوت افتد و جبہ و کسر یہ ہے کہ وہ شعر کہ بردن غیر متداول اور نا مستعمل
 ہیں اور تناسب اور نگاہ بہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے اور اک
 سے عاجز ہوتا ہے جیسے متر کے جاننے کا ذکر کیا اور صناعت فی الفور اس واقعہ ہوجاتا ہے ہم سوم
 آنکہ تمیز میان اوزان متقارب اکثر اول بر اصحاب ذوق ملتبس شدہ اگر اک را کہ کند از بیان آن
 عاجز باشد و بر عروضی پنچین بود مثال اوزان متقارب از فارسی ابن بیت ست بیت
 عاقل از عیش تلخ حازم گرد و نہ باشد این ہر آنکہ عاقل گرد و نہ اگر لام عاقل را
 تحریک نہ کنند و حمزہ اظہار کنند وزن ترانہ باشد از سرج و اگر تحریک کنند یا اظہار حمزہ
 منسرح باشد و اگر حمزہ در لفظ نہار نہ خفیف باشد و ہمیں قیاس در مصرع دوم
 ت وجہ تیسری یہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب کی یعنی جو بحرین کہ قریب آنکہ
 وزن ہیں اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور اگر دریافت کرتا ہے اس کے
 بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھ مشکل نہیں ہے مثال اوزان
 متقارب کی فارسی میں جو مرقومہ متن ہے اوس میں حازم یعنی ہوشیار کے ضم
 سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نہ کریں اور حمزہ کو اظہار کریں وزن ترانہ کا ہو ہرج
 یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو تحریک کریں ساتھ اظہار حمزہ
 کے منسرح ہو یعنی بروزن مفعولن فاعلات مفعولن فع اور اگر حمزہ کو تلفظ میں نہ
 خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعیلن مفعولن اور ہی صورت سے مصرع دوم کی م
 و مثال دیگرانہ تازی این است شعر قد کاہ قلی ان یزل بسحره قوقاہ من کان القل
 یامرہ نہ مصرع اول محتمل است کہ از طویل باشد و ان لم بود محتمل است کہ از کامل باشد
 و چون مصرع دوم آید اگر قوقاہ محففت گوئید معلوم شود کہ کامل است و اگر مشد و گوئید

معلوم شود کہ اولیٰ است کہ اور مثال وہ سری تازی میں یہ ہے جیسا کہ شعر قومه
 متن معنی او سکے ہیں یہ تحقیق کہ جو وقت لغزش کی سیر دل کے بہ سبب اسکے ہاؤد کے پس
 نگاہ رکھا اور سکوا سکے کہ قلوب سب کے اسکے حکم میں ہیں یعنی خدائی خواہنے سے
 مصرع اول محتمل ہے ہوا اور اٹلم ہو یعنی بروزن قولین متفاعیلین قول متفاعیلین اور
 محتمل ہے کہ کامل ہے ہو یعنی بروزن مستفعیلین متفعیلین متفاعیلین اور جب مصرع دوم پر ہیں
 اگر وقاہ کو محقق بدون تشدید کہیں معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعیلین متفعیلین متفاعیلین
 اور اگر مشد کہیں معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن قولین متفاعیلین قول متفاعیلین مصرع و یکے از
 فاضل عالم کہ در علوم بجز بود در اثنا سے بیان مسئلہ چند از طریق خواہند است کہ این بیت
 را قطع کند شعر من دایوتا و یوم نبی الیتم بذواللق صیغہ یقعدہ یہ گفتہ است اند
 از منسج است و اصل منسج متفعیلین فاعلاتن متفعیلین مسدس و اور متفاعیلین از متفعیلین
 بنجین شدہ خرم کردہ فاعلن شدہ و این ناجائز دکن اول کہ متفعیلین یوہ نہین متفاعیلین
 شدہ و ازین فاعلن یوہ کہ اینجا استقامتیم روا یوہ خرم در و نہ بود و این سیم جزوی از
 ست و فاعلن بھیچوہ از فروع متفعیلین توانہ بود اگر اول جیسے منسج بودی چنان کہ
 کہ او گفت اما چون برین وہ بہت از سبج خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر
 از ان ست کہ امثال انہی بر و یوہ شیدہ ماند الا انکرا اعتماد بر ذوق کردہ و در صحت
 مرآتہ تمام نہ رشتہ سہوی چنین کردہ است اور ایک شخص نے فاضل عالم سے کہ علوم میں
 بجز ہوا انہی بیان سائل عرض میں چاہا کہ اس بیت کی قطع کرے جو مرقورہ متن ہے مثنیٰ زکے
 یہ ہیں کس نے کیجھا ہے روز جنگ میرا اور نبی یتیم کا جو وقت کہ گرمی اوس دن کی پیش آئی اوکو
 اور کہ کہ منسج ہے ہے بروزن فاعلن فاعلاتن متفعیلین متفعیلین فاعلاتن متفعیلین اور کہیں
 اول کہ متفعیلین تھا بنجین متفاعیلین ہوا اور خرم فاعلن و اس فاعل تھا کا اس جگہ استقامتیم
 متفاعیلین روا نہین ہے اس واسطے کہ خرم و دیمین آتا ہی اور یہ سیم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن
 کسی وجہ فروع متفعیلین سے نہیں ہو سکتا اگر اول بیت منسج ہے بروزن متفاعیلین ہوتا ہو سکتا
 کناٹیک ہوتا ہو اس واسطے کہ بن اس جگہ البتہ جائز ہے لیکن جواس میں پر پہلے اول بیت منسج کا ہونا

فاعلین ہے جو خفیت سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلین فاعلاتن فعلاتن
مفاعلین فاعلین کسواسطے کہ وزن دوم خفیت میں عروض سالم اور ضرب محدود ہے اور
جن اس میں سب جگہ جائز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلین فعلاتن فاعلاتن مفاعلین مفتعلن
تم کلامہ فاعل اور وہ فاعل بزرگتر اوس کے ہے کہ ایسے معنی اوس پر پوشیدہ رہیں مگر یہ
کہ اعتماد و ذوق پر کیا اور صنعت یعنی فن عروض میں مہارت تمام نہ رکھتا تھا سو ایسا کیا
م و مین کے ازاں بار ایدم کہ قصیدہ دراز پر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت پیش
بر وزن سوم افتادہ جو قسم کہ اور اقوت و ہم چون در صنعت بصیرتے نداشت در
نیکو دتا بعد از مدتے کہ بدوئی اور اک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این شعر
محل جبرانی نمائی جبران و زبان رقاد لایعج از بانو بی متی ملتی اما منازل الملبا نہ
فیصری او اما منزلی فغان نہ و بعد از ان باضمان کردت اور مین نے ایک شخص
ادیون دیکھا کہ قصیدہ و از وزن اول طویل مین کما تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلین اور ضرب سالم یعنی مفاعیلین اور ایک در میان کی بیت وزن سوم طویل
مین واقع ہوئی مٹی عروض مقبوض اور ضرب محدود یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ
کروں صنعت مین بصیرت نہ رکھتا تھا اور اک نہ کرتا تھا یہاں تک کہ بعد ایک مدت کے کہ
بجانب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بنین مرقومہ متن مین معنی او
یہ مین کہ محل بانہ تھا میر ہمایون پس نہیں مین ہمای میر کے اور دور ہو خواب میرا
کہ رجوع نہیں کرتا ہے جو وقت سے جدا ہو مین ہمای کب ملاقات کرونگا مین او کی لکیر
نازل او کی اہل کے بصری مین مین و اما منزل میر پس عمان ہے مصرع اول بروزن
فعول مفاعیلین فعول مفاعیلین ہے مصرع ثانی بروزن فعول مفاعیلین فعول مفاعیلین
ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلین فعول مفاعلین ہے مصرع رابع بروزن فعولن
مفاعیلین فعولن ہے بعد اوس کے بجائے فغان فیاضمان بنایا تا ضرب مصرع
اخیر کی مفاعیلین ہوئی شبہ نہ کہ عروض مین قبض لازم سے اور یہاں عروض بیت
اول مین سالم اسواسطے کہ ازوم قبض کا بیت غیر مصرع مین سے اور مصرع

میں عروض تمام ضرب سوتا ہے م چارم انکہ عاوم ذوق را طریق تحصیل تفریق میان نظم
 و شعر عروض نبود و این فائدہ تمام است با انکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را در سبب
 فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ ہلکہ عروض اورا الکتاف و حق حاصل شود و این معنی
 در خویش تن مشاہدہ کردہ ام این است تمامی سخن در عروض و شعر و علم و ادب و فی التوفیق
 است و جبہ چو کفی یہ ہے کہ ناواقف ذوق پوراہ حاصل کرے تیسری اور میان نظم
 اور شعر کے سوا عروض کے نہیں ہے اور یہ فائدہ تمام ہے با وجودی کہ اعتقاد میر
 یہ ہے کہ اگر کسی کو ابتداء فطرت میں ذوق نہ ہو ممکن ہے کہ یہ سبب ملکہ عروض
 او کو ذوق حاصل ہو جا اور ملکہ معنی کیفیت راستہ ہے اور یہ بات نیچے انہی
 قوای میں مشاہدہ کی ہے یہ ہے تمامی سخن کی عروض و شعر و علم و ادب و فی التوفیق م
 فن دوم در علم قافیہ و آن در فصل است فصل اول در قافیہ و اقسام ان
 اسم قافیہ باشد کہ بر تہ قصیدہ یا تر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند و
 بطریق توسع و مجاز باشد است اسم قافیہ یعنی قافیہ جبکہ نام سے او کو کہی اور آخر
 ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس قصیدہ کے او آخر میں
 قافیہ ہے اور یہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق خبر و سے کل
 صیغہ اطلاق کلمے کا مجموعہ اشعار ان لا الہ الا اللہ اشعار ان محمد رسول اللہ علیا ولی
 اللہ یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس بیت میں یہ
 قافیہ ہے کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کہ اس کے حقیقت میں قافیہ بدو ن
 دو بیتوں کے ظاہر نہیں ہوا اور قافیہ کو قفوس سے لیا ہے معنی پیروی یعنی قافیہ
 پیرو آخر بیت ہے یا شاعر پیروی او سکی کرتا ہے اور بنا نظم کی او سیر ہے اور تہ
 آخر ہر خبر غیاث سے م و باشد کہ کلمات متشابهہ را کہ در او آخر ابیات باشد قوافی خوا
 و آن از جهت اشمال آن کلمات باشد بر قافیہ است اور کہی کلمات متشابهہ کو ہر آخر بیت
 میں واقع ہو ہیں قافیہ کہتے ہیں کہ اس کے او ن کلموں میں حرف قافیہ شامل ہوتا مثل کو
 اور آخر کے کہ او میں را حرف شامل ہو پس لفظ گوہر اور آخر تمامہا و آخر ابیات میں

قافیه میں یہی ہے نہ سب انفس کا م وہاں کہ ایک حرف را کہ اصل قافیه باشد آن را حرف روا
خوانند چنانکہ بعد ازین گفته شود قافیه خوانند است اور کبھی ایک حرف کو کہ اصل قافیه ہے اور
اصل قافیه ہے اور اد سکورو می کہتے ہیں جیسا کہ بعد اس کے کہا جا گا قافیه کہتے ہیں نہ سب
ابو علی قطرب اور ابوالعباس کا ہے کہ ذاتی الفتح معلوم ہو کہ یہاں تک باب قافیه میں تن
نہ سب ہو ایک یہ کہ مثلاً آخر اور گوہر میں حرف ر دسے قافیه ہے دوسرا یہ کہ
مجموع لفظ آخر اور گوہر قافیه یہ سب شمول حرف ر کے ہے تیسرا یہ کہ مجموع یہ دونوں
قافیه ہیں اور قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت میں بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے
م و خلیل قومی از علمای عرب کہ نظر کے دقیق تر کردہ اند در تولیف قافیه گفتہ اند
عبارت است از مجموع حرکات و حروف کے کہ از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرف
ساکن کہ بر مقدم بود یا حرکت کے کہ پیش از ساکن مقدم ہو و مثلاً در صاحباد کا تھا مجموع دو
و دو حرف کہ میان ایشان است و حرکت آن دو حرف و حرکت صا د یا کات متساوی
خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے نظر دقیق کی ہے کہ قافیه عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف
سے کہ حرف ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساکن اس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحباد اور کاتبا میں دو الف
ساکن اول و آخر اور دو حرف متحرک جو در میان ان دو الفوں کے ہیں اور حرکتیں
اونکی اور حرکت صا د کی صاحبان یا حرکت کا د کی کاتبا میں مجموع قافیه ہے
ح با حرکت کے کہ پیش از ان است آء و این کلام صریح است در بعضی کہ حرف ماقبل ساکن اول
خارج از قافیه نزد خلیل است اما از بیان سکا کی در متفتح و صاخر جہ چنان معلوم میشود
کہ آخر حرف نیز داخل قافیه است چہ عبارت سکا کی این است سی عند الخلیل من آخر
حرف ثانی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخرجی
من المتحرک قبل الساکنین الی انتہای کلام ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہو
وہ حرف کہ جیسر یہ حرکت ہے خارج نہیں ہو سکتا اس حرکت سے کہ دونوں
لازم اور ملزوم ہیں بلکہ کلام خلیل میں مراد متحرک سے حرکت

اوسکی ہے کہ حرکت سے حرکت نہیں ہوتی ہم و اگر در آخر بیت مثل کار و وساکن و قافیہ
 مجموع آن و وساکن و حرکت ماقبل ایشان باشند اور اگر آخر بیت و وساکن ہوں
 قافیہ مجموع وہ و وساکن اور حرکت ماقبل اون و وساکنوں کی ہر ہم بنا ہر این تعریف
 قوافی را قسمت کرده اند بر پنج قسم و ہر ایک را لقبی نمادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن
 آخر خالی نبود از انکہ یا چار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا ایک متحرک یا پنج متحرک نہ
 و پنج قسم دیگر غیر ازین اقسام ممکن باشند اول را متکاوسل خوانند و دوم را متراکب سوم
 را متراکب و سوم را متراک و چهارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سبکرت مثل بر
 حروف و اخرا این القاب است و اور بحسب اس تعریف آخرہ کے قوافی کو تقسیم
 کیا ہے پانچ قسموں پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر کیا ہے اسطرح کہ در میان دو ساکن
 آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے اللہ فخر میں کہ بعد لام کے ہے یا اور قاف اور جماد یا چار
 متحرک ہیں یا تین متحرک ہونگے جیسے الموت نزل میں کہ بعد و وساکن کے اور نون اور را
 معجزہ تینوں متحرک ہیں یا دو متحرک ہونگے جیسے فیما جذع میں کہ بعد الف ساکن کے چیم اور اول
 معجزہ و نون متحرک ہیں یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل میں در صورت سکون آخر بعد
 الف ساکن ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہ ہوگا جیسا کہ حال و قال میں بیکون آخر اول
 کو متکاوس کہتے ہیں اور متکاوس یعنی انہوہ کردن ہے منتخب سے ہے اور ہوسر کو متراکب
 کہتے ہیں اور تراکب یعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متراک کہتے ہیں
 اور تراکب یعنی در یافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہیں اور تواتر یعنی
 بے در پے شدن سے عبارت ہے اور پانچویں کو مترادف کہتے ہیں اور مترادف
 یعنی در پس یکدیگر نشستن ہے منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسموں اور
 نہیں کے کہ واسطے کہ تازی میں چار متحرکوں کے زیاد جمع نہیں ہوا اور متحرک چارم بطریق زحاک کے
 آتا ہے جیسے فعلتن میں اصلی نہیں ہوتا اور لفظ سبکرت میں حروف آخر ان القاب کے شامل ہیں
 یعنی ہیں یعنی سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متراک کا اورے متواتر کی
 اور نے مترادف کی ہم ویدانکہ درین تعریف قسمت نظری واجب است چہ باشد کہ متداول ہیں

تعریف متل شود برانچہ در قافیہ مقبہ باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند شعر قد جبر الدین
 الالہ مجربہ بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر
 بیت و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ماقبل او پیش مقبہ نیست و نہ چنان
 درین بیت گفتہ اند شعر لا عار بال موت نزل بہ قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف
 و چہار حرکت آخرین باشد و درین بیت شعر بالینتی فیہا جزع بہ مجموع چہار حرف و
 سہ حرکت آخرین باشد و چنان است چہ در ہر یک یک حرف و یک حرکت پیش مقبہ نیست
 است اور معلوم ہو کہ اس تعریف اور تقسیم من فکر اور تامل واجب ہے اس واسطے کہ
 جو چیز کہ قافیہ میں مقبہ نہیں ہے وہ بھی اس تعریف میں داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً
 بیت اول میں جو مر قو مہ متن ہے معنی اس کے یہ ہیں بہ تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے
 پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور مستعدی دونوں طرح پر آیا ہے پس اس بیت میں قافیہ
 بموجب تعریف مذکور کے مجموع چہ حرف یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور
 حرکت ہا اور حرکت فا اور حرکت جیم اور حرکت یا ہیں اور ایسا نہیں ہے یعنی یہ
 مجموع چہ حرف اور پانچ حرکتیں اس جگہ قافیہ میں مقبہ نہیں ہیں بلکہ اس مقام میں
 فقط حرف را اور حرکت ماقبل قافیہ میں مقبہ ہے اور بس کس واسطے کہ قصیدہ قافیہ مجربہ کا
 نظر ہو گا نہ لاء مجربہ و شاعہ فقط یعنی از حرکت ہمزہ الہ تا حرکت بای فخر تم کلامہ فاعل اور اس طرح
 بیت ثانی جو مر قو مہ متن ہے معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں ہے ننگ موت سے کہ موت
 آنکے والی ہے پس اس بیت میں بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف
 یعنی واو اور تا اور نون اور زاء اور لام اور چار حرکتیں یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے
 ہے اور حرکت تا اور حرکت نون اور حرکت زاء معجمہ ہے اور اس طرح بیت
 ثالث میں جو مر قو مہ متن ہے معنی اس کے یہ ہیں کا شکے ہوتا میں اس وقت میں
 جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز میں بیان ہوئے پس اس بیت میں بھی قافیہ
 بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا میں ہے اور جیم
 اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتیں یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جہم کی اور حرکت ذال معجزہ کی اور ایسا نہیں ہے یعنی شعر ثانی میں پانچ حرف اور چار حرکت
اور شعر ثالث میں چار حرف اور تین حرکتیں مغیرہ نہیں بلکہ دونوں شعرون میں ایک حرف
اور ایک حرکت فقط مغیرہ ہے اس واسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل اور فوت
عجل اور قافیہ جریع کا ورع ہوگا نہ باضیع و باورع ہم و اما قسمت مذکور اگر بہ بطریق منع خلو
کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند صحیح نبود چہ اگر
شعر مثلاً بر بحر بسیط محزو و یا رجز باشد و رکن آخر و دہیتی مجنول و در یک بیت مطوی و دوسروں
سالم یا مجنون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم تمکاوس و ہم مترکب و ہم متدارک باشد و اگر
بر بحر کامل یا شد و رکن آخر و دہیتی مخزول و دہیتی سالم یا مضمر یا موقوف قافیہ ہم مترکب
و ہم متدارک باشد و اما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع خلو کریں یعنی کوئی قافیہ
ان پانچ قسموں سے خالی ہوگا یہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر قسمت بہ بطریق منع
جمع کریں یعنی پانچوں قسمیں ایک قصیدے میں جمع نہونگی تو یہ تقسیم صحیح نہونگی اس واسطے
کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے میں بروزن بسیط محزو ہو اور وزن بسیط محزو ویر ہے مستفعلن
فاعلن مستفعلن با بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہ ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور
رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت میں مجنول با جماع جن و طے یعنی فعلن اور
دوسرے بیت میں مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت میں سالم یعنی مستفعلن یا مجنون
مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے میں ہم تمکاوس ہوگا بروزن فعلن اسی قبیل
ساکن و ہم مترکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور
شعر مثلاً ایک قصیدے میں بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہ ہے مستفعلن
مفاعلن مستفعلن اور رکن آخر بیت کا بھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی مستفعلن
یا مضمر یعنی مستفعلن یا موقوف یعنی مفاعلن قافیہ ہم مترکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم
متدارک ہوگا بروزن مفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر
کے خواہد کہ تعریف قافیہ کند جو حی کہ بہ تحقیق نزدیک تر بود بدینوجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت
از مجموعی کہ مولف باشد از حرفی یا حرفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابه کہ در او

ابیات یا مضامین بود مکرر یا در حکم مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی کہ مبتدا
 حوالہ میمان آن حروف و از حرکات کہ تعلق بان حرف یا بان حروف داشته باشند
 بعد اسکے تقریر کریں ہم اور کہیں ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیہ کی کرے اس طرح کہ
 تحقیق سے نزدیک تر ہو یوں لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموعے سے جو ہر
 ہوا یک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر میں حرف را ہے کہ اس میں حرف را مع حرکت
 ماقبل قافیہ ہے یا مولف مو حروف سے اور مراد حرف سے تاسیس اور رد اور واد
 وصل اور خروج ہے کہ واجب ہویہ بات کہ کلمات متشابہ میں حوالہ آخر ابیات واقع ہوں
 یا او آخر مضامین واقع ہوں مکرر آئیں یا حکماً مکرر آئیں بحسب اصطلاح قید او آخر ابیات
 کی اسلئے ہے یا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلقون کے شامل ہو جائیں اور
 قید حکم تکرار کی اسلئے ہے تا قوائی مشترک اور فردین شامل ہو جائیں کہ مشترک مصرع ہیں
 اور سرحد جب اوس سے دوسری بیت بلجائے گی مکرر قافیہ ہو جائیگی اور
 مولف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حوالہ واقع ہوتا ہے ان حرفون میں مثل
 ذیل کے جیسے میم اور قاف ہے کامل اور عاقل میں اور مولف ہو حرکات
 سے جو تعلق اوس حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور رد
 اور ذیل اور ردے اور وصل اور خروج سے رکھتے ہوں م و فہم معنی این
 تعریف بعد از معرفت و حرکات قافیہ صورت می بندد چہ معرفت مرکب کل بے معرفت
 اجزائے او میسر نشود و تحقیق فرق در میان مذہب عرب و مذہب عجم در
 قافیہ ہم بعد از ان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست ابتدا بیان
 مذہب عرب لینم درین فن واعلم است اور سمجھنا اس لکھ لیت کا بعد سمجھنے حروف
 اور حرکات قافیہ کے ممکن ہے اس واسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزاء کے میسر
 نہیں ہوتا اور فرق مذہب عرب عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر
 میں عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہیں ہم والہ اعلم مفصل دوم
 بیان حروف و حرکاتی کہ اجزاء قافیہ باشند بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شناس

روی و سہ حرف کہ برو مقدم باشد و آن تا کسیں و ذیل درود است و دو حرف کہ از
متاخر باشد و آن وصل و خروج باشد فصل دوسری بیان حروف و حرکات میں
کہ اجزائے قافیہ ہیں نزدیک عرب کے حروف قافیہ کے نزدیک ہجو کے چہ ہیں اول
روی اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہو ہیں و تا سیر اور ذیل اور دوت اور دو حرف
کہ روی مخرج ہو ہیں وہ وصل اور خروج ہے م اما حرف روی حرفے است مکرر کہ
نہای قافیہ بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد بتبشیرت رو کنند مثلاً
قصیدہ را کہ ضرب سلب قافیہ باشد بای خوانند و قصیدہ را کہ حمل در سلب قافیہ باشد لامی
خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد اما کو ایک حرف ہے کہ مکرر آتا
ہے اور بنا قافیہ کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھ ایک
قافیہ کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھ حرف روی کی کرتے ہیں مثلاً قصیدہ
جہین ضرب اور سلب قافیہ ہو او سکوبائی کہتے ہیں اور جہین حمل اور سلب قافیہ ہو
او سکولامی کہتے ہیں پس ضرب و سلب میں روی ہے اور حمل اور سلب میں لام رو
ہے اور ضرب یعنی زدن اور سلب یعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل لفتح اول و سکوبائی
نہانی یعنی برداشتن اور حمل یا لفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور رو
لفتح اول اور کسر و اور شدیدا ہے اور قاریوں نے یہ تحقیق استعمال کیا ہے
معنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیہ کا ہے کہ مدار قافیہ کا اوپر
سے لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطای میں لکھا ہے کہ روی کو روا لیا ہے او
روا لغت میں وہ رسن ہے جس سے بارشتر باندھتے ہیں پس گویا اس حرف
سے ابیات برہم بستہ ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ روی لغت میں برہم تانبہ ہر پس
جیسا کہ پٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور او سکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہ حرف
بھی اجزای ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور رو کو بیان میں اور حرفوں پر مقدم
کیا اس واسطے کہ یہ حرف اصلی ہے قافیہ میں اور قافیہ محض رو سے بدون او حرفوں
کے ہو سکتا ہے اور اور حرفوں قافیہ بدون روی کے نہیں ہو سکتا م و حرف و تعدد

ما قبل مفتوح اور یے ما قبل مکسور اور اگر حرکت ما قبل فحالت ہو صی قول او قیل بالفتح
 اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے م و حروف متاخر از رد
 اما وصل یا کیے از حروف مد یا شد کہ بعد از رد و متحرک آید چنانکہ الف در حلا و در حلا و واد در حلا
 در حلا و اید در حلی و یا حرف با و آن یا ساکن بود چنانکہ در حلا و حلا و یا شد یا متحرک چنانکہ
 در حلا و حلا و اید و حلی و اما خروج کیے از حروف مد بود کہ بعد از ہاے وصل متحرک یا شد
 مانند الف در حلا و اید و حلی و یا و حلی و ت اور جو حروف کہ موخر روی سے ہوتی
 ہیں او ن میں ایک وصل ہے اور وصل یا ایک حرف حروف ند سے ہوتا ہے کہ بعد
 رو کے متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حلا اور حلا میں اور واد و حلا و اور حلا و میں
 اور یا حلی اور حلی میں و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے
 جیسے حلا و حلا میں و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حلا و اور حلا و اور حلی میں اور واد
 جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف حروف مد سے ہوتا ہے
 کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حلا میں اور واد و حلا و میں اور
 حلی میں وصل پیوند پیوستن ضد ہجر و پیوند کہ دن منتخب سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے
 کہ یہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بفتن یعنی بیرون رفتن اور بقی فت
 غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد رو کے وصل اور بعد وصل کے یہ حرف
 آتا ہے اور حلا و اور حلا و و نون صیغہ متشہ اور حلا و و نون صیغہ جمع او
 حلی اور حلی و نون مصدر مضاف بیای تکلم اور حلا و و نون مصدر مضاف
 بیای ضمیر م و حروف اد آخر این شش لقب درین لفظ جمع است کہ سلف لج و صل
 راصلہ نیز خوانند و بعضے ذیل را از حروف قافیہ شمرند ت اور حروف آخر ان تھا کے
 اس لفظ میں جمع ہیں سلف لج یا رو کی اور سین تاسیس کا اور لام ذیل کا اور فاروق
 کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور عسی سلف لج کے یہ ہیں کہ گذرتا ہے و یا
 یا شیشہ اور وصل کو ملکہ بھی کہتے ہیں اور بعضے ذیل کو حروف قافیہ سے نہیں شمار
 کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے م و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

تفاسیر را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند که
 وقام الاعماق غادی النحر تنیستبه الاسلام لماع الحفین
 بروایتی که نون ساکن در لفظ او زید لید از قاف که روی است و ساکن است و باشد که تحریکیش کنند
 اگر چه وزن بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند و بعضی نون را حرف
 قافیہ کے اور ثابت کیے ہیں کہ قافیہ کو باعتبار ادا و دونون حرفون کے غالی اور متعدی
 کہتے ہیں اور غالی کی مثال میں یہ بیت لاتے ہیں شعر جو مرقومہ متن ہے معنی او سکے
 یہ ہیں یعنی بہت سے بیابان تاریک غالی چلنے والے سے شنبہ اللامات و خشنود
 سراب قطع کیے ہیں مینے قائم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمین تک چاہ
 اور کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے فخر ق چلنے والا اعلام جمع علم یعنی
 نشان اور علامت بمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے عمق ہلنا سراب کا منتخب سے
 پس المخترق اور الحقق جو قافیہ واقع ہو کے ہیں اس بیت میں اس میں دو روایتیں ہیں ایک
 روایت ہے کہ نون ساکن تلفظ میں لاتے ہیں بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے او
 دونون کو ساکن پڑتے ہیں مثل دو ساکن کے آخر بیت میں اس صورت میں وزن مختل
 نہیں ہوتا اور دوسری روایت یہ ہے کہ فقط قاف کو آخر میں متحرک پڑتے ہیں نون تلفظ
 میں نہیں لاتے اس صورت میں وزن مختل ہوتا ہے کو اسطے کہ مصرع اول بروزن مفاعیلن
 مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مفتعلن مستفعلن پس جب نون کو
 تلفظ میں تلاتے اور قاف کو مکسور پڑھا وزن مختل ہوا مگر یہ صورت استناد سے خارج
 ہے صورت اول صحیح نون پڑھا جاتا ہے عرض اس کے ہے اور اس نون کو حرف
 غلو کہتے ہیں غالی صدر سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ قوافی
 مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اوں قافیہوں سے کہ حرف روی و
 میں ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر میں مثل خم کے ہے اول میں م و در مثال مسند
 این بیت آورند بیت المارایت الیہرما خطوبہ حرف صلیست دساکن می بایہ
 و چون بر عادت بھڑا عرب متحرک کنند وادی تو کہ کند آنرا تعدی خوانند و ہر دور

از حساب عیوب شعر شمار کہ تعلق بقافیہ دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چہ آن حرف
ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جهت آنکہ وزن نقل میشود است اور تعدی کی نشا
مین یہ بیت لائے ہیں جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ جو وقت دیکھا سینہ کہ زمانے
نے گرم کیا فساد اپنا خطا لفظی سستی اور تباہ کناسخن کا اور گردن پچیدن منتخ سے
پس حرف ہا صلا بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہ ہے کہ اوس ہے کہ متحرک
کرتے ہیں کہ اوس سے داد پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہیں اور دونوں کو
یعنی علو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہیں اور یہ تعلق قافیہ سے رکھتا ہے
اور فرق ہے خروج اور تعدی میں کسواسلئے کہ ایراد خروج کا واجب ہوتا ہے کہ وہ
داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس حجت سے کہ وزن نقل ہوتا
ہے جیسے یہ شعر رجز مشطور یہ وزن متفعلین متفعلین متفعلین ہے جب حرف موصولہ
متحرک اور داد پیدا ہوا وزن نقل ہو گیا ہم حرکات قافیہ و اما حرکات کہ تعلق بقافیہ
دارد ہم شش است اس دآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع و آن حرکت
وخیل بود ج خود دآن حرکت ماقبل روت بود و توجیہ و آن حرکت ماقبل روت
بود و توجیہ و آن حرکت ماقبل رو بود مجری و آن حرکت روی متحرک بود و ثفا و آن
حرکت ہای وصل متحرک بود و حرف او اہل این شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت
و قومی رس را اعتبار نہ کردہ اند و قومی اشیاع را و در انکہ تحت ماقبل و او دیا را کہ از حرف
ہر باشند چون بجا روت افتد خود خوانند یا نہ خلاف است است حرکتین قافیہ کی
و اما حرکتین کہ تعلق قافیہ سے رکھتی ہیں وہ بھی چہ ہیں اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا و یریم کی حامل اور جاہل بن اور رس بالفتح
و التثنیہ الیہ بنی ابتدا ایک خبر کی منتخب سے اور یہ حرکت بھی ابتدای قافیہ
بین آتی ہو دوم اشباع اور وہ حرکت وخیل کی ہے جیسے حرکت یم اور ہا کی حامل درجاء
ہیں اور اشباع بالکسر بھی بر خواندن و با صلا ح قافیہ حرکت ماقبل الف تاسیس
عیاش سے سوم خود و در وہ حرکت ماقبل روت کی ہے جیسے حرکت سین اور خون کی

ساردا اور نور و امین اور خدو بالفتح برابر کرنا دو چیز ذکا آپس میں اور برابر کسی چیز کے ہونا
منتخب سے اور جو یہ حرکت قدم بقدم رفت کی ہے لہذا خدو نام رکھا چارم توجہ اور وہ
حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فوق اور شق میں اور توجہ و
گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا کذا فی النیات
وہ نجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی جلی اور حملہ میں ح مانند
حرکت قاف در خم قن و حقق تم کلامہ قامل اور مجری جہاں روان شدن اور راہ جاری
جمع غیاث سے ح سبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہا و وصل متحرک کی
ہے جیسے حرکت ہا کی حملہ اور جملی میں اور نفاذ بالفتح جاری شدن فرمان منتخب سے
اور بعضوں نے اسکو بدال حملہ پڑھا ہے معنی تمام شدن اور حروف اوایل ان چہ لقا
کے اس لفظ میں جمع ہیں کہ راحت میں پس اشارہ رس کا اور الف اشارہ سباع
اور خا اشارہ خدو کا اور تا اشارہ توجہ کا اور سم اشارہ مجری کا اور نون اشارہ نفاذ
کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار میں کیا ہے کہ وہ ہمیشہ فتح ہوتا ہے اور ایک
قوم نے اشباع کو کہ اس کے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے ویسی اس کی حرکت
بھی غیر معین ہے اور اس بات میں خلاف ہے کہ فتح ماقبل و او اور یا کا کہ حروف
مر سے ہوں جب بمقام رفت کے واقع ہوا و اسکو خدو کہیں یا نہ کہیں پس جمع لوگ
اوس حرف کو حرف مد جانتے ہیں اوس حرکت کو خدو کہتے ہیں اور جو لوگ حرف
مد نہیں جانتے اوس حرکت کو بھی خدو نہیں کہتے م فصل سوم در احکام این
حروف و حرکات پس شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی خالی
بود و اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر سالن بود مقید خوانند و جمع تاسیس
در رفت ہم ممکن نہ باشد اما علوانہ ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود محسوس
خوانند پس قافیہ یا مد رفت بود یا موقوف یا مجردت فصل تیسری احکام میں ان حروف
اور حرکتوں کے کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہیں ہو سکتا ہے کہ پانچ حرف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور رفت اور وصل اور خروج سے خالی ہوا و اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہوتا ہے کو مطلق کہتے ہیں یہ سبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو
موصولہ ہو مقید کہتے ہیں کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور رد کا ہم ممکن
نہیں ہے کہ واسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا ردی لازم ہے اور رد کا
میں کوئی حرف فاصلہ نہیں ہوتا پس ماقبل رو یا داخل ہو گا یا رد جماعت ممکن نہیں کہ
خالی ہونا دونوں کے یعنی تاسیس اور رد سے ممکن ہے اور اس قافیہ کو جو تاسیس اور
رد سے خالی ہو مجرور کہتے ہیں یعنی تنہا رد و تاسیس کے ساتھ نہیں مثل
قر کے راع حرکت سیم قافیہ ہے پس قافیہ مردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد و بیشتر
حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود یا سبب و خیل و رک و وصل خروج چنانکہ در حالما
و انشال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چار بود رس و اشباع و جری
و نفاذ کہ در ہمیں شال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ قافیہ میں جمع ہوتے ہیں پانچ
ہیں تاسیس و و خیل و رک و وصل اور خروج جیسا کہ حالما میں اور اسکی انشال نیز
یعنی حالما و اد حالما میں فراہم ہیں پس حالما میں الف تاسیس کا اور ہم و خیل کا
اور لام رو کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتیں کہ ایک قافیہ میں فراہم
ہوتی ہیں چار ہیں رس و اشباع اور جری اور نفاذ کہ اسی شال میں یعنی حالما میں
ہیں پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت سیم و خیل ہے اور جری
حرکت لام رو متحرک اور نفاذ حرکت ہا وصل متحرک ہم و کتر حروف کہ در یک قافیہ افتد کیوں
بود و آن روکتنا بود و کتر حرکات یک حرکت بود و آن توجہ بود چنانکہ در رقم افتد شاہ جون
ر و ساکن بود یا مجری چنانکہ در رقم و افتد است اور کتر حروف کہ قافیہ میں ہیں
میں ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روکتنا ہے اور کتر حرکتیں کہ قافیہ میں ہوتی ہیں
ایک حرکت ہے اور وہ توجہ ہے جیسا کہ لفظ قمر میں مثلاً جب رے روی ساکن
یا مجرے جیسا کہ لفظ قمر و میں پس توجہ حرکت ماقبل رو ساکن اور مجرے
حرکت روے متحرک ہے اور عاشیہ میں نیچے لفظ مجرے کے یہ لکھا ہے
ح حرکت ماقبل روے متحرک ہم و اعتبار بریکے از تاسیس و

دارد اطلاق و تقید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد ہما س
چنانکہ گفتیم خرافت نہا شد و در سخر فحقت نہواند بود و ذیل ہر حرفی کہ بود غیر حروف مد شاید
و شبلع نیز اصناف حرکات نہواند بود و اختلاف ذیل ناپسندیدہ نبود و اختلاف
اشباع ناپسندیدہ بود و رد و جملت نبود و نزدیک بشیر اہل ضایع جرح مد
نشاہد اختلاف رد ناپسندیدہ بود و جریک اختلاف و آن اختلاف نہواند و یا باشد
بشرط آنکہ از حروف مد باشد و در آن صورت لامحالہ عدد مختلف یا بصنعت
و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف خود ہم ناپسندیدہ بود و اورا اعتبار کرنا
ہما س اورا رواف اور تحریک اور اطلاق اور تقید کا ہر قصیدہ میں اور ہر شعر میں
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع و ہر واجب یعنی تمام قصیدہ میں قافیہ ایک طرح کا چاہیے اور
ہما س جیسا کہ گمانے سوا الف کے نہیں ہوتا اور میں یعنی حرکت ماقبل الف
ہما س سوائے فتح کے ممکن نہیں کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتح ہوتا ہے اور ذیل
جو حرف ہو سوا حروف مد کے سنا اور سوا الف یعنی حرکت ذیل سب حرکتیں ہوتی
ہیں اور اختلاف ذیل کا ناپسندیدہ نہیں ہے جیسے اختلاف ہم اور ہا کا ہر حال
اور ہا ہل اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت ذیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت
کا کا تھاہل اور ہا ہل میں اور رد میں سوا حرف علت کے نہیں ہوتا یعنی الف اور
واو اور یا اور نزدیک اکثر اہل فن کے دت سوا حرف مد کے چاہیے یعنی حرف مد حرکت
سوائے مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعض قول اور قیل بالفتح کو ہی رد جانتے ہیں
اور اختلاف رد کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف نہواند
ہا ہر بشرطیکہ حروف مد سے ہوں جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ کا عربی میں درست ہے اور اس
صورت میں لامحالہ خود یعنی حرکت ماقبل رد مختلف ہوگی ایک جگہ ضمہ اور ایک جگہ کسر
اور سوا اس صورت کے اختلاف خود کا بھی ناپسندیدہ ہے م و و ہر حرف کہ یا شد
شاید الا حیار حرف کہ دریا زدہ حالت نشاید و آن ہا حرف مد است و ہا کہ حروف
ذیل اند و تفصیل حالتہا این است اور و جو حرف ہو سنا اور ہے

نہا اگر الف اور یا و او ہر اختلاف خود کا نہا

مگر چار حرف گیارہ حالتوں میں ردی نہیں ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہیں اور ایک ہا کہ
چاروں حرف وصل ہیں اور تفصیل گیارہ حالتوں کی یہ ہے ہم اما الف در پنج حالت نشاید کہ
بودا لے کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضرباء آثر الف اطلاق خوانند
بالفہ کہ از جهت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و جہلا ج الفی کہ بدل تنوین
بود در حال وقف چنانکہ رایت زیداء الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد چنانکہ در اضربا
کہ بدل اخبرن بودہ الف ثنیہ چنانکہ در ضربا باشد اما الف پانچ حالتوں میں نہ چاہے
کہ ردی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ لفظ الضربا میں
ہے اور اسکو الف اطلاق کہتے ہیں دوم وہ الف کہ واسطے بیان حرکت کے آخر
کلمہ میں آئے جیسا کہ لفظ انا و جہلا میں ہے انا ضمیر تسکیم ہے و جہلا اسم فعل معنی بیاسوم
وہ الف کے بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف میں جیسا کہ رایت زید یعنی دیکھا
میں نے زید کو چارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اخبرن
کے آتا ہے مخبئی ہر آئینہ بزنجیم الف ثنیہ جیسا کہ ضربا میں ہے م اما یا در دو حالت
نشاید کہ رو بود ایا نیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحویلی و آن را یا
اطلاق خوانند بیا تانیث چنانکہ در قومی باشد لیکن یا دو حالتوں میں نہ چاہے
کہ ردی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ میں فحویلی اور
اسکو یا ای اطلاق کہتے ہیں حویل بالفتح اول ہر خبر اور ابر سیاہ جو بہت برے اور
سبیل کہ بانی اسکا صات ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے
کہ سگ مادہ کو دن بہر گرسنہ رکبتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اسکی پاس بانی
کرتی تھی بیان تک کہ اس سگ مادہ مارے بھوک کے اپنی دم کو چاڈالا اور کھالیا
اور بات مثل عرب کہتے ہیں فلان رجوع ہر کلبہ حویلی منتخب سے دوم یا ای تانیث جیسا
کہ قومی میں ہے اور قومی صیغہ بر مونث کا ہے بمعنی بر خیزم و اما واد در دو حالت نشاید کہ
رو بود وادیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحومکو و آن را واد اطلاق
خوانند بوا جمع چنانکہ در ضربوا باشد و اما واد دو حالتوں میں نہ چاہے کہ رو ہو واد

وادکہ اشتباع حرکت است پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ میں کہ فحولہ اور اوسکو واطلاق کہتے ہیں
 فحولہ حالت رفع میں ہے اور فاکلمہ علامہ دوم و اوجع کا جیسا کہ ضرب لوائین و اور ضرب
 صیغہ جمع نہ کر غائب کا ہے م و انا ہا در دو حالت نشاید اہای سکتے چنانکہ در مایہ و سلطان
 باشند چہ ہا سے تانیث خاصہ کہ ساکن ہو چنانکہ در حمزہ و ضار یہ باشند و اگر متحرک ہو بعضی
 بکارداستہ اندازنا بنایت ناپسندید باشند و تاج تانیث در امثال ضربت و ضربت
 رواداشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشند و اگر متحرک نہ چنانکہ در ضربتہ و ضربتہ
 قبض کثر بودت و انا ہا در دو حالتوں میں پنچا ہے کہ روی ہو اول ہای سکتے اور ہا
 سکتے وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ میں بحالت وقت واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت
 کے آتی ہے جیسا کہ مایہ اور سلطانہ میں دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جس وقت کہ
 ساکن ہو یعنی حالت سکون میں یا لاتفاق روی ہو جیسے کہ حمزہ اور ضار یہ میں
 حالت تحریک میں اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی و در ضار یہی
 میں بعضوں کے استعمال کیا ہے لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تانیث امثال ضربت
 اور ضربت میں روا رکھی ہے اور اوسکو روی کرین لیکن یہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین
 جیسا کہ ضربتی و آخر جہتی میں قبیح اوسکا کم ہو جائے م و ہا کہ نون نیز در یکساں حالت نشاید
 کہ رو باشند و آن نون تنون باشند و اہل صناعت نوکران نہ کر وہ اندکان سبب کہ در
 شطاع سخنا تنون متعل نہ باشند اور معلوم کیا جائے کہ نون بھی ایک حالت میں
 پنچا ہے کہ روی ہو اور وہ نون تنون کا و اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہیں کیا ہے
 اس سبب کہ شطاع سخن میں تنون متعل نہیں ہے بلکہ تنون آخر ضمیر میں بمقام وقت
 حرف علت سے کہ بدل جاتی ہے پس ذکر واد اور الف با کا معنی اوس سے ہے م و ہا
 غیر ازین حرف مذکور باشند و ابو د کہ روی باشند اما از انھاء مانند الفی کہ بدل حرف اصلی
 ہو چنانکہ در عصا و جی و الف تانیث چنانکہ در جلی ابو و الف زائد ملحق باخر کلمہ چنانکہ
 در جاری باشد و از یا ہا یا اصلی چنانکہ در برمی و ندی باشد دیای اضافت چنانکہ در پتی
 و یا نسبت چنانکہ در یک باشند و همچنین و او اصلی چنانکہ در غیر و باشند ہای اصلی چنانکہ در بل

و عمد باشد و ہای ضمیر چنانکہ در بتیہ و و بتیہ باشند و اگر چہ ساکن بود ہر چند بعضی ازین از
 قبح خالی نبودت اور سوا ان حرفون کے سب حرف ردائے کہ روی ہوں لیکن
 الفون کے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیسا کہ عصا اور رچی میں
 کہ الف بدلے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رچی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
 غیاث سے اور الف تائید کا جیسا کہ جلی امین ہی اور جلی امین زن باردار ہر غیاث
 اور کفر سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیسا کہ قباری میں اور زائدہ ہوتا
 اسکا باعتبار حدوث اصلیہ کے ہے اگر چہ نفس کلمہ میں داخل ہے باعتبار وضع کے جہاں
 جہم اول درک مملہ الف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی کے اور رنگ
 اوسکا زرد اور سیاہ ہوتا ہے فارسی میں اوسکو چڑھتے ہیں شرح نقاب یوسفی اور
 صحاح سے گذافی القیث اور یاؤن سے یاسی اصلی جیسا کہ یرمی اور ندی میں ہے
 یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی النجس اور مجلس ہے دونوں ثقت منتخب سے اور
 اضافت کی لفظ بتیہ میں سے بمعنی خانہ من اور یاہر نسبت جیسے مکی میں ہے یعنی مسجد
 اور اسطرح واد اصلی جیسا کہ یغردین ہے بمعنی جہاد می کنند اور ہاہر اصلی بلہ اور عمہ میں
 میں بلہ اور عمہ میں بلہ بمعنی نادان شدن منتخب سے اور عمہ بمعنی کشتگی اور صرا
 راہ میں اور نجاتنا حجت اور دلیل کا اور دور ہوتا منتخب سے اور ہاہر ضمیر ہے بتیہ اور
 بتیہ میں بتیہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بتیہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بتیہ یعنی گھر اوس مرد کا
 کا اور اگر چہ یہ ہاہر ضمیر ساکن ہو بتیہ میں تو بھی روی ہو سکتی ہے ہر چند بعضی حرف ان حرفون
 سے قبح سے خالی نہیں ہیں یعنی انکے روی کرنے میں قباحت ہے اور وہ یا نسبت کے
 اور یا اضافت ہے کہ یہ مثل ضمائر ادرشل لون تثنیہ و جمع کے ہیں روی کرتا اینجا
 قباحت سے خالی نہیں اور ہاہر ضمیر جو بتیہ متباہ میں ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل ہے
 تائید کے نچا ہے سکا کی نی اسکو تبصر لکھا ہے اور داد اصلی جیسے یغردین سے
 صاحب مفصاح نے لکھا ہے کہ بت سے حدوث اصلی بدات سے مثل سری پسرودین
 کے اور ہاہر اصلی مثل اشتیہ اور اعمہ کے مانند حدوث اسباعیہ کے حرف وصل

ہوئے ہیں نہ روی اسلی لجا لیش قصاص میں البتہ ہے م دصابطہ است کہ سر حرف کہ بیک سنی
 در آخر کلمات مکرر شود مانند ضائر و نون تثنیہ و جمع وغیر آن اگر روی کنند از قبلی خالی نبود
 چه بوجہ تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد قبیح تر باشد
 و بہترن حرفی کہ روی کنند حرف اصل باشد کہ از جنس حرف مدنبودت اور قاعدہ
 پہلی کہ جو حرف بیک سنی آخر کلمات میں مکرر آتا ہے مثل ضائر اور نون تثنیہ اور جمع
 وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روی کرین قیامت سے خالی نہیں کہو
 کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطاری کو کہتے ہیں اور اس طرح کی تکرار میں مقید تر
 سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطاری مثالوں میں ایطاری روی ساکن
 کا ایطاری روی متحرک سے اور ایطاری مجرد کا ایطاری روی غیر مجرد سے یعنی مردف اور
 پوس سے بدتر ہے اور بہتر روی کیو اسطے حرف ایملی کلمے کا ہے کہ جنس حرف سے
 نہو کہو اسطے کہ حرف مد اور رہی بیشتر حرف وصل ہے ہیں اسکا بیان ہو چکا ہے م
 و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روانہ و اختلاف توجیہ روانہ انداشتہ اند
 اما از قبلی خالی نبود و بعضے گفتہ اند اختلاف توجیہ لہضم و کسر و ابود و قیاس بر رد
 و ضد وغیر آن روانہ و است اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجری یعنی حرکت
 روی کار و انہین ہے اور حال اسکا عیوب میں مفصل لکھا جائے گا اور اختلاف توجیہ کا
 بحرکات ملکہ روا رکھا ہے لیکن قبیح سے خالی نہیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اختلاف
 توجیہ کا لہضم و کسر و امثال قافیہ حرم لہضم را کا ساتھ حرم کبیر کے کرنیکے اور قیاس اسکا
 ہے اور پردف اور ضد کے اور سوا ان کے جائز نہیں یعنی جیسے قافیہ قولو اور
 قیلو کا درست ہے اور قافیہ قولو اور قیلو خواہ قیلو اور قیلو کا درست نہیں اسطرح
 اختلاف توجیہ بھی لہضم و کسر درست ہے لہضم فتح اور کبیر اور فتح درست نہیں م
 و حرف وصل خبریکے از چار حروف مذکور نہ توانہ و جمع میان قافیہ موصول وغیر موصول
 و اختلاف حرف وصل و اختلاف نفاذ روانہ و است اور حرف وصل سوا ایک کے چار
 حرفوں نے نہیں ہو سکتا وہ متن حرف مد سباعیہ اور ایک ہا وقف کی خواہ سکتی کی خواہ وغیرہ کی ہو

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف حروف
وصل حبیبی عالم و ظالمہ اور اختلاف نقاد یعنی حرکت وصل حبیبی عالمی اور ظالمہ و انہیں
ہے م و حرف خروج خبر یکے از حروف نہ تو اندر بود و اختلاف آن روا نبود و وصل و خروج
نہر و یک جمہور خبر روی مطلق را تبا شدت اور حرف خروج سوا حرف ہر کے نہیں ہوتا
اور اختلاف ادسکا مثل حملہا اور حملہو کے روا نہیں ہے اور وصل اور خروج نزدیک سب کے
روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کہ واسطے کہ جب رو ساکن ہوگی کیونکہ حرکت وصل سے
ملیکی اور جب وصل سے نکلے گی خروج سے بھی نہ ملے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے م و
اشتبہ میان این حروف ممکن نباشد خبر میان رو و رد و یا وصل یا میان رو و رد
چنانکہ در نصورت کہ صلوة و رکوة در حرف الف چہ بوجہ الف اولی آن باشد کہ رو
کنند اذان جہت کہ ہا ہی تانیث نشاید کہ رو باشد و بوجہ اولی آن باشد کہ رد کنند چہ
ہا ہی وصل بعد از رو و مقید بآیدت اور شبہ در میان حروف قافیہ کے ممکن نہیں ہے
مگر در میان حروف روی اور حرف رد کے اور در میان حرف روی اور حرف وصل
کے پس در میان رو اور رد کے جیسا کہ قوافی صلوة اور رکوة میں حرف الف ہے
کسوا سطر کے اس الف کو ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین
اس سبب کہ ہا ہی تانیث نچا ہے کہ روی ہو بخیاں الیٹا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے
اس الف کو رد کرین اور ہے کہ روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد رو سے
ساکن کے نہیں آتا اور بہان اگر الف کو روی کہین تو رو سے ساکن ہے ہم دو در نصورت
علاہ و حجابہ بوجہ الف اولی آن باشد کہ رد کنند چہ در نصورت ہا فیہ است و یا
رو رو بودا نشاید کہ ہا وصل بودا جہت سکون رو و بوجہ اولے آنکہ روی کنند چہ
حرف اصلے است و ہا فیہ در حکم تکرار تا از قح خالی بود چہ با اتفاق اشغال این قافیہ
تبیح نباشد و اگر عقلہ و علمہ قافیہ کنند تبیح باشدت اور اس صورت جیسے علاہ و
جہا ہے اور دونوں بین ہا فیہ ہے اور ہا سے ضمیر کا حال محقق علیہ لڑ جہت
بیشتر لکھا ہے کہ بعضوں نے قافیہ کیا ہے اور او کو حکم تکرار بین نہیں جاتا

پس اس جگہ موافق دونوں مذہبوں کے لکھتے ہیں کہ علاوہ اور حجاب میں ایک اور جہ سے اولیٰ ہے کہ الف کو رد ف کیمن اور ہے کو روی اس واسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور نہ اور ہے کہ روی ہو موافق نہ یہب اون لوگوں کے جو اس میں تکرار نہیں جانتے اور نہ چاہتے کہ با وصل ہو یہ سبب سکون رکے کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ اس کے یہ ہے کہ اس الف کو روی کیمن کو واسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے ہے اور حرف اصلی کے ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا نہ چاہیے اور ہا ہی ضمیر حکم تکرار میں ہے موافق نہ یہب اون لوگوں کے جو ضمیر حکم تکرار میں ہے موافق نہ یہب اون لوگوں کے جو ہا ہے ضمیر کو حکم تکرار میں جانتے ہیں یہ جہت دوسری ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ صج سے خالی ہو اس واسطے کہ ایسے قافیہ صج میں ہیں یعنی جب الف حرف اصلی ہو ہو اور با وصل باتفاق اس میں قباحہ لازم نہ آئی کو واسطے کہ ہر جگہ حرف اصل کے اور ہا ہی ضمیر وصل ہوئی ہے اس میں بھی وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر غلط سمجھ کر قافیہ کرین بسج ہے یعنی جن لوگوں نے ہا ہی ضمیر کو تکرار میں نہیں جانا ہر قافیہ کرتے ہیں مگر قباحہ سے خالی نہیں یعنی خج کے نزدیک تکرار ہے وہ اس کو ایطاً سمجھتے ہیں صاحب حاشیہ کے ذہن میں یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ یہ حاشیہ لکھا جج محض نماز کہ عبارت مہنت علام مشمل بر حشو و تطویل می نماید چه قولہ و شاید کہ روی بود و قولہ و جے اوئے انکہ روی کنند ضمیر معنی و اصد است پس عبارت مستحق نہیں بود کہ بوجہ الف را اولے آن باشد کہ رد ف کنند ضمیر در مہنورت ہا ضمیر مست یعنی روی بوجہ اوئے انکہ روی کنند جہت اصلی است و ہا ہی ضمیر در حکم تکرار و میل انا شاید کہ با وصل بود و جہت سکون رک و تم کلامہ قائل دوسرا حاشیہ ہے ج قولہ بسج باشد جہ ہا ہی ضمیر بجنہ تکرار است و احتمال دیگر گنجایش ندارد جہا انکہ علاوہ و جہا مشمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہیں یعنی کے نزدیک درست اور کسی کے نزدیک نادرست مطلق قائل علایا لفتح باندی اور تمام ایکے

اور ایک موضع ہے جسے میں منتخب سے جی بالکس عقل اور زیر کی اور بالفتح کنایہ
چیز کا منتخب سے م والا اشتباه میان روی و وصل ہم در تصویرت باد حرف افتد
چہ بران تقدیر که الف ردفت کنند بار و باشد و بران تقدیر که الف ردی کنند با وصل
باشد و اما مشبه در میان رو و وصل کے بھی ان صورتوں میں حرف ہای
صلوۃ و زکوۃ اور حرف ہای علاہ اور حجابہ میں پڑتا ہے اس واسطے کہ اگر الف کو رو
کسین حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کسین حرف ہا وصل ہو م و گفتہ اند ہا
وصل خبر ہای ضمیر یا تانیث یا وقت ہو اند و وصل متحرک ازین جملہ خبر ہای ضمیر نباشد
و این حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تو اند بود والا اگر کسی قافیہ سیابہ و ابوابہ کند و بعد از ان
نایہ میار د کہ از نہایت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند
کہ ہا روی است و با ذیل والا رد و باید داشت کہ علامہ مثلاً درین قافیہ قدرت
اور عروضیوں کے کہا ہے کہ ہای وصل سوا ہا ضمیر یا تانیث یا کا وقت کی نہیں ہوتی
اور وصل متحرک ان سے فقط ہا ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
والا اگر کوئی قافیہ سیابہ و ابوابہ کا کرے اور بعد اس کے نایہ لاسے کہ نہایت ہی
ہے ہای اصلی بقیام وصل ہو اور نہی سے کہ کسین کہ ہے ہو ہے اور بے وصل
نایہ ہین والا اگر ایسا ہو علامہ بھی اس قافیہ میں آ سکتا ہے کہ اختلاف ذیل کا جواب
ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیوں کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہن اس واسطے کہ نایہ ہین بیان ہا اصلی بقیام وصل پڑی ہے نہایت نام او
اور نزدیک ہوا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی القیاس م و بدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہر قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد
از باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعا سخن باشد و نسبت آن
نظم و نثر یکسان بودت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے میں مکرر ہو
سوا حروف و حرکات مذکورہ کی اس کو قافیہ سے تعلق نہیں ہے بلکہ قسم لزوم مالا
لزم ہر اس کو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہتا چاہا و نسبت اس کے

لطمہ و نثر میں ایک سے قافیے سے تعلق نہیں جسے لازم کرنا حرکت خمیس کا در
صورت کے روئے متحرک کمالی اور راعلیٰ میں کس واسطے کہ جب سے متحرک ہو تبدیل
حرکت و خیل میں اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم مضمون
چهارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ کفیت م باعتبار حال دل روئے
و دونوع بود مطلق و باعتبار ماقبل روئے نوع موسکین یا مردف یا محسوس
و باعتبار نابرد روی سے نوع موصول مخرج یا موصول تنها یا غیر موصول و غیر مخرج
لیکن بحسب ترکیب پیچیدہ شد کہ از ضرب دو در سه در سه حادث شود اما بعضی از این کہا
مکن الوقوع نبود و بعضی تعلق فیہ باشد و آنچه متفق علیہ بود نہ نوع باشد نہ
فصل اقسام قوافی میں چون نزدیک عرب کے ہیں قافیہ جیسا کہ کہا ہے باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس میں روی متحرک ہو یا مقید جس میں
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روئے کے تین طرح پر ہے موسس جس میں الف
تاسیس ہو یا مردف بسکون را و تحفیف دال جہین حسرت ردف ہو یعنی حرف
علت مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جہین تاسیس ردف کچھ ہو اور باعتبار بعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس میں وصل اور خروج
دونوں ہوں یا موصول تنها جس میں فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس میں وصل اور خروج کچھ نہ ہو اور احتمال مخرج تھا کا
ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہیں ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمیں ہوتی ہیں کہ ضرب دو سے تین میں چھ تین میں ہوتی ہیں یعنی
مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور محسوس و محسوس
چھ ہوں اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنها اور غیر موصول
اور غیر مخرج میں ضرب دو کیے چھ ترک اٹھا رہ ہوں لیکن بعض ان
مرکبات سے ممکن الوقوع نہیں ہیں اور بعض مختلف فیہ ہیں کہ مصنف
نے خود انکا بیان اگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہیں تو قسین ہیں بقیتہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مولا علیؑ
سید الشہداءؑ
تم ہون۔ علیؑ
دعا کی
ہم اور تم کو حال ہند
نہ ہو۔ تم کو آواز کی
دعوت نہ ہو۔ تم کو
نہ ہو۔ تم کو

ہم اطلاق ہو سس موصول مخرج چنانچہ درین تافیکہ صاحبہا و کاتبات اول مطلق
 ہو سس موصول مخرج جیسا کہ صاحبہا اور کاتباتین الف تاسیس اور حا اور باد و نونین
 ذیل اور بار کو اور با وصل اور الف آخر خروج ہے ہم ب مطلق ہو سس موصول غیر مخرج
 چنانکہ صاحبہا و کاتبات دوم مطلق ہو سس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبہا اور کاتباتین
 الف تاسیس اور حا اور تا و نونین ذیل اور بار و ی اور الف آخر وصل ہے ہم ج
 مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہا سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا
 کہ جمالہا اور خیالہا میں الف اول روف اور لام روی مطلق اور با وصل اور الف ثانی
 خروج ہے ہم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالات چہارم مطلق
 مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالات میں الف اول روف اور لام رو
 مطلق اور الف دسرا وصل ہے ہم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا و
 و خطبہا پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا و خطبہا میں یا روی مطلق مجرد
 اور با وصل اور الف خروج ہے ہم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربہا و خطبہا و این

مطلقاً است ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیسا کہ سر با اور خطبائین بار و
 مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ تیسرے مطلق کی ہیں م ز مقید موصول جیسا کہ
 قاضی و حامی ت ہفتم مقید موصول جیسا کہ قاضی اور حامی کہ الف تاسیس اور
 ضاد اور یم و نون میں و خیل اور پارہ مثلاً تھانی ردی مقید ہے م ح مقید مرد و
 چنانکہ جبال و خیال ت ہشتم مقید مرد و جیسا کہ جبال اور خیال میں الف مرد و
 اور لام ردی مقید ہے م ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطرو این سے نوع مقیدات است
 نہم مقید مجرد جیسا کہ قمر اور خطرو این را و مقید ہے اور بس اور یہ تین تیسرے موصول کی ہیں
 م د سے نوع مطلق ممکن الوقوع بنود و آن موصول مرد و و مجرد و باشد ہر سے غیر
 موصول و غیر مخرج از جهت امتناع تحرک حرف آخر از شہادت اور تین تیسرے
 ردی متحرک کہ غیر ممکن ہیں اور وہ موصول اور مرد و اور مجرد ہیں تینوں غیر
 موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موصول غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مرد و غیر
 موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کہ واسطے کہ آخر شعر ساکن
 ہوتا ہے اور یہاں ردی متحرک ہون وصل اور خروج کے واقع ہونی سبب پس
 وقوع اسکا غیر ممکن ہے م و شش نوع مقید واقع بنود و آن موصول مرد و
 و مجرد بود ہر سے یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما بہ نزدیک کسانے کہ وصل و خروج
 بعد از ردی ساکن جائز نہ اند از جهت این علت است اور چہ تیسرے موصول ساکن
 واقع نہیں ہوتے اور موصول اور مرد و اور مجرد موصول غیر مخرج یا موصول
 مخرج لیکن نزدیک اور لوگوں کے جو وصل اور خروج بعد رو ساکن کے جائز نہیں
 کہتے واسطے اسی علت کے یعنی یہ سبب عدم جواز وصل و خروج بعد رو ساکن کے م
 و اما نزدیک کسانیکہ جائز دارند ازین شش نوع ممکن الوقوع بنود و آن مقید مرد و
 موصول غیر مخرج بود از جهت توالی سے حرکت ساکن و ردی مرد و وصل است
 و اما نزدیک اور لوگوں کے کہ وقوع وصل و خروج کا بعد رو ساکن کے جائز نہ کہتے ہیں
 ان چہ تیسرے موصول یا ممکن ہیں اور وہ اول مقید مرد و موصول غیر مخرج بہ سبب اس

تین حرف ساکن کے اوس میں اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روک اور وصل اسوا ^{مطلق}
 کہ جب روک مقید ہو یا ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے اور
 وصل کہ آخر شعر میں ہے لاجہلا ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا نام ممکن ہے ہم مقید
 مردف موصول مخرج از حجت تو الی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف و روک بود کہ
 بر وصل متحرک سابق باشند است اور دو دیگر صورت نام ممکن مقید مردف موصول
 مخرج سے یہ سبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر میں اور وہ ردف ساکن
 اور روک ساکن متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے در میان میں
 نہیں آتے پس یہ صورت بھی نام ممکن بھری م و چار نوع باقی ممکن بود بیان تفصیل
 المقید موصوس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبها دلم تراقبھا و کسانیکہ ایکار این نوع کہنت
 تکرار الف و با از باب لزوم مالا یلزم شمرند و ہا روک نہند و قافیہ مطلق مخبر و موصول
 غیر مخرج و اگر بدل با حرف نے از حروف مدبو و چنانکہ در قاصیہا دو انہیا مطلق ہوتے
 سرندت اور چار تہمین باقی ممکن ہیں اس تفصیل سے اول مقید موصوس موصول مخرج
 جیسا کہ لم تخاطبھا اور لم تراقبھا مخاطبت سے مجبسی با ہم خطاب کردن اور مراقبت سے
 بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان میں الف تا کیس سے اور ط اور قاف دونوں
 و خیل اور بار و ساکن او و با وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے کہتے
 ہیں اس میں یہ تاویل بیان کرتے ہیں کہ بعد روک ساکن کے وصل اور خروج نہیں ہوتا
 اس قافیہ میں تکرار الف اور با کی لزوم مالا یلزم سے اور ہے روی ہا اور الف
 وصل اور قافیہ مطلق مجد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہو ساتھ ایک
 حرف کے حروف مد سے جیسا کہ قاصیہا اور و انہیا میں ہے معلق مردف جانتے
 میں یعنی یاروف ہے او ہا روے اور الف آخر وصل اور قاصیہ مجبسی اعلیٰ
 اور دانی مجبسی ادنیٰ ہے ہم ب مقید موصوس موصول غیر مخرج و در نیصورت چون
 روک وصل ساکن باشند و اصل ہر کلام عرب آنت کہ چون دو ساکن متوالی
 آتے ہاں کہنت ساکن اول از حروف مد بود و دوم حرف مد متوالی نتواند بود پس لاجہلا

از عرف مدیود و وصل ہا ساکن خفا کہ در قافیہ و حاسیہ د کسانیکہ انکار این نوع گفت
 تکرار الف از باب لزوم مالا یلزم شمرند و یاد و تکرار و قافیہ مفید مرد گویند
 ت دوم مفید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت میں جو رد اور وصل دونوں
 ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال کرتے
 ہیں پہلا ساکن حروف مد سے ہوتا ہے اور دوسرے برابر پر نہیں ہو سکتے پس
 لا محالہ رومی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قافیہ و حاسیہ میں ہی سکون
 یاد ہا قافیہ یعنی حکم کنندہ آن اور حاسیہ حمایت کنندہ آن الف تاسیس اور ضاد و
 سیم دونوں میں دخیل او بار تھانے رومی ساکنی و رہا وصل ہے اور چونکہ منکر
 اس نوع کے ہیں کہتے ہیں کہ بعد کے ساکن کے وصل نہیں آتا پس تکرار الف
 قافیہ و حاسیہ میں لزوم مالا یلزم اور یاد و تکرار رومی سے اور قافیہ او سکے نزدیک
 مفید مرد ہے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضا سے آن کنند کہ تعریف کی خلیل قافیہ
 کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن نسبت تمام حروف و حرکات قافیہ را تناول بنا
 چہ دخیل و تاسیس رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
 بنابر آنت کہ قافیہ مفید را وصل خروج نباشد اور معلوم ہو کہ تجویز اس دو نوع
 کی یعنی مفید موسس موصول مخرج جیسے لم تھا طہا اور مفید موسس موصول غیر مخرج جیسے
 قافیہ اسیات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیہ کی جو خلیل نے کی ہے اور صد کتاب
 میں بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اور اس تعریف میں شامل ہوں
 کہ واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول تک مع حرکت ماقبل قافیہ کر
 پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس ان دونوں
 صورتوں میں تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہے شلا لم تھا طہا میں موافق ہے
 تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل قافیہ ہے اور طے دخیل
 اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اسکی حکم رس کہتے ہیں خارج ہوتی ہے
 اور سیرج قافیہ میں یا اور اسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہے

اور الف تائیس اور اسکی حرکت ماقبل اور فساد و خیل خارج مکررہ معرفت خیل کی اسوسطے
کہ قافیہ مقید میں وصل اور خروج نہیں ہوتا یعنی لم تخاطبہا میں لم تخاطب تک قافیہ ہو پس
یا اور ساکن اول الف اور اسکی حرکت ماقبل اور فساد و خیل ماقبل رہا و قافیہ
میں قاضی تک قافیہ ہو پس یا اور ساکن اول الف اور اسکی حرکت ماقبل اور فساد و خیل قافیہ
باقی ردیف ہو اس صورت میں تائیس اور خیل اور رس داخل معرفت مذکور رہتی ہیں ہم مخ
مجرد موصول مخرج چنانکہ لم یطلبہا ولم یجہا و متکران این نوع تکرار بار از لزوم بالایلزم شمرند
و بار و نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل باکر از حرف بدو چنانکہ در علما ہا و
ندا ہا قافیہ مطلق مردت موصول شمرند ہر سوم مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبہا ولم
یجہا پس بار و مقید اور ہا موصول اور الف خروج ہی اور معنی یہ کہ نخست آرا و حاجت آرا
اور متکران نوع کی تکرار یا کو لزوم بالایلزم اور بار کو دو مطلق اور الف کو وصل جائز ہیں
قافیہ کو مطلق اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہیں اور اگر بدل باکر حرف یہ ہو جیسا کہ
علما ہا اور ندا ہا میں معنی بالاک آن برآمد آواز دارد اور قافیہ کو مطلق مردت موصول جائز
ہیں اور الف اول کو ردت اور ہا کو دو مطلق اور الف کو وصل کہتے ہیں ہم و مقید مجرد
موصول غیر مخرج و در یہ صورت ہم رو از حرف مذکور بدو وصل ہا ساکن چنانکہ گفتہ آ
شائش صلوٰۃ و متکران این قافیہ یا مقید مردت شمرند این انواع قوافی و ادب علمت
جام مقید مجرد موصول غیر مخرج اور اس صورت میں بھی رد حرف ہوگی اور وصل ہا ساکن
کہ قبل ازین کہا گیا مثال اولی صلوٰۃ و زکوٰۃ و الف کو مقید اور ہا تائیس وصل ہا و
متکران قافیہ کو مقید مردت جائز ہیں اور ہا تائیس کو مقید اور الف کو ردت کہتے ہیں یہ
ہیں شمع قافیہ کی نہ یک عرب کے ذائقہ علم فصل نجم در عیون فی نزویک عرب
عجب ہا کہ تعلق یہ قافیہ دارد یا راجع است باحال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و ضمت
منقسم است باقسام و در ذلت انا انچه تعلق تائیس ہا رد کے پیش تو اند بود و آن جمع قافیہ
موسس قافیہ ناموسس ہا و یک بیتہ و ہن غیر الخیر انشاء و عدم وں کفر و تائیس ہیں
انہرین اخلاصے دیگر تصور نیست فصل یا بخون عیوب قوافی میں جو اہل عرب تائیس ہیں

وہ عیب کے قافیے سے تعلق رکھتے ہیں یا رجوع کرتے ہیں طرف حروف اور حرکتوں کے بارے میں
 و حرکات بنین ہیں پس جو راجع بحروف و حرکات ہیں انہیں ہن یا قسم ہن یا قسام عدد حروف یعنی جنسی ہن
 اول حروف کی ہن اتنی قسمیں ان عیبوں کی ہن اما جو عیب تعلق تاسیس کے رکھتا ہے ایک سے
 زیادہ نہیں ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور ناموسس کا ہے ایک بت میں جسے قافیہ
 سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اتمک وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس کے تاسیس
 اس واسطے کہ تاسیس مختصر بافت ہے اور ماقبل الف سوائے فتح کے نہیں ہوتا پس اگر الف اور ح
 سے بدل چکا حرکت اس کی ماقبل کی بھی بدل چاکی مثلاً عالم میں رس ہے اور مسلم میں
 رس نہیں ہے اور تاسیس اور رس میں سوائے اور اختلاف لیال بن بنین آتام و اما
 انچہ تعلق بدخیل دارد و خبر اختلاف اشباع ہند و آن سے گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر
 یا بضم و فتح بود یا یک کسر فتح و اما وجود و عدم بدخیل وجود عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و
 ناموسس ت و اما جو عیب تعلق بدخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت بدخیل کی
 نہیں ہے اور وہ تین طرح ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل
 اور کامل ہیں یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے بہادر اور ہلاور میں
 یا اختلاف ساتھ کسرے اور فتح کے جیسے تاجرا اور بادریں اما وجود عدم
 اشباع حرکت بدخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس اور ناموسس کے اس واسطے کہ بدخیل
 تاسیس کے جان تاسیس نہوگا بدخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے کہ ایک
 قافیہ موسس کے اور اس میں بدخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اس میں بدخیل بھی نہیں
 ہے اور یہ قافیہ عرب میں جائز بنین اور فصحا کے عجم جائز رکھتے ہیں۔ م
 انچہ تعلق برزوت دارد وہ نوع تواند بود اجمع مردف و نامردف بفتح
 میان و او و الف ہر دو مدح جمع میان یا و الف ہر دو در جمع میان و او کہ
 ماقبلش مفتوح بود و او مدح جمع میان و او سی کہ ماقبلش مفتوح بود و الف جمع
 میان و او کہ ماقبلش مفتوح بود و یا مدح جمع میان یا کہ ماقبلش مفتوح بود و وادیے
 جمع میان یا سی کہ ماقبلش مفتوح بود و الف ی جمع میان و او و یا ماقبل ہر دو

مفتوح ت و اما جو عرب کہ تعلق ردف سے رکنتا ہے دس طرح ہوتا ہے اول
جمع ہونا مردف اور نامردف کا جیسے قافیہ حال اور صل کا دوسرا جمع ہونا واو
اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف
کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا چوتھا جمع ہونا واو و اما قبل
مفتوح اور واو مدہ کا جیسے قافیہ قول اور طول کا یا پنجواں جمع ہونا واو و اما قبل
مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو و اما قبل مفتوح اور
یای مدہ کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھواں جمع ہونا یا سے ماقبل مفتوح کا اور
واو مدہ کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا فوان جمع ہونا یا سے ماقبل مفتوح کا اور
الف کا جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسواں جمع ہونا واو اور یا کا جن دونوں کا
ماقبل مفتوح ہو جیسے قافیہ قول اور قیل کام تو اختلاف دیکر ممکن بود و ان جمع
باشد میان واو دیا ہر دو مدہ آرا از عیوب شمرند و کسانیکہ واو یا را کہ ماقبل
ایشان مفتوح بود و شمرند نزدیک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر
از اعتبار ساقط بود و شش نوع دیگر کہ بیش از ان باشد داخل بود و در جمع
مردف و نامردف ت اور ایک اختلاف اور ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو
اور یا دونوں مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید میں اور او سک و عیب نہیں
ہیں شاعر کہتا ہے شعر بانث سعاد قلبی الیوم مقبول + تیم اثرہا لم یقہ لکبوں
لکننا خلعت قدسیط من دہماء + فجع و دلع و احلات و تبدیل + یہ بھی بہترین
ہے خصوصاً غزل میں اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو مدہ نہیں جانتے
اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قیل جو آخرین بیان کی ہے اعتبار
سے ساقط ہوگی اور تو نہیں جو باقی رہیں اون میں چہ فہمیں جو قبل اس نوع
آخر کی بیان کیں داخل ہونگی جمع مردف اور نامردف میں یعنی ایک جگہ مدہ
اور ایک جگہ غیر مدہ م و احسنات عیوب متعلق بود سے نوع اول پیش
و انچہ راجع بود یا خود و ہمیں اقسام باشد یعنی چہ اختلاف این حروف افشا

اختلاف خدو کنندہ برعکس است اور قسمن عیوب متعلق برکت کی تین
سے زیادہ نہیں ہیں کس واسطے کہ جو پہلے بیان کی گئی تھی اس میں ایک
اعتبار سے ساخط ہے اور چہ قسمن داخل جمع حرکت اور نامزد ہوتے ہیں
باقی رہتے تین قسمن اور جو عیب کہ راجع ہے طرف خدو کے یعنی طرف
حرکت ماقبل ہوتے ہیں اقسام میں یعنی کہیں لیے کہ اختلاف ان کو
مقتضی ہے اختلاف خدو کا اور برعکس یعنی اختلاف خدو کا مقتضی اختلاف
مذکورہ ہے م و اما انچہ راجع بود بارو سے صرف بود کیلے انچہ روی درو
مختلف باشند و آن دو نوع بود کیلے آنکہ دو حرف باشند قریبی المنحج و
و دیگر آنکہ قریب المنحج و دور و معتبر نباشند و صفت دوم انچہ یہ سبب اختلاف
توجہ بود و آن ہم سے گونہ بود چہ اختلاف بالضم و لہر بود بالضم و فتح یا بفتح
و کسر و صفت سوم انچہ یہ سبب اختلاف مجرے بود و آن سے گونہ بود برقیار
گوشہ و اما اختلاف لوجود توجہ و عکس یا لوجود مجری و عکس از اعتبار
معارض بود چہ اقصائے ازالہ تشابہ است اصلا و اما جو عیب کہ
متعلق ہو کہے تین طرح پر ہے اول اختلاف رو سے اوسکی دو
قسمن ہیں قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہوں قریب المنحج جیسے سیم اور لون
ایک جگہ سیم روی ہو ایک جگہ لون اسکو اکفا کہتے ہیں قسم دوم ہر
وہ کہ قریب المنحج نہ ہوں جیسے یا اور رایہ بڑا عیب ہے اور اسکو اعلازہ
کہتے ہیں دوم عیب جو متعلق روی ہے بسبب اختلاف توجہ یعنی
حرکت ماقبل رو سے کہے تین طرح پر ہے اس واسطے کہ اختلاف بالضم
و کسر ہر گام مثل در را و ضر یا اختلاف بالضم و فتح ہو گام مثل در رو
یا اختلاف بفتح و کسر ہو گام مثل ضر و ضر سوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجہ سے یعنی حرکت رو سے متحرک کے ہوتا ہے
برقیار اس کو مشہد یعنی قسم و کسر جیسا تھا لو اور عمالہ میں یا بالضم

اور فتح جیسا قالہ اور قالہ بن بالفتح و کسر جیسا قالہ اور قالہ بن داما اختلاف ساقطہ
ہونے اور ہونے توجیہ کے جیسا قمر اور امر بن یا اختلاف ساتھ ہونے اور ہونے
مجرس کے جیسا علیہ اور علیہ بن اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل اظہار نہیں
اس واسطے کہ اظہار کے ازالہ کشاید کرتا ہے مطلقاً یعنی اس کی سی طرح کا نشاء
تیم ہے پس تافہ عیب داری ہی نہو گام داما انچہ راجح یا وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد
و ان اختلاف بود یہ واد و یا با بود و الف یا بالفت دیا و حقیقت راجح باشد باختلاف
بحری واما اختلاف وصل جمع کے از حروف مد یا با و اختلاف جمع ہی ساکن و متحرک
اختلاف بوجود و عدش ال اعتبار خارج بود چہ مقتنی ازالہ اصل کشاید باشد واما
جو عیب راجح لوصول ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بود و یا ہر
جیسا قالہ اور قالہ بن یا اختلاف بود و الف ہے جیسا قالہ اور قالہ بن یا اختلاف
بالفت دیا ہے جسے قالہ اور قالہ بن اور حقیقت بن یہ عیب راجح ہوتا ہے طرہ اختلاف
مجرس یعنی حرکت روی متحرک کی داما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف
کے ساتھ حرکت ہا کے جیسا قالہ اور قالہ بن اور اختلاف وصل کا جمعیت ہا ساکن
و متحرک جیسا کہ حملہ و حملہ بن اور اختلاف وصل کا یہ وجود عدم جیسا کہ حمل اور حملہ عیب
سے خارج ہے کہ واسطے کہ اصل کشاید ان بن رائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ کچھ نشاء
چاہے یہ بیان سی طرح کا کشاید بھی نہیں ہی پس مانحن فیہ سے خارج ہر دم واما اختلاف خروج
ہم سہ نوع بود چہ یا جمع داود یا بود یا جمع داود و الف یا جمع داود و الف یا جمع بود یا
اختلاف تفاذ و حکم اختلاف خروج جمع وجود و عدش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب یا
متعلق بود بحروف و حرکات واما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح ہے اس واسطے کہ
یا جمع داود یا ہوگا جسے فخطا ہو ویکتا بھی یا جمع داود و الف جسے لم یطلسو و لم یطلسا یا
جمع یا و الف جسے بقما ہی وکتا بہا اور یہ تینوں راجح بن یا اختلاف تفاذ یعنی حرکت وصل
متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی جمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ سب عیب متعلق
بحروف و حرکات ہم اما عیب ہا کہ بحروف و حرکات متعلق نبود یا سبب و تفاذ بود ان

چنان بود که کلمه که بر قافیه متشکل بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود که قافیه را از صیغه متشکل
تحریف کنند تا شاید حاصل آید مثلاً ابراهیم با ابراهیم کنند چون قافیه نعیم و کریم باشد یا قافیه نعیم
قافیه کنند که معنی را بیان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیه سجود و شهود باشد ذکر باری تعالی
در موضع قافیه افتد از اسما و تعالی و دو و ایراد کنند و ایراد این هم را بحر رعایت قافیه
نبود و یا لفظی را قافیه کنند که خرد و معنی باشد و خبر و دیگر در اول دیگر است بود مثلاً در شعری که
کرم قافیه کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیه کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورد و در بیت ایاوه
عیوب جو حرمت اور حرکات سے تعلق نہیں رکھتے ہیں کئی طرح پر ہیں یا وہ عیب سبب
اعادہ قافیه ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ متشکل قافیه سے لفظ و معنی میں
مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونوں بمعنی زبان
پس اگر لفظ بدل جا جیسے لسان اور زبان قافیه ہوگا یا معنی بدل جائیں جیسے لسان
ایک جگہ بمعنی زبان اور ایک جگہ بمعنی زبانہ تراز و قافیه ہوگا یا وہ عیب یہ سبب اسکے
ہوتا ہے کہ قافیه کو صیغہ متشکل سے تحریف کریں اس واسطے کہ با ہم مشابہت ہو جائی
غیبت دور ہو جائی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھ ابراہیم کے قافیه کریں مطاع
میں جب قافیه نعیم و کریم ہو قصیدے میں اس قافیه کرنا ایک کلمے کا بہ تحریف و جابجائی
یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیه کریں کہ معنی کو اس لفظ سے قطعاً
نہو جیسے دو و معنی دوست اور ایک اسم اسما باری تعالی سے بھی ہے پس جب قافیه
سجود اور شود کا ہو اور ذکر باری تعالی کے موضع قافیه میں پڑے اسمای باری تعالی
سے دو و ایراد کریں اور یہ وار ذکر تا اس اسم کا نقطہ رعایت قافیه ہو اور کوئی وجہ نہ
حاصل یہ کہ دو و اور تا اور تا تک صفت واقع ہوتے ہیں پس رب و دو و اور رب تا و کہنا
جا ہے کہ معنی کو خصوصیت ہو جائے یا عیب قافیہ کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیه کریں
کہ وہ جزو ایک سخن کا ہو اور دو و خبر و اسکا اول بیت ثانی میں ہو مثلاً جس شعر میں قافیه
کرم اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیه کریں لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی میں لائیں م و
عیوب قافیه علی الاجمال سے صنف باشد الخ البتہ شاید کہ ایراد کنند و اگر کے ایراد کنند

ان خفاؤں میں قرب انجیر اور اس بیج بودا ما استعمال آن شعر ان رو ضرورت آفتاب
 انترج انجیر استعمال آن بسیار باشد اما حسن نبود و از عیوب مذکور بعضی را آفتاب
 مخصوص باشد و بعضی را بنا شدت اور عیوب قافیہ کے محملات میں ختم برین اول وہ کہ
 نیچا ہے کہ ایرا ذکرین اور اگر کوئی ایرا ذکرے او کو شاد جانتے ہیں دوم وہ کہ ایرا واد
 قبیح ہوا اما استعمال او سکا شعر میں اثر و ضرورت کے اتفاق پر سے سوم وہ کہ استعمال ابکا
 بہت ہو مگر سخن نہ ہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال او سکا عند الضرورت بھی جائز نہیں ہے
 اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
 کہ بے ضرورت بھی ردائے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ میں بعض کے آفتاب مخصوص
 ہیں اور بعض کے آفتاب نہیں ہیں م ورازا آفتاب مشہور ہے اقواسہ آن اختلاف
 مجری باشد البتہ ردانہودت اور آفتاب مشہورہ کا ایک اقواسہ ہے اور وہ اختلاف
 بحر سے یعنی حرکت رک کا ہے جسے قالہ اور قالہ بقیم و کسر اور قالہ اور قالہ بقیم و فتح اور
 قالہ اور قالہ لفتح و کسر اور یہ مثالیں سابق بھی لکھی گئی ہیں پس یہ اختلاف البتہ ردانہ
 ہے اور اقواسہ بالکسرم ہونا ز او کا لہر استیجا کا لانا ایسا کہ گویا زاد شاعر کا تام ہوا عیا
 سے اور منتخب میں معنی خالی شدن منزل اور محتاج اور دو پیش گردانیدن اور
 مختلف گردانیدن قافیہ ہجرات و در منزل خالی فرد آمدن و مسافرت کردن اور کو
 شدن و خالی شدن تکم از طعام و بسیار مال شدن و بے مال شدن لکھا ہے م
 دوم الکفاست و آن اختلاف حروف رو باشد بے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ ردانہود
 سوم اجازت ست و آن اختلاف حروف رو باشد بشرط آنکہ مخرج متعارف یا باشد تا و ط
 یاسین و صادقین نوعی است از کلمات اور دوسرا کھا ہے اور اختلاف حروف ردی کا
 بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس میں ضرورت نہیں ہے قریب یا انخرج
 ہوں یا نہوں اور یہ البتہ ردانہود ہے اور الکفا بالکسر کے کرنا طرقت کا تا ج کچھ کہ اس
 میں ہو کر جائے اور ختم و نیا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے کہ بعض
 ایات میں حرف روی اور ہو اور بعض میں اور منتخب سے اور عیاش میں لکھا ہے

کہ الکاف عین قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سپاہ
 اور بحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا بشرطیکہ
 مخرج میں متقارب ہوں جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
 الکافی یعنی الکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ نرا محمدیہ وار کنا اور چھوڑنا
 اور دستوری دنیا اور ایک قافیہ میں ایک جگہ طوی اور ایک جگہ دال روی لانا
 منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خرا دین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
 مقبرہ لغات عرب میں پایا نہ گیا اور ملا نور الدین طہوری نے خوان خلیل میں نہاد
 خرا د کا قافیہ کیا ہے ظاہر طوی خرا ط کی فارسیوں کے اپنے تصرف سے تاثر فرشت
 بدل کے محبت قرب مخرج دال سے بدل کی ہے اور صراح میں لکھا ہے کہ یا صطلح شعرا
 عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہیں کہ ایک مصرع میں حرف روی ظاہر ملے کو لانا اور مصرع دیگر
 میں دال لانا تم کلام صرح قول این نوعی است از الکفا ظاہر این قول صحیح نیست
 چہ در الکفا صاحب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
 قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکے از مخالفین نسبت دیگرے صورت بہ نید و مکرانگ
 گوئید معنی قول بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست باشد
 یا نہ و ہذا موافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل الاکفا اختلاف الروی
 فان یکن مشبہ مخرج او یحیط فوقہ سہلا لیکن ضابطہ و خرزجیہ یسکوئید اختلاف رو
 متقارب المخرج را الکفا گوئید رتبہ بعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
 موافق ایشان آورده اند بل معنی اجازہ انچہ مصنف علام آورده در کتاب دیدہ نشد
 تم کلام ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھ سمجھ کر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
 اور منتخب بھی دیکھتے نہ کرتے کہ واسطے کہ منتخب اور صراح میں لکھا ہے کہ اجازہ او کو
 کہتے ہیں کہ ایک قافیہ کے روی طوی اور ایک قافیہ کی روی دال ہو اور دال اور
 طوی قریب المخرج ہیں چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری میں یہ عبارت لکھی ہے
 کہ مخرج ظاہر دال فی نقطہ قافیہ قرشت از سہ زبان ست قافیم ہم چارم شاد و ان

چند نوع ہوا جمع ہو سکے ناموسس ب جمع مردت و نامردت و اختلاف ردت ہوا
 و الف یا بیاد الف در حرف مد و اختلاف ردت بیای غیر مد کہ ماقبلش مفتوح ہو دبا مد
 اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا ہو چہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنا و در پنجم بسیار
 استعمال کنند و بخش از قبیح چہارم کمتر بود و بعضی اختلاف توجیہ یضم و کسر روا دارند قیاس
 بر اختلاف ردت ہوا و دیاد و مد موافق قبیح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر شمرند
 چوتھا عیب قافیہ کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت میں بمعنی معاونت ہے اور اصطلاح
 اصل عروض میں جو عیب کہ قبل رو کے ہوا اور وہ کسی طرح پہلے اول جمع ہونا موسس
 اور ناموسس کا یعنی ایک جگہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہ نہو جیسا سالم اور سلم میں دوم
 جمع ہونا مردت اور نامردت کا یعنی ایک جگہ حرف ردت ہو ایک جگہ نہو جیسا طور اور
 طہ کہ عربی میں حرف ردت مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردت کا ہوا و الف جیسے طول
 اور قال یا بیاد الف حرف مد جیسے قال اور قبل چہارم اختلاف دت کا بیای غیر مد
 کہ ماقبل اسکا مفتوح ہو ساتھ یا سہ مدہ کے جیسے ذیل اور قبل عیسم اختلاف توجیہ
 کا جیسے قل اور صل اور صل اور تین قسمیں پہلی سناد کی روانین ہیں مطلقاً اور چوتھی
 قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہیں بہ ندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچویں یعنی اختلاف
 توجیہ بہت استعمال کرتے ہیں اور قبیح اسکا چہارم سے کمتر ہے اور بعضی اختلاف
 توجیہ کا یضم و کسر روا کرتے ہیں اور قیاس کرتے ہیں اختلاف ردت ہوا و یا پر یعنی
 اختلاف توجیہ کا یضم و کسر جیسے قل اور صل ہے مثل اختلاف ردت ہوا و دیاد ہے
 جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے اور سب مواضع میں قبیح
 اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہیں ح مخفی نام کہ نوع ششم
 از انواع سناد باقی ماندہ و ان اختلاف اشباع یعنی حرکت و فیل است چنانکہ
 در عالم و عالم مکسر لام یکے و یفتح لام و یکرم کلام ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہیں اس
 عیب کو جو ماقبل ردی کے ہوا اس صورت میں صورت قل اور صل اور عالم اور عالم
 کی ایک ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ و صاحب حاشیہ

یہ بھی یاد رہیں کہ خود قبل اسکے بیان توجہ میں حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجہ و اشتباع
 آنست کہ توجہ عبارت است از حرکت مابین روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل و خیل یا
 مثل میم کامل و رائل یا نہ باشد چنانکہ میم قمر و فرد و اشتباع عبارت است از حرکت و خیل کہ مابعد
 مابیس بود خواہ روی ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجه در میان این دو
 متحقق است تم کلام ہم نجسم الیاد و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیک دیگر
 نزدیکتر بود بیش از یاد است بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف الیاد و چون
 اگر لفظ در اصل یکے بود و تبصریت یا وجود استعمال مختلف شود اختلافی کہ اتفاقاً
 اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل الرجل کے نکرہ و دیگر معرفہ و لم تفر بے و لم تفر
 یکے مخاطبہ مومنہ و دیگر معافیہ او و علام و غلامی کے بیامی اطلاق دیگر بیامی اضا
 بالنفس خود و اشتال این الیاد بود و انما بر جل و لرجل و لفرج و لفرج و اشتال این
 الیاد بود و یا پنچوان عیب قافیہ کا الیاد ہے اور الیاد بمعنی یا مال کردن و یا مال
 کنائیدین کے منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض میں تکرار قافیہ لفظاً و معنیاً
 ہے اور معنی کہ تکرار قافیہ یکے کے نزدیکتر ہو قصید کے میں قبیح او سکا زیادہ ہوگا
 لکھا ہے کہ اقل قصید سات بیتین ہیں پس اگر عادیہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا
 عادیہ قصیدہ ثانی میں ہے اور سیطرہ اگر عادیہ فن دیگر میں ہو مثلاً تمہید کے بعد
 مع شروع کرے اور عادیہ قافیہ کا عمل میں لائے کچھ یا کہ بیتین ہے کذا قال السکاکی
 اور دار و در کمال لفظ مشترک کا مانند عین بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
 مختلف الیاد نہیں ہر ہی ہر مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی داخل الیاد
 جاتا ہے والا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت یہ الیاد
 او کے نزدیک خارج ہے اور سیطرہ اگر لفظ اصل میں ایک ہو اور بسبب تفریت
 کے یعنی گردان یا بوجہ استعمال مختلف ہوئے و اختلاف کہ متقنی اختلاف لفظ بمعنی
 اوس اختلاف لفظ ہوگا یا متقنی اختلاف معنی بمعنی اوس اختلاف معنی ہوگا مثلاً
 رجل و رائل کہ ایک نکرہ یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ یعنی یہ مرد اور لم تفر فی اور

لم تقرّب باشتباع ایک صیغہ مونت حاضر کا اور ایک صیغہ مونت غایب کا اور غلام یا شاع
 اور غلامی ایک پکا اطلاق اور ایک پکا اضافت طرہ اپنی ذات کے یعنی غلام میرا اور
 امثال اسکی ایطابین ہے کہ واسطے کہ الرجل اور رجل میں تغایر حسنی ہو گیا اور لم تقرّب
 اور لم تقرّب میں اور غلام اور غلامی میں تغایر لفظی ہو گیا اور رجل اور رجل اور تقرّب
 اور تقرّب اور امثال اسکی داخل ایطابین ح قولہ یقرّب و تقرّب مخفی نما نہ کہ حکم
 تنجی لفظ الرجل از رجل بہ سبب شدت اتصال افادہ آن می کنند کہ در یقرّب و تقرّب نیز
 ایطابنا شدہ اتصال یا می یقرّب نامی تقرّب کمتر از اتصال الرجل کے نماید و اللہ اعلم ہم
 کلامہ قائل کہ الرجل اور یقرّب اور تقرّب میں اتصال الف و لام اور یا اور تا سے غرض نہیں
 جیسا کہ صاحب حاشیہ کے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور رجل میں صورت
 معنی کی بدل گئی اور معنی متغایر ہو گئے بخلاف یقرّب اور تقرّب کے کہ صورت معنی کی ایک
 رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث تغایر نہیں ہے ہم ششم
 تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر گفتہ آمد و این تضمین غیر
 آنست کہ در صنعت ہای شعر آمد و آن ایراد شاعر بود و در اشعار شاعری شعر خود بیت مشور کہ
 بہ ہمان وزن قافیہ بود از شعر دیگر بہ سبیل استشاد و یا تمثیل نسبت انجہ واجب نہو
 ایراد آن از علم قافیہ شعر نازی و اللہ اعلم چھٹا عجب قافیہ کا تضمین پر اور وہ تعلق
 آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیسا کہ پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ
 آخر بیت اول میں قافیہ ہوا و لفیل شروع بیت ثانی آتی اور یہ تضمین سوا اس
 تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اسکی صورت یہ ہے کہ شاعر اپنی شعر میں
 شعر مشور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بہ سبیل استشاد یا تمثیل ضم کرے
 یہ ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اسکا علم قافیہ سے شعر نازی میں و اللہ اعلم
 م فصل ششم در حروف و حرکات قوافی نیر و یک پارسی گویان و ذکر رد و لیت
 حرف تائیس را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند
 و حال نشان ہماست کہ حال کسانیکہ براوزان خاص عرب شعر فارسی گفتہ اند و چون

تاسیس ساقط شود و خیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و شباع ساقط شود و فصل
چھٹی حروف و حرکات قوافی میں نزدیک فارسی گو یوں کہ اور ذکر ولایت میں حرف تاسیس
کو شعر فارسی میں سطر حکما اعتبار نہیں ہے اور جن لوگوں نے اعتبار کیا ہے ملاحظہ شعر
عرب کا کیا ہے یعنی یہ تقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یلزم سے جانا ہے اور حال
اون لوگوں کا وہی ہے جیسے افغان عرب میں تقلید اشعر فارسی کے ہیں اور جب تاسیس
ساقط ہوا حرف و خیل بھی ساقط ہوا اور حرکتوں سے رس اور شباع دونوں حرکتیں ساقط
ہوئیں کہ واسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور شباع حرکت و خیل کا نام ہے ہم وہ
دو فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف بدخواہ غیر آن و واجب بود کہ در ہر قسم
ایک حرف بود یعنی نہ ساکن بود و حرکت ماقبل یعنی خود یک حرکت یعنی نہ بدشال
رود حرف علت الف در کار و بار و داد و در و در و سور و یا در تیر و شیر و حسنی کہ
ہو او ماند در گور و شور و حرنے کہ بیا ماند در در ویر و زیر و شال حرف نامی دیگر را در کرد
و مرد و سین در دست و لب و کان و بکر و فکر است اور حرف فارسی میں جو حرف
کہ اتفاق پڑے نہ اوار ہے خواہ حرف بدخواہ غیر بد اور واجب ہے کہ تمام قصید
میں ایک حرف پڑے یعنی نہ ساکن ہو اور حرکت ماقبل او کے یعنی خود ایک حرکت
یعنی ہوتی ہے مثال رود حرف علت کی جیسے الف کار و بار میں اور داد و در
سور میں بحسنی سرور اور یا تیر اور شیر میں اور وہ داد و جودہ سے مشابہ ہے جیسا
گور شور میں یہ حرکت مجہول اور وہ حرف جو یا کے مدہ سے مشابہ ہے جیسا
دیر و زیر میں یہ حرکت مجہول اور شال اور حرفون لی جو غیر مدہ ہیں جیسے را کرد و
مرد میں اور سین دست و لب میں اور کان بکر اور فکر میں معلوم کیا جاسے کہ
اور عروضیوں نے رود فقط حرف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہ
قید کیا ہے اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفوں پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین
و غین و فا و نون و ہا و ثمالین یہ لکھی ہیں ابر و صبر و تحت و نجت و خور و در و در و نیم
رزم و دست و دست و گشت و منغز و لغز و گفت و سفت و بند و بند و چہر و مہر اور حرف

بعضی ایک حرف ہوتا تمام قصیدے میں اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی خود کا ایک حرکت
ہونا یعنی بس جو کچھ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معرّف اور مجہول کا مثلاً دور اور
شور میں ان سب کا حال عیوب میں لکھا جا چکا یہاں تصحیح اوسکی ضرورت نہیں رکھتی ہم د
ا ماروی باشد کہ یک حرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را مضاعف
ت اول را و کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی مفرد کہتے ہیں اور
دوم کو روی مضاعف اور عروضیوں نے اس جگہ ردف کو مکرر کہا ہے ایک کو ردف
اصلی اور ایک کو ردف زائد ہم و روی مفرد باشد کہ حرف مد بود مانند الف در
جد اور دوا و یا و رہی و صبی دوا اور در را سو پہلو و شبیہ بیا و دعوی و معنی شبیہ او
در نیکو و نیکو و باشد کہ غیر مد بود مانند وال در لرد و مرد در در گذر و سفر
اور ردف کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور و این اور یا بھی اور صبی
مین اور را سو اور پہلو مین اور را سو معنی نیولا کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی
معنی مین اور شبیہ بوا و جیسا نیکو اور نیکو مین اور کبھی ردف مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند
حرف وال کے کہ دو مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین ہم و کہ مضاعف
از حرف مای معرودہ بود و بشرط مای مخصوص اما شہر طہا آن بود کہ قافیہ مردف بود
و ردف یکے از حروف مد بود و آن دو حرف کہ روی باشد مرد و در کلمہ اصلی باشد
و حرف اول یا و او و ہر دو مجہول الحکمتہ باشند ت اور روی مضاعف حرف
معدوم ہوتی ہے اور اوسمین شہر مین ہیں اول یہ کہ قافیہ مردف ہو و مکرر یہ کہ ردف
ایک حروف مد سے ہو تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلے ہوں جو
یہ کہ حرف پہلایا اور دوا و کا و ذلو مجہول الحکمتہ ہوں جیسے نجات اور سوخت کہ قافیہ
مردف ہے اور دوا و اور یا انہین حروف مد مین اور ذلون حرف رو یعنی خوا
اور تا کلمے مین حرف اصلے مین اور حرف اول و او اور یا کا یعنی با اور مین نجات او
سوخت مین مجہول الحکمتہ مین صاحب حاشیہ نے لفظ دوا و کو دو رک کے یہ عبارت
لکھی ہے کہ اولی با ہر دو مجہول الحکمتہ باشد و نیز عبارت کر لکھا ہے از دو حرف رو او و ہر

بیمہ حاشیہ لکھا ہے ح قول اول یا ہر دو مجہول الحکرت باطن ظاہر است کہ در بیشتر اذین کلمات
مثلاً یا ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل ر و ساخت و یافت و دانت
آری در بعضی از کلمات پارس و کار و حرکت حرف اول مختلف است اما حرکت مجہولہ در کلامی
ازین کلمات برابر و ثانی حرف روی یافتہ نمیشود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت
مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ فاعل ایک مرد قابل نے کہ نا آشنای علم طب تھے
حاشیہ نیز ان اللطیف پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت میں دیکھ کر حاشیہ پر
نوبت کی کہ نوبت چیز نیست کہ برادر شایان می نواز ندا بحق کہ بدون فہم معنی کے حال تجویز
کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضی نسخوں میں یہ عبارت ہے جو لکھی گئی اور بعض نسخوں
میں یہ عبارت ہے کہ در حرف اول یا ہر دو مجہول الحکرتہ باشند پس محشی نے باکو جو
بیامی سوغہ ہے یا بیامی تھانی پڑھ کر مطلب کو خراب کیا ہے در نہ معنی یوں ہی بنتے
ہیں کہ حرف اول ساتھ دونوں حرف روی کے مجہول الحکرتہ ہو مثلاً بنیت میں
حرف یا کہ فا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست میں وا و کہ سین اور تا سے ملا ہوا
ہے مجہول الحکرتہ ہو پس اس صورت میں بھی وہی معنی ہے کہ ہیں ہم اما حرف فای
کہ در رد مضاعف اندک یا استقرار معلوم شدہ است کہ حرف اول یکے اذین ہفت حرف
باشد فا و را و سین و شن و فا و نون و ترا کہ درین لفظہا مجتمع اندکشن زرف و حرف
دوسرے اذین شنش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ درین لفظہا مجتمع
اند سکنت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است راست نیست و دست بیت
داشت گوشت یافت گوشت زلفیت ساخت بنیت دوخت کاشتک گوشتک کار و مور
را ند با لک پارس جا ماسپ کو فنج نیرک غیر و کر و زروت و لیکن جو حرف کہ روے
مضاعف میں واقع ہوتے ہیں یا استقرار و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اون
سات حرفوں کے ہوتا ہے جو مرکبہ متن ہیں اور مجموعہ اونکا شنش زرف ہے یعنی
سخن او سکنا عین اودہ داسے اور دوسرا ان جہہ حرفوں کے ہوتا ہے جو مرکبہ
متن ہیں اور مجموعہ اونکا سکنت بجد ہے یعنی خاموش ہوا کیو شنش جد مقابل نہیں

کنز اور غیاث سے اور شالین انکی جوہر قومہ تنہا ہن اور حروف ثنائی میں جو کات کی
 اوس کے مراد کات پاری اور کات تازی و ونون ہن اور شالون میں بیت بمعنی تبا
 پائانی مجہول امر ہے ایسا دن سے یعنی توقف کن برہان اس واسطے کہ ماقبل مدہ
 حرکت مجہولہ شرط میں داخل ہے اور بخت صیغہ ماضی ہے بخت سے بابا بر فارسی و
 رخت بمعنی پچیدن برہان اور کاشک محقق کاشکے ہے کہ اصل میں کاش تھا ہا ہی
 محقق کہ کات بیانی کے آخر میں تھی بسبب کسے کے یا ی تھانی سے بدل ہوئی
 کاشکے ایک لفظ ٹھٹھا جو اہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثنائی تہا ہی
 بلند اور قصر کو کہتے ہیں برہان سے اور کارو بمعنی کزنک کی کہ عزنی میں اوسکو سکین کہتے
 ہن اور سور و بھنم اول سکون ثنائی مجہول و ثنائت و دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ
 اوسکو آس کہتے ہن اور اسکے نہایت سبز اور تروتازہ ہوتی ہن اور دواؤں استعمال
 کرتے ہن اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب کے بسبب کہتے ہن اور مغربی مہر و ملکین
 آیا ہے برہان اور پارس یا با فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ چار شہر ہن
 شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبدر اور استعمال میں ایک حرف
 پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوزا و زنام سلو
 بن سام بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان اور جاماسپ بابا فارسی نام حکیم کا کہ وزیر
 گشتاسپ شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور
 کو فنج کو برہان اور جہانگیری میں بفتح فالکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان میں
 رہتے ہن اور کو فجان کو برہان میں بر وزن بوستان اور کشف میں با فارسی و
 بمعنی جماعت مذکور اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کو فنج بفتح فاد سکون فاد و نون
 طرح آیا ہے اور تھیل کہ بسکون فاحص کو فجان ہو اور تشریح نیز اول تہائی کشید و شہر
 فارسی زدہ گیا ہی ست کہ بر درخت پچید و بمعنی عشقہ گوئید کذا فی البرہان اما با کات دید نشد
 شاید مثل کاشک افزودہ باشد مذمت کلامہ برہان میں لفظ تیز بدون کات کی اور یہاں
 الکات اور دونوں حرف رو کے اصلے درکار ہن الیا قیاس مفید ہن اور غیر تخرج غیر مذکور

دیا مجہول و کفارسی زوہ امر غیر دین است کہ معنی نرا نو و چار و دیا شستہ رفتن است
 مانند طفلان نریادت وال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعضی اشیاء وال را
 زائد کردہ باشند مثل کاف در کاشک واللہ علم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیر اعر اور غیر دین
 مصدر برہان میں لکھا ہے اور میان غیر و مع الدال آیا ہے اور دونوں حرف رو کے
 اصلے درکار ہیں کیا عجیب کہ مثل غیر و ک غیر و ماضی اوسے ہوا اور کرد و زح کروڑ ہوا و
 مجہول معنی نشاط و انداز لغات اھند و است کذا فی الفیات اما حال دال را بر حال دل
 غیر و قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاسی صفا حاشیہ کا بکار آمدن میں کہ برہان اور کشف
 میں یہ لفظ بدون دال ہے اویہان مع الدال اور دونوں حرف رو کی اصلی درکار
 ہیں سو اس کے برہان میں کز و بر وزن خروس لکھا ہے اور میان حرکت ماقبل و د
 مجہول چاہیے شاید کہ کروڑ و ن بھی کوئی مصدر آیا ہو م و این دو حرف چون در مقاطع
 شعر افتد آواز در وزن بچای یک حرف شمارند چنانکہ گفتہ ایم و رو مقید باشد بے توجہ
 و این جنس در قافیہ تازی واقع نہ باشد و اما اگر در مقاطع نہ باشد اتصال این دو
 حرف یا بحر نے ساکن ہو دیا بحر نے متحرک و اگر بحر نے ساکن ہو چنانکہ در لفظ راسخ
 روی مطلق بود چہ ہر دو حرف رو را متحرک شمارند اگر اتصال نشان بحر نے
 متحرک ہو چنانکہ گویم راست شو اگر یک حرف دزدیدہ شود تا بر وزن فاعلن
 شود و دے را یک حرف پیش نہ باشد و اگر ہر دو حرف مستوفی در لفظ آرم
 تا بر وزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد و رو در نیصورت بصل
 باشد بر جملہ چون روی و حرف متحرک باشد و متصل باشد بوصل
 اسم مجرئی بآن حرکت لایق تر باشد کہ بوصل پیوستہ ہو دو حرکت اول را آن او
 کہ با سمی دیگر خوانند و چھین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یک بوصل متصل بہ اسم مجر
 بران حرکت لایق نہ باشد و این حکم کہ گفتہ آمد خاص است باین لغت است اور یہ دو
 حرف یعنی روی مضاعف کہ دونوں ساکن ہیں جب آخر شعر میں واقع ہو سکے ہیں
 اوں کو وزن میں سچا یک حرف شمار کرتے ہیں جیسا کہ کہا ہے اول کتاب میں اور رو

مقید ہوگی نئے توجہ کے یعنی خفیہ میں مثلاً لفظ راست میں تاروی ساکن ہے اور سین او سکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجہ ہوتی اور بیان سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے برون توجہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی میں واقع نہیں ہوتا بہ سبب اسکے کہ دوحرف روی دونوں ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع تین حرفوں ساکن کا آخر شعر تازی میں نہیں ہوتا اور اگر یہ دوحرف آخر شعر میں نہوں حشو میں ہوں اتصال ان دونوں حرفوں کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیسا کہ لفظ راستی میں کہ بار ساکن سے اتصال ہوا اس صورت میں روی مطلق ہوگی یعنی متحرک اسواسطے کہ دونوں حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہیں اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہیں اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیسا کہ راست شو اگر اس میں ایک حرف زویدہ کیجئے اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک زویدہ ہو گیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر حرف مستوی اور تمام کردہ شدہ یعنی پُر پُر میں تا بروزن مفتعلن ہو دونوں حرف روی کے متحرک ہو اور روی اس صورت میں بے وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہیں ہوتا اور منفصل نہیں ہوتا اور برجملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب رود و حرف متحرک ہو اور وصل سے یلنگے جسے لفظ راستی میں کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہیں اور بیان روی متحرک وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر ہے اور نام رکھیں کسواسطے کہ حرف رود وہیں اور دونوں متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسرے کا نام او چاہیے اور اسطرح جب دونوں حرف روی متحرک ہوں جیسے راست شو میں بروزن مفتعلن یا ایک حرف متحرک ہو دوسرے ساکن جیسے راست شو میں بروزن فاعلن اور وصل متصل نہو جیسے بیان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہیں ہو سکتا ہے حرف وصل ساکن اور منفصل جاتا ہے اس رت میں اسم مجری ان حرکتوں پر لائق ہیں اسواسطے کہ

مجرى نام حرکت روی متحرک کا ہے جو مقل ہو تا وصل سے اور بیان وصل نہیں اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہیں لغت فارسی میں تازی میں یہ صورتیں تاقیون کی نہیں ہوتی م و اما وصل حرفے زائد باشد کہ بعد از رو آمد و از کلمہ مفصل ہو دو بعضے گفتہ اند وصل ازین کشش حرف باشد تا و سیم و شین و یا و دال و با چنانکہ در سخت و سخم و سخن و سخن و گوید گفتہ می آید ت و اما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمے سے اور تکرار و سکی واجب ہوتی ہے اور بعد رو کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہیں ہوتا اور بعضوں کے کہ ہے کہ وصل ان چہ حرفوں ہوتا ہے تا سیم شین یا دال یا کہ سخت او سخنش اور سخن اور گوید اور گفتہ میں آتا ہے م و این حطراب نیست چہ یا کہ در خطاب باشد مثلاً گوی تو درین سخن یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخن یا در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوی سخن از سخنها یا در تقدیر فعل چنانکہ گوی اگر گفتنی و کاشکی گفتنی و بخواب دیدم کہ گفتنی و این دو حرف باشد و یکے گرفته اند ت اور یہ صرحہ حرفوں پر واجب نہیں ہے اس واسطے کہ بایں خطاب چیا کہ کہے تو کہ تو درین سخن یعنی تو بیج اس بات کی ہے اور یا کلمہ توصیف چیا لفظ خوش سخن میں یعنی سخن خوش اور یا نسبت چیا کہ شہرے میں یعنی شہر کار ہنے والا پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے میں آتی ہے مثلاً کہے تو سخن از سخنها یعنی گوی سخن سخنون سے یا تقدیر فعل میں ہوتی ہے یعنی جہن وقوع فعل ثابت ہو چیا کہ کہے تو اگر گفتے یعنی اگر کتا میں و کاشکی گفتے یعنی کاشکی کتا میں و بخواب دیدم کہ گفتنی یعنی خواب میں دیکھا میں کتا تھا اور ہے اور یہ دو حرف ہیں یعنی ایک یا می معرفت اور ایک شبہ بیا یعنی یا می مجہول اور عروضون نے ایک ہی لیے فی ہی چہ حرفوں میں ح یعنی شبہ بیا کہ عبارت ست از یاے مجہول بحقیقت حرف مرکب است از لہف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت م و نیز الف نداء چنانکہ گوی پس ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکور ت اور الف نداء چیا کہ کہے تو پس یعنی از پس اسی قبیل سے و اور خارج از حروف کشش گاتہ مذکورہ سے

م و همچنین کاف تصنیف چنانکہ کوئی سپرک و در بعضی لغات بدل کاف تغیر و او بودت او
 اسطرح کاف تصنیف جیسا کہ کہے تو سپرک یعنی سپرک یعنی سپر خرد اور بعضی لغت میں بدل کاف تصنیف کی
 واو ہے یعنی سپر و مثال او سکی شعر میں نظر سے مئی کنی ای سپر و چشم خوش تو کہ
 آقرین با و بروینم و تون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
 از حروف تشکال گانہ است اور تون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن میں ہے اسی قبیل سے
 ہے اور خارج ہے حروف کشش گانہ سے م و بر جمیع تحقیق و درین موضع است کہ ہر حرف
 ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوند و تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
 وصل ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حروف کا
 ہو کہ بروی مطلق سے ملے تو کلمہ سبب او سے تمام ہو قبیل وصل سے ہے م و بدانکہ قدما
 الف اطلاق بر رسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گوئید شود او گوید او از قبیل وصل شمرده و
 استعمال آن الف خطاست چه عرب را الف و او دیا از اشباع حرکات او آخر کلمات
 حادث شود و عجم با او آخر کلمات متحرک نہا شد پس آنجا حرکتے در افزودن و آن را
 اشباع کردن تا حرفے حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدما نے
 الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہیں شود او گوید او و
 قبیل شمار کرتے ہیں اور استعمال الف کا مطلقا خطا ہے کہ واسطے کہ لغت عرب میں الف
 اور واو اور یا اشباع حرکات او آخر کلمات پیدا ہوتی ہیں اور زبان عجم میں او آخر
 کلمات متحرک نہیں ہوتے پس زبان عجم میں ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اسکو اشباع
 کہامیان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج
 ہے م و اما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جهت آنکہ وصل متحرک نیست
 و باین سبب یوسف عروضی کہ در مہتد قواعد عروض و قوافی پارسی انہذ غلیل است و تا
 در اثنا سے حروف قوافی پارسی خروج نہا و ردہ است و اما خروج ٹھیک یہ ہاں ہے
 کہ پارسی میں خروج نہیں ہے اس سبب کہ پارسی میں وصل متحرک نہیں ہے اور جب
 وصل متحرک ہوگا مگر حرف ما بعد سے رویت ہو جائیگی اور پارسی سبب یوسف عروضی

کہ تہید قواعد عروض و قوافی باری بین مانند خلیل کے ہے تازی میں حروف قوافی فارسی
 میں خروج نہیں لایا ہے م و بعضے گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و ساکنی دیگر
 متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ کوئی زدمش و بستدمش
 دال روی است و ہم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہیں کہ جب حرف وصل
 متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
 نام نفاذ ہے جیسا کہ کہتے تو زدمش و بستدمش یعنی مارا مینے او سکو اور بستد کیا مین
 او سکو دال رو ہے اور ہم وصل اور شین خروج م و باشد کہ خروج بے حرکت وصل
 با و پیوند چنانکہ کوئی پیریش و خیریش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل ہو سکتا ہے
 جیسا کہ کہتے تو پیریش اور خیریش یعنی ایک پس او سکا اور ایک خبر او سکی م و بعضے حرفی
 دیگر را بخروج پیوند و ہمیرن قیاس کہ در اتصال خروج ہو وصل گفتہ اند زائد نام ستادہ اند
 چنانکہ درین قافیہ کہ زردہ است و بستدہ است دال روی است دہائی کہ در حال حرکات
 ہمزہ در تلفظ بدل اوست وصل و ہم خروج و تازا حرکت اور بعضے جب ایک حرف اور
 خروج سے ملتا ہے او سکو بر قیاس اتصال خروج ہو وصل زائد کہتے ہیں اور بعضوں نے
 او سکا نام فرید رکھا ہے جیسا کہ اس قافیہ میں رده است و بستدہ است یعنی مارا مینے
 تجھکو اور لیا ہے مینے تجھکو اس میں ال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحرک میں ہمزہ تلفظ
 میں بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور ہم خروج ہے اور تازا یا فریدم فارسیجا لازم
 کہ چون گویند اگر زردہ است و بستدہ است یا حرفے دیگر کہ بیامند زیادت شود یہ لفظ
 دیگر احتیاج افتد یا زائد زیادت از یک حرف روا باید داشت و شاید کہ ازین ہم زائد شود
 ت اور اس جگہ سے لازم آیا کہ جب کہیں اگر زردہ است و بستدہ است یعنی اگر باتا مین
 تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کہ کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب
 کی حاجت پڑے اور وہ لقب نامیرہ ہے بمعنی نافرہ اور نفرت کنند کہ سب حرفوں سے کنار
 کش ہے پس زردہ است اور بستدہ است مین دال رو و ہا کہ بدل اوس کے حالت تحرک
 میں ہمزہ تلفظ میں آتا ہے وصل اور ہم خروج اور یا فرید اور تازا نامیرہ ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

دل کہ بدست تو سپرد شمش	بازده اکنون کہ نبرد شمش
<p>وال ردی اور سین وصل اور تا خروج اور ہم فرید اور سین نایره ی باز آمد کو زیادہ ایک حرف سے ردا کر یعنی نایره نہ کہ زائد نشی کہی اور شاید کہ اس کے بھی زیادہ ہو مثال ادسکی یہ ہے بیت</p>	
آن دل کہ بدست تو سپرد شمش	اسے جان بردہ اکنون نبرد شمش
<p>وال ردی ہو اور سین وصل اور تا خروج اور یا فرید اور ہم نایره ہم داکو آنکہ ہر جہ بعد از ردی وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و ہمین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب ردیف شمرند اور بہتر یہ ہے کہ جو حرف بعد از وصل آئے ہیں سب کو حساب ردیف سے شمار کریں اور اس طرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف جانیں ح و بنا بر این قول لازم می آید کہ درین بیت</p>	
آنکہ در مردک یدہ وطن ساختش	آمد رشت ساخت چو اشک نظر آیدش
<p>میم دشین را ردیف گویند و شاید کہ قابل این قول برخلاف جمہور شعرا التزام کندیم کلامہ خلاف جمہور شعرا التزام کندیم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی مذہب ہم و ردیف در اصل خاص بود زبان فارسی و متاخران شعرا سے عرب از پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میہ از این حرف نے باشد یا کلماتے کہ بعد از ردی موصول یا غیر موصول مکرر شود و در ہمہ توانی و اعتبار در ذکر الفاظ است و بعضی اعتبار چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بہ یک معنی ہو یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد و بعضی را نہ باشد سبب آنکہ بعضی یا لفظ اول فطری باشد و بعضی حرفی باشد از لفظی رد او مثلاً اگر تافید یا د باد و شاد باشد و ردیف شاد و وقتے بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاہ شہ طریح در میانہ یک تافید باد شاہ آید و شاہ درین لفظ خبر دی از کلامہ است و بالقرار پہچ معنی ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بے تفاوتے است اور ردیف اصل میں خاص زبان فارسی ہے اور متاخران عرب کے فارسی گویوں نے اخذ کیا کہ اور استعمال کرتے ہیں اور یہ ردیف حرف ہونی ہیں یا کلمات کہ بعد از موصول یا غیر کے مکرراتے ہیں سب توانی میں اور مقبر ردیف میں تکرار الفاظ ہے معنی مقبرین اس واسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے میں ایک معنی پر ہو یا بعضی مختلف</p>	

یا بعض کی معنی ہوں اور بعض کے معنی سنوں بہ سبب اسکے کہ بعض جداگانہ ایک لفظ ہوا اور بعض
 خبر و لفظ ہو رہا ہے مثلاً اگر قافیہ یاد اور یاد اور شاہد اور دلین شاہد کبھی معنی ملک و کبھی معنی
 شاہ شطرنج اور درمیان میں ایک قافیہ بادشاہ کا آئے اور شاہ اس لفظ میں خبر و کلمہ ہے اور تنہا
 کچھ معنی نہیں رکھتا ہر وقوع ان سب کا موضع ردیف میں یکساں ہے بے تفادیت پس اگر کہنے کو
 کہ شاہ بھی معنی بادشاہ ہے اور یا معنی ہے کہ شاہ بالفراد یا معنی ہے نہ خبر و بادشاہ م و در
 ردیف مقدار را اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشند و ابود و چنانکہ
 در کثرت اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم
 شد کہ انجہ بعد از ردی و وصل آید اگر یک حرف باشند اگر زیادت جملہ از حساب ردیف باشد
 ت اور ردیف میں مقدار متغیر نہیں ہے اسلئے کہ اگر تمام مصراع شامل ردیف و قافیہ ہو سکے و اتمان ہو
 بیت زہر بہر تیان تیار کردم بہر بہر تیان تیار کردم نہ اور جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہیں ہے
 اور جب معنی ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد رک و اور وصل کے آئے ایک حرف
 ہو جسے لفظ گردش میں نشین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر گوئید بہر تیان
 بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری ہو و اور ہم از حساب ردیف شمر نہ گوئیم کہ اگر یہ
 حکم وصل در وجوب تکرار بعد از قافیہ حکم ردیف است اما بسبب آنکہ بے حرف
 وصل است تمام کلمہ قافیہ و انقطاع عش انجا کہ یہ وصل متصل ہو و صورت بنی بند و و ردیف
 خلاصہ انیت چہ کالشی المابین است و وصل را بہ قافیہ تعلق بزایدات
 لازم است بخلاف ردیف و بیان سبب ادرا حکم مفرد نہاد و واجب پس
 بیان اور ردیف فرمتے ظاہر باشد اما در خروج بخلاف انیت چہ وقوع خروج
 بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او در و فاصل گردد کالسا میں
 خود پس حکم دلین شود ت اگر کہیں کہ اس بیان لازم آتا ہے کہ وصل کو
 بھی اعتبار نہیں ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہیے کہنگی ہم
 کہ اگر یہ حکم وصل کا وجوب تکرار میں بعد قافیہ کے حکم ردیف کا ہے لیکن اس
 سبب کہ تمام ہونا قافیہ کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اس کے فانی کا

جہاں کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہیں ہوتا اور ردیف بخلاف اسکے ہے
 یعنی تمامی قافیہ بر ردیف صورت پذیر ہے اس واسطے کہ ردیف مثل سے غیر کے ہے
 اور وصل کو قافیہ سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت او کی لازم ہے بخلاف ردیف کے
 کہ زیادہ ہونا اسکا لازم نہیں ہے لہذا وصل کی واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
 یعنی وصل کی واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہیں ہے پس در بیان وصل کے
 اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج میں بخلاف اسکے حکم کی واسطے
 کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل در بیان خروج اور روی کے
 فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا حکم ردیف کا
 ہے مبانیات میں حاصل یہ کہ وصل کو یہ سبب مبانیات کے روی سے ردیف کہنا
 مناسب نہیں اور خروج کو یہ سبب مبانیات کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
 م و در لغت تازی چون ردیف مقبرہ نبودہ است باعتبار خروج در حال تحریک وصل احتیاج
 افتادہ اما در لغت پارسی یہ سبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج استغنا حاصل
 است و در لغت تازی میں جو ردیف مقبرہ نہیں ہے اعتبار خروج کی بجا
 متحرک وصل احتیاج ہوتی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نہ تھی مگر لغت پارسی میں کہ اعتبار
 ردیف کا ہے اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب کہ وصل
 متحرک اور خروج کو پارسی میں داخل ردیف کریں کہ ردیف پارسی میں مقبرہ ہے م و در بیان
 شویم و گوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است اردت
 پ روی مفروض حرف اول از رو مضاعف و حروف دوم از روی مضاعف
 وصل و حرکات ہم پنج است اخذ و ب توجہ مجری حرکت معمول کہ حرف اول رو
 مضاعف را بودہ حرکے کہ حرف دوم رو مضاعف را بودہ و مفرد را بودہ در حال
 اتصال متحرکے کہ بعد از رو آمدت اور اصل مطلب پر آئین ہم اور کہن ہم کہ بحث
 سے ظاہر ہوا کہ حرف قافیہ کے پانچ ہیں اول ردت دوم رو مفرد سوم حرف اول
 روی مضاعف سے چہارم حرف دوم روی مضاعف سی پنجم وصل اور حرکتیں بھی

کہ اس میں ازاد ریارد و لفظ حاجب ہیں اور کبھی حاجب میان دو قافیوں ہوتا ہے جیسے اس رباعی میں رباعی

اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت	است ست عدد تا تو کمان داری تخت
جملہ سبک آری و گران داری تخت	پیری تو تیر و جوان داری تخت

اور جو شعر کہ مثل حاجب ہوتا ہے اس کو محبوب کہتے ہیں اور حاجب لغت میں بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے مگر ردیف واجب بود مگر در ترجمہ یا آنجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول ہو نوعی از صنعت باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آتست کہ کمال اصفہانی درین ردیف کار در قصیدہ کہ بعضی را زد می آمد کردہ ست و بعضی را می آید آوردہ ست و مطلع قصیدہ انیت بیت سیم کہ نسیم ہمار می آمدنہ نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمدنہ در موضع تغیر بیان نوع گفتہ است بیت

ز بھر فال ز ماضی شدم بہ استقبال	کہ این امام چنین خوشگوار می آید
ز بے رسیدہ بجای کہ پیش خاطر	ہمہ نہان سپہ آشکار سے آید

و انواع بدعت محصور نہ بود چہ تعلق آن بہ تصرف طبع یا منوط باشد و تکرار ردیف واجب مگر ترجیع بندین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے اندون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آید سے اور بعض جا سے آید بتین مرقومہ متن ہیں اون میں لفظ فال معنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم ہمار کا تا آمد ہمار مجھ کو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آتش ہے جیسا کہ رشیدی میں لکھا ہے اور سند او سکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری میں یہ لفظ کسر ہے اور اقسام بدعت محدود نہیں ہیں اس واسطے کہ تصرف طبع سے متعلق ہیں مفضل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویاں قافیہ در پارسی یا مجرد یا مرکب و مرکب و رادی یا مفرد بود یا مضاعف و ہر سیکے از مجرد و مرکب مفرد و مطلق بود

مطلق مجر موصول جیسا کہ کئے تو پیری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے ہم بنیہ موصول
 چنانکہ کوئی پیر من و خبر من است دوم مطلق مجر غیر موصول جیسا کہ کئے تو پیر من اور خبر
 من را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہتا زیبا نہیں کہ روی متحرک ہی بدو
 وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی میں ہم و اماح مطلق مردف مفرد موصول
 چنانکہ کوئی مردی و دردی است سوم مطلق مردف مفرد موصول جیسا کہ کئے تو مردی
 اور دردی اس بن را ردف اور دال رو مطلق اور یا وصل ہے ہم بنیہ موصول چنانکہ
 مرد من و در من و غیر موصول در ہر دو نوع خبر بار دلیف تواند بود چہ قطع شعر متحرک
 نشاید اما موصول از ہر دو نوع بار دلیف تواند بود چہ مطلق مردف مفرد غیر
 موصول جیسا کہ مرد من اور در من اس میں ردف اور دال رو مطلق اور من
 ردیف ہے اور غیر موصول دونوں نوعوں میں یعنی مجرد او مردف میں جیسے پیر
 اور مرد من خبر ردیف ممکن نہیں یعنی ایسا قافیہ خشوبیت میں واقع ہوتا ہے آخر بیت میں
 واقع ہوتا ہے آخر بیت میں نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ قطع بیت متحرک بنجا ہے پس
 جب وصل اور ردیف دونوں ہوں رو متحرک آخر شعر میں کیونکہ آئے آما قافیہ موصول
 دونوں نوعوں میں جیسے پیری اور مردی ساتھ ردیف کے ہو سکتا ہے یعنی خشو
 بیت میں آ سکتا ہے مثلاً پیرے را بر وزن خلا تن اور مردی را بر وزن شعولن ہو
 روی موصول مطلق رہیگی ہم مثال مقیدات اماہ مقید مجر موصول چنانکہ کوئی دعائے
 و ثنات دین بار دلیف نشاید چہ وقوع و وساکن در خشوبیت نفقتہ مثال مقیدات
 کی اما بنجم مقید مجر موصول جیسا کہ کئے تو دعائے و ثنات یعنی دعائیری اور ثنائیری
 اس میں الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے بنجا ہے یعنی عشو
 بیت میں وقوع انجا ممکن نہیں ہے اس واسطے کہ وقوع و وساکن کا خشوبیت میں نہیں
 ہوتا اور یہاں الف رو اور تا وصل دونوں ساکن ہیں اور وصل حرف ساکن ہوتا ہے
 پس دعائے را اگر بار دلیف کہیں بروزن مفاعلن ہو و وساکن باقی نہیں اور آخر
 شعر میں دونوں ساکن باقی رہتے ہیں ہم وغیر موصول چنانکہ کوئی خبر و کلام

یعنی بنیہ لفظ
 اور بار دلیف
 اور جب ردیف
 آئے ہوئی قافیہ
 خشوبیت میں
 بنجے میں ہو چکا

ہر دو نوع شاید سترہم مقید مجرور غیر موصول جیسا کہ کہنے تو خیر اور گزریہ قافیہ دونوں
 طرح ہو سکتا ہے یا ردیف اور بے ردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو
 بیت میں ہوگا تب بھی روی مقید رہیگی مثلاً خیر مرا بر وزن فاعلین ہوگا صاحب حاشیہ نے
 زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی خیم و ششم تم کلامہ فاعل م ز مقید
 مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و مرد و این ہم بار ردیف شاید سترہم مقید مردف
 مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور مرد اس میں را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہیں اور
 دال کو مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اس میں نہیں آ سکتی ہے یعنی حشو میں یہ
 قافیہ نہیں آ سکتا اس واسطے کہ ردف اور کو دونوں ساکن ہیں اور اجتماع ساکنین پس
 بیت کے نہیں ہوتا مثلاً مرد را جب ہوگا بر وزن فاعلین ہوگا روی مقید رہے گی
 اور آخر بیت میں اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ مرد بر وزن فاع ہوگا م راجح موصول
 متعذر بود از حبت آنکہ اگر بار ردیف باشد یہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
 و اگر بے ردیف باشد یہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود چنانکہ
 دو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد بر نیگوندہ بود کہ گوئی بارش و کارش ت
 اما سترہم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب کہ اگر ساتھ ردیف کو
 ہو یعنی حشو بیت میں ہو تین ساکن در میان بیت کے پڑیں ردف کو وصل اور
 یہ محال ہے اور اگر بے ردیف ہو یعنی آخر میں ہو تین ساکن متوالی آخر بیت میں پڑیں
 ردف کو وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اس واسطے کہ آخر بیت میں دو ساکن ہی
 زیادہ مقبر نہیں ہیں اور اگر واقع ہو تو اس سطح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش
 پس تقطیع میں ایک ساکن تین ساکنوں سے گرجائے گا اور دو ساکن آخر بیت
 میں مقبر ہونگے تینوں ساکن مقبر نہیں ہونگے م و اما مردف مضاعف یا ہر دو کو
 ملفوظ بہ باشد و لا محالہ ہر دو مطلق باشند والا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و
 از دو ساکن در آخر لازم آید و با یک مطوی باشد در لفظ دو پگرا مطلق ہو یا مقید این
 نوع یاد ہر یک یا موصول پس جملہ شش نوع یا شدت و اما مردف مضاعف یا دونوں

حرف روی اوس میں ملفوظ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلین اس صورت میں دونوں
حرف روی لا محالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ ہون وقوع ایک ساکن سے
زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت میں ہوگا اور وقوع دو ساکن سے زیادہ
کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت میں لازم آئیگا ہر چند گنجائش ایک ساکن کی حشو میں اور دو
ساکن آخر میں ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید
ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمیں ہیں اول دونوں حرف روی مطلق دوم ایک پیچیدہ
لفظ میں اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ میں دوسرا مقید اور ہر ایک ان تینوں
میں یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چہ قسمن تھیں تفصیل اوسکی خاتون میں یہ ہر
مردت مضاعف ۳ نوع

ہر دور وے مطلق اول مطوی دوم مطلق ای مطوی دوم مقید

موصول غیر موصول موصول غیر موصول موصول غیر موصول
نامستعمل نامستعمل قابل ردیف

م اما مردت مضاعف ہر دور وے مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی
ت لیکن مردت مضاعف جہین دونوں روی حرف روی متحرک ہون اور موصول
جیسا کہ کہے تو راستی اور خواستی بروزن فاعلین الف ردت ہے اور سین اور تار و
مضاعف مطلق اور یا موصول م و غیر موصول چنانکہ گوئے راست ست و خواست ست
بود بروزن مفتعلان و این بغایت گران باشد در لفظ و این نوع جز بار ردیف ہوا
بودت اور مردت مضاعف جہین دونوں حرف روی متحرک ہون غیر موصول
جیسا کہ کہے تو راست است اور خواست است یا راست بود بروزن مفتعلان اور
یہ نہایت گران ہے اور ثقیل ہے لفظ میں یہ نوع بنجر ردیف نہیں ہو سکتی پس
مثالوں میں لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے م اما مردت مضاعف یک روی
مطوی و دیگر مطلق موصول در لفظ تہجیع بود نامستعمل است اما مردت مضاعف
جہین ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک

اور موصول ہر لفظ میں نہایت قبیح ہے اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ
 میں بھی اچھی طرح نہیں آسکتا م وغیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار شہ
 کنند و بے ردیف نتواند بوشالاش چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن عل
 ت اور مردف مضاعف جہین ایک حرف رو پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول
 لفظ میں گرانی اور تقالت سے خالی نہیں ہے مگر بہت استعمال کرتے ہیں اذ
 بیرو لیت نہیں ہو سکتا مثال اوسکی جیسا کہ کے نور است بود و خواست تو بروزن فاعلان
 پس الف ردف سے اور سین حرف اول روی مضاعف پیچیدہ اور تاحرف ثانی
 روی مضاعف متحرک اور بود در لیت ہے م اما مردف مضاعف گیروی مطلق
 مطوی دیگر مقید موصول نامستعمل بود از حیث لغز لفظ ہے ساکنای ستوالی یا آنکہ از
 اعتبار ساقط است بالی بعضی و اظہار بعضی دشوار در لفظ آید ت اور مردف مضاعف
 ایک رو مطلق پیچیدہ اور دوسرا مقید موصول نامستعمل ہے اس جہت کہ تلفظ او
 متغیر ہے اسواسطے کہ سواکن ستوالی کا یعنی دو حرف رو ساکن سوم وصل ساکن
 باد صفی کہ اعتبار سے ساقط ہیں ساتھ حذف بعضی اور اظہار بعضی کے تلفظ میں آتا
 دشوار ہے اور اگر چہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے مگر ساتھ حرف دوم مقید
 یہ بھی حکم ساکن میں ہے م وغیر موصول بزیگونہ بود کہ راست و خواست د بار و لیت
 ت اور مردف مضاعف ایک رو مطلق مطول و دوسرا مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ را
 اور خواست اور بہ ساتھ ردیف کے نہیں آسکتی یعنی اگر ردیف آئے گی رو کے
 حشو میں متحرک ہو جائی مقید ہے گی م پس ان میں بحث معلوم شد کہ ہر النوع جاریہ
 ت پس امین بحث سے معلوم ہوا کہ سب النوع چودہ ہیں یعنی آٹھ قسمیں رو
 مفرد اور چھ قسمیں رو مضاعف کی م نہ نامستعمل و یا زو متعل ت تین نامستعمل
 ہیں ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد مقید موصول اور دوسرے
 مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسرا مطلق موصول دو
 مردف مضاعف ایک رو مطلق مطوی دوسری مقید موصول اور باقی

اور باقی گیارہ مستعمل ہیں ہم و ازین یازده هفت مفرد و چهار مضاعفت است و از ان مضاعفات
 سے سات مفرد ہیں کسواسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع یا مستعمل نکل گئی سات رہیں
 اور چار مضاعفت ہیں کسواسطے کہ جب چھ سے دونوں میں نکل گئیں چار رہیں ہم و از
 مفرد چار مطلق و سہ مقید و از چار مضاعفت دو ہر دو کو مطلق و یک ہر دو کو در حکم
 یک روی مطلق و یک ہر دو کو در حکم یک روی مطلق و یک ہر دو کو در حکم یک روی
 مقید است اور ساتوں مفرد سے چار مطلق ہیں اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی
 یا مستعمل تھی نکل گئی آٹھ میں سات رہیں اور چاروں مضاعفت سے دو تین وہ ہیں
 جنہیں دونوں حرف روی مطلق ہیں موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جنہیں دونوں
 حرف روی حکم یک روی مطلق میں ہیں اور حقیقت میں اول مطوی ہے اور ایک نوع
 اسکی یہ سبب ہم استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جنہیں دونوں حرف روی حکم یک
 روی مقید میں ہیں اور ایک نوع اسکی یہ سبب ہم استعمال کے نکل گئی ہم و از جملہ این یازدہ
 نوع سہ نوع بار دلیف متوازنہ و دو چار نوع غیر دلیف متوازنہ و دو چار نوع شاید کہ بار دلیف بود
 و شاید کہ بے ردلیف بود است و از ان سب گیارہ نوعوں سے تین نوعیں سادہ
 ردلیف کے نہیں ہو سکتیں ایک مقید مجرد موصول و دو سہ مقید مردف مفرد موصول تیسری
 مردف مضاعفت ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعیں غیر ردلیف کے
 نہیں ہو سکتیں ایک مطلق مجرد غیر موصول دو سہ مطلق مردف مضاعفت مفرد غیر موصول
 تیسری مردف مضاعفت ہر دو کو مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعفت ایک روی
 مطوی دو سہ غیر موصول اور چار نوعیں بار دلیف بھی ہوتی ہیں اور بے ردلیف بھی
 ایک مطلق مجرد موصول دو سہ مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
 مردف مضاعفت ہر دو کو مطلق ہم فصل ششم در تانیہ اصلی و معمول و ذکر شاہکاران
 لفظی کہ در موضع تانیہ افتد اصلے بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بر ہمہ ان صفت کہ در
 در اصل وضع داشتہ یا شد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ آنرا یہ ترکیبی یا تصریفی شاستہ
 استعمال گردانند مثلاً راست و پید است اول اصلی و دوم معمول چہ ترکیب لفظ است

پیدا شایستہ در موزارت قافیہ اول شدہ است تفضل اٹھوین قافیہ اصلی اور معمول
 کے بیان میں اور ذکر شایگان میں جو لفظ کہ مقام قافیہ میں واقع ہوتا ہے اصلی
 ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اسکو اصل وضع بہر استعمال کریں اور معمول
 اسکو کہتے ہیں کہ جب کو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو مثلاً
 اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرے معمول اس واسطے کہ لفظ است کو پیدا سے ملا کر
 سطر وار مقابلہ قافیہ اول کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھ لفظ کے ہے مثال ثانی بیت سے
 از الطاف خفی شاہ عادل بہر دم پیر و دزد دست مادل
 اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھ حرف کے یہ ہے بیت با فسون عشوہ ناز آن بت
 لٹا ز من بڈول ز دست عالمے بردست نے تہماز من بڈ اور ایک قسم اسکی تصرف
 تجلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑ کر کے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کریں جیسے بیت نوا جہ لفظ کی
 شب از مطرب کہ دل خوش باد و می را بے شنیدم نالہ جانسوز نے را
 عفاک الشمر من شر النوا مت بڈ حبرا اک انتر نے الدارین خیرا
 لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے م و جھین بار دم افشار دم اول
 اصل و دوم معمول چہ بسبب آنگہ از لفظ افشار دن حکایت نفس در ماضی آورده
 و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ است اور اس طرح پار دم یعنی دچی اسب
 اور افشار دم یعنی افشار دم اول اصلی اور دوم معمول ہے اس واسطے کہ قایل لفظ افشار
 سے حکایت نفس صیغہ ماضی میں لایا ہے اور شایستہ استعمال اس قافیہ میں ہوا ہے
 ح قولہ پار دم ظہر از کلام مصنف علام آست کہ این لفظ لفتح وال باشد بہ قرینہ قاف
 افشار دم لیکن در کتب لغت بنظر رافم الحروف نیامدہ آری پار دم بضم وال یعنی جرمی
 کہ پر پس زین اسب اندازند در بر بان موجود غالب آست کہ ذہنی مرکب از پار کہ یعنی
 جرم و باغت دادہ است دوم باشد تم کلام غالب کہ یہ لفظ لفتح وال بھی استعمال شعرا
 آگیا ہو اور کشف میں جہرہ اسکا لفظ بابا فارسی لکھا ہے وال سے کچھ تعرض
 نہیں کیا اور در صورتی کہ لغت وال ہو قافیہ عیب وار ہوگا اور اگر موصول ہوگا

عیب بھی بر طرف ہو جائیگا م و در تازی در نابہ کہ اسم فاعل از نہایت باشد و نابہ کہ نابہ
 یا شد یا ہای صیغہ کے اصلے باشد و دیگر معمول ت اور تازی میں نابہ اسم فاعل نہایت
 معنی نبرگی اور نابہ ناب سے معنی دندان پیشین ساتھ ہای صیغہ کی ایک اصلی ہے و در
 معمول م و ہر گاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار یک معنی آید آن قافیہ
 را شایگان خوانند و مراد شایگان کثرت نامہ و داست چہ کنج شایگان کنجی را گویند کہ در و
 مال بسیار و بچید باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون معنی جمع کہ در اسپان و مردان
 باشد یا معنی داخل چنانکہ در مردان و نگران و جوان باشد و ہا و الف جمع کہ در سرد ہا و
 دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپ و مردی باشد و وال استقبال کہ در گوید و
 کنند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جایز نہا شد و تحقیق جان مقنای کند کہ
 استعمال یک قافیہ از شایگان رد و بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ انسان گران جہان بار و بود
 کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خزان
 جہ الف نون در اسپان و خزان بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قیج
 شایگان مکرر قافیہ است بیک معنی ت اور حقیقت کہ قافیہ مرکب ہر ایک جزو مکرر واقع
 ہوتا ہے اور سب جگہ تکرار ایک معنی ہر اتی ہے اور تانیجہ کو شایگان کہتے ہیں یعنی
 ایطای علی اور مراد شایگان سے کثرت نامہ و د سے اسواسطے کہ کنج شایگان اور
 کنج کو کہتے ہیں جہن مال بہت اور بچید ہو اور قافیہ شایگان میں بھی تالار ایک معنی کی
 بہ کثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون معنی جمع اسپان اور مردان میں
 ہر یا معنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جوان میں ہے اور ہا و الف جمع کا جیسے
 سرد ہا اور دستہا میں ہر اور یای نکرہ جیسے اسپ و مردی میں ہے اور وال استقبال
 جیسے گوید اور کنند اور دہد میں ہے اور استعمال شایگان کا قافیہ میں جائز نہیں ہر او
 تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا دوا ہو مثلاً جس قصیدہ میں
 کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو و کہ اسپان لاین سواسطے کہ ایک جگہ سے
 فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہیں آتی ہر اور نہا ہے کہ الف اور نون جمع کا اور تانیجہ

اللائین شلاکین خزان کہ جمع خرہ ہے اس واسطے کہ الف اور نون اسپان اور خزان میں بیک
معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور سبب تفع شایگان کا تکرار قافیہ ہے کہ معنی پراور غیا
مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان معنی فراخ دلائق و دستار و اسے اور ہر
چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اس واسطے کہ اصل اسکی شایگان تھی حوت ہا کو
ہمزہ یلینہ سے بدل کیا اور نام الیکین گج کا ہے گنجائے خسرو پرویز سے اور معنی بیکار معنی
کار بھریا اس واسطے کہ یہ امر بھی حکم کا ہو اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور ایک نوع
ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغہ اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ زبان اور
فتوحان کے قافیہ کریں یا اون لفظوں کو جنہیں یا اور نون نسبت ہو جیسے سین اور آیت
ساتھ جین اور کین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظوں کے جنہیں یا اور
نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کریں جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ زبان اور کمان
کے اور سیطرہ صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیہ کو فقط ایک
جگہ لانا مضائقہ نہیں درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا مآ
شعار شایگان احتراز کردہ اندنا بجز کے کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیادردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر معروف بود یہ ردیعت عیب قافیہ ہو شاہ ندو
شعر معروف ہم زیادہ از یک نیادردہ البتہ اما شاعروں نے شایگان سے احتراز
کیا ہے بیان تک کہ ایک جگہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اور سکہ بھی نہیں لائے
ہیں یہ سبب شہرت تفع شایگان کے مگر جہاں کہیں کہ شعر معروف یعنی بار دیعت ہو وہاں
شایگان کا لانا مضائقہ نہیں کہ ردیعت عیب قافیہ کا چھپاتی ہے اور شعر معروف میں بھی یاد
ایک جگہ سے نہیں لائے ہیں البتہ ہم دو لغت عربی بالستی کہ شایگان اعتبار کردہ
چنانکہ در مومنات و نہرت و ضربت و در ضائر و امثال آن الا آنکہ قداما از
عافل بودند و می نشان کہ شعر آراستہ گوئید اعتبار کنندت اور لغت عربی میں
یعنی قافیہ ہامی لغت عربی میں چاہے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرے جیسا سلا
اور مومنات اور نہرت اور ضربت میں اور ضائر میں مثل جمالیہ اور حساب کے اور جوشل کے

مگر قدامت اس آگاہ نہ تھے اور متاخرین کو شعر راستہ کہتے ہیں اعتبار کرتے ہیں اور اسے
 کلام میں الٹا سمجھ کر نہیں لکھتے ہیں ہم فصل نہم در بعضی احکام توانی بر مذہب پارسی گویا
 گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ دو وقتا فیدہ شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است چہ شاعر
 را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی نوعی دیگر نفس کند مثلاً اگر در قصیدہ در موضع قافیہ از
 و باز از ایراد کند شاید کہ بعد از ان گفتار ذکر دار آورد تا قافیہ مردف باشد و حرف را بگوید
 و مقید بود و بے رد لیت باشد فصل نوین بعضی احکام توانی میں موافق مذہب فارسی
 گوین کہ کبھی ایک قافیہ اور دو قافیہ کے ایراد سے شعر میں معلوم نہیں ہوتا کہ
 قافیہ کس قسم کا ہے اس واسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع کے
 طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے میں قافیہ آزاد اور باز کا ایراد
 کرے سزاوار ہے کہ بعد اس کے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف
 روت ہو اور از روی مقید اور بے رد لیت ہو و شاید کہ بعد از ان راز و ساز کا روتیا
 قافیہ از و باز و ساز بودہ باشد و آرد را خرمہ رد لیت باشد و شاید کہ قافیہ بود و لا
 شایگان بودہ یا و این قافیہ ہم مردف بود و حرف را بود و مطلق بود یا رد لیت باشد
 اور سزاوار ہے کہ بعد اس کے راز اور ساز کے یعنی راز اور ساز کو لائے تا قافیہ
 آزاد و باز اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آرب جگہ رد لیت اور نیچا ہے کہ ہی آرقافیہ
 شایگان ہو گا اس واسطے کہ آرب جگہ ایک مثنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ اول
 کے مردف سے یعنی الف ساز اور باز میں روت ہے اور حرف زار روی ہے
 اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھ رد لیت کے ہے یعنی کلمہ آرب جگہ رد لیت
 م و بار دیگر بعد از ان ہم شاید کہ چارہ از ار و گیا زار آورد تا قافیہ ا و با و را و سا و چا و گیا بود
 باشد و زار و را خرمہ رد لیت بود و شاید کہ قافیہ بود و لا و بعضی شایگان افند و این
 قافیہ محبہ بود و حرف الف ست مقید بود و بار رد لیت برین قیاس باید کرد
 دیگر مواضع مت اور پھر بعد اس کے بھی سزاوار ہے کہ از ار اور گیا زار قافیہ لا
 چارہ از یعنی جا چریدن اور گیا زار محففت گیا ہزار یعنی جا سے روئیدن گیا ۵

تہا قافیہ آور لا و سا اور چرا اور گیا ہوا اور زار سب جگہ ردیف پڑے اور چاہتے کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جاشایگان واقع ہو گا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار ان میں بیک معنی پڑے گا اور سازار و چرا زار میں نہ پڑے گا کہ سازار میں از نکلتا ہے اور چرا زار میں زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجدد ہو گا یعنی بیرون و تاسیس اور ردی کہ حرمت الہی ہے مفید ہو گا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہو گا کہ زار ردیف ہے اور یہی قیاس کیا جاوے اور مواضع میں م و بد آنکہ ہر چند از ہجہا کہ گذشتہ معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشند اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نہ باشد اما بایک معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نہ باشد کہ از جهت تعدد معانی تنها بود بل شاید کہ از جهت وجود معانی و عدش باشد و در طرف وجود ہجہا نہ بقعد معانی متغیرت حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم متغیرت حاصل آید و اما اختلاف کہ یہ سبب وجود معنی و عدش باشد خیال بود کہ در لفظ یکبار یا افراد دال بود معنی یکبار یا افراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود یا تخذ لفظ باز کہ یا افراد دال است پر مرعی و چون جزوی باشد از لفظ باز یعنی سوق بال افراد نبودت اور معلوم شد کہ ہر چند ہجہا کی گذشتہ سے دریافت ہو کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہوں اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہ معنی خیم اور ایک جگہ معنی آفتاب لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہیں ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنها ہو یعنی فقط یہی اختلاف نہیں ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہوں بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف جہت وجود عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہ لفظ یا معنی ہو اور ایک جگہ بے معنی ہو اور جیسے یا معنی ہونے میں بھی یہ سبب اختلاف تعلق بمعانی کے متغیرت حاصل ہو جاتی ہے یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے یہ سبب تعلق کل لفظ یا معنی کے ہمدگر تعلق میں اختلاف رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما جو اختلاف کہ یہ سبب وجود معنی اور عدم معنی کے ہوتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ لفظ میں ایک یا رتہا دلالت کرے معنی پر اور ایک یا رتہا دلالت نہ کرے معنی پر

خود بے معنی ہو بلکہ ایک جزو ہو گلے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر مانند لفظ باز کے کہ یہ باز تھا
 دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب بھی باز جزو لفظ باز کا معنی سوق تھا دال نوگا
 معنی پر پس اس صورت میں باز ایک جگہ بے معنی ہے اور ایک جگہ بے معنی م و اما اختلاف کہ یہ
 تعدد معانی ہو چنانکہ گوئید باز چنیں کر دینی دیگر باز چنیں کر دت و اما اختلاف کہ یہ سبب
 تعدد معانی کے ہوتا ہے اور سکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز یا افراد دال ہے معانی متعدده
 پر ایک بار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایک بار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ کہنے ہیں کہ باز
 چنیں کر دینی دوسری بار ایسا کیا یہاں باز دونوں جگہ بے معنی ہے بالقراد م و اما اختلاف
 کہ یہ سبب تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بالقراد چنیں بود کہ باز در اشتراک
 شکار سوق اخذ و بمعنی دیگر لفظ باز در ہر دو حالت یک حکم متوازن بودت و اما اختلاف
 کہ یہ سبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم دلالت میں بالقراد ہوتا ہے
 اور سکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار میں ملا ہوا معنی سوق پر ہے اور سیکھ
 معنی دیگر لفظ بازار معنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہیں اس میں بھی یہی صورت ہے
 چنانچہ فیات اور مبارعمین لکھا ہے کہ بازار معنی سود و معاملہ اور رونق اور تازگی
 کے بھی آگیا ہے پس دونوں حالتوں میں ایک حکم نہیں ہو سکتا یعنی ایک بازار میں
 معنی سوق ہے اور ایک بازار میں معنی رونق ہے اگرچہ دونوں باز بالقراد معنی نہیں
 کہتی مگر بحجت تعلق بمعانی کے اختلاف ان میں حاصل ہے ح ذریعہ عبارت معنی دیگر
 لفظ بازار یہ ہے کہ اسے باز یا ر قائل پس صورتیں تین ٹھہری ایک اختلاف بود
 معنی دوسری اختلاف بعدم معنی بالقراد نیز ہے اختلاف بوجود معنی و
 عدم معنی بالقراد م و مثال جامع این ہر سہ اختلاف اگر لفظ گردون چار بار ایرد کنند
 و قافیہ گیر باشند و دون رویت و گرد و موضع بالقراد دال بود یکے بمعنی حرف شرط
 دینی معنی حرف در و موضع بالقراد دال نہ بود بل جزو باشد از مجموع کلمہ و مجموع یک بار دال
 پر عمل بود و دیگر بار دال بود بر فلک این اختلافات مذکور حاصل شود و ایراد ہر چارہ در قافیہ معنی مکرر نہ بود
 اعلم ت اور مثال جامع ان تینوں اختلافوں کی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کریں اور

قافیہ کر ہو اور دون ردیف اور گرد و جگہ تنہا دال ہو یعنی ہر ایک جگہ معنی حرف شمر طاک
 مخفف اگر سے اور ایک جگہ معنی جرب یعنی خارش اور دو جگہ تنہا دال ہو یعنی ہر ایک
 ایک فرد ہو مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال عجلہ یعنی ارایہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور
 حاصل ہوں یعنی یہ تینوں اختلافات حاصل ہوں ایک یہ کہ کہ معنی قمر اور اگر معنی خارش یہ
 اختلافات بوجود معنی ہو اور دوم کہ جو گردون میں ہی معنی ارایہ اور گردون میں سے ہے
 یعنی فلکیہ اختلاف بعد معنی ہوا کہ گران میں بالقراد معنی بنین رکھتا مگر تعلق ہے اسکو
 معنی دار سے سوم اختلاف بوجود عدم معنی کہ ان دونوں کے انضمام سے حاصل
 ہوتا ہے اور وارڈ کرنا چاروں کا قافیہ میں مقتضی تکرار نہیں ہے واللہ اعلم بحقیقین
 و بار موجد و مرض خارش کشف اور متجب اور کسب الجواہر اور صراح سے کذا فی التبیات
 گردون فلک دارا یہ کہ بندی گاڑی گوئیذ غیاث سے عجلہ بنعتین آتے کہ آڑا گاہ سیکشہ
 منتجب سے م نقش و ہم در عیوب توانی فارسی از انجہ در باب عیوب توانی
 شعر تازی گفتہ آمد عیوب توانی شعر فارسی معلوم توان کرد بر قیاس گذشتہ اینجا
 عیوب چار قسم باشند فصل دسویں عیوب توانی فارسی میں جو کچھ کہ مقدمہ عیوب
 توانی شعر تازی میں کہا گیا عیوب توانی شعر فارسی بھی انہیں سے معلوم کیا جا رہے ہیں
 یعنی وہی عیوب بیان بھی ہیں اور موافق گذشتہ کے بیان عیوب کی چار قسمیں ہیں
 قسم اول انچہ تعلق بردن داشتہ باشد و آن دونوع بود اول اختلاف خود و مثلاً
 مرد و مرد و در اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دستہ در دستہ و پندہ عیب پوشیدہ نہ باشد
 ست قسم اول جو تعلق ردیف رکھتی ہے اور در دو طرح پر ہے اول اختلاف خود و کا
 یعنی حرکت ماقبل ردیف کا اور ردیف کا اور ردیف میں قید بھی شامل ہے جیسے کہ مرد و
 در و در و در و در و معنی ذلیفہ و اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ و دستہ
 اور پندہ و ان میں عیب یعنی اختلاف خود پوشیدہ تر ہے کمال استہیل کتاب ہے
 گر سوز و دم یک نفس آہستہ شود و از و در و دم راہ نفس بستہ شود
 در دیدہ از ان اب ہے گرداغم : تا ہر چہ نقش تست آن شستہ شود

ہم دوم اختلاف نشود و اختلاف بحروف متباعد خارج ظاہر قبیح بود و بنا بر استعمالش کمتر اتفاق افتد
 اما بحروف متقارب چنانکہ در دور و شور و شیر کہ یکبار دارند و ہم قبیح باشد مگر در گفتگوش
 ہر دو کلمہ یکہ حرف گویند و جمع حروف و غیر حروف بحقیقت راجع بہین قسم باشند
 و در اختلاف حروف و حروف کا عیب ہے اس میں اختلاف بحروف متباعد المخرج عیب
 ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب استعمال اوسکا کمتر اتفاق کرتا ہے لیکن اختلاف
 بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر یعنی اسد اور شیر یعنی لبن میں ہے استعمال
 کرتے ہیں مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور میں واو مستثنت اور شور میں واو محمول اور شیر
 اسد میں یای محمول اور شیر یعنی اسد میں یای محمول اور شیر یعنی لبن میں یای معروف و حقیقت
 میں دو حرف ہیں اور ترب المخرج ہیں مگر جن لوگوں کی زبان میں دونوں کلمہ بہ یک حرف ہیں
 یعنی واو و یای معروف اور محمول کو ایک حرف جانتے ہیں اونسکے نزدیک کچھ عیب نہیں اور
 جمع ہونا معروف اور غیر معروف کا یہ بحقیقت راجع بہین قسم ہے یعنی اختلاف حروف
 اور عیب ظاہر ہے ہم قسم دوم انچہ لطاف ربوی داشتہ باشند و ان جہاں نوع
 است و قسم دوسری عیوب توانی فارسی کی وہ ہی جو تعلق حرف رکوسے رکھتی
 ہے او کی چار نوعیں ہیں ہم اختلاف توجہ چنانکہ در آخر و عنصر و شاعر اگر راستہ متحرک
 این عیب مرتفع گردد و توجہ آنجا حرکت ماقبل را توجہ نمود بلکه از حساب قافیہ نبود بداند
 و در پارسی میان اختلاف نفع و ضم و بالفعل و کسر و میان اختلاف لغم و کسر آن نسبت
 نباشد کہ در تازی اعتبار می کنند و ہم را یک حکم باشند نوع اول اختلاف توجہ
 ہے جیسا کہ آخر اور عنصر اور شاعر ہیں کہ آخر میں حرکت ماقبل رکوساکن فتحہ اور غیر
 ضمہ اور شاعر میں کسر ہے اور اگر حرف را ان تینوں میں متحرک ہو یہ عیب دور ہو
 اسواسطے کہ حرکت ماقبل حروف را توجہ نہ سے کی بلکہ حساب قافیہ سے متوکی اس
 صورت میں قافیہ فقط اسے متحرک پھر سے حرکت ماقبل اوسکی داخل قافیہ نہونی
 اور معلوم کر تو کہ فارسی میں در میان اختلاف لغت و ضم و بالفعل و کسر کی اور
 در میان اختلاف لغم کسر کے کچھ فرق نہیں ہے جیسا کہ تازی میں اعتبار

کرے ہیں اور عمود اور حمید کا قافیہ لائے ہیں بیان پارسی میں سب کا ایک حکم ہے م
ب اختلاف حرف روی و ہمچنانکہ در رد و گفتیم بحروف متباعظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ ستود چار سو دمری و علی دگر گ و ترک
ست نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان رد و میں
کما ہے کہ بحروف متباعظاہر الخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر بیان ہی وہی صورت سے جیسا ستود بواو مجبولہ اور چار
سو بواو معروفہ اور دمری بیار مجبولہ اور علی بیار معروفہ اور گرگ بجاف فارسی اور ترک
بجاف تازی میں کہ انکا عیب یہ سبب قریب الخرج ہونے کے بلکہ گہر کتر ہے اختلاف
متباعظاہر الخرج سے ستود یکسر اول و ثانی بواو مجبول رسیدہ طنبور کو کہتے ہیں کہ تین
تار رکھنا ہو اور زر قلب و کش کو بھی کہتے ہیں کہ اندرس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا یا پان اور دمری یکسر اول و یا برتختی مجبول بر وزن ہری یعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی میں یعنی خصوصیت اور یکدل
یون بہ یک کرداری ہی ہے یہ ہے برپاک ح ہر سو و چار سو حرف روی مختلف
کہ اول با و ثانی سین است و دمری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ متماثل مخرج اختلاف مجری و قبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد و حرف متقارب چنانکہ پسری و خطاب و ذخیری و دیگرہ پس کثرت را مختلف است
و شاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد و خاصہ کہ بار دلیف بود ست نوع پسری اختلاف مجری
یعنی حرکت رو کا اور تیغ ادسکا پوشیدہ نہیں رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو سکتا
ست و حرف متقارب الخرج کے جیسا کہ پسری حالت خطاب میں یعنی پسری ہے تو
اور ذخیری حالت نکرہ میں پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہ مع سرف
اور ایک جگہ مجبول اور دونوں یا معروفہ اور یا مجبول قریب الخرج ہیں شاید کہ
اس صورت میں یہ دونوں حرف بعض مردم پر ملتبس ہوں علی الخصوص جسوقت رد و
بھی ساتھ ان قافیوں کے ہو مخرج اختلاف حرکت رو منفرد یا مرکب مختلف چنانکہ لونی

گوئی یاد شاه و یاد شاه چه در اول بر کسر است و در دوم مجهول است و همچنین چر است که در اول
و کز چه اول مجهول است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعفت اختلافی تصور
نیفتد چه آن حرکت مجهول باشد همیشه است نوع چوتھی اختلاف حرکت رو مفرد کا یا رو
مضاعفت کا مثال اختلاف حرکت رو مفرد کی یہی جیسا کہ گویا و یاد شاه اور یاد شاه اس واسطے کہ
اول یعنی یاد شاه مین دال یا و کی یکسر ہو اور دوم یعنی یاد شاه مین دال یا و کی بحرکت مجهولہ
یعنی حرکت نامتام اور مثال اختلاف حرکت رو مضاعفت کی یہی چر است کہ در اول راست و کثر
کس واسطے کہ اول مین یعنی تار راست اول مین حرکت نامتام کی اور دوم مین یعنی تار راست
ثانی پر ضمه و اما حرف اول از روی مضاعفت مین جیسے حرکت حرف با می بحیت اور راکحیت
اس مین تصور اختلاف کا مین ہی اس واسطے کہ یہ حرکت همیشه مجهول ہوتی ہے م قسم سوم
اختلاف وصل و حالش ہم پران قیاس است گفتہ آمدت قسم تیسری عیوب توانی فارسی کے
اختلاف وصل کا ہی حال اس کا بھی اس طرح جیسا کہ گویا یعنی حال اختلاف وصل کا نسبت
بیاں کیا کہ اختلاف اس کا متفقنی ازالہ اصل نشانی سے پنجاب سے م قسم چہارم اختلاف
ردیف دآن در حرکاتے و حر و تواند بود کہ پوشیدہ ماند والا پس قبح باشد مثالش تبتہ
چون در حالت خطاب گویند و بستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بیا مختلف باشند و
حرکات ماقبل همچنین در باقی عیوب ہم پران قیاس باید کرد کہ در عیوب توانی تازی گفتہ آمدت
قسم چوتھی عیوب توانی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتوں مین
اور اون حرفوں مین ہو سکتا ہے کہ پوشیدہ ہے والا نہایت قبح ہے مثال اس کی
جیسے بستہ حالت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور شبیہ بیا
مختلف مین ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اس طرح ہے
اور باقی عیوب توانی پارسی کو عیوب توانی تازی پر قیاس کیا چاہیے م و بداند کہ
توانی سبھا و تنو میا و خانای مرج و مسط استقصای بسیار نہ کنند و ہستہ مال یعنی
عیوب دارند و در تصانیف تازیہ صرغ اول شاید کہ در دیگر بیات قیاس نہ کر شود اما در صرغ دوم شاید
ست اور معلوم ہو کہ سجع اور ثنوی اور جانشانہ مرج اور مسط کے نافیون مین استقصا

در بیان حروف و حروف
در بیان حروف و حروف
در بیان حروف و حروف

یعنی تمام درگرفتن زیادہ ضرور بین اور استعمال بعض عیون کا روا ہے اور قصایم
 قافیہ مصرع اول کا چاکہ اور بیات میں مکرر لائیں کہ اسکو رد مطلع کہتے ہیں اور وہ خارج ہے
 عیب الیاس سے لیکن مصرع دوم میں نہ چاہیے ورنہ ایسا ہوگا استقصا تمام در کردن و نہایت
 چیز سے رسیدن منتخب سے م و قدما گفته اند کہ تکرار قافیہ و قطعها و غرلہا بعد از ہفت بیت
 اور قصاید بعد از چہار و ہفت رد ا باشد اما نزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفته اند کہ اختلاف
 تصریفات بہ نفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست اور
 قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیہ کی قطعوں میں اور غزلوں میں بعد سات بیت کے اور
 قصیدوں میں بعد چودہ بیوں کے رد ا لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہیں ہے مگر بعض
 نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اختلاف تصریفات کا یہ نفی و
 و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہیں ہے اور یہ بھی مستعمل نہیں ہے ہم
 این است اینچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر
 سبیل ایجاز و بالکسر التوفیق است یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر میں ایراد کریں علم
 عروض و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و السہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمۃ

موجود بحق وجود اول باشد	باقی ہمہ موہوم و مخفی باشد
ہر چیز خیرا ہو کہ آید اندر نظرت	نقش دوین چشم احوال باشد

تمت

نظر نظر ہذا از تہی افکار جناب فخر شعرا ی رشک اہل جہان تہا زنی نظیر جناب محبت اللہ
 بہار الملک سید محمد عصفہ علی خاں فیاض بہادری صولت جنگ متخلص حکیم جناب تہ بہار
 مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علی خاں فیاض بہادری جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر خردی ظلم و ستم شاہ کی گارش حمد ہے کہ جو تاجداران گاشن کو خیر سحاب سر زار کیا اور گنتی قوم
 جہان نہاہ کی آرایش تناسی کہ جس تخت نشینان جن کو کشور خرمی شکستہ کین و تفرق دیا منوی طفر

فضائی لامکانی بارگاہ شش	ہجوم بے نیاز سیاسپاہش
زودہ یربام وعدت کوس شاہی	مطیع ادست از مہ تا بہ ماہی
بہارستان قطنش بجزان است	خس آن ستری نہ آسمان است

اور دو نامحمد و دھاتم انبیا محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ السلام کہ جب تک مقبران دہ گاہ وحدت و ادنی
 ادنی ترین زبان دہ کی اجازت نیانی اوسکی بارگاہ تقدس میں جانیکی جرات نیانی محسن کہ حضرت اسیر
 ایک نمودار سا پر مصرعونیت دی ہر نہایت طبع آزمائی کی ہر محسن حق ہر حق معرفت نور حق میں بات
 افضل ہر ہر نی سے توام فخر کائنات بہ آتش حیات شمع ہر پردہ کو مہات موسیٰ زہوش زفت سبک
 صفات تو عین ذات نیگری در سہمی اور صفات اور بزم لغات اوس منبر نشین مغل غبرم کہ جب انہی کو
 حق پیش کلہ زنج کک یا علی زبان غبار سیو بنا اور بزم عام ہن فقرہ سلونی قبیل ان فقہ فنی خود
 منبر بیان کما ہن نام علی یعنی ملا محمد باقر مجلسی خوب کما کہ علی بندہ

سلطان ریل کہ جہلہ راتاج مرست	تقانون بقا طغیسل اولعہ درست
در چارہ داری بیگی او زودہ دم	ہر کس زودہ زودہ مقامش خبرست

اناجہ از باب نظر اور اصحاب ہنصرہ فان رستہ بازار معانی کامل عیاران معیار سنجہ دانی
 کہ جن لوگوں نے ماہ سال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ
 فرمایا ہے شام کو ساقد آفتاب کے یراے مطالعہ شمشیر اگر بیچے ہن تو صبح کو زیر آسمان
 فکر سے نکلی ہن شرودہ ہو کہ کتاب معیار را لا شعاع رفن اوزان و قوافی میں مستند

شمس روزگار تصنیف جناب نقیسماعی محققین زیدہ المدقین حاوی العلوم العقلیہ و الثقلیہ ہادی السبل
 الشریعہ اسوۂ فضلاء تمام قدرۃ علماء اعلام صفا القوۃ القدسیۃ بالک الملکات المملکیۃ مستند الحکماء
 و المتکلمین سلطان العلماء و المحققین مجمع العلوم المعقول و المنقول مستنبط الفروع من الاصول
 مقتدری الفقہاء من الآفاق المتکمن علی وسادۃ الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر ماجد انار
 ماہ فلک علوم کا شمس بن النجوم علامہ عصر و حیدر و سر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی طاب
 ترہ و جعل الخیرۃ شواہد کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا در معانی در
 کنارہ ہر سی سر و سطور سنگینی نزاکت سر بزرہ بن ہماہ ہن اور گلہای سیراب معانی شاخسار
 لطافت پردامن الوان بوقلمون کشادہ ہن ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپید اکاید ہے اور ہر
 اوسکا نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے عجب دریا ہے کہ ہزاروں انہار سطور اوس میں روان ہن
 اور صد ہا صدف لفظ درہ البیاج معانی در کنار اوس بن نہان ہن جب کہ بانی علم نے اس
 علم کو ایجاد کیا ہر ابار سالہ نہ کوئی لکھے گا نہ کہنے لکھا ہر سبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان
 ہے شاید کہ اب ہر او میں شرکت اب حیوان اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم میں ہزار ہر و حیدر
 آجائے شہ علوم میں کوئی عقدہ لامل ایسا کہ جسکا انکشاف محال ہو پھر نہ بانی نہ ان عقل میں اتنی
 تاہ تو ان نہیں کہ وزن مراتب کے اوزر بان نا طلقہ مردم میں اتنی قدرت بنین کہ ذرا بھی دم نہا ہر سکے
 اکثر صاحب بیان تحقیق میں اگر گل صحت مضامین بطور خود ہاتھ میں لائے ہن نگاہی طبع نو نہو دکھا دی ہن
 مگر اصل میں جو دیکھو تو با تحقیق گھرے ہو ہن رخ راہ سے بھرے ہو ہن بسط قابض جان
 تحقیق ہر او حل ملل روح بقیہ کی کو نہا نہ کرنا ہر او ظاہر کرنا اور چھپانا ہر کہنے اعتراض بھی کیا ہن ہر
 کہنے جواب نار نیاز دہ ہن اور کیونکر نہو یہ سبب یا بی نسخ خدا جا کیا کا کیا چھپا گیا یہ اور با خرابی ہو جو
 جو کہ دے بھی کم باہر اوسکو غنیمت جانکر بڑھائے لگے شاگرد و نیر و تسادی جنائے لکچ طبع مان گور است
 طبع کی اونکی بیجان کی مگر مضمون صحیح کی طرح نہ ہاتھ آتا تھا عواص فکر ہر مرتبہ صد کی جگہ خدا پاتا تھا
 جو دت طبع کو استیجائیں عیان کرتا ہوں نہ شکل ہر طرف جو نعم سے تھے بیان کرتا ہوں
 یہ سبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تہاہ تھا کثرت ماتم سے زیب ہن
 جامہ سیاہ تھا جو شہرت سے لکھا ہوا تھا اسنے خون میں آپ لوٹو یا ہوا تھا

الغ نیرہ آہ کی صورت بلند تباہی کے دیکھ کر شکل پر کھڑا رہنا پسند تھا نہ سر پر کھانا نہ نہ تو عین نقطہ
 زیر یا مٹی کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اس کے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پر بیٹھا تھا
 تھی قوت ناپید مردم تختہ لکھ کی صورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تھا
 اور جھکی جاتی تھی پیٹ پیٹ کا لقمہ غم نقطہ سے بھرا تھا استیاق عالم میں مانند دل تڑپا ہوا تھا پشت پر
 بھی بار غم سے غم ہو کر بیابان و کو ان تھی بے سے دوحہ بڑھ کر نا توانی میں مشہور جہاں تھی رک
 ری سریش تھی نشر فروش سینہ خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوتی تھی سر زار پر گولی
 لگنے کی لگی تھی اس قدر هجوم الم سے جنوں میں مبتلا تھا کہ سینے دامن انہا دشمنوں پر کیا تھا
 اور شہر غم اس قدر تیز ہوا تھا کہ دامن شہر کے اوس بار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شہر تھا کہ
 آب چشم کے صا در دامن تھا چونکہ جھومکا تھا بار غم کا چلا تھا اٹ کا تھا چشم طاہر میں لڑ گیا
 تھا عین کو اس قدر زندگی سے کثرت تھی جو کہ لفظ غم کو اوٹ کر لکھتا تھا عین پر عین عین
 تھی حرف غم سر غم تھا مثل الف افسر اہل غم و الم تھا کاف و فار ملکہ شکل کثرت ہوتی تھی کثرت
 کثرت وسائل اہل بصیرت ہو کر کو چہ پا اور ارق کتاب میں پھر رہی تھی چونکہ دستور جہاں ہو کہ
 ہر جا قدر و منزلت ظاہری پسند اہل زبان محبتات جانتے تھے کہ اگر قدرت پائین اور بون
 میں محکمہ چلے جائیں حرف لام و ہم الم میں آگئی تھی نیرہ غم سینے پر کھا گئی تھی کہ لون کو پابند
 جنوں کوں یا ماہی دریا خون کوں داو اور ہا جہاں بکواتی تھی صورت وہ کہ کلمہ یا سفت
 و تحسے دکھلاتی تھی جس کینے آنکھ لڑائی تھی جنم ہا مدیدہ نقطہ سے خالی باقی تھی
 یا بحر ہی خبر سستی دیا بوسی دیتی تھی برابر انگاریاں لیتی تھی سب حرف صرف ماحم تھی
 بسبب عالی نعم نہ ملتا تھا تبلائی غم دالم تھی الفرض دوستان با صفا اور آشتیایان
 صادق الولا خدمت یا برکت خباب و شاد اکمل صاحب را صائب شک التوری و صاحب کوش
 مردم جب خلق ہوئی میں ایسے اشرار اور مضامین ایدار حسین کہیں زبان جو دونوں کیونکہ
 واسطے نکلنے کلمات دلا یا ہو گیا صحت الفاظ و مضامین کی جو کب کو جابا یا تنقید و تشریح کی
 میں اسطورہ دیوان عالیہ یا قیاسی اور سیاہی شیب جو زبان زد نزدیک و دور سیاہی اسطورہ
 نور کلام حصہ کو ان کا با آیت تابیدی و شی انور و دایرہ کی روشنی میں دلیل ساطع ہو کثرت نوری لفظ پر

مجلس مجلسی تمام بر پان طبع بر شعر بسیار به انکار اگر گشتن یکدیگر بر کجا بزرگ برگای اشتیاق فصل بیا بلکه در هر کج
 منبری آتی دو بهر باطل و مگر انکی غزل من اورسل سبک لاطال و مگر انکی قصیدہ سلسل من زود گوئی
 اسدر و جگر حبیبک سنگ و نثر کجک یک ایک فتر سو جا اودم اندر جگر حبیبک یا ہر آئے ایک کتاب د اوجو
 و نصیب باری اجمال و کجا اوجا سو مند و نکو ایک فطر من اورفصل او کی اگر ایازت بانی ایک ترہ سو
 آفتاب کتاب جگر اویان شیرین میں اگر جاتی زباد شیرین من لحن و دیان میں نہ آتی رنگینی اشعار ہر کج
 شفق آسمان ہوتی اور شوشی کجک کجک فطر من لاطال و مگر انکی قصیدہ سلسل من زود گوئی
 کجا اشعار صفا او عام فہم لیے کہ اگر منظور ہو کہ سنائیں در کجک ہر زبان کجک فطر من لاطال و مگر انکی
 عربی فارسی اردو سب میں نصیب ہر علم ایک نئی صورت کی تالیف تیرا و کتب مضفہ بولفہ تقریر دیوان مطبوعہ
 مطبعہ نر سے عیان کیا حاجت بیان ہی مدد ہا میر غریب فیض کلام میں فسا گردی سی نیک نام شہا

انجمن سے ہے روشن جان سخن
 سہل ہو گنت طلاقت کے ساتھ
 زمین شعری آسمان ہو گئی
 کہین شام ہونہ سے تونکے سحر
 بخیر فہمی نو کچھ سلام
 خدا سے سخن ہیں صدای سخن
 کہ یہ کتاب دسہ قاطع و لیل

یہی ہیں میر آسمان سخن
 سخن اس قدر سے سلاست گستاخ
 بلند است قدر بے گمان ہو گئی
 دکھاتی ہے روشن بیانی اثر
 سنائیں اگر کنت عقل و کونج
 یہ کہتی ہیں سب اشتنا کے سخن
 مقابل ہوا کمانہ کیونکر و لیل

اوشا و اشال طہوری و طہیر خباب ملک اشتر تہیر الدرد و مدبر الملک ششی سید مظفر علی خا کھنہ سہا و ہار
 جنگ لہلہن اسیر ظلہ القدر میں آتی اور حرف التجار بان پر کاسید موصوے راسی بجا او کی منظور کی
 کجک شرح سیاحی ہر کمال عباد نصیب فرما کر پیشکش نویک دور کی اکثر عرض و فوضو کا امتحان تمام کیا ہر کج
 کو خام کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہیں خطائیں مع قائم کی گنت تھی و ٹھانی ہیں سجان شرم سجان لکڑ کتاب
 کیا ہر قدر خدا جل و ہا ہے شفیق شفیق کجک فیض کلام ہر اہل علم عرض انتہا ہے شہر اس شرح کاشل میں جا بجا
 جکوزہ رنجی و قہر تھاب دل دجان مشتاق اسکا ہر جا بجا خباب عالی سحر والا کرم نشی و الائن شہر جان ہما
 ماحیہ و سجادہ شہر نشین جا پالش بہت و مدت خباب نشی نول کشور صاحب لازالت سجادہ دولت

میر علی مراد زنتہ والدہ ہونے لکھیں کہ بچہ آفاق ہن ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہن بیکر
جناب منشی صاحب کے دو تھانے پر شریف لائے اور یہ کتاب اول سے لیکر آخر مکان پر آئے اہل طبع
کو چھاپے کا دیانتاں علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و علم و ساسی ہر دن از
طاقت شریف نہ صحت اسکی اگر چہ کتاب پیش نظر رہی باغی ظہوری۔ خطین گزشتہ دو تھانے
چینی + ہر نقطہ آن ناقہ مشک آگیتی + برقع برخش دمار و پودہ گشت دمی گشت و گزشتہ خط پرستی و نی
امید علماء اعلام اور فضلا و کرام مہر ان عجائب جہان سامعان کلام نادرا بل زمان یہی کہ اس کتاب کو
بہر نظر الفا و کیمیکر فیض یابن درو کاخیر مصنف میں متوجہ رہا کہ رب الارباب ہوں انکس کتابت کا نظم
نہایت سبب اعراض دشمن گزشتہ میں اس میں تھی ہوشعر ہنچا ہر زمین آسمان پس ملک حکیم اب کمان تک

ممت

قطعات تاریخ طبع سابق

از نتیجہ افکار جناب شاعر عظیم النظم مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد
عوض علی خاں صاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلت اکبر و شاگرد
جناب منشی مظفر علی خان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلاب است بے شبہ کامل عیار
اگر سال تاریخ خواہی حکیم
کہ شد بعد میزان افکار طبع
بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجہ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب افضل علی خاں صاحب شوکت جنگ
متخلص افضل خلت اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح
خردنی طبع کی تاریخ یوں کمی افضل
درق یہ منتخب روزگار خوب ہے
مطالب در کامل عیار خوب ہے

تایخ طبع دو کیرین از موزن کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل السجینٹ مطبع ہذا

چون زر کامل دم شائع شدن	سکہ شہرت زدہ در ہر دیار
خاموش عاقل پے سائن لگاشت	اصلی و بہتر زر کامل عیار

۲۳ ۲۳ ۳

خاموش طبع

الحمد للہ والمآلہ کہ ترجمہ عیار الاشعار شہسولی بہ زر کامل عیار جو اس سے پہلے مطبع
نامی منشی نول کشور صاحب میں بتمام لکھنؤ طبع ہوا تھا اور اب مطبع منشی نول
واقع کانپور میں بسپر پستی امیر والہم رئیس ستوہ شہسولی فرزندہ جو ملک التجار شہسولی
امصار و دیار علی القاب عالی جناب منشی پراگ نرائن صاحب بھارگوٹیا
مطبع دایم اقبالہ بعد حسن خوبی بہ ہزاران خوش اسلوبی باہ اکتوبر ۱۹۰۵ء بار
اول طبع ہو کر شائع ہوا فقط

CALL No. { 1915054 } ACC. No. 1915054

AUTHOR طوسی

TITLE ۲۱۹.۵ زرکامل غبار

ORDU SECTION

AT THE TIME

5.19.15 1915054

1915054 - 1915054

Date No. Date No.

T24020



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

